تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

۸۶۵ء — ۹۲۵ء

سرورق پر دی گئی تصویروں کی تفصیل

(۱) نیلوفر (۲) اشق (۳) مدار (۴) مرچ (۵) ارنڈ

(۶) صبر (۷) کشنیز (۸) جنگلی پیاز (۹) دھتورا

امراض، اسباب امراض اور معالجات کی
شہرۂ آفاق تالیف "الحاوی الکبیر فی الطب" کا اردو ترجمہ

کتاب الحاوی

موسوم بہ

حاوی کبیر

حصہ اوّل

تالیف
ابوبکر محمد بن زکریا رازی
۸۶۵ء — ۹۲۵ء

شائع کردہ
سینٹرل کونسل فار ریسرچ اِن یونانی میڈیسن
(وزارتِ صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند) نئی دہلی

ناشر:
سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن
۶۵-۶۱-انسٹی ٹیوشنل ایریا
پنکھا روڈ، جنک پوری
نئی دہلی ۱۱۰۰۵۸

تعداد اشاعت : ایک ہزار
سنِ اشاعت : ۱۹۹۷ء
قیمت : روپے

طابع : علی کارپوریشن انڈیا، دہلی-۱۱۰۰۰۶

فہرست مضامین

پیش لفظ

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن نے اپنے قیام کے بعد مختصر مدت میں ہی طب یونانی کی تحقیقی سرگرمیوں کو آگے بڑھانے میں نمایاں کام کیا ہے۔ معالجاتی ریسرچ، مفرد و مرکب یونانی ادویہ کی معیار بندی، دوائی پودوں کا سروے اور تجرباتی کاشت نیز خاندانی بہبود سے متعلق تحقیق کے علاوہ علمی تحقیق بھی ایک ایسا میدان ہے جس میں کونسل نے بعض اہم کارنامے انجام دیے ہیں۔ قدیم علمی ذخائر کی تحقیق، ترتیب، تدوین اور جدید زبانوں میں ان کے تراجم، علمی تحقیق کے پروگرام میں شامل ہیں چنانچہ اس منصوبے کے تحت کونسل نے بعض نادر کتابوں کے تراجم سے پہلی بار طبی دنیا کو روشناس کرایا ہے۔ مثال کے طور پر رسالہ جودیہ از ابن سینا (فارسی متن ترجمہ، حواشی وغیرہ) کتاب الکلیات از ابن رشد (عربی متن کی ترتیب اور اردو ترجمہ الگ الگ جلدوں میں)، کتاب الابدال از زکریا رازی (عربی متن ترجمہ و حواشی)، کتاب العمدہ فی الجراحت از ابن القف (اردو ترجمہ مکمل دو جلدوں میں) کتاب التیسیر از ابن زہر (اردو ترجمہ) کتاب المنصوری از زکریا رازی (اردو ترجمہ)، عیون الانباء فی طبقات الاطبا از ابن ابی اصیبعہ (اردو ترجمہ۔ چار جلدوں میں سے دو شائع ہو چکی ہیں باقی دو زیر ترجمہ و زیر اشاعت ہیں)، معالجات بقراطیہ از ابوالحسن احمد ابن محمد طبری (حصہ اول کے طور پر پہلے پانچ مقالات کی اشاعت ہو چکی ہے باقی پانچ مقالات حصہ دوم کے طور پر عنقریب شائع ہوں گے)۔ مزید بر آں تالیفات کے ضمن میں امراض قلب اور امراض ریہ حال ہی میں شائع کی گئی ہیں۔

پیش نظر کتاب مشہور طبیب ابو بکر محمد بن زکریا رازی (۸۶۵۔۹۲۵ء) کی ضخیم تالیف ''کتاب الحاوی'' کی پہلی جلد کا اردو ترجمہ ہے۔ کتاب الحاوی کو جس کا اصل عنوان الحاوی الکبیر فی الطب ہے، اسکوریال لائبریری اسپین اور خدا بخش لائبریری پٹنہ کے مخطوطوں کے بنیاد پر

مدون کر کے دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدر آباد نے ۱۹۵۸ اور ۱۹۷۱ کے درمیان ۲۳ جلدوں میں شائع کیا تھا۔ معالجات پر اس ضخیم کتاب کو اردو میں ترجمہ کرنے کا کام کونسل نے اپنے ہاتھ میں لیا، تمام جلدوں کے ترجمے کے لئے وقت بھی درکار ہے اور افرادی صلاحیت بھی، تاہم کونسل کے زیرِ اہتمام اب تک پہلی جلد سے چھٹی جلد کا ترجمہ کیا جا چکا ہے اور پہلی جلد کا ترجمہ جو امراض راس پر مشتمل ہے، زیور طبع سے آراستہ ہو کر اب قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔

قدیم یونانی اطباء میں زکریا رازی کے مقام کا اندازہ درج ذیل فقرے سے کیا جا سکتا ہے، جو اب ضرب المثل بن گیا ہے۔

''فن طب مردہ تھا جالینوس نے اسے زندہ کیا، پراگندہ تھا رازی نے ایک شیرازے میں منسلک کیا، ناقص تھا ابن سینا نے اس کی تکمیل کی۔''

بحیثیت معالج زکریا رازی کی اہمیت کا اس امر سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنی عمر کا ایک حصہ بیمارستان بغداد کے افسر الاطباء کی حیثیت سے گذارا۔ بلند پایہ معالج ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ایک کثیر التصانیف صاحب قلم تھا، اس کی تصانیف کی تعداد ابن ندیم نے ۱۶۷، جمال الدین قفطی نے ۱۳۷، ابن ابی اصیبعہ نے ۲۳۴ اور ابوریحان بیرونی نے ۱۸۴ لکھی ہے۔ یہ کتابیں مختلف طبی موضوعات پر ہیں۔ لیکن ان سب میں اہم اور ضخیم الحاوی الکبیر ہے۔ جسے بجا طور پر معالجات کی انسائیکلوپیڈیا کہا جا سکتا ہے جیسا کہ اوپر تذکرہ کیا گیا، کونسل زکریا رازی کی کتاب الابدال اور کتاب المنصوری کے اردو تراجم پہلے ہی شائع کر چکی ہے اور اس کے ایک اور اہم مخطوطے کتاب الفاخر کی تدوین کا کام ہو رہا ہے۔ کتاب الحاوی کی مختلف جلدوں کے تراجم کی اشاعت کا منصوبہ روبہ عمل ہے۔

مجھے توقع ہے کہ الحاوی کی پہلی جلد کا ترجمہ کونسل کے ذریعہ شائع کی گئی دیگر طبی تحقیقی کتابوں کی طرح مقبول ہو گا اور معالجین، طبی کالجوں کے اساتذہ اور طلباء اس سے یکساں طور پر مستفید ہوں گے۔

(حکیم محمد خالد صدیقی)

ڈائریکٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدلله الواحد القهار، العزیز الغفار، وصلواته علی محمد عبده و نبیه المختار، وعلی اٰله الطیبین الطاهرین من عترة الاخیار وسلامه.

یہ کتاب طب کے موضوع پر ابو بکر محمد بن زکریا رازی کی تالیف ہے۔ کتاب کے اندر جسم انسانی میں پیدا ہونے والے امراض اور ان کے معالجات کا تذکرہ کیا گیا ہے، اور اس کا نام "الحاوی (سمو لینے والی) رکھا ہے۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ کتاب کے اندر تمام طبی کتابیں اور اطباء قدیم کے جملہ اقوال سمو دیے گئے ہیں۔ کتاب کا آغاز سر میں پیدا ہونے والی بیماریوں سے ہے۔

پہلا باب

سر کی بیماریاں

سکتہ، فالج، خدر، رعشہ، صعوبت حِس، فقدان حِس، اختلاج حس و حرکت کے جملہ امراض، اعصاب کے لئے نقصان دہ اشیاء

سر اور مالیخولیا کا علاج

ایک ایک عضو کے اندر داخل ہونے والے اعصاب کا علم ضروری ہے۔ ان میں کچھ حسّی اور کچھ حرکتی ہوتے ہیں۔ جلد میں جو اعصاب پھیلتے ہیں وہ حسی اور جن اعصاب سے وتر بنتا ہے وہ حرکتی ہیں۔ اعصاب کو عرضاً کاٹ یا کچل دیا جائے یا اس میں سدہ یا ورم پیدا ہو جائے یا انھیں سخت برودت لاحق ہو جائے تو ان کے افعال موقوف ہو جاتے ہیں۔ تاہم سدہ، ورم اور برودت کی صورت میں ازالۂ سبب کے بعد عصبی فعل واپس آجاتا ہے۔ نصف عصب میں قطع و برید عرضاً واقع ہو گئی ہو تو اس حصّہ کے اعضاء مفلوج ہو جائیں گے۔ مگر طولاً پھٹ جانے سے اعضاء کو کوئی ضرر لاحق نہیں ہوتا۔ کسی عضو کی حس و حرکت موقوف ہو جائے تو تمہاری

نگاہ ہمیشہ عضو ماؤف میں داخل ہونے والے عصب کی جڑ پر ہونی چاہیے۔ اگر اسے برودت لاحق ہو گئی ہو تو ضمادوں سے گرمی پہونچاؤ، ورم پیدا ہو گیا ہو تو محللات استعمال کرو اور اگر کٹ گیا ہو تو اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔

کبھی کبھی ایک ہی عضو مثلاً ہاتھوں کے عضلات یا مثانہ کے اندر ضربہ یا سخت ٹھنڈک کی وجہ سے فالج ہو جاتا ہے۔ گاہ عضلۂ مقعد پر فالج گرتا ہے۔ یہ صورت عام طور پر کسی ٹھنڈے پتھر پر بیٹھنے یا سرد پانی میں قیام کرنے سے پیدا ہو جاتی ہے اس میں بول و براز بلا ارادہ خارج ہونے لگتے ہیں۔ اسی طرح یہ حالت بالعموم ان لوگوں کو پیش آتی ہے جو پشت کے بل کسی اونچے مقام سے گر جائیں یا پشت پر چوٹ لگ جائے۔ ایسی صورت میں بول و براز محبوس ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اپنے مشمولات کو امعاء اور مثانہ عضلہ کی طاقت ہی سے دفع کرتے ہیں۔ (اور یہاں عضلہ بیکار ہو چکا ہوتا ہے۔) جالینوس۔

مقالہ کے اندر جالینوس نے یہ کہا ہے کہ مثانہ کا کوئی عضلہ ایسا نہیں ہوتا جو اسے ہمیشہ سکوڑتا ہو۔ پیشاب طبعی طاقت سے خارج ہوتا ہے۔ البتہ فم مثانہ پر ایک عضلہ ایسا ضرور ہوتا ہے جو پیشاب روکتا ہے۔ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ تندرستوں میں پیشاب خارج ہونے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ فم مثانہ پر موجود عضلہ منطوقہ مثانہ کو اس کے فعل سے باز رکھتا ہے۔ ادھر مثانہ اپنا کام کرتا ہے۔ مثانہ کا فعل طبعی ہوتا ہے۔ یعنی بالارادہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس طبعی قوت دافعہ سے انجام پاتا ہے جس کا کام ہر تکلیف دہ شے کو دفع کر دینا ہے۔ مقالہ کے آخر میں اس نے لکھا ہے کہ مثانہ کے اندر موجود شئے اس وقت خارج ہوتی ہے جب عضلات بالارادہ حرکت کرتے ہیں۔ مثانہ کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ جو شے اس کے اندر ہوتی ہے اسے وہ سمیٹے ہوئے ہوتا ہے۔ بظاہر یہاں تضاد نظر آتا ہے مگر فی الحقیقت ایسا نہیں ہے۔ عضلات کی طاقت سے مثانہ اور مقعد کے عضلات نہیں بلکہ ان کے اعضاء کے عضلات مراد ہو سکتے ہیں جو نچوڑ کر مثانہ اور مقعد کی اعانت کرتے ہیں۔ مثلاً حجاب حاجز اور عضلات مراق وغیرہ۔ (مؤلف)

عضلات عروق کے محتاج ہوتے ہیں۔ یہ عروق عضلات کے اعتدال مزاج کی محافظ ہوتی ہیں۔ وہ انھیں غذا فراہم کرتی ہیں اور مزید ایک ضرورت یہ بھی پوری کرتی ہیں کہ ماوراء عضلات اعضاء کے اندر یہ داخل ہوتی ہیں۔

خدر کی بیماری برودت کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ جن اعضاء میں یہ پیدا ہو جاتی ہیں ان میں حس و حرکت بمشکل ہو پاتی ہے۔ مکمل طور پر برودت لاحق ہو جائے تو حس و حرکت

قطعاموقوف ہوجاتی ہے۔ مزمن ہوجانے کی صورت میں استرخاء کا باعث بن جاتی ہے۔

ایک شخص اپنی سواری سے گر گیا۔ پشت کو زمین سے سخت دھچکا لگا۔ تیسرے دن آواز کمزور اور چوتھے دن بالکل بند ہوگئی۔ دونوں پیر ڈھیلے پڑ گئے تاہم ہاتھوں کو کوئی گزند نہ پہونچا۔ تنفس میں رکاوٹ ہوئی نہ دشواری۔ ایسا ہونا لازمی تھا۔ کیونکہ اس حالت کے اندر گردن کے نیچے نخاعی مقام سوج گیا تھا۔ اس لئے پسلیوں کے درمیانی عضلہ میں استرخاء پیدا ہوا جس سے تنفس تو بہتر رہا مگر آواز بند ہوگئی۔ کیونکہ آواز کا تعلق حجاب حاجز سے اور چھ فوقانی عضلات سے ہوتا ہے۔ نغّہ (جھونکا) جو آواز کا جوہر ہوتا ہے وہ بھی موقوف ہوگیا کیونکہ اس کا تعلق بین اصلاحی عضلہ سے ہوتا ہے۔ اطباء نے جہالت سے پیروں پر دوا لگانی چاہی۔ میں نے منع کیا اور دوا اس جگہ لگائی جہاں گرنے سے چوٹ پہونچی تھی۔ ساتویں روز نخاعی ورم میں سکون پیدا ہوا تو آواز واپس آگئی اور پیر درست ہوگئے۔ (جالینوس)

ہاتھوں کو کوی ضرر اس لئے لاحق نہیں ہوا کہ اس کے اندر اعصاب عنقی نخاع سے آتے ہیں۔ (مؤلف)

ایک شخص اپنی سواری سے گر گیا، چھوٹی انگلی، اس کے پاس کی انگلی اور بیچ کی انگلی کا نصف حصہ بے حس ہوگیا ہے۔ مجھے جب پتہ چلا کہ گرنے کے بعد چوٹ گردن کے آخری مہرے کو پہونچی ہے تو نتیجہ نکالا کہ ساتویں مہرہ کے بعد جو عصب واقع ہے اس کے دہانہ کے شروع ہی پر ورم آگیا ہے۔ کیونکہ علم التشریح سے یہ بات معلوم تھی کہ گردن سے نکلنے والے آخری عصب کے اجزاء میں سب سے نچلا جزء چھوٹی انگلی اور اس کے پاس کی انگلی میں آتا ہے اور ان دونوں کی جلد نیز بیچ کی انگلی کے نصف جلد میں پھیل جاتا ہے۔ (جالینوس)

مرض سکتہ چونکہ اچانک لاحق ہوتا ہے اس لئے اس بات کی علامت ہے کہ کوئی غلیظ یا لیسدار بارد خلط، شریفہ[1]، اور رفضیہ[2] جیسے بطون دماغ کے اندر بھر گئی ہے۔ بیماری سخت ہے یا ہلکی۔ اس کا اندازہ تنفس کی کمی اور بیشی سے ہوگا۔ تنفس میں دقفے ہوا کرتے ہیں۔ بیماری کی حالت میں سانس کی آمد و رفت نہایت دشواری کے ساتھ اور بہ مشقت ہوگی۔ عارضہ دماغ کو لاحق ہوجائے تو مریض فوراً مر جائیگا۔ کیونکہ ایسی صورت میں تنفس رک جائے گا اور چہرے کے اعضاء حرکت نہ کر سکیں گے۔ عنقی نخاع کے اندر بیماری پیدا ہونے پر چہرے کے تمام

---

(۱) شریفہ: دماغ کی رقیق و غلیظ دونوں جھلیوں کے اندر واقع ہونے والے بطون۔

(۲) رفضیہ دماغ کے وہ بطن جو مجہ کے اندر واقع ہیں۔

عضلات حرکت کر سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر اعضاء مسترخی ہو جائیں گے۔ گردن کے نچلے حصے میں بیماری ہو تو تنفس محفوظ رہتا ہے مگر ماسوا موقوف ہو جاتے ہیں۔ بیماری نخاع کے کسی ایک حصے میں لاحق ہو تو وہ حصہ مسترخی ہو جائے گا۔ غرض بیماری ان اعضاء کے اندر ہو گی جن کے اعصاب ماؤف ہوں گے۔ (جالینوس)

مریض بے حس و حرکت پڑا ہوا ہو تو یہ سکتہ کی حالت نہیں ہے کیونکہ سبات میں بھی ایسا ہوتا ہے اس حال میں دیکھو کہ مریض خراٹے لے رہا ہے اور تنفس بہ مشقت جاری ہے تو سمجھو کہ سکتہ ہے۔ عام طور پر یہ حالت فالج ہو جانے کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

جالینوس نے کہا ہے کہ کوئی عضو مسترخی ہو جائے تو دوائیں عصب کے اگنے کے مقام پر لگائیں ہم نے کچھ ایسے لوگوں کا شافی علاج کیا ہے جن کے پیروں کے اندر رفتہ رفتہ استرخاء پیدا ہو گیا تھا، چنانچہ دوائیں ہم نے قطن (پشت کے زیریں حصہ) پر لگائیں۔ اس طرح پیروں پر کوئی دوا استعمال کئے بغیر وہ صحتیاب ہو گئے۔ (مؤلف)

ایک اور شخص کے چوتڑ میں زخم ہو گیا تھا۔ دوران علاج گوشت گھل چکا تھا۔ صحت یاب ہوا تو پیروں کی دشواری حرکت پھر بھی باقی رہی۔ ہمیں قیاس آرائی سے معلوم ہوا کہ یہاں کسی عضو کے اندر ورم ہو گیا ہے چنانچہ اس جگہ پر محلل ادویہ کا اتمعال کیا گیا جس سے مریض صحت یاب ہو گیا۔ (مؤلف)

کسی بیماری کے بعد استرخاء پیدا ہو جائے تو ان مقامات کو سخونت (گرمی) پہونچاؤ جو ماؤف اعصاب کے اگنے کے مقامات ہیں کیونکہ یہاں اخلاط بارده ہوتے ہیں۔ کیفیت ضربہ یا سقطہ کے بعد پیدا ہوئی تو غور کر کے دیکھو۔ استرخاء مشکل ہو گیا ہو، حرکت ذاتی بالکل واپس نہ آتی ہو، حرکت کا کوئی شائبہ موجود نہ ہو تو سمجھ لو کہ عصب کٹ چکا ہے۔ لہذا علاج کی کوشش نہ کرو۔ برعکس ازیں عضو کے اندر کسی طرح کی حرکت موجود ہو اور دیکھو کہ وہ آگے کی جانب بڑھتا ہے تو سمجھو کہ یہاں ورم موجود ہے لہذا محلل و ملین ادویہ استعمال کرو۔ (مؤلف)

ایک شخص دریا میں مچھلیوں کا شکار کر رہا تھا۔ شکار کرتے ہوئے مثانہ اور وہ جگہیں سرد ہو گئیں جو مقعد کے پہلو میں واقع ہیں۔ چنانچہ بول و براز بلا ارادہ خارج ہونے لگے۔ مسخن ادویہ کے استعمال سے مریض کو فوری شفا ہوئی۔ دوائیں ہم نے ماؤف عضلہ پر رکھی تھیں۔ ماؤف مقام اگر نہایت اندر کی جانب ہو تو شفا کی رفتار سست ہو گی۔ اس کے لئے قوی تر دواؤں کا استعمال ضروری ہے۔ (جالینوس)

بالخصوص جبکہ بیماری اس عصب کے اندر ہو جو عظم اعظم سے لگتا ہے۔ (مؤلف)

ایک اور شخص کا سر بارش میں بھیگ گیا۔ اسے سخت ٹھنڈک پہونچی۔ چنانچہ سر کے جلد کی حس جاتی رہی۔ اطباء جلد کو تخونت (گرمی) پہونچا رہے تھے۔ مجھے چونکہ یہ معلوم تھا کہ سر کی جلد ان چار اعصاب سے حس قبول کرتی ہے جو پشت کے اولین مہروں سے نکلتا ہے لہٰذا میں نے انہی مقامات کا علاج کیا چنانچہ مریض صحت یاب ہو گیا۔ (جالینوس)

یہاں تکلیف مذکورہ بالا مقامات پر تھی نہ کہ اعصاب کے اگنے کی جگہوں پر۔ اسے نگاہ میں رکھو۔ (مؤلف)

غرض ہر عضو کی جانب آنے والے اعصاب کے اگنے کے مقامات جن کے علم میں رہیں گے ان کے لئے علاج کرنا آسان ہو گا۔ (جالینوس)

اس کے لئے ''جوامع الاعضاء الآلمہ'' کا مطالعہ کرو۔ (مؤلف)

ایک شخص کے خنازیر کا علاج کرتے ہوئے پہلو سے اوپر کی جانب واقع ہونے والے عصب راجع کو کاٹ دیا گیا۔ نتیجہ میں مریض کی آواز موقوف ہو گئی۔

اسی طرح ایک اور شخص کے علاج میں گوشت اور اعصاب کا چھٹا جوڑا جو سبات کے دونوں شریانوں کے نزدیک واقع ہے کھل گیا۔ مریض صحت یاب تو ہو گیا مگر آواز کمزور ہو گئی۔ اس کے لئے ادویہ مسخنہ استعمال کی گئیں۔ (جالینوس)

جسم کے کسی حصّہ میں کسی عضو کو ماؤف دیکھو مثلاً ایک ہاتھ، ایک کان یا ایک آنکھ ماؤف ہو گئی ہو اور حس و حرکت جاتی رہے تو یہ سمجھو کہ تکلیف عضلہ کے مبداء میں اس طرف ہے جہاں وہ اگتا ہے لیکن دونوں ہونٹوں کے اندر آفت ہو تو یہ سمجھو کہ وہ مقام سب کا سب ماؤف ہو چکا ہے۔ جہاں سے اعصاب کا جوڑا بر آمد ہوتا ہے۔ کچھ عصبی بیماریاں قریب کے جوڑے گاہ قبول بھی کر لیتے ہیں۔ (جالینوس)

عرصہ دراز تک پشت کے بل لیٹنے سے نخاع کمزور ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

طبیعی اطباءؔ نے اختلاف کیا ہے۔ فالج اور رعشہ کے باب میں انھیں شک و شبہ ہے۔ ان کے خیال میں نخاع کے اندر کسی ایسی بیماری کا پیدا ہونا ممکن نہیں ہے جو نصف نخاع تک محدود رہے۔ البتہ قطع و برید کی صورت میں ممکن ہے۔ مگر طبعاً ایسی کیفیت کا پیدا ہونا ممکن نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں میں رعشہ بیک وقت کیسے ہو سکتا ہے۔ جبکہ ہاتھ کا نخاع پیر کے نخاع سے اوپر واقع ہے۔ کتابوں کے اندر اس سلسلہ میں پیچیدہ

اقوال ملتے ہیں۔ (مؤلف)

آفت جب دماغ کے بطن مؤخر میں ہو تو اس کی دو صورتیں ہوں گی۔ نصف حصہ میں ہے تو فالج اور کل حصہ میں ہے تو سکتہ ہوگا۔ (جالینوس)

فالج میں تشخیص کے لئے یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ نصف دماغ کا نہ کہ نصف تجویف کا مزاج فاسد ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لئے اعصاب اور دماغ سے اگنے والا نخاع سب ماؤف ہوں گے۔ (مؤلف)

جالینوس نے مذکورہ کتاب کے چوتھے مقالہ میں کچھ اور باتیں بھی لکھی ہیں جن سے مذکورہ بالا خیال کی تائید ہوتی ہے۔ بایں ہمہ فالج کسی ایک پہلو ہو اور چہرہ صحیح و سالم ہو، کسی طرح کی تبدیلی اس کے اندر واقع نہ ہوئی ہو تو مذکورہ خیال کی ہم تائید نہ کریں گے۔ نصف نخاع کا طول میں علیل ہونا برا ہے۔ ایسی صورت میں بیماری اعصاب کے اگنے کے مقامات پر ہوگی۔ لہذا علاج میں انھیں کو مد نظر رکھنا ہوگا۔ یہ نہایت انوکھی اور حیرت انگیز بات ہے کہ ایک ہی حالت میں ہاتھ اور پیر کے اعصاب کے مبادیٔ ماؤف ہوں۔ لہذا یہ بات ذہن کے ذخیرہ میں رہے۔

الاعضاء الآلمہ کے پہلے مقالہ میں جالینوس نے یہ بھی کہا ہے کہ نصف نخاع طول میں ماؤف ہو سکتا ہے الفاظ اس طرح ہیں کہ گاہ آفت اس کے یعنی نخاع کے دائیں جانب اس طرح ہوتی ہے کہ بایاں پہلو قطعاً متاثر نہیں ہوتا۔ گاہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔ اور برعکس جانب کے اعصاب ماؤف ہو جاتے ہیں۔ نخاع اگر فی نفسہٖ موجود ہو اور آفت نخاع سے نکلنے والے اعصاب کے کسی ایک شعبہ میں ہو تو نتیجہ کے طور پر اس عضو کے اندر استرخاء پیدا ہو جائے گا۔ جس میں اعصاب کا یہ شعبہ داخل ہوتا ہے۔ ایسا بکثرت ہوتا ہے کہ بیک وقت کئی شعبے ماؤف ہوں مگر نخاع صحیح و سالم ہو۔ (جالینوس)

اس جگہ جالینوس کی بات قابلِ غور ہے۔ عصب کے مبدا کی جو بات اس نے کہی ہے ایسا لگتا ہے، جیسے اس کے نزدیک یہ کوئی انوکھی بات ہے کہ نصف نخاع طول میں تو ماؤف ہو مگر بقیہ نصف متاثر نہ ہو۔

جالینوس اس مقام پر فالج کا کوئی سبب دریافت کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس کا قول ہے کہ یہ ممکن ہے کہ بیک وقت اعصاب کے اگنے کے بہت سارے مقامات ماؤف ہو جائیں مگر نہایت عجیب و غریب یہ ہے کہ ہم یہ اتفاق قرار دے لیں کہ نصف نخاع ہمیشہ ماؤف ہوگا اور

بقیہ نصف اس حد تک مامون رہے گا کہ اس کے فعل میں کسی طرح کا نقص واقع نہ ہو۔ اس جگہ ورم یا ضغطہ کی کیفیت میں کس قدر حیرت کی بات ہے کہ نصف نخاع تو اس حد تک ابتر ہو جائے کہ اس کا فعل موقوف ہو جائے مگر نصف آخر مامون رہے۔ آفت سوء مزاج کے باعث ہو تو مذکورہ بالا کیفیت کا موجود رہنا اور زیادہ خراب ہے۔ مگر مجھے معلوم ہے کہ دماغ اپنے تمام بطنوں میں دودو ہے۔ چنانچہ جسم کے کسی پہلو میں استرخاء پیدا ہو گا تو آفت بھی دماغ کے اسی پہلو میں ہو گی۔ لیکن چہرے پر آفت کا کچھ اثر نمایاں نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دماغ کے اس حصۂ بطن میں آفت زیادہ سخت نہیں ہے۔ اس سے قریب تر حصوں کا فعل باقی رہے گا۔ بایں ہمہ اس کا ماؤف ہونا ضروری ہے۔ اگر یہاں یہ محسوس نہ ہو، نیز دور کے حصوں میں بھی نمایاں نہ ہو تو یقینی ہے کہ آفت اس جگہ مکمل طور پر نمایاں ہو کر رہے گی۔ کیونکہ آفت اصل اور سرچشمہ سے جب دور ہوتی ہے تو قوت کا اثر سست ہوا کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ خود نخاع بھی دودو ہیں۔ گو تشریح سے یہ حصے ظاہر نہیں ہوتے۔ (مؤلف)

مبدأ نخاع کے شروع میں کوئی ایسی آفت لاحق ہو جائے جس کے سبب یہاں آنے والی قوتوں میں رکاوٹ پیدا ہو جائے تو چہرے کے سوا جسم کے تمام حصوں میں استرخاء پیدا ہو جائے گا۔ جیسا کہ مبدأ نخاع کے نصف حصہ میں آفت لاحق ہونے سے اس پہلو میں فالج ہو جایا کرتا ہے۔ (جالینوس)

یہ بات ہمارے اس قول کے قریب تر ہے کہ بطن مؤخر جہاں سے نخاع نکلتا ہے دودو ہے یا یہ کہ آفت فی نفسہٖ خود جرم دماغ میں پیدا ہوتی ہے، چنانچہ یہاں سے جو چیزیں نکلتی ہیں وہ بھی ماؤف ہو جاتی ہیں۔ (مؤلف)

فالج کے ساتھ گاہ چہرے میں بھی استرخاء پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ سمجھیں کہ آفت دماغ کے اندر ہے۔ لیکن چہرے کے اعضاء محفوظ ہوں تو سمجھنا چاہیے کہ آفت مبدأ نخاع کے اندر ہے۔ کیونکہ صراحت سے یہ بات کہی جا چکی ہے کہ دماغ اپنے بطنوں میں دودو ہیں۔ ورنہ ایک ہو اور آفت یہاں لاحق ہو تو چہرے کے دونوں پہلوؤں میں استرخاء پیدا ہو جائے گا۔

مبدأ نخاع کے پاس دماغ کے دونوں حصے ماؤف ہوں تو سکتہ اور ایک حصہ ماؤف ہو تو فالج لاحق ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ سکتہ کا فالج میں تبدیل ہو جانا اسی وقت ہوتا ہے جب دماغ کے فضلہ کو سب سے کمزور پہلو کی جانب دفع کرنے لگتا ہے۔

الغرض ساری بات معلق سی ہے۔ یا تو دماغ دو دو حصوں میں مانا جائے۔ مگر یہ بھی مشکوک ہے۔ آخر دماغ کا ایک بطن ماؤف ہوتا ہے تو کیونکر دوسرا حصہ محفوظ رہتا ہے۔ یہی حال نخاع کا بھی ہے یا پھر یہ مانا جائے کہ خود جرم دماغ ہی ماؤف ہوا کرتا ہے۔ مگر اس میں بھی شک ہے۔ لہذا طبیعی مباحث کے اندر اس پر سیر حاصل بحث ہونی چاہیے۔ (جالینوس)

کتاب المفاصل کے اندر بقراط کا یہ قول ہے کہ گردن کے مہرے اندر کی جانب زائل ہو جائیں تو اس سبب سے انسان مفلوج نہیں ہوتا۔ البتہ کسی ایک پہلو کی جانب زائل ہو جائیں تو اس سے فالج لاحق ہوتا ہے جو صرف دونوں ہاتھوں کی حد تک رہے گا۔ ان سے آگے نہ بڑھے گا۔

گردن کے مہرے اگر اندر کی جانب اس طرح مائل ہوں کہ اس کے ساتھ نخاع لپٹا ہوا نہ ہو تو فالج لاحق نہ ہوگا، بشرطیکہ میلان تھوڑا تھوڑا ہو، برعکس ازیں ان کا میلان اس طرح ہو کہ ساتھ میں نخاع بھی لپٹا ہوا ہو تو نیچے کے تمام حصۂ جسم میں فالج ہو جائے گا۔ (جالینوس)

جالینوس کے اس قول ''اس کا میلان تھوڑا تھوڑا ہو'' کا مطلب میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ زیادہ حصہ اس طرح مائل ہو جائے کہ اس سے دائرہ کا ایک قطعہ بن جائے جیسا کہ حدبہ (کبڑاپن) کے اندر ہوتا ہے۔ لپٹنے کا مفہوم یہ ہے کہ ایک مہرہ اس طرح مائل ہو جائے کہ نخاع کے اندر زاویہ بن جائے۔ مہرہ کسی ایک جانب مائل ہوتا ہے تو اس کا بعض حصہ عصب پر دباؤ ڈالتا ہے۔ چنانچہ اس سے استرخاء پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض حصہ یہ کیفیت پیدا نہیں کرتا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ گردن کے ہر مہرہ کے اندر ایک گڈھا ہوتا ہے۔ مہرے ایک دوسرے سے ضم ہوتے ہیں تو وہ سوراخ بند ہو جاتا ہے جس سے اعصاب نکلتے ہیں۔ اوپر کا مہرہ نیچے کے مہرہ کے برابر ہوتا ہے۔ سینہ کے مہروں کا حال دیگر ہوتا ہے۔ چنانچہ اوپر کا مہرہ ہمیشہ بڑا ہوتا ہے۔ کمر کے مہروں کا حال یہ ہے کہ ان میں آخر مہرہ کل کا کل اوپر کے مہرہ میں ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ گردن کا مہرہ جب بھی الگ ہوتا ہے تو اس حصہ کا عصب پھیلتا اور سمٹتا ہے جہاں سے یہ جدا ہوتا ہے۔ (لہذا اس پہلو پر دباؤ پڑے گا کہ جس پر الگ ہو جانے کے بعد مہرہ واقع ہوگا۔) چنانچہ یہاں فالج ہو جائے گا۔ اور چونکہ ہاتھ کا عصب گردن سے آتا ہے لہذا یہ فالج ہاتھ سے آگے نہ بڑھے گا۔ پشت کا مہرہ جب الگ ہوگا تو مہرہ کے ساتھ نخاع بھی مائل ہو جائے گا کیونکہ یہاں سوراخ کامل ہوتا ہے۔ (دو مہروں سے مل کر نہیں بنتا ہے) لہذا یہاں سے جو عصب اگتا ہے اسے یہ حالت در پیش نہیں ہوتی کہ کسی ایک جانب میں پھیلے اور

دوسرے جانب سے منحرف ہو۔ (مؤلف)

بوڑھوں کے اندر رعشہ معمولی سبب سے بہت جلد پیدا ہو جاتا ہے مگر جوانوں کے اندر یہ اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب ان کا بدن نہایت سرد ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ان لوگوں میں بھی پیدا ہو جاتا ہے جو خالص شراب بکثرت پیتے ہیں، یا جنھیں مسلسل اسہال کی شکایت ہوتی ہے یا جو عرصہ دراز تک شکم پُری کرتے ہیں مگر ریاضت نہیں کرتے۔ رعشہ اس وقت بھی پیدا ہو جاتا ہے جب ٹھنڈا پانی ناوقت پی لیا جاتا ہے۔ کیونکہ مذکورہ تمام صورتوں میں سوء مزاج بارد پیدا ہو جاتا ہے۔ اخلاط غلیظ بھی روح نفسانی کی راہوں میں رکاوٹ ثابت ہوتے ہیں۔ اس سے بھی رعشہ ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

جالینوس نے اس جگہ لکھا ہے کہ میرے خیال میں رعشہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب عضلات کے اندر کمزوری اس حد تک پیدا نہیں ہوتی کہ طاقت بالکلیہ زائل ہو جائے اور استرخاء پیدا ہو جائے۔ عضلات کے اندر اس حد تک طاقت ہونا ضروری ہے کہ وہ اوپر کو کھینچ سکیں، اور پھر عضو اپنے ثقل طبعی کے باعث نیچے کی جانب آجایا کرے۔ اس طرح متضاد حرکتیں پیدا ہوتی رہیں۔ (مؤلف)

پشت کے مہرے اندر کی جانب مائل ہو جائیں تو اس سے عسر بول (پیشاب کی دشواری) پیدا ہو جاتا ہے اور باہر کی جانب ابھر آئیں تو اس سے جریان بول (پیشاب جاری ہونا) کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

(جوامع الاعضاء کے) باب البول کا مطالعہ کریں۔ (مؤلف)

سکتہ، عروق اور شریانوں کے ایسے امتلاء سے بھی پیدا ہو جاتا ہے جس کی موجودگی میں سانس لینا ممکن نہ ہو۔ کیونکہ ایسی صورت میں جسم بالکلیہ سرد ہو جاتا ہے۔ جس سے حس و حرکت مفقود ہو جاتی ہے اس سلسلہ میں بقراط کا یہ قول ہے کہ اچانک سکتہ پیدا ہو جانے کا سبب عروق کا بند ہو جانا ہے، مگر رعشہ ٹھنڈک، امتلاء، استفراغ اور نفسانی عوارض کے باعث لاحق ہوتا ہے۔ جو اعضاء مفلوج ہو جاتے ہیں ان کا رنگ ناصاف ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

دیمقراطیس لکھتا ہے کہ "اعضاء کے اندر پیدا ہونے والے استرخاء کا علاج میں نے ضماد شیلرج سے کیا اور اس سے صحت ہو گئی۔" آگے وہ لکھتا ہے کہ یہ علاج خردل (رائی) اور تفسیا سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ (جالینوس)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے گرم اور محمر ادویہ پر اعتماد کرتے ہوئے رعشہ کا علاج

کیا ہے۔ یہ دوائیں ارنجانس کے مطابق مفید ہیں۔ کیونکہ ان کے ضمادوں سے لیسدار بلغم تحلیل ہو جاتا ہے۔ اور مقام ماؤف پر بکثرت خون جمع ہونے لگتا ہے جس سے یہاں گرمی پیدا ہو جاتی ہے اور حس و حرکت واپس آجاتی ہے۔ (مؤلف)

اعضاء کی خشکی کے باعث پیدا ہونے والا رعشہ بے حد خراب ہوتا ہے۔ اس سے شفا کی قطعاً امید نہیں ہوتی۔ (بقراط)

تجربہ اور قیاس دونوں گواہ ہیں کہ سرکہ اعصاب کے لئے مضر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اعصاب کو تمام ٹھنڈی اشیاء سے مضرت پہونچتی ہے۔ لطیف ٹھنڈی اشیاء تو اور زیادہ مضر ہیں کیونکہ ان کے اثرات اندر دور تک پہونچتے ہیں۔ (بقراط)

سکتہ مستحکم ہو تو مریض صحت یاب نہ ہوگا، اور کمزور ہو تو صحت کا ہونا زیادہ آسان نہ ہوگا۔ (بقراط)

سکتہ یہ ہے کہ تمام جسم میں حس و حرکت اچانک مفقود ہو جائے۔ صرف تنفس باقی ہو۔ تنفس بھی جاتا رہے تو یہ صورت نہایت سخت اور بہ عجلت موت کا باعث ہے۔ سکتہ کے مریض میں تنفس باقی ہو مگر بے حد دشوار ہو تو یہ سکتہ قوی ہوگا اور تنفس میں جدوجہد کرنی بڑے مگر تنفس مختلف ہو، کسی ایک نظام کے تحت واقع نہ ہو، بایں ہمہ کبھی ضعف بھی لاحق ہو تو یہ بھی سکتہ قوی ہے، مگر پہلے کے مقابلہ میں کمزور ہوتا ہے۔ برعکس ازیں مریض کسی ایک نظام سے تنفس لازماً لے رہا ہو تو سکتہ ضعیف ہوگا۔ اگر ایسے مریض سے سابقہ پیش آئے تو اس کا صحت یاب کرنا لازم ہے۔ کوئی بھی سکتہ ہو وہ پیدا اس طرح ہوتا ہے کہ سر کو چھوڑ کر جسم کے دیگر حصوں تک روح نفسانی کی حرکت موقوف ہو جاتی ہے۔ یہ کیفیت اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ دماغ کے اندر کوئی ورم پیدا ہو جاتا ہے یا اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ بطون دماغ کے اندر بلغمی رطوبت بھر جاتی ہے۔ مرض پیدا کرنے والا سبب جس قدر ہوگا اسی قدر مرض بھی ہوگا۔ بالعموم مریض سکتہ کے صحت یاب نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ تنفس کو نقصان پہونچنے لگتا ہے۔

حیرت ہے کہ سکتہ کے اندر عضلات صدر میں حرکت ہوتی رہتی ہے۔ گو یہ حرکت دشواری کے ساتھ ہوتی ہے مگر دیگر تمام اعضاء میں حرکت بالکلیہ موقوف ہو جاتی ہے۔ ممکن ہے ایسا اس لئے ہو کہ تنفس کی شدید ضرورت کے پیش نظر قوت گر جاتی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر حالات میں مریضان سکتہ کو دیکھیں گے کہ ان کے تمام عضلات صدر اسی طرح حرکت کرتے ہیں جس طرح سخت ریاضت کے اندر حرکت کرتے ہیں یہ صورت حال اس لئے ہوتی ہے کہ تمام

عضلات صدر متحرک ہو جانا چاہتے ہیں تاکہ حرکتیں کم ہوں تو سینہ کے اندر اتنی حرکت پیدا ہو جائے جو کفایت کر سکے۔ یا اس کے بعض عضلات میں زوردار حرکت آجائے۔ (جالینوس)

شراب امتلاء کے باعث پیدا ہونے والے تشنج کو اپنی کیفیت سے رفع کر دیتی ہے۔ جیسا کہ بخار رفع کرتا ہے۔ کیونکہ بکثرت امتلائی حالت تشنج اور سکتہ پیدا کرتی ہے، یہ اعصاب کو کھول دیتی ہے، کیونکہ ان کے اندر سرایت کر کے وہ امتلا پیدا کر دیتی ہے۔ (جالینوس)

پرانی تلخ آتشیں شراب تھوڑی غذا کے ساتھ اگر خالص پی جائے تو یہ اعصاب کے امراضِ باردہ کو تحلیل کرنے میں بے حد معاون ہے (مؤلف)

فالج کا علاج بلغمی اخلاط کے اخراج سے کیا جانا چاہیے۔ تندرست شخص کو اچانک سر میں درد پیدا ہو جائے اور فوراً سکتہ بھی، اسی کے ساتھ خرخراہٹ کی آواز بھی، تو یہ سات دنوں کے اندر ہلاک ہو جائیگا۔ البتہ بخار بھی ہو جائے تو یہ سمجھنا چاہیے کہ فضلہ سر کی جانب اچانک مائل ہو گیا ہے جو بخار سے تحلیل ہو جائے گا۔ اگر بخار لاحق نہ ہو تو سات دنوں کے اندر موت یقینی ہے۔

زبان کی طاقت اچانک جاتی رہے یا کسی بھی عضو کے اندر استرخاء پیدا ہو جائے تو سمجھنا چاہئے کہ بیماری سوداوی ہے۔

اس بیماری کو سوداوی نہیں کہنا چاہئے کیونکہ یہ بلغمی بھی ہو سکتی ہے۔ دونوں ہی اسباب سے اس قسم کی بیماری اچانک پیدا ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس طرح کی بیماریاں ورم صلب یا مزاج ردی مستقلہ کے باعث جس کا تحلیل ہونا دشوار ہوتا ہے قدرے قدرے پیدا ہوا کرتی ہیں۔ ورم صلب یا مزاج ردی مستقلہ کا تحلیل ہونا اس لئے دشوار ہوتا ہے کہ بیماریاں یکبارگی نہیں بلکہ بتدریج دھیرے، دھیرے وجود میں آتی ہیں۔

سکتہ اس لئے ہوتا ہے کہ دماغ کی جانب بکثرت خون کا انصباب ہونے لگتا ہے یا اس لئے کہ سکتہ کے اندیشہ سے فصل بہار کے اندر سکتہ لاحق ہونے سے پہلے ہی مریض کی فصد کھول دی گئی ہو۔ (جالینوس)

ضعیف الاعصاب حضرات مذکورہ امراض کے اندر بسرعت مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اسے سمجھنے کے لئے باب المزاج کا مطالعہ کریں۔ (مؤلف)

مریضان فالج کا گوشت بے حس ہوتا ہے۔ حس صرف جلد کے اندر باقی رہتی ہے بشرطیکہ ماؤف نہ ہو۔ صرع اور اختناق الرحم ان دونوں امراض سے فالج بہ آسانی پیدا ہو جاتا ہے۔ (طیماوس)

رعشہ، اختلاج، فقدان حس، یا فقدان حرکت جیسی سرد بیماریوں کے مریضوں کو ہم گرم تیل کا ایسا آبزن دیا کرتے ہیں جس کے اندر حشائش یا گرم تخموں کو شامل کر کے پکا دیا گیا ہو۔

تمام اطباء جب دونوں پہلوؤں کے تشنج، پورے جسم کا رعشہ، اختلاج یا چہرہ کے نیچے تمام جسم کے اندر پیدا ہونے والے استرخاء کا علاج کرتے ہیں تو متفقہ طور پر سر کے پچھلے حصہ کی جانب توجہ دیتے ہیں۔

رعشہ زیادہ تر اعضاء کے عصبی حس پر برودت غالب ہو جانے سے لاحق ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی صورت میں فصد کھولنا بالعموم مضر ہوتا ہے۔ فصد کبھی مفید بھی ہوتی ہے۔ مگر بہت کم اور صرف ان مریضوں کے حق میں مفید ہوتی ہے جنھیں رعشہ جسم کے اندر حیض یا بواسیری خون جیسے خراب مادوں کے مجتمع ہو جانے سے لاحق ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

جالینوس نے لکھا ہے کہ اس نے رعشہ، اختلاج اور جوڑی بخار کے باب میں اپنا مکمل مضمون کتاب ابیذیمیا کے تیسرے مقالہ کے پہلے تشریحی مقالہ قلمبند کیا ہے۔ (مؤلف)

بکثرت شراب نوشی اعصاب اور دماغ کے لئے مضر ہے، جماع تو دونوں کے حق میں بیحد مضر ہے (جالینوس)

مذکورہ بالا تمام بیماریاں اور بقیہ بلغمی امراض بچوں کو لاحق ہو جاتے ہیں تو بالغ ہونے پر یہ مستقل ہو جاتے ہیں، اور غلط تدبیر نہ ہو تو ان کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

مکمل فالج نام ہے عضو سے حس و حرکت کے بالکلیہ فقدان کا۔ (جالینوس)

الاعضاء الآلمہ کے پہلے اور دوسرے مقالہ کے اندر جالینوس نے لکھا ہے کہ یہ ممکن ہے کہ حس زائل ہو جائے مگر حرکت باقی رہے، یا حرکت زائل ہو جائے اور حس باقی رہے۔ یا دونوں ہی کا فقدان ہو جائے۔

عضو کے اندر چونکہ ایک عصب حسی ہوتا ہے اور ایک عصب حرکت کا۔ اس لئے کبھی کوئی ایک ہی ماؤف ہو سکتا ہے، اگر کسی عضو کے اندر ایک ہی عصب حس کا بھی ہو اور حرکت کا بھی، اور حرکت زائل ہو گئی ہو مگر حس باقی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عصب کے اندر ضعف پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ حرکت کے لئے زیادہ قوت درکار ہے۔ مگر حس کے لئے تھوڑی قوت کافی ہو رہی ہے۔ ایسی صورت میں ممکن نہیں ہے کہ حس تو مفقود ہو جائے مگر حرکت علی حالہ موجود ہو۔ (مؤلف)

رعشہ کے لئے ضماد کا حیرت انگیز نسخہ:

پکی ہوئی کھجور کوٹ کر روزانہ دو بار ہاتھوں پر لیپ کریں۔

خشک حمام کے ذریعہ میں نے فالج دور کر دیا ہے۔ کبھی مریض سکتہ کے سر کے قریب گرمی پہنچائی جاتی ہے اس سے سکتہ تحلیل ہو جاتا ہے۔ مہروں کے روبرو گرمی پہنچانی چاہیے۔ کیوں کہ بیماری اصل میں سر کے پچھلے حصہ میں ہوتی ہے۔

سکتہ اور فالج کے ساتھ شکم خشک بھی ہو جاتا ہے لہٰذا طاقتور شیاف کا حقنہ اور حمول لینا چاہیے۔ پیروں پر روغن، گرم پانی اور نمک کی مالش کی جائے، مہروں پر میعہ اور زیبق (پارہ) ملا جائے اور کندس کا نفوخ استعمال کیا جائے۔ یہ بیحد عمدہ ہے۔

یا پھر ان تمام بیماریوں میں حب فربیون کا مسہل استعمال کریں۔

نسخہ حسب ذیل ہے:

سکبینج ۷ گرام، اشق ۷ گرام، جاؤشیر ۷ گرام، مقل ۷ گرام، صبر ۷ گرام، جند بید ستر ۷ گرام، اسپند ۷ گرام، فربیون ۳ گرام، تخم حنظل ۱۰ گرام۔ مقدر خوراک ۴.۵ گرام

سب سے عمدہ زمانہ خریف کا ہوتا ہے۔ روغن ارنڈ کو عرق سداب میں پکا کر روزانہ ۷ گرام عرق اصول کے ساتھ پلائیں اور بتدریج روغن کی مقدار ۱۷.۵ گرام تک پہونچائیں۔ (یہودی)

"حب بیمارستان" ان تمام دردوں میں مفید ہے۔

نسخہ حسب ذیل ہے:

جند بید ستر ۲ گرام، تخم حنظل ۱ گرام، فربیون ۵۰۰ ملی گرام، ایارج فیقرا ۳.۵ گرام۔ مشروب کے طور پر۔ (یہودی)

رعشہ کی بیماری بہ کثرت مشروبات استعمال کرنے، برف کا پانی پینے، کثرت جماع اور بار بار مدہوشی کی حالت میں رہنے کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ اسہال بلغمی، جند بید ستر کا مشروب، گرم روغنوں کے اندر بیٹھنا، عضو ماؤف پر تیل کی مالش، اعصاب پر روغن سوسن اور روغن قسط کی تمریخ، یہ سب مفید ہے۔ (طبری)

حسب ذیل دواؤں سے اعصاب غیر طبعی بلغموں سے پاک ہو جاتے ہیں:

فربیون، تخم حنظل، قنطوریون اور عصارہ قثاء الحمار میں حلتیت، سکبینج، جاؤشیر، اور جند بید ستر شامل کریں۔ اور ایارج ہرمس، بلادر اور تریاق اربعہ کے ہمراہ مسلسل استعمال کریں۔ (مؤلف)

فالج میں اچانک سخت درد پیدا ہوتا ہے۔ گردن کی رگیں پھیل جاتی ہیں، آنکھوں کے

سامنے شعاعیں نظر آتی ہیں، اطراف ٹھنڈے ہو جاتے ہیں، پورے جسم میں اختلاج ہوتا ہے، حرکتوں کے اندر بوجھ محسوس ہوتا ہے، خواب میں دانت بجتے ہیں۔ ان تمام علامات کا تدارک فصد اور اسہال کے ذریعہ کیا جائے۔ پورے جسم پر روغن قسط وغیرہ کی مالش کی جائے اور بکثرت قے کرائی جائے۔ گرم چیزوں کا عطوس دیا جائے، گرم چیزیں سونگھائی جائیں تیز حقنے دیئے جائیں، حمام کے اندر بیٹھایا جائے اور تیز ریاضتیں کرائی جائیں۔ (طبری)

ریاضت کی تدبیر محل نظر ہے۔ (مؤلف)

فالج کے اندر روج مربی کا کھانا مفید ہے۔ برودت اعضاء فالج اور خدر میں جند بید ستر نافع ہے۔ اسے روغن قثاء الحمار میں توڑ کر طلاء کیا جائے۔

حسب ذیل نسخہ برودت اعضاء فالج اور خدر میں عجیب الاثر :

عرق سداب تازہ ۲ کلو کے اندر روغن سوسن ۵۰۰ گرام ڈال کر اتنا پکایا جائے کہ پانی جاتا رہے اسے صاف کر کے آگ سے اتار لیں، بعد ازاں جند بید ستر، عاقر قرحا اور قسط ۴۰-۴۰ گرام خوب اچھی طرح گھس کر ملالیں، پھر اس کے اوپر روغن بلسان ۸۰ گرام ڈال کر طلاء کے طور پر استعمال کریں۔ مشروب کے طور پر نہیں۔ (طبری)

سکتہ کا علاج شبت، شیح، برنجاسف، مرزنجوش، برگ اترج، صعتر، اکلیل الملک پودینہ، سداب اور حاشا کے جوشاندہ کا سر پر نطول کر کے شروع کریں۔ (اہرن)

سر پر ان اشیاء کے نطول سے پہلے جسم کا استفراغ کرنا چاہئے۔ پھر سر پر گرم لطیف روغن رکھے جائیں، اس کے بعد دونوں نتھنوں کے اندر طاقتور سعوط استعمال کئے جائیں۔ اگر کچھ بھی موجود نہ ہو تو صرف ایک لہسن کے عصارہ کا سعوط دیدیں۔ مریضان سکتہ جن کے صحت کی امید ہو کا سب سے بڑا علاج یہ ہے کہ سر اور تمام جسم کی تکمید کی جائے۔ گرم نطول، چرپری اشیاء کے ذریعہ سعوط اور تیز حقنے استعمال کئے جائیں۔ ایسا اس لئے کہ یہ مریض مردوں کے مانند پڑے ہوتے ہیں، انھیں کوئی چیز پلائی نہیں جاسکتی۔ بایں ہمہ منہ میں تریاق، سنجرنیا، ثلیثا، یا سکنجبین اور اسی طرح کی صمغیات بقدر بندقہ (ساڑھے چار گرام) داخل کی جاسکتی ہے۔ حسب ذیل ادویات پر مشتمل حقنہ استعمال کیا جائے۔

تخم حنظل اور قنطوریون کو، نانخواہ، شب، سداب اور کاشم کے ساتھ پکا کر اس میں سکنجبین، مُر اور روغن بادام تلخ شامل کریں، اور پھر بورہ، مرارۂ ثور اور عسل کے ہمراہ حقنہ کریں۔ تمام مہردں پر اس طرح رگڑیں کہ وہ سرخ ہو جائیں۔ پھر گرم لطیف اشیاء کا نطول

کرنے کے بعد گرم لطیف روغنیات کے ذریعہ مہروں کی مالش کریں۔ (مؤلف)

کسی عضو کے اندر چوٹ یا ایسے پھوڑے کی وجہ سے جس کا ورم مزمن ہو گیا ہو فالج ہو جائے تو اس کا علاج ان ادویہ سے کیا جائے جو ورم کو منتشر کر دیں۔ ممکن ہو تو مقام ماؤف پر پچھنے لگائے جائیں تاکہ سقطہ اور ضربہ کے باعث مردہ خون کھنچ اٹھے۔ ضعف اعصاب سے فالج ہو تو روغن ناردین وغیرہ سے مالش کی جائے۔ جسم میں بکثرت رطوبت جمع ہو جانے سے فالج ہو جائے تو حب فربیون سے علاج کریں۔ معدہ کے اندر بکثرت رطوبات کے جمع ہونے کا یقین ہو تو مریض کو قے کرائیں۔ اس کے بعد روغن ارنڈ کے ہمراہ ماء الاصول پلائیں۔ کھانے میں چنے کا پانی اور تازہ و خوشگوار زیتون دیں۔ مریض کمزور ہو تو چڑیوں کا گوشت کھلائیں۔ استرخاء کی صورت میں ایسے زیتون کے آبزن میں بیٹھنا جس میں گرم تخموں کے ساتھ ثعلب پکادی گئی ہو، نیز روغن ارنڈ، روغن جند بید ستر، فربیون، عاقر قرحا، حنظل، میعہ اور سوسن کے ذریعہ تمریخ کرنا مفید ہے۔ یا پھر روغن سوسن کی قیروطی بنالی جائے۔ اور اس کے ساتھ مذکورہ ادویہ کو گھس کر عصب کے دہانے اور خود عضو ماؤف پر اس کا طلا کیا جائے۔ یہ فالج، خدر اور تشنج مرطوب میں مفید ہے، کیونکہ اس سے غلیظ رطوبات تحلیل ہو جاتی ہیں اور مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔ (طبری)

سکتہ کا مریض پشت کے بل پڑا ہوتا ہے۔ چہرے پر کبھی کبھی سرخی طاری ہوتی ہے۔ بیماری ہلکی ہو تو حلق میں کوئی مرطوب شے ٹپکانے سے مریض نگل سکتا ہے مگر سخت ہو تو اسے حلق سے اتار نہیں سکتا۔ داخل کی جانے والی شے ناک کی راہ نکل جائے گی۔ ایسے مریض اس طرح پڑے ہوں گے کہ نہ کوئی آواز نکلے گی، نہ حس ہو گی، نہ حرکت ہو گی، نہ بخار ہو گا۔ سکتہ جتنا سخت ہو گا تنفس بھی اسی قدر دشوار ہو گا۔ یہ کثرت سرد بلغم بطون دماغ کے اندر مجتمع ہوں گے۔ یا پھر بلغم کی جگہ خون جمع ہوں گے۔ ایسی صورت میں پیشتر سر میں تیز درد ہو گا۔ گردن کی رگیں پھولی ہوں گی، آنکھوں کے اندر اندھیرا ہو گا۔ چکر، برد اطراف، پورے جسم کے اندر اختلاج، ثقل حرکت، آنکھوں میں چمک اور خواب میں دانت بجتے ہوں گے۔ پیشاب زنجاری یا سیاہ ہو گا۔ جس کے اندر نشاری یا نخالی رسوب ہوں گے۔ سکتہ کی بیماری بلغمی مزاجوں میں پیدا ہوتی ہے۔ موسم گرما کے اندر کسی نوجوان کو یہ بیماری لاحق ہو تو بہت سخت ہو گی اور کم ہی صحت ہو گی۔ صحت کی صورت یہ ہو گی کہ بیماری فالج میں تبدیل ہو جائے گی۔ جس مریض کے صحت یاب ہو جانے کی امید ہو اس کا علاج فصد کے ذریعہ شروع کریں۔

بالخصوص جبکہ چہرہ سرخ ہو، طاقتور حقنے دیں۔ بیماری اگر کسی بھی کھانے یا تخمہ کے بعد لاحق ہو تو فوراً قے کرادیں۔ اور مریض کو دو دن بھوکا رکھیں۔ شکم پر گرم لطیف پانی کا نطول کرنے کے بعد گرم روغنوں کے ذریعہ تمریخ کریں۔ بیماری اگر کسی شرابی کو لاحق ہو جائے تو خمار رفع ہونے کے بعد ماء الاصول جیسی مرطوب غذا دیں اور سر کو موافق روغنوں کے ذریعہ مرطوب کریں۔ موسم گرما ہو تو سرد روغن استعمال کریں۔ سرما ہو تو روغنوں کو نیم گرم ہونا چاہئے۔ خمار بالکل رفع نہ ہو اور مریض کو افاقہ نہ ہو تو صحت سے مایوس ہو جائیں۔

الغرض جن مریضوں کے صحت یاب ہونے کی امید ہو ان کی فصد کھولی جائے اس میں تاخیر نہ کی جائے۔ اگر کچھ اندیشہ ہو تو اسی دن یا دوسرے دن تیز حقنے استعمال کریں۔ یعنی نمکین پانی کے حقنے، جس میں شہد کو اچھی طرح ملا لیا گیا ہو، پورے جسم پر گندھک ملے ہوئے زیتون کی مالش کریں۔ سر پر روغن شبت جس کے اندر پودینہ پکا لیا گیا ہو رکھیں۔ ناک کے اندر جند بیدستر ہمراہ آب عسل ٹپکائیں۔ جند بیدستر اور قنہ سونگھائیں۔ منہ کو زبردستی کھول کر اس کے اندر روغن سوسن میں کوئی پر لت کر کے داخل کریں۔ تاکہ مریض کو قے ہو جائے۔ معدہ پر ایسی چیز کا لطوخ استعمال کریں جس سے ریاح خارج ہو جائے۔ تھوڑا افاقہ ہو جائے تو غرارہ کرائیں اور عطوس استعمال کریں۔ آواز کا موقوف ہونا قائم رہے تو بشرط طاقت گدی اور گردن کے پچھلے حصے کے گڈھے پر شگاف دے کر نیز پیٹ کی جانب پسلیوں کے کناروں کے نیچے پچھنے لگائیں۔ پھر مریض کو کسی پالکی یا پالنے میں رکھ کر حرکت دیں۔ عطوس اور غرور مسلسل استعمال کریں۔ اکیس دن کے بعد حمام میں داخل کریں۔

فالج کے مریضوں کو ایارج جس میں ہم وزن جند بیدستر شامل کرلی گئی ہو پلائیں۔ اس دوا کو ۵. ۳ گرام سے شروع کر کے بتدریج ۲۰ گرام تک پہونچائیں۔ عضو ماؤف پر محمر اشیاء جس کے اندر جند بیدستر، فلفل، عاقر قرحا اور فریبون شامل کرلی گئی ہو رکھیں، مذکورہ دواؤں کو روغن سداب یا روغن قثاء الحمار کے ذریعہ یکجان کیا جاسکتا ہے۔ مسترخی اعضا پر پچھنے لگائیں۔ اور زفت سے تیار کردہ ضماد ان پر رکھیں۔ پھر جند بیدستر ۵. ۴ گرام یا ۵. ۳ گرام جاؤشیر یا سکنجبین پلائیں۔ یہ نہایت مفید ہے۔ بشرطیکہ روزانہ سوا دو گرام شربت شہد کے ہمراہ استعمال کی جائے۔ یا اس کی جگہ جند بیدستر، جاؤشیر، سکنجبین اور حلتیت ہم وزن ایک چمچہ روزانہ دی جائے۔ تیس دن کے بعد مریضوں کو حمام میں داخل کریں۔ قے کرائیں، خشک اشیاء کھلائیں۔ تاکید کریں کہ پیاس کو برداشت کریں۔ جن مقامات پر محمر اشیاء کے ضماد سے زخم پیدا ہو گیا ہو

انھیں مرہم اسفیداج کے ذریعہ مندمل کیا جائے۔

جو عضو صحت یاب ہو رہا ہو بکثرت ایسا ہوتا ہے کہ اپنی طبعی صورت کے بالمقابل یا تو منقبض ہو جاتا ہے یا مسترخی۔ لہٰذا اس پر نگاہ رکھیں۔ ایسا کبھی عضو کے شدتِ امتلاء کی وجہ سے کبھی اس کے استفراغ کے سبب ہوا کرتا ہے۔ تشخیص ہو جائے تو کہیں فصد کی ضرورت ہوگی کہیں نہ ہوگی، استرخاء کی صورت میں شدت سے مالش کریں۔ اور قابض تدبیریں اختیار کریں۔ منقبض ہونے کی حالت میں اشیاء مرخیہ کے ذریعہ ہلکی ہلکی مالش کریں۔ استرخاء میں سب سے مفید علاج یہ ہے کہ زیتون، نظرون اور قنہ مالش کے طور پر استعمال کریں۔ اور سمندر کے پانی یا غار، مرزنجوش اور فنجنکشت کے طبیخ کا نطول کریں۔ محمر ادویہ کا استعمال بیحد مفید ہوتا ہے، لہٰذا عضو ماؤف پر اتنی چوٹ کی جائے کہ وہ سرخ ہو جائے اور پھر اس پر محمر طلا رکھا جائے۔ استرخاء عضو کی مدت لمبی ہو جائے تو جوڑوں کے درمیان مسترخی گوشت کو کھینچ کر باریک اور چھوٹے مکواتوں سے داغ دیں۔

جو اعضاء سکڑ گئے ہوں ان کی تدبیر یہ ہے کہ زفت سے تیار شدہ ضمادوں کے ذریعہ انھیں گرم کریں اور ان کی جانب خون دوڑائیں۔ اعصاب کے کٹنے سے جو استرخاء پیدا ہوتا ہے اس کا علاج ممکن نہیں۔

اگر کھانے کی نلی کے آلات میں استرخاء پیدا ہو جائے تو ٹھوڑی پر پچھنے لگائیں اور جند بیدستر اور سکنجبین سے بنے ہوئے لعوق استعمال کریں نیز چرپری اشیاء کا غرغرہ کریں۔ زبان میں استرخاء پیدا ہو جائے تو اس کے اندر موجود رگ کی فصد کریں۔ ٹھوڑی پر پچھنے لگائیں۔ خردل کا غرغرہ کرائیں اور زبان کو حرکت میں لائیں۔ آلات صوت کو استرخاء لاحق ہو تو علاج میں سینہ کی جانب توجہ دیں۔ نیز خود عضو ماؤف کا اور آواز کا علاج کریں۔ استرخاء اگر پہلو یا کمر میں ہو تو لعوق اور ضمادوں سے کام لیں اور وہ حرکتیں کرائیں جو ان اعضاء کے باب میں کرائی جاتی ہیں۔ مثانہ میں استرخاء ہو حتی کہ پیشاب بلا ارادہ خارج ہونے لگے یا نہ خارج ہو تو علاج میں عانہ اور حالبین کی جانب توجہ دیں۔ مقعد میں روغن سداب یا روغن قثاء الحمار ہمراہ گھی، جند بیدستر، قنہ، جاؤشیر، حلتیت کا حقنہ کریں اور اگر براہ قضیب مثانہ کے اندر حقنہ کر سکیں تو نہایت مفید ہے۔ اسی ایک علاج سے بکثرت مخلوق صحت یاب ہو چکی ہے۔

آنتوں کے اندر بھی مخرج بلغم ادویہ مثلاً قنطوریون، شحم حنظل اور قثاء الحمار کا حقنہ

کریں۔ ادویہ مدرہ بول اور جند بید ستر کے پینے سے بھی نفع ہوتا ہے۔ جن مریضوں کا پیشاب خارج نہ ہو رہا ہو، ان کی تدبیر یہ ہے کہ پیشاب کرائیں، دبائیں، مثانہ کو نچوڑیں۔ مرخی ضماد اور گرم شیریں پانی پلائیں۔ جن مریضوں کا پیشاب بلاارادہ خارج ہو جاتا ہو ان کی تدبیر یہ ہے کہ کسیلی اشیاء، قابض غذائیں اور خشک دوائیں دی جائیں اور ٹھنڈا پانی پلایا جائے۔ بیماری کم ہونے کے بعد محمر ضماد رکھے جائیں۔ کسیلے ٹھنڈے پانی خواہ قابض کیوں نہ ہو مثلاً پھٹکری اور لوہے کے پانی کا حمام کرائیں۔

بعض مہروں کے اکھڑ جانے اور ان کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے جو فالج ہوتا ہے وہ مہلک ہوتا ہے۔ عضو تناسل کے استرخاء کا علاج بعینہٖ وہی ہے جو مثانہ کا ہے۔ کمر، مقعد اور شکم کے زیریں حصہ پر بھی وہی تدبیر کی جائے گی۔ بایں ہمہ مقویات باہ ادویہ استعمال بھی ہوگا۔ دودھ، پنیر، چٹنیوں اور تمام ٹھنڈی سبزیوں سے پرہیز کرائیں۔ معاء مستقیم میں استرخاء پیدا ہو جاتا ہے تو یہ بیحد منقبض ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی بلاارادہ باہر آجاتی ہے۔ اس کا علاج بھی بعینہٖ مثانہ جیسا ہے۔ اس علاج کے بعد اگر براز خارج ہو رہا ہو تو جوزالسرو، عفص (مازو)، اذخر اور سعد کے قابض جوشاندوں کے ذریعہ حقنے استعمال کریں۔ یا پھر ان دواؤں کے پانی میں مریض کو بٹھائیں۔ براز محتبس ہو تو چربی وغیرہ جیسی مرخی اشیاء استعمال کریں۔ بعض اوقات ایسی دوائیں دیں جن سے براز خارج ہوتا ہو۔ مثلاً آب نمک اور حنظل۔ اطراف میں استرخاء پیدا ہو تو کلی علاج کے بعد انھیں بکثرت حرکت دی جائے۔ سمیٹا اور پھیلا جائے اور مالش کی جائے۔ یہ سب سے بڑا علاج ہے، خاص کر مالش کرنا۔

قولنج کی وجہ سے پیدا ہونے والے فالج کی صورت یہ ہوتی ہے کہ درد قولنج سے نجات پانے کے بعد کچھ لوگوں کو اطراف میں فالج ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ یہاں حرکت اصلاً موقوف ہو جاتی ہے۔ گو حس لمس باقی رہتی ہے غالباً اس کا سبب یہ ہے کہ بحران کے طور پر عضلات اطراف کی جانب مائل ہو جاتے ہیں۔ گرم روغنوں اور مالش سے اس طرح کے تمام مریضوں کو صحت ہو گئی ہے۔ جوز رومی اور صمغ بلاط سے تیار کردہ روغن اس طرح کے درد میں خاص کر مفید ہے۔ بکثرت مریضوں نے مقوی اور مبرد اشیاء کے ذریعہ فائدہ اٹھایا ہے۔

رعشہ ضعف اعصاب سے پیدا ہوتا ہے۔ گاہ بخاروں کے اندر سرد پانی اور بکثرت شراب نوشی اور سوء مزاج بارد سے بھی ہو جاتا ہے۔ رعشہ اگر کسی ظاہری سبب سے ہو تو مریضوں کو اس سے روک دیا جائے حالت برقرار رہے تو روغن قثاء الحمار مقام ماؤف پر رکھا

جائے، پشت کے پہلے مہرہ پر پچھنے لگائے جائیں۔ اور گرم ضماد استعمال کیا جائے۔ اس کے بعد اس جگہ پرانے زیتون میں اون ڈبو کر رکھا جائے۔

بیماری مزمن ہو جائے تو زیتون کا آبزن بھی کر دیا جائے اور ہلکے ہلکے مالش کی جائے۔ شربت شہد اور جند بید ستر پلا جائے۔ مریضوں کو گرم مقامات پر رکھا جائے۔ سرد پانی اور نبیذ سے پرہیز کرایا جائے۔

رعشہ کے لئے مناسب مفرد ادویہ حسب ذیل ہیں :

جند بید ستر، عصارۂ غافث، کھانے پینے کے قابل خرگوش کا دماغ، رعشہ ہنوز برقرار رہے تو محلل ضماد، طاقتور حرارت والے روغن، سخت مالش اور ریاضتیں کرائیں۔ مکمل صحت یابی تک مریضوں کو شراب سے پرہیز کرائیں۔ بیماری میں طاقتور مسہل دوائیں دیں، نہ ہی سخت استفراغ کریں۔ کیونکہ ان ساری تدبیروں سے قوت تحلیل ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد رعشہ کے اندر اضافہ ہو جائے گا۔ استفراغ تھوڑا تھوڑا ہونا چاہئے۔ مالش کی جائے، ریاضت کرائی جائے، بھوکا اور پیاسا رکھا جائے۔

مزمن بخاروں کے اندر، قولنج اور فالج کے بعد حرارت اور رطوبت سے جوڑوں کے اندر ایک طرح کا استرخاء پیدا ہو جاتا ہے۔ حرارت کے ذریعہ علاج کیا جائے گا تو اس کیفیت میں اور اضافہ ہو جائے گا۔

نادانوں کے خیال میں ایسا برودت سے ہوتا ہے چنانچہ حرارت سے اس کا علاج کرتے ہیں تو کیفیت اور بڑھ جاتی ہے۔ اس کا علاج باب حمٰن (استسقائے زقی) میں مذکور ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بارد و یابس ادویہ کے ذریعہ نطول اور تکمید کی جائے۔

فالج وغیرہ کے اندر طلا کرنے کے لئے یہ ایک عمدہ نسخہ ہے :

عاقر قرحا ۴۰ گرام، روغن غار ۴۰ گرام، مرزنجوش خشک ۴۰ گرام، مویز ۴۰ گرام، نطرون ۸۰ گرام، خردل ۸۰ گرام، فلفل ۵. ۳ گرام، فربیون ۴۰ گرام، جند بید ستر ۱۶۰ گرام

اعصاب کے دہانوں اور اعضاء پر طلاء کیا جائے۔ (بولس)

چہرہ کے کسی عضو آنکھ یا ناک یا زبان یا کان یا چہرہ سے کسی قریبی عضو کے اندر فالج ہو جائے تو اس سے لقوہ ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کیفیت دماغ کی جانب سے پیدا ہوتی ہے لہٰذا علاج میں دماغ کی جانب توجہ دیں۔ فالج بکثرت غلیظ بلغم سے پیدا ہوتا ہے۔ کبھی کبھی

سوداء سے اور کبھی کبھی حرارت اور خشکی سے بھی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حرارت زیادہ بڑھ جائے گی تو وہ بلغم کو دفع کرے گی اور بلغم پھر مقام ماؤف تک پہونچے گا۔ لہٰذا اس جگہ مسخن ادویہ استعمال کریں۔ فالج کبھی کبھی بہ کثرت امتلاء دم سے ہوتا ہے۔ تشخیص ہو جانے کے بعد سب سے پہلے فصد کریں اور خون کو تھوڑا تھوڑا کئی بار خارج کریں، اس کے بعد ملطف غذائیں استعمال کریں، سر کے اعضاء میں فالج ہو جائے تو غرغرہ، عطوس اور مضوغ کے ذریعہ علاج کریں، سر پر محمر ادویہ رکھیں اور اچھی طرح اس کی مالش کریں۔

شربت کا ایک نسخہ جو فالج کے لئے بیحد مفید ہے:

صبر ۴۰ گرام، تخم حنظل ۴۰ گرام، فربیون ۳۰ گرام، مقل ۴۰ گرام

یہ شربت اعصاب کا تنقیہ کر دیتا ہے، بے نظیر ہے۔ مقدار ۶ گرام سے ۹ گرام تک ہونی چاہئے۔ مریض کو پہلے ۳ گرام پلاؤ، پھر تین دن چھوڑ دو، اس کے بعد ۶ گرام پلاؤ اور تین دن چھوڑ دو، پھر یہی عمل دہراؤ، یہ نہایت مفید ہے۔

حرارت اور یبوست سے پیدا ہونے والے فالج میں آش جو، عرق کاسنی، خس اور مرغی اور مچھلی وغیرہ جیسی لطیف غذائیں دیں۔ آبی شراب پلائیں، پرانی شراب نہ دیں، کیونکہ اعصاب کے لئے یہ مضر ہوتی ہے۔ کھانے کے دوران مریضوں کو ٹھنڈا پانی پینا چاہئے۔ انھیں مسہل ہرگز نہ دیں۔ اس سے خشکی بڑھ جائے گی۔

ایک شخص کو بہ کثرت حرارت اور روزہ رہنے سے فالج ہو گیا۔ اطباء نے اسے ایارج پلایا جس سے اسے بیحد تکلیف ہوئی حتی کہ اسے قعاد ہو گیا۔ یعنی چلنے پھرنے سے معذور ہو گیا۔ بعد ازاں اس کا علاج حمام، مرطب اشیاء اور روغنیات کے مروخ سے کیا گیا جس سے وہ صحت یاب ہو گیا۔ (اسکندر)

فالج زدہ کا سب سے عمدہ علاج یہ ہے کہ اسے بکثرت حرکت کرا کر اور بھوکا رکھ کر تھکایا جائے۔ اس عمل سے بلغم کا ازالہ ہوتا ہے اور بکثرت مرۂ صفراء پیدا ہوتا ہے۔ (شرک [1])

مذکورہ بیماریوں کے لئے معجون کا ایک نہایت عمدہ نسخہ حسب ذیل ہے:

وج ۱۰۰ حصہ، زنجبیل ۵۰ حصہ، فلفل ۳۰ حصہ، عاقرقرحا ۳۰ حصہ، جندبیدستر ۲۰ حصہ، حلتیت ۱۵ حصہ، جاؤشیر ۱۵ حصہ اور شہد تمام دواؤں کے ہم وزن بقدر بندقہ استعمال کریں۔ (مؤلف)

---

(۱) شرک ہندی، حکماء ہند میں اس کا شمار ہے۔ چرک کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی ایک کتاب کا ہندی زبان سے عربی میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ قبل ازیں ہندی سے فارسی زبان میں اسے منتقل کیا گیا تھا۔ العیون ۲ / ۳۲

اعصاب کے لئے قوت بخش ضماد کا ایک نہایت عمدہ نسخہ جو موقوفیٔ حس کے لئے تیر بہدف ہے :

موم اور روغن سوسن کو یکجان کر لینے کے بعد اس میں جندبید ستر ۴۰ گرام، مر ۴۰ گرام، میعہ ۴۰ گرام شامل کریں اور بطور طلاء استعمال کریں۔

حس بحالہ باقی ہو اور حرکت بالکل موقوف ہو چکی ہو تو جوز السرو، مر، ابہل، وج، چھال کبر کو شراب میں پکا کر اک مہرہ پر ضماد کریں جہاں سے عصب ماؤف نکلا ہو۔

ہاتھوں کے رعشہ کے لئے ایک مفید نسخہ :

رطبہ کو پکا کر اتنا کوٹ لیا جائے کہ مثل مرہم کے ہو جائے۔ روزانہ دو بار بطور ضماد استعمال کریں۔ اس سے قطعی شفاء ہو گی۔

فالج میں مسترخی جوڑوں پر قابض اشیاء کے طبیخ کا نطول کریں اور ان پر اتنی مالش کریں کہ سرخ ہو جائیں۔ فالج میں دلک (مالش) اس حد تک کرنا مفید ہے کہ اعضاء سرخ ہو جائیں۔ پھر روغن قسط، فربیون اور میعہ استعمال کئے جائیں اور مریضوں کو ضعۂ عرجاء کے طبیخ میں بٹھایا جائے۔ استفراغ کے بعد دواء الکبریت پلائی جائے۔ سب سے آخر میں دو مہروں کے درمیان ہلکے طور پر داغا جائے۔

مختصرات :

چہرے کے اعضاء میں فالج ہو تو علاج میں دماغ کو پیش نظر رکھو۔ ہاتھوں میں ہو تو اعصاب کے دہانوں سے ہاتھوں تک توجہ رہے، پیروں میں ہو تو یہاں تک آنے والے اعصاب کے دہانوں پر نظر رکھیں۔ استفراغ اور لطیف غذائیں دینے کے بعد مقام ماؤف پر حار یابس تدابیر کے ذریعہ تکمید کریں۔ تاکہ اعصاب کی جڑوں میں موجود بلغم لزج (لیسدار) تحلیل ہو جائے۔ تکمید کے بعد یہاں روغن قسط وغیرہ استعمال کریں۔ جسم کے زیریں حصہ میں ہو تو تیز حقنے جن میں تیز صمغیات شامل کی گئی ہوں استعمال کریں استفراغ کے لئے قے کا طریقہ اختیار کریں خواہ تھوڑی کرا سکیں مگر ترک نہ کریں۔ ممکن ہو تو علاج کے شروع میں فصد کھولیں، جیسا کہ اطباء حاذقین کا دستور رہا ہے۔ اس لئے پورا جسم ہلکا ہو جائے گا۔ بخار فالج کے لئے ایک عمدہ دوا ہے، کیونکہ یہ قوت پیدا کر کے بلغم کا ازالہ کر دیتا ہے۔ (شمعون)

فالج کا سب سے مؤثر علاج بھوک، استفراغ، بے خوابی اور حرکت کرنا ہے۔ (مؤلف)

خدر اور استرخاء کی زد پر آجانے والے مریضوں کا علاج اس سے زیادہ مؤثر اور کوئی نہیں ہے کہ عضو ماؤف کو پیہم حرکت دی جاتی رہے۔ یہ کیفیت اس عضو کو اپنی سابقہ حالت پر واپس لے آئے گی۔ (جالینوس)

سکتہ میں ایسے گرم روغن سے جسم کی مالش کریں جس میں گندھک توڑ کر شامل کر لی گئی ہو۔ سر پر روغن گل جس میں عاقر قرحا پکا لیا گیا ہو انڈیلیں۔ اور جند بید ستر، جاؤشیر اور دھتورا سونگھائیں اور اسی کا سعوط استعمال کریں۔ منہ کو کھول کر کوئی پر داخل کر کے قے کرائیں تاکہ معدہ کے اندر کچھ فضلہ موجود ہو تو خارج ہو جائے۔ پھر معدہ پر ایسی اشیاء کی مالش کریں جن سے ریاح خارج ہو جائے۔ اگر اس سے افاقہ نہ ہو تو تیز حقنے استعمال کریں، فصد کھولیں۔ بعد ازاں شمومات اور عطوسات کے ذریعہ سر کا علاج کریں۔

فالج میں ۵.۴ گرام ایارج پلائیں۔ پھر ہر پانچویں دن ۵.۴ گرام بڑھا دیں۔ اس طرح ۲۳ گرام تک دوا کی مقدار پلا کر دیکھیں کہ بیماری کیا ہے۔

چہرے کے اعضاء میں استرخاء ہو تو غرغرہ اور عطوس استعمال کریں اور سر پر محمر ادویات رکھیں۔ زیریں اعضاء میں یہ کیفیت ہو تو مہروں پر اور عضو ماؤف تک آنے والے اعصاب کے دہانوں پر مسخن ادویہ استعمال کریں۔ (اریباسیس)

چار یا سات دن تک فالج کے مریض کو طاقتور ادویہ کچھ بھی نہ دی جائیں۔ بشرطیکہ بیماری ہلکی ہو، بیماری سخت ہو تو چودہ دن تک طاقتور ادویہ نہ دی جائیں۔ کیونکہ میرا تجربہ ہے کہ شروع میں بکثرت دواؤں کے استعمال سے بیماری کے اندر اضافہ ہوتا ہے۔ بس روزانہ ۳۵ گرام گل انگبین عسلی ہمراہ آب گرم دیا کریں اور ایارج کے ساتھ ۱ گرام تریاق جیسی دوا استعمال کریں۔ اور غرغرہ کرائیں۔ چودہ دن کے بعد حب شیطرج پلائیں اور موافق سعوط استعمال کریں۔ اس کے بعد ماء الاصول اور ایارج کبیر کے ہمراہ روغن ارنڈ پلائیں۔ حقنے استعمال کریں اور وہ تمام تدابیر اختیار کریں جو ازالۂ مرض کے لئے مفید و موافق ہوں۔ (ساھر)

فالج کے لئے سب سے مفید یہ ہے کہ روزانہ ۵.۴ گرام ایارج فیقرا اور شہد کے بغیر ۵.۲ گرام فلفل پلائیں۔ شہد کے بغیر اس لئے تاکہ معدہ کے اندر دیر تک رک سکے اور جلد خارج نہ ہو جائے۔ یہ ایک عمدہ عمل ہوگا۔ بوقت خواب ۵-۵ گرام جند بید ستر اور فلفل دیں۔ اور عضو ماؤف کے عضلاتی سروں پر شگاف لگائے بغیر پچھنے استعمال کریں۔ اس سے عضلات کے اندر سخونت پیدا ہوگی اور حرکت واپس آجائے گی۔ مریض کو ۵ یا ۳.۵ گرام

زراوند طویل ہمراہ ۲ گرام فلفل روزانہ ایک بار اور ایک بار حب صنوبر کبیر پلائیں۔ اس طرز علاج کی ایک خاصیت ہے۔ اعصاب کے دہانوں پر محمر ادویہ رکھیں۔

تذکرہ : رعشہ میں مریض کو ۵. ۳ گرام نہار منہ جند بید ستر پلائیں۔ (اشلمن)

اعصابی دردوں میں مفید یہ ہے کہ ۵ گرام قطوریون دقیق ۲۰ گرام جند بید ستر، ۲ گرام عاقر قرحا، ۵. ۳ گرام کرادیہ کوہی، اور ۸۰ گرام عرق سداب پلائیں۔ (ابن ماسویہ)

استرخاء اعضاء میں مفید یہ ہے کہ فوہ کو اچھی طرح پکا کر اعضاء پر انڈیلا جائے۔ (تیاذوق)

اختلاج کا علاج رعشہ جیسا ہے۔ رعشہ ضعف اعصاب سے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ بوڑھوں میں اور ان لوگوں میں نظر آتا ہے جو برف اور نبیذ کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ ان کا علاج حب منتن حب شیطرج، حب صنوبر، تخم حنظل، جند بید ستر، فربیون، جاؤشیر کے ہمراہ کریں۔ یہ عجیب و غریب علاج ہے۔

عضو ماؤف پر روغن سداب، روغن قسط، روغن قثاء الحمار، روغن جند بید ستر اور فربیون کے ذریعہ مالش کریں۔ بیماری شراب نوشی سے ہو تو شراب سے پرہیز کرائیں۔ اور سر پر سرکہ، روغن گل و روغن آس رکھیں۔ آب سرد پینے سے بیماری ہو گئی ہو تو مریض کو مسلسل حمام کرائیں۔ فالج کے شروع میں طاقتور مسہل نہ دیں۔ بلکہ حقنے کریں۔ اور شہد میں گوندھ کر فیقرا پلائیں۔ تریاق اور مثرودیطوس جیسی سخت گرم ادویہ ہمراہ طبیخ نانخواہ، مصطگی، کرادیہ کوہی، تخم سداب مسلسل استعمال کریں۔ ایک ہفتہ تک علاج جاری رہے اس کے بعد حب شیطرج، حب نجاح، حب (۱) منتن دیں اور غرغرہ کرائیں۔ چودہ دن گزر جانے پر ماء الاصول کبیر کے ہمراہ روغن ارنڈ اور روغن کا کلانج پلائیں۔

ماء الاصول کبیر کا نسخہ حسب ذیل ہے :

اصلیین ۱۰ حصہ، برنجاسف ۱۰ حصہ، بیخ اذخر ۷ حصہ، کرکرہن ۷ حصہ، تخم بادیان ۳ حصہ، تخم کرفس ۳ حصہ، انیسون ۳ حصہ، نانخواہ ۳ حصہ، شونیز ۳ حصہ، قطوریون دقیق ۳ حصہ، عاقر قرحا ۳ حصہ، زنجبیل ۳ حصہ، زراوند مدحرج ۴ حصہ، وج ۴ حصہ، تخم سداب ۵ حصہ، شیطرج ہندی ۵ حصہ، جند بید ستر ۷ گرام، آب تازہ ۱۶۰ گرام اس قدر پکایا جائے کہ ۶۰ گرام رہ جائے۔

---

(۱) حب منتن کا نسخہ : سکبینج ۔۵. ۳ گرام، اشق ۔۵. ۳ گرام، جاؤشیر ۔۵. ۳ گرام، مقل ۔۵. ۳ گرام، حرمل ۔۵. ۳ گرام، صبر ۷ گرام، تبد ۷ گرام، شحم حنظل ۲ گرام، فربیون ۲ گرام، جند بید ستر ۲ گرام، پانی میں گوندھ کر گولیاں بنالیں۔ مقدار خوراک ۱۰ گرام ہمراہ آب گرم

مقدار خوراک روزانہ ۱۳ گرام ہمراہ روغن فیلاایارو غن کلکانج۔ بقیہ ایام میں تیز حقنے استعمال کریں تاکہ مادہ نیچے کی جانب آجائے۔ بیماری طویل ہو جائے تو کبیر ایار جات پلائیں۔ اور پشت کے مہروں اور مسترخی عضلات کے سروں پر روغن قسط کی مالش کریں۔ جس میں جند بید ستر، فربیون، اور عاقر قرحا اچھی طرح گھس کر شامل کر لیا گیا ہو۔

غذا میں گوریئے کا گوشت، چنے کا پانی، خردل کے جھاگ کے ہمراہ، پرانی شراب، حندیقون اور مصالحہ جات کے ساتھ ماء العسل دیں۔ مرض میں انحطاط پیدا ہو جائے تو بکثرت قے کرائیں۔ الغرض شراب کم کریں اور لطیف تدابیر کے ذریعہ مریض کو ہلکا رکھیں۔

سکتہ کی بیماری رفع نہ ہو گی، رفع ہو گی تو اچانک، بایں طور کہ فالج میں تبدیل ہو جائے۔ ساتھ میں خرخراہٹ بھی ہو تو بیماری ذرا مشکل ہو گی، خرخراہٹ نہ ہو تو آسان ہے۔ بیماری مشکل اور تنفس بیحد دشوار ہو تو مسہل سے علاج نہ کریں، مریضوں کو تیز حقنے دیں۔ ان کے منہ کھول کر اون کا گولہ داخل کریں پھر روغن سوسن میں کوئی پر بھگو کر قے کرادیں۔ اس کے بعد تریاق اور انقردیا ۵ اگرام ماء العسل کے ساتھ استعمال کرائیں۔ شہد بار بار چٹائیں۔ یہ نہایت عمدہ ہے۔ یا سروں پر گرم طشتری رکھ کر قرنفل قاقلہ صفار اور بسباسہ کے ذریعہ تکمید کریں۔ تکمید دواؤں کے گرم ہو جانے کے بعد کریں۔ یہ علاج چودہ دنوں تک جاری رہے۔ مرض کا ازالہ نہ ہو تو فالج کا علاج کریں۔ البتہ عطوس اور غرور ایسی صورت میں لازماً استعمال کریں۔

استرخاء مفاصل، اور خدر کے لئے روغن قسط کا حسب ذیل نسخہ عجیب الاثر ہے:

ابہل احصہ، راسن احصہ، وج احصہ، اذخر احصہ، قسط احصہ، مر احصہ، سنبل احصہ آب تازہ میں اس حد تک پکائیں کہ پانی سرخ ہو جائے۔ اس کے بعد یہ پانی روغن پر انڈیل کر اس حد تک پکائیں کہ پہلے جوش سے تین گنا جوش ہو جائے۔ پھر اس کے اندر جند بید ستر توڑ کر نیچے اتار لیں۔ (ابن سرابیون)

فالج کے لئے حب کا ایک نہایت پسندیدہ نسخہ:

لیارج ۱۰ احصہ، قنطوریون ۳ حصہ، شحم حنظل ۷ گرام، جند بید ستر ۵. ۳ گرام، مقدار خوراک ۷ گرام

رعشہ کا عجیب الاثر حب خاص:

عاقر قرحا ۱۰ اگرام، جند بید ستر ۱۰ اگرام، شحم حنظل ۷ گرام، عصارۂ قثاء الحمار۔ ۷

گرام، ایارج فیقرا ۵۔ ۷ گرام، مقدار خوراک ۵ گرام (حبیش)

سب سے عمدہ اور طاقتور عصب وہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ خشک ہو، جتنا زیادہ خشک ہو گا اتنا ہی اس کی جودت میں اضافہ ہو گا۔ حتّی کہ تشنجی حالت میں آجائے۔ (جالینوس)

کمزور اعصاب والے مجھے وہ حضرات نظر آئے جو بالجملہ مرطوب المزاج ہوتے ہیں۔ (مؤلف)

استرخاء کے ساتھ آواز کا رک جانا خراب ہے۔ جس مریض کے پورے جسم میں اختلاج ہو جائے اسے سکتہ لاحق ہو گا اور مر جائیگا۔ مگر بعض اعضاء مفلوج ہوں تو ایسی صورت میں جب تک عضو ماؤف نہایت باریک نہ ہو جائے مریض کے شفایاب ہو جانے کی امید ہوتی ہے۔ (بقراط)

اپنا مشاہدہ یہ ہے کہ سکتہ کے مریض کو جھاگ آگیا تو بچ نہ سکا۔ (مؤلف)

جس مریض کو اختناق ہو جائے اور جھاگ بھی آجائے وہ زندہ نہ رہے گا۔ اس باب میں میرے نزدیک جو حال اس کا ہے وہی حال سکتہ کے مریض کا بھی ہے۔ جھاگ کی کمی بیشی اور مدت پر نظر رکھنی چاہئے۔ کم ہو گا تو مریض کے بچ جانے کی امید ہے جیسا کہ اختناق کے مریض کو تھوڑا جھاگ آجائے تو بچ جانا ممکن ہوا کرتا ہے۔ (بقراط)

سکتہ کبھی دماغی ورم سے اچانک پیدا ہو جاتا ہے لہذا اس کی علامت معلوم کرنا چاہئے۔ کیونکہ میرے نزدیک یہ سب سے بڑا اور دشوار سکتہ ہوتا ہے۔ میرے خیال میں اس کی علامت اچانک سامنے نہیں آتی۔ اس سے قبل کچھ علامات قرانیطس کی پیدا ہوتی ہیں۔ دیکھنا چاہئے کہ علامات کس جگہ پر ہیں۔ انشاء اللہ اسے ضبط تحریر میں لاؤں گا۔ (جالینوس)

دماغ کے اندر بلغم کا اجتماع اس حد تک ہو جائے کہ اس پر دباؤ پڑنے لگے تو اس سے سکتہ لاحق ہو جاتا ہے۔ (بقراط)

فالج کا ایک عمدہ نسخہ :

جند بید ستر، دھتورا، فلفل سفید، فربیون، جاؤشیر، سہاگہ، عاقر قرحا، قسط، زنجبیل، دفلی (خرزہرہ) خشک، تفسیا، گندھک، خردل، موم، پرانا زیتون، یہ ساری دوائیں اکٹھا استعمال ہوں گی۔ ان دواؤں سے بہت ساری مخلوق شفایاب ہو چکی ہے۔ (اریباسیس)

فالج کا مفید نسخہ :

قوقایا ہر ہفتہ، جوارش بلادر روزانہ ایارج ہرمس۔ یہ اخراج مادہ کے لئے ہے اور

مذکورہ ادویہ تبدیل مزاج کے لئے ہیں۔ چند ہی دنوں میں مریض صحت یاب ہوگا۔ بشرطیکہ اس کے ساتھ روغن قسط کی مالش بھی کی جائے۔ فالج کے ساتھ حواس تاریک ہوں تو غرغرہ وسعوط استعمال کریں، سر پر روغن قسط کی مالش کریں۔ غذائیں لطیف دیں۔ پینے میں ماء العسل یا پرانی شراب دیں۔ (جورجس)

ان امراض میں حلتیت میرے تجربہ میں نہایت مؤثر ثابت ہوئی ہے۔ سخونت پیدا کرنے میں اور بخار لانے میں کوئی شئے اس کی نظیر نہیں ہے۔ صبح وشام سوا دو گرام تھوڑی عمدہ شراب کے ہمراہ پلائی جائے اس سے جسم کے اندر فوراً التہاب پیدا ہوگا۔ (مؤلف)

سکتہ اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ دماغ کی جانب اچانک خون کا دباؤ بڑھنے پر دماغی عروق اسے قبول کر لیتی ہیں۔ دلیل یہ ہے کہ چہرہ اور آنکھوں میں دموی امتلاء ہو جاتا ہے، جس سے یہ دونوں اعضاء سرخ ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا فوراً فصد کھول دیں۔ (جالینوس)

رعشہ سقوط قوت کے باعث ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کثرت استفراغ، بھوک اور حد سے زیادہ تکان اور کثرت جماع کے بعد لاحق ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی کثرت اخلاط سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ قوت پر بوجھ بن جاتے ہیں۔ (جالینوس)

حب کا ایک عجیب وغریب نسخہ:

حلتیت ۲ گرام، جند بید ستر ۲ گرام، شحم حنظل ۲ گرام، قطوریون ۲ گرام، یہ مشروب ہے۔

یہی جالینوس کا بھی نقطہ نظر ہے۔ (مؤلف)

جسم کے جو اعضاء زیادہ گرم ہوں گے حس وحرکت کو قبول کرنا ان کے لئے زیادہ آسان ہوگا۔ اور جو اعضاء زیادہ سرد ہوں گے ان کا حس وحرکت کا قبول کرنا زیادہ دشوار ہوگا۔ (جالینوس)

اسی طرح شریانوں کے اندر امتداد پیدا ہوگا تو عضلات کی حرکتوں سے عضو کو فالج ہو جائے گا۔ (مؤلف)

عضلات کا فعل ورم سے، یا پھٹنے سے یا باندھنے سے یا قطع وبرید سے موقوف ہو جائے گا۔ (جالینوس)

معجون بلادر مرتضیٰ۔ برائے فالج، سکتہ اور لقوہ وغیرہ:

زنجبیل ۱۰ حصہ، وج ۱۰ حصہ، شیطرج ہندی ۱۰ حصہ، عاقرقرحا ۱۰ حصہ، فلفل سیاہ ۱۰ حصہ، جند بید ستر ۳ حصہ، فربیون ۳ حصہ، حلتیت ۳ حصہ، ہلیلہ سیاہ ۵ حصہ، آملہ ۵ حصہ، شہد

بلادر ۲۰ حصہ، روغن جوز ۱۰ حصہ

سب کو باہم پیس کر شہد کے ساتھ گوندھیں، یقین ہے کہ اس سے نجار پیدا ہو جائے گا۔ (قرابادین کبیر)

فالج کے لئے معجون کا ایک عمدہ نسخہ :

بادام صنوبر کبار شہد کے ساتھ ملا کر معجون بنالیں۔ مقدار خوراک ۱۰ گرام (ساہر)

فقاع اور جو کی شراب دونوں اعصاب کے لئے مضر ہیں۔ بعض اعضاء کے فالج میں فوۃ الصبغ ہمراہ شہد پلائی جائے۔ بعض اعضاء کے فالج میں قنطوریون دقیق شہد کے ساتھ پلائی جائے، ماؤف اعصاب میں قنطوریون دقیق کا عصارہ پلایا جائے۔ کیونکہ یہ خشکی پیدا کرتا ہے۔ اور چپک جانے والے بلغمی اخلاط کو اس طرح ہلکا کر کے خارج کر دیتا ہے کہ کسی طرح کی تکلیف نہیں ہوتی۔ مسترخی اعضاء پر روغن قسط ہمراہ زیتون گرم ملیں، اور سکتہ میں اسے سر پر رکھیں۔ عاقر قرحا خدر اور استرخاء میں مفید ہے۔ اسے زیتون حار کے ساتھ ملا جائے تو بیحد مؤثر ہے۔ کیونکہ اس کے اندر احراقی طاقت ہوتی ہے۔ دماغ اور اعصاب کے امراض باردہ میں جندبیدستر سب سے زیادہ مؤثر دوا ہے۔ بشرطیکہ ماء العسل کے ساتھ پلایا جائے۔ یا اس کا نجور دیا جائے۔ یا پرانے زیتون کے ساتھ اس کی مالش کی جائے۔ یہ رعشہ امتلائی کے لئے عمدہ شے ہے۔

میں نے ایک شخص کو جس کا جسم نہایت سرد ہو چکا تھا پرانی شراب پلائی تو مرنے سے بچ گیا۔ (جالینوس)

قردمانا (کراویہ کوہی) فالج کے لئے عمدہ ہے، عرق کرنب کے ساتھ پلائی جائے تو رعشہ میں مفید ہے۔ خرگوش کا دماغ بھون کر کھایا جائے تو یہ بھی رعشہ میں مفید ہے۔ قنطوریون صغیر اعصابی درد کے لئے مفید ہے۔ عاقر قرحا گھس رگڑ کر زیتون میں شامل کر کے مالش کیا جائے تو خدر اور حس و حرکت کی موقوفی میں نہایت مفید ہے۔ فالج میں حلتیت، مر کے ساتھ اور سداب ماء العسل کے ہمراہ پلائیں۔ سکنجبین پلانا فالج اور بعض اعضاء کے اندر پیدا شدہ برودت میں مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

بلادر فالج میں حفظ ماتقدم کے طور پر عمدہ ہے، اسی طرح فالج زدہ شخص کے لئے نیز جس کے اعصاب ڈھیلے ہوں، ان کے لئے اور دماغ کے تمام امراض باردہ رطبہ میں بھی عمدہ ہے۔

فالج میں دیودار سے زیادہ مؤثر دوا اور کوئی نہیں ہے۔ یہ ابہل کی قسم کی ایک دوا

ہے۔ (ابو جریج)

ایک اور چیز ملتی ہے جسے شیر دیودار کہتے ہیں۔ (مؤلف)

کر کر ہن فالج میں اور عصبی درد میں بالخاصہ مفید ہے۔ چیتے کی چربی فالج کی سب سے بڑی دوا ہے۔ اعصابی درد میں شل، بل اور فل، عمدہ ہیں۔ (ابو جریج)

بہی، سیب، اور انار کا کثرت استعمال اعصاب کے لئے مضر ہے۔ (مؤلف)

شان نیولان نام سے معروف ایک دوا ہے۔ جلد پر اس کا طلا کرنے سے وہ ادھیڑ جاتی ہے۔ ایک حبہ کو بطور سعوط دینے سے مفلوج قطعی طور پر صحت یاب ہو جاتا ہے۔ (ابو جریج)

فلفل اعصاب اور عضلات کے اندر سخونت پیدا کرتا ہے۔ (حنین)

حب صنوبر کبار استرخاء کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ (ابن ماسویہ)

رتہ (ریٹھا) فالج اور عصبی درد کے لئے عجیب الاثر ہے۔ (ماسرجویہ)

شفاخانہ کے اندر فالج کے مریضوں کی ایک تعداد مجھے ایسی نظر آئی جو بارش میں بھیگنے سے صحتیاب ہو گئی تھی۔ (مؤلف)

سقطہ وغیرہ سے فالج ہو جائے تو غور کر کے دیکھیں۔ اگر چوٹ کے فوراً بعد پورا فالج ہو گیا ہو تو علاج میں قے نہ کرائیں۔ کیونکہ اعصاب ٹوٹے ہوں گے۔ اور اگر بتدریج پیدا ہوا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ورم ہو گیا ہے۔ لہذا امالۂ مادہ تحلیل ورم اور پھر تلیین کی تدبیر اختیار کریں۔ (مؤلف)

سکتہ میں جو جھاگ آتا ہے وہ مرگی کے جھاگ کے برعکس ہوتا ہے۔ کیونکہ مرگی کے اندر جھاگ اس وقت آتا ہے جب باری میں سکون آچکا ہوتا ہے نیز سکتہ کے اندر جھاگ کا آنا مہلک ہے۔ (جالینوس)

ایک شخص کی پسلیوں کے سروں پر چوٹ آگئی۔ صحت یاب ہونے کے بعد وہ عمر بھر تنفس میں مبتلا رہا۔ ایسا اس لئے تھا کہ حجاب عاجز کو نقصان پہونچ گیا تھا۔

ایک دوسرا شخص ذات الریۂ کا مریض تھا۔ صحت یاب ہونے کے بعد پچھلے اور اندرونی پہلو کے بازو کی حس مشکل ہو گئی۔ اسی طرح بازو کے تمام مقامات بھی دشواری حس میں مبتلا ہوئے۔ حتی کہ یہ کیفیت انگلیوں کے کناروں تک جا پہونچی۔

بعض حضرات کی حرکت کو بھی تھوڑا نقصان پہونچا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ پسلیوں کے درمیان جو مقامات ہیں ان میں پہلے اور دوسرے مقام کو نقصان پہونچ گیا تھا۔ ان دونوں

اعصاب میں پہلے عصب پر ایک ہڈی ہے، پھر یہ بکثرت اجزاء میں منقسم ہو جاتا ہے، جن میں سے کچھ بازو کے گہرے مقام سے گزرتے ہوئے انگلیوں کے کناروں تک پہونچتے ہیں۔ دوسرا عصب جو باریک ہوتا ہے وہ دوسرے کسی عصبہ سے قطعاً الجھتا نہیں ہے اور زیر جلد بغل کے اندر سے گزرتا ہوا عضو تک آتا ہے۔ پھر اس عضو کے اندرونی اور پچھلے مقام کی جلد میں منقسم ہو جاتا ہے۔ یہ شخص ایک ایسی دوا سے بسرعت صحت یاب ہو گیا جسے مذکورہ اعصاب کے نکلنے کے مقامات پر استعمال کی گئی۔ (جالینوس)

فالج کے مریض کے لئے شراب کے مقابلے میں پانی زیادہ بہتر ہے۔ گندھک کا پانی تو بے حد مفید ہے۔ اس میں مریض کو داخل کیا جائے۔ (روفس)

شراب کے مقابلے میں مفلوج کے لئے ماء العسل زیادہ بہتر ہے۔ (ابن ماسویہ)

دماغ سے بیماری جس قدر دور ہو گی اسی قدر مریض محفوظ ہو گا۔ فالج امتلاء سے، سخت ٹھنڈک سے ضربہ اور جراحت سے، یا اچانک غم یا خوشی سے پیدا ہوتا ہے۔ سب سے خراب فالج وہ ہے جو ضربہ سے لاحق ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے اعصاب بیکار ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد ایسی علامات نہیں ملتی ہیں جن سے کسی اور مرض کے پیدا ہونے کا اندازہ ہو سکے۔ دیگر اسباب کے تحت پیدا ہونے والے فالج میں خدر، اختلاج، رعشہ، ثقل حرکت، تکدر حس، اور ضعف حس پیدا ہو جانے کی علامات ملتی ہیں۔ کبھی معدہ اور امعاء مفلوج ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ فضلہ رکتا نہیں ہے۔ یہی حال رحم اور مثانہ کا بھی ہوتا ہے۔ فالج سے کبھی درد کے ساتھ ضعف بھی ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں صحت یابی مشکل ہوتی ہے۔ مشائخ میں زیادہ تر اس کیفیت سے دوچار وہ حضرات ہوتے ہیں جو مرطوب اور بارد المزاج ہوتے ہیں۔ نیز امتلاء کے شکار ہوتے ہیں۔ عضو مفلوج اگر نہایت زرد، دبلا اور بے حس ہو گیا ہو تو لاعلاج ہے لیکن اس میں شادابی تھوڑی موجود ہو اور رنگ جسم کا زرد نہ ہوا ہو تو علاج کریں۔ مرگی یا سکتہ کے بعد پیدا ہونے والا فالج لاعلاج ہے۔ (روفس)

ایک فالج چند ادوار میں پورا ہوتا ہے۔ (ارسطاطس)

فصد دو بار کھولی جائے گی۔ الا یہ کہ مریض بوڑھا ہو۔ مریض کو تین دنوں تک قطعاً کھانا نہ دیں۔ ان دنوں میں تھوڑا تھوڑا ماء العسل پلاتے رہیں۔ ہر تیسرے دن ایک بار غذا دیں۔ حتیٰ کہ اس طرح چودہ دن گزر جائیں۔ اس کے بعد حسب معمول غذا دیں۔ اور جس مقام سے بیماری کا آغاز ہوا ہو وہاں روغن قثاء الحمار کی مالش کریں۔ حقنہ کریں، گرم پانی کے

جرعے دیں۔ پسینہ لانے کی تدبیر کریں۔ (ہوداس)

فالج کا فوری علاج :

تریاق رفاعی کے ساتھ مشروب دیا جائے۔ مریض دن چڑھے تک نہ کھائے۔ اس کے بعد شہد کے ساتھ مولی کھائے۔ عصر تک روٹی نہ کھائے۔ بعدازاں زیرہ، کلونجی اور شکر کے ساتھ روٹی کی ثرید بنا کر کھائے۔ اور اوپر سے شہد کی نبیذ استعمال کرے۔ یہی تدبیر تین ہفتوں تک اختیار کرے۔ (طبیب نامعلوم)

فالج میں خردل کا طلاء استعمال کریں اس سے حرارت عزیزیہ میں ابھار پیدا ہوتا ہے اور حس واپس آتی ہے۔ خردل کا طلاء کریں تو ہر گھنٹہ کے بعد اسے زائل کر کے دیکھیں کہ مقام ماؤف میں سرخی اور ورم آگیا ہے یا نہیں۔ نہ آیا ہو تو دوبارہ کریں۔ نطول ہرگز نہ کریں تاوقتیکہ چھالے نہ پڑ جائیں۔ اس کے بعد مریض کو حمام میں داخل کریں۔ اس سے سکون ہوگا۔ ایسے مریضوں کے لئے خردل کی جلن اور خربق کے ذریعہ قے بیحد مفید ہے۔ گندھک کے چشمے بھی بیحد مفید ہیں۔ عضو فالج کی وجہ سے دبلا ہو گیا ہو تو کثرت سے اس کی مالش کریں اور حرکت دیں اور مروخ استعمال کریں اور ہر تیسرے دن مریض کو حمام میں داخل کریں۔ حمام سے نکلنے کے فوراً بعد غذا دیں۔ اس سے جسم صحت یاب ہوگا اور اعضاء کو قوت حاصل ہوگی۔ (ارکاغانیس)

فالج کے مریض کے لئے سب سے مفید یہ ہے کہ اسے روانہ ۵ گرام ایارج، قدرے فلفل کے ساتھ ہمراہ آب تازہ بقدر قلیل پلائیں۔ بیحد مفید ہے۔ اس کے ساتھ نہ شہد ہو نہ کوئی اور چیز۔ پانی بہ کثرت استعمال نہ کریں۔ پانی پینے کے بعد کوئی گرم شئے نہ دیں۔ تاکہ پانی شکم کے اندر دیر تک رہے اور دن بھر پڑا رہے۔ تاکہ عمدہ کام کر سکے۔ یا پھر ۵ گرام فلفل اور جند بید ستر پلائیں۔ اور عضلات کے سروں پر پچھنے لگائیں۔ پچھنے بلا شگاف لگائے جائیں۔ اس سے مقام ماؤف پر سخونت پیدا ہوگی اور حرکت واپس آئے گی۔ مریض کو تریاق کبیر پلائیں اور مقام ماؤف پر عاقر قرحا، فربیون، انجرہ اور مرچ وغیرہ کا طلاء کریں۔ مقام ماؤف سے میری مراد اس جگہ کے عضلاتی سرے ہیں۔ اگر بیماری پورے جسم میں ہو تو علاج کی ابتدا انخاع سے کریں۔ ایسے حقنے استعمال کریں جن سے رطوبت جذب ہوتی ہو۔ زراوند طویل اور فلفل ۵۵ گرام اور روغن ارنڈ پلائیں جو عرق بزور اور گرم مصالحہ جات میں پکا لیا گیا ہو۔ خربق

ابیض کا شمار فالج کی بہترین دواؤں میں ہے۔ اسے تل مقشر یا شکر میں ملا لیا جائے۔ پہلے دن ۵۰۰ ملی گرام پلائیں پھر بڑھاتے ہوئے ۵ گرام تک مقدار کر دیں۔ دوا کی مقدار اس سے زیادہ نہ کی جائے۔ حب صنوبر کبار اور تخم کراث یہ دونوں دوائیں فالج کے لئے خصوصیت رکھتی ہیں۔ مریض کو ایسے آبزن میں داخل کریں جس میں جنگلی پودینہ اچھی طرح پکا لیا گیا ہو۔ روغن قسط اور روغن عاقر قرحا کے ذریعہ مالش کریں۔ اگر قیاس میں یہ بات آئی ہو کہ بہ کثرت رطوبتوں سے اعصاب کے دہانے یا عضلاتی سرے بھیگ گئے ہیں تو اس جگہ مجفف اور خشک ضمادات مثلاً اقاقیا وغیرہ سے بنے ہوئے ضمادات استعمال کریں۔ (اشلمن)

ابن ماسویہ کی جامع میں دیکھا ہے کہ روغن ارنڈ کو جڑی بوٹیوں کے ساتھ اوپر سے پانی انڈیل کر پکانا بے معنی ہے۔ بس جڑی بوٹیوں کو براہ راست روغن میں پکا لیا جائے۔ یہ موثر ہے۔ (مولف)

استفراغ کے بعد مریض کو چاہئے کہ روغن ارنڈ کئی بار استعمال کرے۔ روغن سے پہلے نانخواہ، زیرہ اور شونیز کے طبیخ کے ساتھ ۵. ۳ گرام تریاق لے۔ شکم کی تلیین حب شیطرج کے ذریعہ کرے۔ غرغرہ مسلسل کرے خردل کے جھاگ اور روغن جوز کے ساتھ چنے کا پانی اور خردل کے ساتھ چقندر کھائے۔ بلادری اور تیز حقنے استعمال کرے۔ کھانے کے بعد قے کرے، گرم اشیاء سونگھے۔ اعصابی دہانوں پر گرم روغنیات اور گرم طلاء استعمال کرے۔ (اشلمن)

فالج ضربہ سے ہوا ہو تو پہلے فصد کھولیں۔ اس کے بعد بقیہ علاج کریں۔ (فیلغریوس)

مفلوج کو حکم دیا جائے کہ بہ آواز بلند پڑھے۔ یہ اس کے لئے عمدہ ہے۔ بخار آ جائے تو بے حد مفید ہے۔ کیونکہ اس سے اعصاب کے اندر سخونت پیدا ہو گی۔ (ابن ماسویہ)

خدر کی شدت، حساس اعضاء کے اندر ہوتی ہے کیونکہ یہ اعضاء حس سے خالی ہو جاتے ہیں۔ خدر ان غلیظ غذاؤں سے پیدا ہوتا ہے جو اعصاب کے اندر غلیظ اخلاط کا موجب ہوتی ہے۔ یہ غلیظ اخلاط نفوذ کا راستہ مسدود کر دیتے ہیں۔ نیز خدر پورے جسم کے اندر شدید امتلاء سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کیفیت کے اندر اعصاب دبنے پر مجبور ہو جاتے ہیں، یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی ایک عضو پر ٹیک لگائے رکھے۔ یا کسی عضو کو باندھ دیا جائے۔ یا اسے شدید ٹھنڈک لاحق ہو جائے۔ فقط امتلاء عصبی کے باعث پیدا ہونے والے خدر کو اس علامت سے معلوم کرو کہ عصب فی الاصل کمزور تھا، مریض نے ٹھنڈا پانی بہت زیادہ پی لیا تھا، نیز کثرت سے حمام کیا تھا۔ زیادہ سوتا رہا اور غذا کے بعد جماع کیا تھا۔ ان باتوں سے عصب کے اندر بکثرت فضلہ جمع ہو جاتا ہے۔

یہ بات پایۂ ثبوت کو یوں پہونچتی ہے کہ استفراغ اور غذا کم کردینے اور جودت ہضم کے بعد خدر میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں یاد رکھیں کہ خدر فی نفسہٖ عصب کے خصوصی امتلاء سے پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ پورے جسم کے امتلاء سے جو خدر لاحق ہوتا ہے اسے امتلاء کی علامات سے معلوم کرو، اور جو عضو کے سوء مزاج بارد سے پیدا ہوتا ہے اسے عضو کے سکڑنے اور اس کی برودتِ سطح کی علامت سے اور عصب کی مخصوص بیماری سے لاحق ہوا سے مرض کے مزمن ہونے کی علامت سے پہچانیں۔

خدر کی دوائیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک اعصاب کا تنقیہ اور دوسری اعصاب کا تبدیل مزاج کرتی ہیں۔ کبھی ان دونوں قسم کی دواؤں کا مرکب بھی تیار کر لیا جاتا ہے۔ مثلاً جب منق، منقی اعصاب دواؤں کی ایک مثال تو قایا کی ہے۔ خدر میں ضمادات، جونک اور پچھنے مفید ہیں، مگر جودت استفرغ کے بعد۔

خرگوش کا دماغ رعشہ میں مفید ہے بشرطیکہ بیماری میں بھون کر کھایا جائے۔ شربت اوسطوخودوس عصبی درد میں نافع ہے خاص کر جبکہ بہ حد افراط برودت ہو۔ (قسطا)

جند بید ستر رعشہ میں مفید ہے اس کا شربت یا حریرہ استعمال کیا جا سکتا ہے، گو بخار ہو پھر بھی تمام عصبی امراض میں اسے استعمال کر سکتے ہیں۔ (جالینوس)

روغن دار چینی تنہا یا قردمانا (کراویہ کوہی) کے ساتھ رعشہ میں مفید ہے۔ بڑھے مرغ کا شوربہ جس کا تذکرہ باب القولنج میں آتا ہے قرطم اور بسفائج کے ساتھ رعشہ میں بیحد مفید ہے۔ بند گوبھی کا کھانا رعشہ میں نافع ہے۔ دریا کے پانی میں نہانا اس کے لئے نیز تمام مزمن عصبی دردوں کے لئے مفید ہے۔ استرخاء عصبی میں دار شیشعان اپنی خاصیت کے اعتبار سے مفید ہے۔ روغن حنا عصبی درد میں نافع ہے۔ شربت حاشا عصبی درد میں جبکہ عصبی حرکات میں اضطراب پیدا ہو گیا ہو نہایت عمدہ ہے۔ سانپوں کا گوشت، باب حدۃ البصر کے بیان کے مطابق عصبی درد کے لئے نافع ہے۔ (مؤلف)

پانی کی جگہ اگر بارش کا پانی استعمال کیا جائے تو یہ عصبی درد میں عمدہ ہے۔ رعشہ میں پانی شراب کے مقابلہ میں بہتر ہے۔ ٹھنڈا پانی اعصاب کو قوت دیتا ہے۔ (روفس)

روغن سوسن اور روغن نرگس کے ذریعہ مالش اور تعریق عصبی درد اور عصبی استرخاء میں مفید ہے۔ ایرسا اختلاج کے لئے عمدہ دوا ہے۔ (ابن ماسویہ)

عصارۂ قنطوریون عصبی استفراغ کے لئے اور روغن غار عصبی دردوں کے لئے عمدہ

شئے ہے۔ (جالینوس)

بیخ خطمی شراب میں پکا کر استعمال کرنے سے رعشہ میں نفع ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

رعشہ میں مریض کو نہار منہ جند بید ستر ۵. ۳ گرام ہمراہ آب گرم دیں اور غذا میں گوریوں کا اور چھوٹی چڑیوں کا گوشت کھلائیں۔ فلفل رعشہ کے لئے عمدہ دوا ہے۔ (ابن ماسویہ)

رعشہ اور فالج میں حسب ذیل نسخہ مفید ہے :

قطوریون دقیق ۵ گرام، جند بید ستر ۲ گرام، عاقر قرحا ۲ گرام، کراویہ کوہی ۵. ۳ گرام مشروب کے طور پر عرق سداب ۵. ۳ گرام کے ساتھ استعمال کریں۔

رعشہ کا خصوصی نسخہ :

صبر، جند بید ستر ہم وزن گولیاں بنالیں اور بقدر ضرورت مریض کو دیں۔

رعشہ کا خصوصی نسخہ :

روزانہ ایک ہفتہ قطوریون دقیق ۵ گرام ہمراہ آب گرم پلائیں۔

کمزوروں کو نیز ضعف جسم سے لاحق ہونے والے رعشہ میں خرگوش کا بھیجہ بھون یا پکا کر کھائیں۔ (ابن ماسویہ)

کسی ظاہر سبب کے بغیر رعشہ پیدا ہو جائے تو ہم فصد کھولیں گے، اسہال لائیں گے، ماؤف اعضاء کی سخت مالش کریں گے۔ اور مریض کو گندھک کے پانی میں داخل کریں گے۔ مریض طاقتور ہو گا تو خربق کے ذریعہ قے کرائیں گے اور گندھک کے گرم چشمہ میں اسے مسلسل رکھیں گے۔ حتیٰ کہ مرض میں تخفیف ہو جائے۔ رعشہ غلبۂ برودت سے لاحق ہوا ہو تو اس کا علاج گرم اشیاء سے کریں گے۔ (فیلغریوس)

اختلاج مستقل غلیظ ریاح سے پیدا ہوتا ہے، یہ ریاح مقام ماؤف کے نیچے حرکت کرتی رہتی ہیں۔ اس کی علامت یہ ہے کہ ٹھنڈے اوقات اور سرد جسموں میں یہ لاحق ہوتا ہے اور عاقر قرحا اور جند بید ستر جیسی دواؤں نیز نمک کے پانی وغیرہ کی ٹکمید سے رفع ہو جاتا ہے۔

رعشہ کبھی کثرت استفراغ سے پیدا ہوتا ہے۔ علامات میں ضعف اعصاب، کسلمندی، درد، قلت اشتہا، فج، غذا میں تاخیر، جماع کے وقت بکثرت پسینہ، انزال میں تاخیر، ضعف حواس، غصہ کے وقت بکثرت پسینہ اور ٹھنڈا پانی پینے کے وقت ضعف جیسی علامات ملتی ہیں، ایسے حضرات رعشہ وغیرہ میں مبتلا ہونے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ (جالینوس)

فصد بالعموم رعشہ کے لئے مضر ہے کیونکہ عام طور پر اعصاب پر غلبہ برودت سے

پیدا ہوتا ہے۔ فصد بھی ان مریضوں کے لئے مفید ہوتی ہے جنہیں رعشہ، دائمی امتلاء یا کسی شئے کے احتباس سے لاحق ہوتا ہے۔ تاہم اس کی افادیت کم ہی ہوا کرتی ہے۔

ٹھنڈے پانی کا حمام عصب کے لئے خراب ہے۔ بالخصوص ان حضرات کے حق میں جو نحیف الجسم ہوں۔ (بقراط)

جاؤشیر عصب کے لئے بیحد مضر ہے۔ اس کے اندر وہ زخم پیدا کر دیتی ہے۔ (ابن سرافیون)

سکتہ کے علاج میں نخاع کی جڑ پر خردل، سکنجبین، جند بید ستر اور فربیون کا ضماد کریں اور ان میں سے مناسب ادویہ پلائیں۔ (ابن سرافیون)

سکتہ کے مریض کو اس وقت تک دفن کرنا مناسب نہیں ہے جب تک ۷۲ گھنٹے نہ گزر جائیں۔ کیونکہ کچھ مریض ایسے ہوتے ہیں جو اس مدت میں بیہوش ہوتے ہیں۔ پھر انہیں ہوش آجاتا ہے۔ (عبدوس)

ابتداءً اور بیماری کے بعد پیدا ہونے والا رعشہ، اعصابی درد، استرخاء۔ اعصاب کے لئے عمدہ اور خراب چیزیں اور اختلاج

جنگلی خرگوش کا بھیجہ بھون کر کھالینا بیماری کے بعد پیدا ہونے والے رعشہ میں مفید ہے۔ شربت اسطوخودوس عصبی درد کے لئے عمدہ ہے۔ بالخصوص جبکہ درد حد سے بڑھی ہوئی برودت کے ہمراہ ہو۔ جند بید ستر کھانا یا جسم پر ملنا رعشہ کے لئے موافق ہے۔ (دیسقوریدوس)

جالینوس کہتا ہے کہ جند بید ستر کھانا یا جسم پر ملنا رعشہ میں بیحد مفید ہے۔ اسے گو بخار ہو پھر بھی تمام اعصاب امراض میں استعمال کر سکتے ہیں۔ روغن سوسن ابیض تنہا یا کردیہ کوہی کے ساتھ ملا کر استعمال کرنا رعشہ کے لئے عمدہ ہے۔ اس علاج کے ساتھ پرانے مرغ کا شوربہ، جس کا تذکرہ باب القولنج میں وارد ہے قرطم کے ساتھ رعشہ کے لئے موافق ہوگا، بسفائج عمدہ ہے۔ بند گوبھی کا کھانا رعشہ میں مفید ہے۔ دریا کے پانی میں غسل کرنا رعشہ میں اور تمام مزمن اعصابی امراض میں نافع ہے۔ تخم بادآوردان بچوں کے حق میں مفید ہے جن کی عضلاتی حرکتوں میں فساد پیدا ہو گیا ہو۔ جند بید ستر تمام اعصابی دردوں کے لئے بیحد موافق ہے۔ (مؤلف)

دار شیشعان اپنی خاصیت سے اعصابی استرخاء کے لئے مفید ہے۔ روغن حنا عصبی درد کے لئے نافع ہے۔ شربت حاشا عصب کے لئے اس وقت مفید ہے جب عصبی حرکتوں میں اضطراب پیدا ہو جائے۔ سانپوں کا گوشت جب اس طریقہ کے مطابق کھایا جائے جس کا بیان

باب حدۃ البصر میں آیا ہے تو اس سے درد اعصاب کی اصلاح ہو جائے گی۔ روغن عصفر درد اعصاب میں عمدہ ہے۔ دریا کا پانی بدن پر انڈیلا جائے تو عصبی درد رفع ہو جاتا ہے۔ اس پانی کے بجائے بارش کا پانی استعمال کیا جائے تو یہ درد اعصاب میں عمدہ ہے۔ (جالینوس)

شراب کے مقابلہ میں پانی کا استعمال رعشہ کے لئے بہتر ہے۔ ٹھنڈا پانی اعصاب کو قوت دیتا ہے۔ (روفس)

مسلسل حمام، روغن سوسن اور روغن نرگس کا مروخ عصبی درد اور استرخاء کے لئے عمدہ ہے۔ (روفس)

طبیخ چھال جفری (خوشۂ کھجور) وجع المفاصل کے لئے عمدہ ہے۔ روغن نرگس بلغمی درد اعصاب کے لئے عمدہ ہے۔

اریسا اختلاج میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

روغن سوسن سفید بلغم کے باعث اعصاب میں پیدا شدہ دردوں کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح خود سوسن بھی۔ (جالینوس)

شل، بل اور فل کی خاصیت اعصابی دردوں میں مفید ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

عصارۂ قنطوریون صغیر، کا مشروب خاص کر اعصابی درد کے لئے موافق ہے، کیونکہ اس سے درد میں افاقہ ہوتا ہے اور چپک جانے والے اخلاط کا اخراج ہو جاتا ہے۔ افاقہ اور اخراج اس طرح ہوتا ہے کہ کوئی تکلیف لاحق نہیں ہوتی۔ (جالینوس و دیسقوریدوس)

آب خاکستر چوب انجیر مکرر معتق، زیتون کے ساتھ لت کرکے استعمال کرنا درد عصب میں مفید ہے۔ روغن غاران تمام اعصابی دردوں کے موافق ہے جو برودت سے لاحق ہوتے ہیں۔ بیخ خطمی شراب میں پکا کر پینا رعشہ میں مفید ہے۔ (جالینوس)

برودت سے لاحق ہونے والے درد کے لئے یہ مفید ہے کہ روغن حب الغاریا، روغن نرگس یا روغن سوسن، یا روغن نرگس یا روغن سوسن کے ساتھ دھتورا کی مالش کی جائے۔ درد اگر حرارت کی وجہ سے ہو تو روغن حنا اور زیت الانفاق استعمال کیا جائے۔ رعشہ میں ۵. ۳ گرام جند بیدستر، نہار منہ گرم پانی کے ساتھ پلائیں۔ اور عرق عشق پیچاہ یا لباب قرطم میں چکاوک اور گوریوں کی یخنی تیار کر کے کھلائیں۔ مرچ اس حالت میں عمدہ ہے۔ عصبی درد کے لئے قنطوریون دقیق ۵ گرام، جند بیدستر ۲ گرام، عاقر قرحا ۲ گرام، کراویہ کوہی ۵. ۳ گرام کا مشروب، ۷ گرام عرق سداب کے ساتھ دیں۔ یہ فالج کو دور کر دیتا ہے۔

رعشہ میں صبر اور جند بید ستر کی گولیاں بنا کر استعمال کی جائیں۔ جند بید ستر کو حسب ضرورت کم و بیش رکھا جائے۔ ان شاء اللہ اس سے فائدہ ہوگا۔ (ابن ماسویہ)

سخت عصبی درد کے لئے روغن غار یا روغن سوسن کی مالش کریں۔ اور سانپوں کا گوشت کھلایا جائے۔ قطوریون دقیق ۵ گرام ہمراہ آب گرم چند دنوں تک دیا جائے۔

رعشہ کے لئے نہار منہ ۵ . ۳ گرام جند بید ستر دیا جائے۔ (عبدوس)

روغن غار اور روغن سوسن کی مالش عصبی درد کے لئے مفید ہے۔ سخت عصبی درد کے لئے سانپوں کے گوشت کھلائیں اور قطوریون صغیر ۵ گرام ہمراہ آب گرم چند دنوں تک پلائیں۔ شدتِ درد سے بدن کے اندر ہونے والے رعشہ کے لئے خرگوش کا بھیجہ بھون کر یا پکا کر کھلائیں۔ (اشلیمن)

رعشہ کا کوئی معروف سبب نہ ہو تو ہم مریض کی چند رگوں کی فصد کھولیں گے، مسہل دوائیں دیں گے۔ ماؤف اعضاء پر سخت مالش کریں گے۔ یا مریض کو حکم دیں گے کہ گندھک کے چشمے میں بھیگتا رہے مریض طاقتور ہوگا تو خربق کے ذریعہ قے کروائیں گے اور مسلسل اسے گندھک کے گرم چشمہ میں رکھیں گے تا آنکہ رعشہ میں افاقہ ہو جائے۔ رعشہ اگر غلبۂ برودت کے باعث ہوگا تو مریض کا علاج گرم اشیاء سے کریں گے۔ (فیلغریوس)

رعشہ پیدا ہونے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ عضو ماؤف کی قوت محرکہ کا مرض پایۂ تکمیل کو نہیں پہونچتا۔ جیسا کہ فالج میں عضو ماؤف کی بیماری کمال تک ہوتی ہے۔ لہذا یہ ناتمام بیماری عضو ماؤف کو اس کے مرکز کی جانب لے جاتی ہے مگر عضلات اسے اوپر اٹھا دیتے ہیں۔ اس طرح دو متضاد حرکتیں پیدا ہوتی ہیں۔ رعشہ، غم، گھبراہٹ، غصہ اور سوء مزاج بارد سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ سوء مزاج بارد کی مثال مشائخ یا ان حضرات کی ہے جو مسلسل ٹھنڈا پانی پیتے یا بکثرت شراب نوشی میں مبتلا رہتے ہیں یا ٹھنڈے پانی سے غسل کرتے ہیں۔ ٹھنڈا پانی تنہا عصب کے لئے نہایت خراب ہے۔ بالخصوص ان حضرات کے حق میں جو نحیف الجسم ہوں۔

اختلاج مستقل غلیظ ریاح سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ ریاح مقام ماؤف کے نیچے حرکت کرتی ہیں۔ حرکت کرنے والی یہ شے کوئی رطوبت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ رطوبت کا تیزی سے نہ انصباب ہو سکتا ہے، نہ استفراغ۔ یہ شئے لطیف ریاح بھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ لطافت کی صورت میں ریاح پھیل جائے گی۔ لہذا یہ غلیظ ریاح ہی ہو سکتی ہے۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اختلاج نہایت سرد اوقات اور بیحد سرد جسموں میں پیدا ہوتا ہے نیز ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے اور پینے وغیرہ سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ علاوہ

ازیں یہ عاقر قرحا اور جند بید ستر جیسی دواؤں سے اور نمک کے پانی وغیرہ کی ٹکمید سے رفع ہو جاتا ہے۔

اختلاج دو اعضاء کے اندر نہیں پیدا ہوتا۔یا تو ایسے عضو کے اندر پیدا ہوتا ہے جو نہایت نرم ہو جیسے بھیجہ یا ایسے عضو کے اندر جو نہایت سخت ہو جیسے ہڈی اور کری۔ان دونوں قسم میں اعضاء کے مابین جو اعضاء ہوتے ہیں اختلاج انہی کے اندر عارض ہوتا ہے۔رعشہ استفراغ سے بھی پیدا ہوتا ہے۔

اختلاج گھبراہٹ سے زیادہ تر پیدا ہوتا ہے۔ ضعف اعصاب کی علامات حسب ذیل ہیں :

کسلمندی، درد، ثقل جسم، قلت اشتہا، ہضم غذا میں تاخیر، ہیجان شہوت پر بکثرت پسینہ آنا، مباشرت دیر تک کرنا، تکان حواس، غصہ ہونے پر پسینہ آجانا، پانی پینے کے بعد سخت ضعف اور استرخاء طاری ہونا، یہ ضعف اعصاب کی علامات ہیں۔ان علامات کی موجودگی میں آدمی رعشہ کے لئے تیار رہتا ہے۔

فصد بالعموم رعشہ کے لئے مضر ہے۔کیونکہ رعشہ عام طور پر اعصاب پر غلبۂ برودت کے باعث پیدا ہوتا ہے۔فصد سے کبھی کبھی ان حضرات کو نفع ہوتا ہے جو دائمی امتلاء کے مریض ہوتے ہیں۔یا ان کے اعصاب کی جانب آنے والی شئے مختبس ہو جاتی ہے تاہم یہ نفع کم ہی ہوتا ہے۔

بکثرت جماع سے رعشہ لاحق ہو جاتا ہے۔اسی طرح بے پناہ استفراغ اور ان تمام اعراض سے بھی رعشہ پیدا ہو جاتا ہے جو قوت کو کمزور کر دیتے ہیں۔(جالینوس)

اگر رعشہ موجود ہو تو مذکورہ بالا چیزوں سے اس میں اضافہ ہوگا۔اور یہ چیزیں اگر مزمن ہو جائیں تو ان سے رعشہ پیدا ہو جائے گا۔(مؤلف)

اختلاج ایسی بخاری غلیظ ریاح سے لاحق ہوتا ہے جو نکلنے کا راستہ نہیں پاتیں۔اسی لئے یہ زیادہ تر ان اعضاء میں پیدا ہوتا ہے جو ٹھنڈے ہوتے ہیں۔کیونکہ یہاں وہ تحلیل نہیں ہو پاتیں۔چنانچہ اکٹھا ہو جاتی ہیں اور جس وقت نکلنا چاہتی ہیں اس وقت ایک چوٹ سی لگتی ہے۔اوپر والا گوشت بھی رکاوٹ ثابت ہوتا ہے، چنانچہ ان دونوں کے تصادم سے ایک حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔(جالینوس)

اس سبب کی بنیاد پر علاج ٹکمید، مقام ماؤف کی تسخین کے ذریعہ ہوگا اور گرم پانی میں غسل کریں گے۔سرد پانی عصب کے لئے بیحد خراب ہے۔بالخصوص ان حضرات کے حق میں

جو نحیف الجسم ہوں۔ (مؤلف)

رعشہ شراب اور ٹھنڈا پانی بہ کثرت پینے سے اور خاص کر شکم سیر ہونے کی حالت اور کثرتِ مدہوشی میں جماع کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ جند بید ستر، حلتیت اور روغن قسط اس کے لئے مفید ہے۔ (طبری)

خیار شنبر اعصاب کے لئے بے حد مضر ہے۔ یہ اسے زخمی کر دیتی ہے۔

رعشہ ایسے سوء مزاج بارد سے پیدا ہوتا ہے جو اعصاب کو کمزور کر دیتا ہے۔ علاج اس کا یہ ہے کہ بیحد ٹھنڈے پانی سے مریض کو روکا جائے۔ اور وہ تمام علاج کئے جائیں جو فالج میں کئے جاتے ہیں خالص شراب پینے سے جو رعشہ پیدا ہوتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ سب سے پہلے شراب نوشی سے منع کر دیں۔ اس کے بعد سرکہ، روغن گل یا روغن اور روغن خلاف (بید سادہ) کے ذریعہ دماغ کو قوت پہونچائیں۔

اختلاج ایسی غلیظ ریاح سے پیدا ہوتا ہے جس کے ساتھ برودت ہوتی ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اختلاج ٹھنڈے اوقات اور ٹھنڈے اجسام میں تیز تیرتے وقت اور ٹھنڈے پانی وغیرہ پینے پر لاحق ہوتا ہے۔ علاج وہی ہے جو رعشہ کا ہے۔ (ابن سرافیون)

دماغی سبب سے پیدا ہونے والے رعشہ میں مفید یہ ہے کہ مریض کو اسطوخودوس ۳.۵ گرام ماء العسل کے ساتھ چند دنوں تک پلائیں۔ یہ عجیب الاثر ہے۔ (مسیح)

اختلاج مسلسل ہو تو حمام، دلک اور روغن قسط جیسے لطیف روغنیات کے ذریعہ جسم کے اندر تخلخل پیدا کریں۔ اختلاج اگر دشوار اور سخت ہو تو مریض کو لوغاذیا دینے کے بعد روغن ارنڈ اور ماء الاصول پلائیں۔ (قسطا)

خدر برودت کے سبب لاحق ہوتا ہے جیسا کہ تم برفیلے مقام پر سفر کرنے والے کو سر کی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہو۔ اسی طرح جب کوئی عضو ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو اس پر خدر طاری ہو جاتا ہے۔ یہ عضو پہلے سن ہو جاتا ہے پھر حس و حرکت مفقود ہونے لگتی ہے۔ یہ صحت اور استرخاء کی درمیانی حالت کا نام ہے۔ (جالینوس)

خدر اسی عضو میں ہوتا ہے جو حساس ہوتا ہے کیونکہ خدر نام ہے حس و حرکت کے مفقود ہونے کا۔ خدر ان غلیظ غذاؤں سے پیدا ہوتا ہے جو عصب کے اندر غلیظ غذائیت پیدا کراتے ہیں۔ یہ غذائیت اعصاب کے اندر نفوذ کی طبعی رفتار کو روک دیتی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے، جیسے گدلے پانی کے اندر شعاع داخل نہیں ہوتی۔ یہ شدید امتلاء سے پیدا ہوتا

ہے۔ کیونکہ شدید امتلاء سے اعصاب اس بات کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں کہ ایک دوسرے سے الگ ہو کر طبعی مقدار سے زیادہ کثیف ہو جائیں۔ اس سے وہ باریک نالیاں مسدود ہو جاتی ہیں جن کے اندر روح دوڑتی ہے۔ جیسا کہ اس شخص کے اندر دیکھا جاسکتا ہے جو اپنے کسی عضو پر ٹیک لگالیتا ہے۔ اسی طرح وہ حالت بھی ہوتی ہے جسے پیروں کا خدر کہتے ہیں۔ پیروں، ہاتھوں اور پنڈلیوں وغیرہ کو کسی بندھن سے باندھ دینے کے بعد یہ کیفیت رونما ہو جاتی ہے۔ نیز شدق [1] نامی حالت کے اندر بھی ایسی ہوتا ہے۔ عضو کے سخت ٹھنڈے ہو جانے سے خدر عارض ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کیفیت میں عضو سکڑ جاتا ہے۔ اور وہاں کے اعصاب بے پردہ ہو جاتے ہیں، کبھی کبھی صرف امتلاء اعصاب سے خدر پیدا ہو جاتا ہے۔ پورے جسم کے امتلاء سے جو خدر عارض ہوتا ہے اسے پورے جسم کی امتلائی علامات سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح امتلاء اعصاب سے لاحق ہونے والے خدر کی پہچان یہ ہے کہ اعصاب فی الاصل کمزور ہو گئے ہوں، مریض نے کثرت سے ٹھنڈا پانی پی لیا ہو، سویا ہو، جماع کیا ہو اور کھانے کے بعد حمام کیا ہو۔ ان باتوں سے اعصاب کے اندر فضلے جمع جو جاتے ہیں۔ یہ حقیقت اس وقت پایۂ ثبوت کو پہنچ جائیگی جب استفراغ، قلتِ غذا اور جودت ہضم کے باوجود خدر موجود رہے۔ اس سے معلوم ہو گا کہ فضلہ دراصل اعصاب کے اندر ہے۔ اور فی نفسہٖ اعصاب کے اندر امتلاء موجود ہے۔ برودت سے لاحق ہونے والا خدر ظاہری اسباب مثلاً برف وغیرہ سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔ اس جگہ عضو فی نفسہٖ سکڑا ہوا ایک دوسرے میں مدغم اور بقیہ سارے جسم کے مقابلہ میں ٹھنڈا محسوس ہو گا۔

ضعف اعصاب اور امتلاء اعصاب سے پیدا شدہ خدر کی علامت یہ بھی ہے کی خدر مسلسل اور مزمن ہو گا۔ خدر کا علاج مسہل ادویہ سے کیا جاسکتا ہے۔ اس سے اعصاب صاف ہو جائیں گے اور اوپر کا گوشت اور عضلات امتلائی کیفیت میں باقی رہیں گے۔ مسہل دوا اعضاء کے اندر تخونت پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ یہاں سے اس کا اثر اعصاب تک پہونچے گا۔ اعصاب اس سے غذا حاصل کریں گے۔ بایں ہمہ مسہل کا کوئی بڑا اثر ظاہر نہ ہو گا۔

علامت اس کی یہ ہے کہ اوپر کے لحمی اور عضلاتی امتلاء کے باوجود خدر موجود رہے گا۔ اس صورت حال میں ضرورت ہو گی کہ گوشت کو دبلا کیا جائے اور پورے جسم کی امتلائی کیفیت فصد اور قلت غذا کے ذریعہ دور کی جائے۔ پھر ان دواؤں کا قصد کیا جائے جو اعصاب

---

(۱) شدق باچھوں کی فراخی کو کہتے ہیں۔ غالباً یہ لفظ شدخ ہے جس کے معنی عمیق حرارت کے ہیں (مترجم)

سے مادوں کی جذب کر لیتی ہیں۔

خدر کی دوائیں دو قسم کی ہیں، ایک استفراغ کے ذریعہ اعصاب کا تنقیہ کرتی ہے، اور دوسری ان کے اندر سخونت پیدا کرتی ہے۔ سب سے زیادہ طاقتور منقی دواحب قوقایا، حب منتن، شیطرج اور حب اسطمخیقون [1] اربعہ ہے۔ منقی اور مسخن ادویہ کا مرکب بھی بنتا ہے، جیسے حب منتن اور کبیر ایارجات۔

مجھے کچھ حضرات ایسے نظر آئے جنھیں خدر میں جونک لگا لینے سے نفع ہوا۔ مگر ایسی صورت میں جسم کا ممتلی رہنا مناسب نہیں ہے، بلکہ شدت سے اس کا استفراغ کر لیا گیا ہو۔ مغلظ ادویہ سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ایک سے زیادہ ایسے لوگوں کی مثالیں ملتی ہیں جن کا خدر ضمادات سے دور ہو گیا۔ ضمادات کا استعمال پورے جسم کے تنقیہ کے بعد ہی مناسب ہے۔

ایک عورت کی حس موقوف ہو چکی تھی۔ میں نے ایک ضماد استعمال کیا۔ جس سے اس کی حس واپس آگئی۔ اور وہ صحت یاب ہو گئی۔

نسخہ حسب ذیل ہے:

عاقر قرحا ۵. ۳ گرام، حب الغار ۵. ۳ اگرام، مویز ۵. ۳ گرام، فربیون ۵. ۳ گرام، مرزنجوش ۵. ۳ گرام، سہاگہ ۵. ۳ گرام، خردل ۵. ۳ گرام، فلفل ۵. ۳ گرام، جند بیدستر ۵. ۳ گرام

تمام دواؤں کو روغن قثاء الحمار میں گوندھ کر مقام ماؤف پر ضماد کریں۔

خدر کی بعض دوائیں حسب ذیل ہیں:

اشق، سکبینج، بارزد، غار، روغن غار، سوسن، قطران، جاؤشیر، روغن بلساں، شحم قنفذ، شحم حمار وحشی، میعہ رہبان، قسط، روغن قسط، کسی بھی ورد کو قیروطی موم سرخ اور پرانے روغن زیتون میں ملا کر استعمال کریں۔ اس سے غلظت تحلیل ہو کر رفع ہو جاتی ہے۔

خدر میں ایارج روفس مفید ہے۔ اس کے استعمال کے بعد روغن فربیون جس میں روغن ارنڈ اور موم شامل کر لی گئی ہو، کے ذریعہ تمریخ کریں۔ مسلسل ریاضت کرنے اور بکثرت حمام کرنے کا حکم دیں۔ (قسطا)۔

---

(۱) مقوی معدہ، مشہی طعام، معدہ، کبد، اور طحال کے لئے نافع، حواس اور امعاء کا تنقیہ کرتی ہے۔ پورے جسم سے فضلات یعنی مرۂ صفراء، مرۂ سوداء، اور بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ اجزاء حسب ذیل ہے۔

بلیلہ کابلی ۶ حصہ، نمک ہندی ۳ حصہ، اسطخیقون رومی ۳ حصہ، غاریقون بش ۳ حصہ (نرم) سقمونیا ازرق ۳ حصہ، اسارون ۲ حصہ، انیسون ۲ حصہ، تخم کرفس ۲ حصہ، لباب تربد سفید ۷ احصہ، افتیمون اقریطی سرخ منقی تازہ ۵ حصہ، ایارج فیقرا ۷ حصہ، قرنفل احصہ، چھان لینے کے بعد ان دواؤں کو باہم ملا لیا جائے پھر کوٹ پیس کر ان کے اوپر تھوڑا تھوڑا پانی ڈالا جائے۔ پانی کے اندر چودہ حصہ قانید شجری ڈال کر دو شابی (۱) قوام بنالیں۔ بعد ازاں بقدر فلفل گولیاں بنالی جائیں۔ مقدار خوراک ۱۰ گرام۔ مشروب کے طور پر۔

گاڑھے عرق انگور یا شیرہ خرما جیسا قوام (مترجم)

دوسرا باب

سدر و دوار

مریضان حیران ہوتے ہیں، آنکھوں میں تاریکی چھا جاتی ہے۔ انھیں اسی طرح کا چکر محسوس ہوتا ہے۔ جیسے تندرست انسان کئی بار چکر کھا گیا ہو۔ معمولی اسباب سے یہ چکر لاحق ہو جاتا ہے حتی کہ کبھی کبھی یہ مریض گر پڑتے ہیں۔ زیادہ چرخیوں کو اور تیز رواں پانی کو دیکھنے سے یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ نیز دھوپ یا کسی بھی چیز سے سروں کے اندر گرمی پیدا ہو جائے تو یہ حالت ہو جاتی ہے۔

اسی نکتہ سے اطباء نے یہ قیاس آرائی کی ہے کہ سر میں ایک بارد خلط موجود ہوتی ہے جو سرگرمی کے بعد بخارات میں تحلیل ہو جاتی ہے۔ جس مریض کی یہ حالت ہو اس کی دونوں شریانوں کے فصد اور باندھنے سے صحت نہ ہو گی کیونکہ بیماری بنیادی طور پر سر کے اندر ہوتی ہے۔ علاج اس کا سر کا تنقیہ ہے۔ (مؤلف)

سدر تیز ریاحی بخارات سے پیدا ہوتا ہے۔ جو دماغ تک پہونچ کر ان شریانوں کے اندر داخل ہوتے ہیں۔ یا پھر خود دماغ کے اندر سوء مزاج ہو جاتا ہے جس سے یہ ریاح بننے لگتی ہے۔ سدر اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ تیز بخاری ریاح سر تک پہونچ کر بیرونی یا اندرونی شریانوں میں داخل ہو جاتی ہیں یا اس لئے لاحق ہوتا ہے کہ خود سر کے ادر سوء مزاج مختلف فیہ کی وجہ سے یہ ریاح پیدا ہو جاتی ہے۔ یا پھر اس کی پیدائش کی وجہ یہ ہے کہ معدہ سے ابخرات اوپر کی

جانب اٹھنے لگتے ہیں۔ (جالینوس)

سدر کے بارے میں جالینوس نے یہ نہیں لکھا ہے کہ وہ بالکلیہ بارد خلط لاحق ہوتا ہے۔ اس کے اسی بات کاذکر کیا ہے جو ہم لکھ چکے ہیں، لہٰذا غور کرنا چاہئے کہ اطباء نے یہ بات کہاں سے کہی ہے۔ (مؤلف)

کچھ لوگوں کے کان کے پیچھے کی دونوں شریانیں کاٹ دی گئیں تو اس سے انھیں فائدہ ہوگیا۔ مگر اس علاج سے سبھی مریض صحت یاب نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان شریانوں کے علاوہ بکثرت دوسری شریانیں بھی دماغ تک آتی ہیں۔ سدر کی بیماری خود دماغ سے اور فم معدہ سے بھی پیدا ہوتی ہے۔ (جالینوس)

سر کی کسی مخصوص بیماری سے سدر لاحق ہوا ہو تو سدر ودوار سے پہلے کانوں کے اندر جھنجھناہٹ، درد سر اور ثقل حواس موجود ہوگا، اور بیماری فم معدہ سے پیدا ہوئی ہو تو پہلے خفقان اور ابکائیاں آئی ہوں گی۔ (ارخیجانس)

مذکورہ مقالہ سے اس کتاب کے جامع کلمات کی تائید ہوتی ہے۔ (مؤلف)

جب سدر اور دوار کا سبب خصوصیت سے سر کے اندر ہو تو مریض کے کان ہمیشہ ثقیل رہیں گے۔ آنکھیں تاریک ہوں گی۔ اور سدر ودوار کی کیفیت مسلسل طاری رہے گی۔

مگر جو سدر سر کی جانب مادہ کے چڑھنے سے پیدا ہوتا ہے اس کے اندر وقفہ ہوگا۔ دماغ تک مادہ گاہے ان عروق کے ذریعہ چڑھتا ہے جو کان کے پیچھے ہوتی ہیں۔ علامت اس کی یہ ہے کہ ان عروق کے اندر تناؤ ہوگا۔ ایسی صورت میں ان رگوں کو کاٹ دیا جائے۔ کبھی مادہ سبات کی دونوں شریانوں کے ذریعہ چڑھتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ گردن میں تناؤ ہوگا۔ کبھی مادہ معدہ سے چڑھ رہا ہوگا۔ اس کی علامت یہ ہے کہ تخمہ ہو جانے کے بعد مرض مشکل ہو جائے گا۔ نیز اس کیفیت سے پہلے مریض کو متلی اور خفقان کی شکایت ہوگی۔ (ارخیجانس)

صرع کے اندر اس مثال کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ (مؤلف)

سدر زیادہ تر خون اور صفراء سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر بلغم کی وجہ سے لاحق ہو تو پیدا ہونے والا سدر، صرع کے مشابہ ہوگا۔ (یہودی)

دوار کا مرض معدہ سے ہوتا ہے یا سر سے۔ سر کی وجہ سے جو دوار پیدا ہوتا ہے اس میں سر کی جانب خون چڑھ جاتا ہے۔ یا دھوپ میں گرم ہو جانے سے اس کے اندر ریاح پیدا ہو جاتی ہے۔ معدہ سے جو دوار لاحق ہوتا ہے اس سے پیشتر درد معدہ اور متلی وغیرہ موجود

ہوتی ہے۔ شریانوں کے اندر خون چڑھنے سے جو دوار ہوتا ہے اس میں شریانوں کے اندر تمدد پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت انھیں کاٹ دینے سے نفع ہوتا ہے۔ کبھی کبھی ثبات کی دونوں شریانوں میں خون چڑھ جاتا ہے ایسی صورت میں باسلیق کی قطع وبرید سے فائدہ ہوتا ہے۔ خود سر کی وجہ سے لاحق ہونے ولاے دوار میں مریض کو طبیخ ہلیلہ وغاریقون دیں۔ (یہودی)

سر پر مقوی مبرد ضمادات رکھے جائیں۔ بیماری کے ساتھ چہرہ سرخ ہو اور جسم ممتلی، تو صافن کی فصد کھولیں اور پنڈلیوں پر پچھنے لگائیں۔ اس کے بعد گدی پر پچھنے لگائیں۔ کافور کا سونگھنا، اور ٹھنڈے ضمادات اور نطول مفید ہیں۔ (مؤلف)

جس مادہ سے سدر پیدا ہوتا ہے وہ وہی ہے جس سے لیثرغس لاحق ہوتا ہے۔ کبھی کبھی کسی ہڈی کو ٹوٹنے وغیرہ سے بطون دماغی پر جو دباؤ پڑتا ہے اس سے بھی سدر ہو جاتا ہے۔ دماغ پر کیموس بارد کا جب تسلط ہو جاتا ہے تو اس سے سدر کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی لئے اس طرح کے مریض چکر کرنے والی کسی معمولی چیز سے بھی (چکرا کر) گر پڑتے ہیں۔ نیز دھوپ یا کمبل کی گرمی سے گرم ہو جانے کے بعد بھی یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی سر کو چوٹ پہونچنے سے بھی سدر ہو جاتا ہے۔ اس کا سبب یا تو مشترک ہوتا ہے یا منفرد۔ اگر بیماری کا تعلق خصوصیت کے ساتھ سر سے ہو تو بیشتر سخت درد، کانوں میں بھنبھناہٹ، سماعت میں ثقل اور قوت شامہ میں ضعف ہوگا۔ کبھی اس کے ساتھ ذائقہ میں بھی ضعف ہوتا ہے۔ معدہ کے سبب عارض ہونے والے سدر میں پہلو بہ پہلو دست آئیں گے اور متلی ہوگی۔ بیماری کے دورہ پر علاج انگلیوں سے دبا کر اور اطراف کی مالش کے ذریعہ کریں گے۔ نیز مسکن شموم سے۔ آرام کے وقت سب سے پہلے فصد کھولیں پھر ایارج کے ذریعہ مسہل کریں۔ اس کے بعد شحم حنظل اور قنطوریون کے تیز حقنے استعمال کریں۔ بعد ازاں سر پر اور نقرہ (گردن کے پچھلے حصے کا گڈھا) میں پچھنہ لگائیں۔ اس کے بعد غرغرہ اور عطوس استعمال کریں۔ جو مریض سروں میں حرارت اور کانوں میں بھنبھناہٹ محسوس کرتے ہیں، ان کے کان کے پیچھے دونوں شریانوں کی فصد کھولیں۔ فصد کا طریقہ وہ ہوگا جس کا تذکرہ ہم باب العمل بالحدید میں کریں گے۔ اس طرح کی کیفیت دراصل تیز بخارات کے باعث رونما ہوتی ہے جو اوپر اٹھ کر شریانوں کے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔ (بولس)

سدر کی سب سے مفید دوا وہ گولی ہے جس کا ذکر باب الشقیقہ میں مذکور ہے۔ (اسکندر)

دوار کا علاج :

گدی کی دونوں بڑی رگوں کو کاٹ کر اس حد تک انھیں داغ دیں کہ داغ کا اثر ہڈی تک پہونچ جائے۔ شدتِ دوار سے جو مریض گر پڑے اسے ابکائیاں لائیں پھر تیز چھینکے دیں۔ عطوس استعمال کریں۔ فصد کھولیں اور سر پر بارد معتدل ضماد رکھیں۔ (شمعون)

بیماری کے دورہ پر مریضان سدر کو دلک اور شموم کے ذریعہ اتنی حرکت دیں کہ بیدار ہو جائیں۔ آرام کے وقت پہلے فصد کھولیں پھر ایارج پلائیں۔ پھر طبیخ حنظل اور قطوریوں جیسے تیز چھینکے دیں۔ پھر سر پر شگاف لگائیں۔ اور نقرہ پر پچھنہ لگائیں۔ بہ کثرت بلغم خارج ہونے والی دواؤں سے غرغرہ کرائیں اور عطوس دیں۔ (اریباسیس)

سدر شدید جس میں مریض گر پڑتا ہے اور صرع کے درمیان فرق یہ ہے کہ مریض سدر میں گرنے پر نہ پیچ و تاب کھاتا ہے نہ تشنج، نہ جھاگ، نہ ہی ان چیزوں کا وہ ذخیرہ رکھتا ہے۔ (مؤلف)

غلیظ بخار جب بہ کثرت سر کی جانب چڑھتا ہے اور تنفس اور بخار کا تحلل ناممکن ہو جاتا ہے تو سدر پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ بخار یا تو سر کے اندر پیدا ہوتا ہے جبکہ اس کا مزاج مرطوب اور تولید بخار کے قابل ہوتا ہے۔ یا پھر معدہ سے بعض دوسرے اعضاء سے اٹھتا ہے، مثلاً، پنڈلی، ران، گردہ وغیرہ سر سے پیدا ہونے والے سدر کی علامت یہ ہے کہ مریض کا سر دھوپ، آگ اور کمبل وغیرہ سے گرم ہو گیا ہوتا ہے۔

معدہ سے پیدا ہونے والا سدر خاص کر سر کے اگلے حصے میں لاحق ہوتا ہے، اس کے ساتھ ابکائی اور متلی ہوتی ہے۔ کھانے پر سدر میں اضافہ اور شدت پیدا ہو جاتی ہے اور بکثرت تھوک خارج ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

خلو معدہ کی حالت میں بھی کبھی سدر لاحق ہوتا ہے، قابض اشیاء کے استعمال سے تسکین حاصل ہو گی۔ (مؤلف)

جو بخار کسی بھی عضو سے اٹھے اس میں رینگنے کی ایک کیفیت محسوس ہو گی جو مذکورہ عضو سے اٹھ کر سر تک پہونچے گی۔ اس کے بعد مریض پر سدر کی کیفیت طاری ہو جائیگی۔ یہ بخار تمام ہی اخلاط سے بنتا ہے۔ لہذا ظاہری علامات اور مقدم الذکر تدبیر سے پتہ کریں کہ کون سی خلط غالب ہے۔ اگر دموی علامات ملتی ہوں تو فصد کھولیں۔ اور صفراوی علامات ہوں تو مسہل دیں۔ (ابن ماسویہ)

دوار مشترک سبب سے بھی ہوتا ہے اور منفرد سبب سے بھی۔ مشترک سبب سے پیدا ہونے والا دوار، سوء ہضم، درد معدہ، قراقر شکم، اور متلی کے ساتھ ہوگا۔ اس میں سکون بھی ہوگا اور ہیجان بھی۔ مگر جو دوار منفرد سبب کے باعث سر سے پیدا ہو وہ مسلسل ہوگا۔ اور ساتھ میں کانوں کے اندر بھنبھناہٹ، ثقل راس اور ظلمت بصر بھی ہوگی اور حالت مدہوشی سے قریب تر ہوگی۔

دوار کبھی سر کے اندر بہ کثرت بلغموں کی موجودگی سے بھی پیدا ہوتا ہے، ایسے مریضوں کو بلغم کا مسہل دیں۔ اس کے بعد لطافت پیدا کرنے والی تدبیر اختیار کریں۔ مسخن ادویہ استعمال کریں اور سر کا تنقیہ کریں۔ سبب اگر ریاح غلیظہ ہوں تو بابونہ، ناخونہ، برنجاسف، صعتر، مرزنجوش، شیح، برگ غار کے طبیخ کا بھپارہ دیں۔ اور سبب کیموس حار ہو تو طبیخ ہلیلہ سے اس کا اخراج کریں اگر فصد کی ضرورت ہو تو سر کے انفرادی سبب میں قیفال کی اور مشترک سبب میں اکحل کی فصد کھولیں۔ اس کے بعد مبرد اشیاء پلائیں اور سر پر انہی اشیاء کا ضماد رکھیں۔ بیماری طویل ہو جائے تو سمجھیں کہ مرض بارد ہے۔ لہٰذا کبیر ایارجات کا استعمال لازمی ہے۔ خیساندۂ صبر، مؤثر اور عمدہ دوا ہے۔ دونوں کانوں کے پیچھے کی دونوں شریانوں میں ریاح اٹھ کر آرہی ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ یہاں سخت تناؤ ہوگا اور دونوں شریانیں دوسری رگوں میں لپٹی ہوں گی۔ ان دونوں کو باندھ دینے سے درد میں سکون ہو جائے گا۔ اسی طرح قابض ادویہ کا طلاء کرنے سے بھی سکون ہوگا۔ دونوں شریانوں کو کاٹ دینے سے قطعی سکون ہو جائیگا۔ اگر اس تدبیر سے فائدہ نہ ہو تو یہ سمجھیں کہ بخار اندر کو داخل ہو رہا ہے لہٰذا مسلسل مسہل دینا اس کا علاج ہے۔ (ابن سرافیون)

سدر یہ ہے کہ انسان جو کچھ دیکھے اسے اپنے اردگرد گھومتا ہوا محسوس کرے۔ ایسی حالت میں حس بصر اچانک مفقود ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ مریض بے ہوش سا ہو جاتا ہے، جو چیزیں دیکھتا ہے وہ سب تاریک نظر آتی ہیں۔ قے کرانا مفید ہے۔ (جالینوس)

جالینوس سدر اور دوار میں فرق نہیں کرتا تھا۔ دوار یہ ہے کہ مریض ماحول کو گھومتا ہوا دیکھے اور سدر کی کیفیت دوار کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ جبکہ دوار میں شدت آجاتی ہے اور مریض گر جانے کے قریب ہو جاتا ہے۔ حاصل یہ کہ دوار کا سبب جسم کے حال، اس کی تدبیر اور بیماری کے لمبے عرصے سے معلوم کرنا چاہئے۔ کیونکہ کبھی یہ خلط بارد اور خلط حار سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ اسی کے مطابق علاج ہونا چاہئے۔ (مؤلف)

سدر یہ ہے کہ انسان تمام مرئیات کو اس انداز میں دیکھے جیسے اس کے اوپر ظلمت یا کہر چھا گیا ہو۔ یہ ایک ردی خلط سے پیدا ہوتا ہے۔ جو فم معدہ کو کاٹتی ہے۔ (جالینوس)

بشیذک (۱)

یہ مرض جسم میں خاص کر جسم کے بالائی حصوں میں تکان کی حالت پیدا ہو جانے سے لاحق ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ رگوں میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ جمائیاں اور انگڑائیاں کثرت سے آنے لگتی ہیں۔ اپنے تجربہ کے مطابق سر پر بہ کثرت ٹھنڈا پانی انڈیلنے، برف کا پانی پینے اور نیند سے افاقہ ہوتا ہے۔ یہ حالت زیادہ بڑھ جائے تو فصد قیفال اور مسہل صفراء کی ضرورت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

وج بشیذک کے لئے عمدہ دوا ہے۔ (خوز)

میرے ایک دوست نے اس دوا کا تجربہ کیا ہے۔ اس سے اسے فائدہ ہوا، وہ اسے چباتا تھا۔ غالباً یہ اپنی خاصیت سے مفید ہے۔ دھنیا اور شکر کو پھانکنا نیز ہاتھوں کو سبات کی دونوں شریانوں پر ایک گھنٹہ باندھے رکھنا نافع ہے۔ ان دونوں شریانوں پر باندھنے کے وقت ہوشیار رہیں کہ مریض پر سکتہ جیسی حالت طاری نہ ہو۔ جنگلی پیاز کا سرکہ، سودا سے پیدا شدہ سدر کا مصلح ہے۔ نیز اس کی شراب بھی اس کے لئے عمدہ ہے۔ جب بلساں سدر میں مفید ہے۔ (مؤلف)

سدر کی بیماری میں پانی کا پینا شراب سے بہتر ہے۔ بیخ فاشرا (۷ گرام) کا مشروب روزانہ استعمال کرنے سے سدر میں بیحد افاقہ ہوتا ہے۔ دھتورا کی دھونی لینا سدر میں مفید ہے۔ (روفس)

جب بلساں ۱۰ گرام، خیساندۂ صبر، خیساندۂ ایارج، یا خیساندۂ حمص، (چنا) جو عرق افسنتین ۱۰ گرام میں تیار کر لیا گیا ہو کے ساتھ پینا سدر میں مفید ہے۔ بلغم اور صفراء سے پیدا ہونے والے سدر

---

(۱) تحقیقات سے اس لفظ کی حقیقت معلوم نہ ہو سکی مگر اس عنوان کے تحت جو بیماری بیان کی گئی ہے مثلاً تکان، تمدد، آنکھوں کا سرخ ہو جانا، جمائی، انگڑائی اور جو علاج پیش کیا گیا مثلاً کشنیز اور شکر اور ٹھنڈے پانی کا استعمال اس سے یہ مرض لوی معلوم ہوتا ہے۔ اس کے لئے دیکھو القانون ۶ / ۵ / ۷ جس میں حسب ذیل بیان ملتا ہے۔ (فصل فی اللوی) عضلات اور عروق کے اندر مسلسل امتلاء سے جسم کے اندر ایحاء (تکان) جیسی ایک حالت درپیش ہوتی ہے عروق کے اندر تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ بکثرت ریاح اور بخار کی وجہ سے جمائیاں اور انگڑائیاں زیادہ آتی ہیں۔ اس کے ساتھ چہرہ اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں مریض کے اندر پیچ و تاب اور تناؤ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ کیفیت زیادہ ہونے لگے تو اس کا مطلب ہے کہ امتلاء موجود ہے لہٰذا دموی اور صفراوی استفراغ کرنا اور ٹھنڈے پانی کا استعمال لازم ہے۔ اس علاج سے گاہ فوری افاقہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح شکر کے ساتھ کشنیز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

میں حب بلساں، خیساندہ صبر و اسنتین کے ساتھ استعمال کرنا مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

سدر بلغم اور سوداء سے پیدا ہوتا ہے۔ مریض سر میں بوجھ محسوس کرتا ہے، نگاہوں کو روشنی سے دور رکھتا ہے۔ سخت آواز سننے کی تاب نہیں رکھتا۔ اپنے روبرو اشیاء کو گھومتی ہوئی دیکھتا ہے۔ کھڑے ہونے کی حالت میں انگڑائی لیتا ہے تو گر پڑتا ہے۔ مریض کی فصد کھولی جائے، حقنہ دیا جائے۔ لطافت پیدا کرنے والی ادویہ سونگھائی جائیں، سرکہ اور روغن گل کے ذریعہ سر کو طاقت دی جائے۔ غذا لطیف دی جائے۔ پیدل زیادہ چلایا جائے، سر پر گرم پانی کا تریڑا کیا جائے۔ اس سے صحت یاب ہوگا۔ گردن کے پچھلے گڑھے پر پچھنہ لگایا جائے۔ شریان پس گوش کاٹ دی جائے۔ جند بید ستر، سداب، مرزنجوش اور نمام سونگھائے جائیں۔ غاریقون، شحم حنظل، ایارج، نمک ہندی اور اسطوخودوس کا مسہل دیا جائے۔ (ہراوس حکیم)

سدر و دوار کبھی کبھی شریانوں کے مزاج کی جانب سے ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں شریانوں کی فصد کھولدیں۔ یعنی ان شریانوں کی جو پس گوش ہوتی ہیں۔ فصد پیر کی جانب سے کرو۔ (جالینوس)

سدر کے مریض کا حال وہی ہوتا ہے جو زیادہ چکر لگانے کے بعد گرم ہو جانے والے شخص کا ہوتا ہے۔ دھوپ سے اور سخت چیخ سے بھی سدر لاحق ہو جاتا ہے۔ قیفال کی قطع و برید، مسہل، شراب اور ان تمام اشیاء سے پرہیز کرنا جو تبخیر پیدا کرتی ہیں مفید ہے۔ (جورجس)

سدر بہ کثرت ابخرات جو دماغ کے اندر بھر جاتے ہیں سے پیدا ہوتا ہے۔ ابخرات دماغ کے اندر بنتے ہیں یا معدہ سے یا بعض اعضاء سے چڑھ کر دماغ کے اندر داخل ہوتے ہیں۔ ابخرات جو کسی بھی عضو سے اٹھ رہے ہوں اسے اس طرح معلوم کرو کہ مریض اسے متعلقہ عضو سے اوپر اٹھتا ہوا سب سے پہلے محسوس کریگا اور اسے اپنے جسم کی حالت کا اندازہ ہوگا۔ تشخیص کے بعد خلط غالب کا اخراج کرو۔ (ابن ماسویہ)

حرارت کے ساتھ سدر موجود ہو تو سرکہ، شراب اور روغن گل سے علاج کریں۔ کان کی دونوں شریانوں اور قیفال کی فصد کھولیں۔ مجدوہ کے کنارے پر پچھنہ لگائیں۔ ناک کے اندر کافور پھونکیں اور برودت کے ساتھ بیماری ہو تو فوقایا (کرادیہ کوہی) کا مسہل دیں اور جاذب بلغم سعوط استعمال کریں۔ (طبیب نامعلوم)

تیسرا باب

مالیخولیا، سوداوی غذائیں
اس کے مخالف غذائیں
مالیخولیا کے مستعد اور برعکس حضرات

سوداوی دسوسہ کی پیدائش بلغم سے قطعاً نہیں ہوتی۔ یہ خلط اسود (سیاہ) سے پیدا ہوتا ہے۔ اس خراب مرۂ سوداء سے نہیں جو اختراق صفراء کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ اس خلط سے تو خراب اختلاط (عقل) پیدا ہوتا ہے جسکی موجودگی میں مریض لوگوں پر حملہ آور ہوتا ہے اور اس میں حد درجہ کی حدت پیدا ہو جاتی ہے سوداوی دسوسہ اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ خود دماغی عروق کا خون سوداویت کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔ بقیہ جسم کا خون ایسا نہیں ہوتا۔ یا پھر بقیہ جسم کا خون بھی اسی نوعیت کا ہو جاتا ہے۔ دماغی رگوں کا خون سوداویت کی جانب اس لئے مائل ہوتا ہے کہ خود دماغ کے اندر اس کی پیدائش اور پیدائش بھی بہ کثرت حرارت کے ساتھ ہو رہی ہوتی ہے۔ اس حرارت سے خون جل رہا ہوتا ہے یا اس کا میلان سوداویت کی جانب اس لئے ہوتا ہے کہ تمام جسم کا خون دماغ کے اندر آکر مجتمع ہو جاتا ہے۔ پورے جسم کا خون سوداوی ہے تو علاج کی ابتداء فصد سے کریں۔ لیکن فقط سر کا خون سوداوی ہے تو فصد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ البتہ کسی اور وجہ سے فصد کی ضرورت ہو تو الگ بات ہے۔ سوداوی

خون آیا تمام جسم کے اندر ہے یا صرف سر میں ہے اس کا اندازہ جسم کی حالت سے کریں۔ سفید اور فربہ جسم کے اندر خون کم بنتا ہے۔ نحیف، لاغر، سخت کھال، پستہ قد اور کشادہ رگوں والے جسم کے اندر خون بنتا ہے۔ بیحد سرخ جسم پر کبھی سوداوی مزاج طاری ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد گہرے سرخ اور زرد جسموں کا درجہ ہے۔ بالخصوص جبکہ وہ بیحد تھکے ہوتے ہیں، اہتمام کے ساتھ رہتے ہیں اور لطیف تدبیریں اختیار کرتے ہیں۔

اچھی طرح غور کر کے دیکھیں کہ سوداوی خون کا استفراغ رک گیا ہے یا اور کسی طرح کے خون میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ جس کے استفراغ کا مریض عادی رہا ہو۔ مثلاً بواسیر، حیض، دست یا قے کے ذریعہ خارج ہونے والا خون۔ نیز یہ بھی دیکھیں کہ مریض کہیں بکری، گائے، خاص کر بیل اور بکرے، اور گدھے، اونٹ، خرگوش، لومری، جنگلی سور، سیپی یا کسی بھی جانور کے گرم مسالہ ملے ہوئے گوشت جیسے مولد سوداء غذاؤں کا عادی تو نہیں رہا ہے؟

بند گوبھی کثرت سے سوداء پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح نمک کے اندر پڑے ہوئے پودوں کی شاخیں تنہا یا ہمراہ سرکہ استعمال کرنے سے بھی سوداء پیدا ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اس کی مثال اچار کی ہے۔ (مؤلف)

مسور کی دال حد درجہ سوداء پیدا کرتی ہے۔ روٹی جو بھوسی چھانے بغیر پکائی گئی ہو، اس کا اور خراب دالوں اور غلیظ سیاہ شراب کا بہ کثرت استعمال اور پھر تکان وغیرہ کے باعث حرارت کا لاحق ہو جانا سب سے زیادہ سوداء پیدا کرنے کے لئے سازگار ہے۔ پرانا پنیر، بہ کثرت ریاضت طویل یا تیز حمیات، مسخن غذائیں اور دوائیں، اور جذب سوداء سے طحال کا عاجز رہنا ان ساری باتوں سے آب و ہوا کے زیرِ اثر سوداء پیدا ہو جاتا ہے۔

بیمار کی عمر سے بھی پتہ چلے گا کہ اس کا خون سوداوی ہے یا نہیں۔ یہ بات پیش نظر ہو تو اس کی تحقیق فصد عرق سے کریں۔ نکلنے والا خون سیاہ ہو تو بقدر طاقت نکل جانے دیں اور صاف و سرخ ہو تو فوراً بند کر دیں۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ اکحل کی فصد کھولی جائے۔

سوداوی وسوسہ کی ایک اور قسم بھی ہے جس کی ابتدا معدہ سے ہوتی ہے۔ اسے مراقی کہتے ہیں اس بیماری کے بعد کھٹی ڈکاریں، بکثرت مرطوب تھوک، پسلیوں کے سروں کے نیچے جلن، اور قراقر شکم ہوتا ہے۔ جو مناسب وقت میں کھانا کھانے کے باوجود پیدا ہوتا ہے۔ کبھی کبھی اس کے ساتھ شکم کے اندر درد بھی اٹھتا ہے جو ہضم غذا تک ساکن نہیں ہوتا۔ مریض تھکے ہوتے ہیں تو غیر منہضم کھانا علی حالہ قے کر دیتے ہیں، اسی کے ساتھ کھٹے بلغم اور تیز

مرارے بھی خارج کرتے ہیں۔ زیادہ تر یہ بیماری بچپن ہی سے لاحق ہوتی ہے پھر عرصہ دراز تک باقی رہتی ہے۔

ذیوفیلس (۱) کا قول ہے کہ وسوسہ سوداوی کی اس قسم کا سبب یہ ہے کہ مریضوں کے ماساریقا (۲) میں مقدار سے زیادہ حرارت ہوتی ہے اور اس جگہ کا خون گاڑھا ہو جاتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ یہ بیماری ماساریقائی عروق کے اندر ہوتی ہے۔ اس طرح پہچانی جاتی ہے کہ غذا مریضوں کے جسموں تک نہیں پہونچتی۔

کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ ایسے مریضوں کے بواب کے گوشہ میں ورم حار ہوتا ہے۔ دلیل یہ ہے کہ ان کی غذا دوسرے دن باقی رہتی ہے۔ کیونکہ نیچے نہیں اترتی ہے۔

ورم حار کا پتہ اس سوزش سے ہوتا ہے جو مریضوں کو لاحق ہوتی ہے۔ نیز اس بات سے بھی کہ ٹھنڈی غذاؤں سے انہیں نفع ہوتا ہے۔

اس بیماری کے اعراض حسب ذیل ہیں :

تفزع (چونکنا) خبث النفس (طبیعت کا بوجھل ہونا) معدہ کے اندر ریاح کا بھر جانا، ڈکاریں آنے اور قے کرنے کے بعد ظاہری افاقہ۔

ذیوفیلوس نے یہ نہیں بتایا کہ معدہ کے ورم حار سے مالیخولیا کے اعراض کیونکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ غالباً یہ بات اس کے لئے مشکل ہو گئی ہے۔ اس کی تشریح ہم کرتے ہیں۔

"ہو سکتا ہے کہ ایسے مریضوں کے معدہ میں دموی ورم حار موجود ہو۔ اس جگہ ... ہونے والا خون زیادہ غلیظ اور سوداویت سے قریب تر ہوتا ہے۔ لہذا سوداوی بخار اٹھ کر دماغ تک پہونچے گا، جس کے بعد مالیخولیا کے اعراض پیدا ہوں گے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے سر کی جانب لطیف بخار پہونچتا ہے تو آنکھوں میں پانی کے اعراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ نیز اسی طرح دماغ تک صفراء کے ابخرات اٹھتے ہیں تو درد سر اور کھجلی پیدا ہو جاتی ہے۔"

وہ کہتا ہے کہ ایسے مریضوں کے اندر طرح طرح کے عجیب و غریب تخیلات پیدا ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ کسی کو یہ گمان ہو جاتا ہے کہ وہ خزف ریزہ ہو گیا ہے، کسی کو یہ خیال ہونے لگتا ہے کہ وہ مرغ ہو گیا ہے، کوئی اپنے اوپر آسمان کے گر پڑنے کا اندیشہ کرنے لگتا ہے۔ کوئی موت پسند کرنے لگتا ہے، کوئی موت سے خوفزدہ ہو جاتا ہے۔ گھبراہٹ اور خوف

۱۔ جالینوس کے زمانہ کا ایک عظیم فلسفی اور طبیب

۲۔ باریک سخت رگیں جو امعاء سے متصل ہوتی ہیں۔

ہر وقت ایسے مریضوں کا لازمۂ حیات بن جاتا ہے۔ اس کا سبب یہی سوداوی بخارات ہیں جو اٹھکر دماغ تک پہونچتے ہیں اور مریض کو وحشت زدہ کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ عام طور پر ظلمت سے وحشت محسوس ہوتی ہے۔ دماغ کا مزاج تبدیل ہو جاتا ہے تو اس کی وجہ سے افعال کے اندر بھی تغیر واقع ہو جاتا ہے۔

وہ لکھتا ہے کہ معدہ کے اندر اس طرح کے اعراض پیدا ہو جائیں اس کے بعد مالیخولیا کے اعراض پیدا ہوں اور مریض کو قے، ڈکار، براز، اور جودت ہضم سے افاقہ اور راحت محسوس ہو تو سمجھیں کہ بیماری مراق کی ہے۔ گھبراہٹ، خوف اور طبیعت کا بوجھل ہونا یہ سب ثانوی اعراض ہیں۔ وسوسہ سوداوی کے مخصوص اعراض جب بھی سخت ہوں گے، بیماری دماغ کے اندر ہو گی، معدہ میں نہیں۔ اس لئے اسے مراق نہ کہیں گے۔ (جالینوس)

جالینوس نے اشارہ کر دیا ہے کہ مراق کے اندر بعد میں پیدا ہونے والے مالیخولیا کے اعراض سخت نہ ہوں گے۔ ایسا ہی اپنا مشاہدہ بھی ہے۔ (مؤلف)

"معدہ کے اندر یا تو اس طرح کے اعراض کچھ بھی نہ ہوں یا ہوں گے تو تھوڑے۔ لہٰذا اصل بیماری خود دماغ کے اندر ہو گی۔ ایسی صورت میں غور کر کے دیکھیں کہ خود دماغ کے اندر یہ سوداوی خون بن رہا ہے یا پورے جسم کے اندر۔ علامات اور دلائل وہی پیش نظر رکھیں جس کا ذکر میں کر چکا ہوں۔ اگر یہ اعراض موجود نہ ہوں اور جسم بھی تولید سوداء کا ذمہ دار نہ ہو تو اپنے خیال کو اس جانب موڑیں کہ بیماری سر کے اندر ہے۔ زیادہ تر ایسی حالت سر کے کسی حار مرض کے بعد پیدا ہو گی، سر کو یا تو دھوپ لگ گئی ہو گی، یا اسے قرانیطس یا مسلسل درد ہو گا۔ نیز ان ساری بیماریوں میں سے کوئی بیماری لاحق ہو گی جو سر کو گرم کر دیتی ہیں۔ طویل بیداری سے بھی یہ کیفیت لاحق ہوتی ہے۔ اس قسم کی بیماری کا علاج مسلسل حمام اور خلط جید پیدا کرنے والی غذاؤں سے کیا کرتا ہوں۔ بیماری طویل نہ ہو تو اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ طویل ہونے کی صورت میں خلط کا اپنی جگہ سے نکل کر خارج ہونا دشوار ہوتا ہے۔ بیماری مزمن ہو جائے تو مذکورہ تدابیر سے زیادہ مؤثر علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ (جالینوس)

مراق میں سبب ورم حار اس لیے نہیں ہوتا کہ بیماری کے اندر کھانا بحالہ کچا رہتا ہے۔ کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ بہ کثرت تھوک خارج ہوتا ہے اور قے آتی ہے۔ پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس میں بخار نہیں ہوتا۔ نہایت حیرت کی بات ہے کہ ماساریقا کے اندر ورم حار تو ہو مگر اس کے نتیجہ میں پیاس نہ ہو، بخار ہو نہ ہی مریض خالص مراری قے کرے۔ بظاہر

کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی جس سے مذکورہ خیال کی تائید ہوتی ہو، بلکہ ساری باتیں برعکس خیال کی تائید کرتی ہیں۔ صرف ایک بات ایسی ہے جو اس کے سبب کا پتہ دیتی ہے، وہ یہ کہ ایسے مریضوں کو سرد غذاؤں سے نفع پہونچتا ہے۔ اس بیماری میں بہ کثرت نفخ کا پیدا ہونا بھی ورم حار کو ضروری قرار نہیں دیتا۔ بیماری کا سبب زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ طحال سے بہ کثرت سوداء معدہ کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ ایسے تمام حضرات طحال کے مریض ہوتے ہیں۔ جیسا کہ جالینوس نے الاعضاء الآلمہ کے پانچویں مقالہ کے اندر تذکرہ کیا ہے۔

''مراق کی معروف بیماری کا مریض غمگین اور خیر سے مایوس ہوتا ہے۔ دستوں کا آنا اس کے لئے گراں ہوتا ہے۔ بایں ہمہ سب کے سب طحال کے مریض ہوتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ طحال سے از قسم پیپ ایک خراب رطوبت خارج ہو کر معدہ کی طرف آتی ہے۔ ایسے مریضوں کو سوء ہضم اس لئے لاحق ہوتا ہے کہ ان کا معدہ بارد ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غذا بحالہٖ ان کے معدہ کے اندر باقی رہتی ہے۔ اس طرح کے تمام مریض کثرت سے کھاتے ہیں۔ کیونکہ سوداء فم معدہ پر گر کر شہوت کلبی میں ہیجان پیدا کرتا ہے۔ جیسا کہ سرکہ اور کھٹی چیزوں کا اثر ہم دیکھتے ہیں۔ ایسے مریضوں کے اندر نفخ کی شکایت اس لئے ہوتی ہے کہ ان کا ہاضمہ خراب اور حرارت کمزور ہو جاتی ہے۔ پھر سودا کا مخصوص نفخ بھی ہوتا ہے، درد سوداء کی گرمی سے اور معدہ پر سودا کے چبھن سے لاحق ہوتا ہے۔ ٹھنڈی اشیاء سے ایسے مریضوں کو نفع اس لئے ہوتا ہے کہ معدہ کے اندر جو کچھ ہوتا ہے اس کی وہ تعدیل کر دیتی ہیں، کیونکہ بارد اشیاء مرطوب ہوتی ہیں۔ لہٰذا وہ سوداء کی خرابی اور حدت سے موزوں ہو جاتی ہیں، فائدہ اس لئے نہیں ہوتا کہ بیماری رفع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان کا اثر مریضوں میں تب ہی ہوتا ہے جب بیماری عرصہ سے مزمن ہوتی ہے۔ نیز اس لئے بھی سیاہ خلط محض کبد کی حرارت سے پیدا ہوتی ہے۔ اور طحال (تلی) اسے الگ کرتی ہے۔ طحال کے اس فعل کی موجودگی میں خلط سوداء کی تولید کم ہو جائے تو اس کی وجہ سے معدہ کی جانب آنے والی شے بھی کم ہو جائے گی۔ اور یہی مالیخولیا کا سب سے بڑا علاج ہے۔ واضح رہے کہ سرد غذاؤں کی افادیت وہی ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔ نہ یہ کہ اس سے سوء مزاج بجھتا ہے۔ کیونکہ ایسا ہی ہوتا تو مریض اسے مسلسل استعمال کرتے۔ اس سے نفخ بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ان کے ساتھ وہ پھل وغیرہ بھی کھاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ہمیں بلاتے ہیں۔ کیونکہ انہیں یہ علم نہیں ہے کہ اگر ان غذاؤں کو وہ مسلسل استعمال کریں تو بیماری رفع ہو جائے گی۔ ان غذاؤں سے انہیں فقط درد

معدہ میں تسکین ہو جاتی ہے وہ بھی جب بھی کچھ دیر کیلئے اٹھتا ہے۔

میں نے ایک شخص کو میبختج اور آش جو پلایا، مقصد یہ تھا کہ یہ الجھا ہوا مسئلہ صاف ہو جائے چنانچہ درد میں میبختج (۱) سے تسکین زیادہ ہوئی۔ اور انجام کے لحاظ سے بہتر ثابت ہوئی۔ یہ موضوع الگ سے ایک مضمون کا طالب ہے۔" (مؤلف)

مالیخولیا کا جملہ علاج:

پہلی دونوں قسموں میں جسم کو مرطوب کرنا لازم ہے۔ مرطوب ہو جانے پر لازماً صحت ہو جائے گی اس دوران مسلسل مسہل، بوقت ضرورت فصد، تولید سوداء کی ذمہ دار غذاؤں سے اجتناب، لطیف تدابیر سے پرہیز بلکہ غلظت پیدا کرنے والی اشیاء کے ذریعہ سیاہ خلط کا استفراغ کیا جائے۔ غلظت پیدا کرنے والی غذائیں اس لئے کہ جسم کے اندر بلغمی خلط کی کثرت سے وسوسہ سوداوی رفع ہو جائے گا۔ مراق کی حالت میں جگر کی تدبیر کریں۔ یہاں سودا کی تولید نہ ہو سکے۔ اگر یہ تدبیر میسر نہ ہو تو مسہل کے ذریعہ خلط سیاہ کا مسلسل استفراغ لازم ہے۔ اس کے بعد ایسی جوارشات دیجائیں جو سوداء کی مسہل ہوں۔ اور فم معدہ کو تقویت دیتی ہوں۔ نیز آرام کے وقفہ میں جن کے استعمال سے نفخ دور ہو جاتا ہو۔ مثلاً ہلیلہ سیاہ، افتیمون اور کندر سے تیار کردہ جوارش۔ فم معدہ کو طاقت دینے کے لئے روزانہ افسنتین اور کندر استعمال کریں۔ معدہ کے اندر غذا فاسد ہو جائے تو مریض کو قے کرائیں۔ پہلا کھانا نکل جائے۔ قے قبل از طعام کرائیں تاکہ کھانا پہلی غذا کے ساتھ جو سیال ہو چکی ہوتی ہے مخلوط نہ ہو سکے۔ خاص کر اس وقت جبکہ مریض کھانے سے پہلے کھٹاپن محسوس کرے۔ کھانے میں چکنی میٹھی غذائیں دیں۔ سوداء کا مسہل، باسلیق کی فصد، طحال پر پچھنے اور محمر ادویہ مسلسل دی جاتی رہیں۔ (مؤلف)

طحال کے اندر جب بیماریاں ہوتی ہیں اور وہ خودردی فضلات دفع کرنے لگتی ہے تو کبھی کبھی فضلات کو وہ فم معدہ کی جانب دفع کر دیتی ہے۔ جس سے مالیخولیا پیدا ہو جاتاہے۔

فم معدہ کی جانب طحال جب سوداوی فضلات دفع کر دیتی ہے تو اس سے رنج اور

۱۔ عرق عصارہ انگور کو اس قدر ابالتے ہیں کہ ایک تہائی باقی رہ جاتا ہے پھر اسکے اوپر شکر یا شہد ڈال دیتے ہیں مصالحہ جات بھی ڈالے جاسکتے ہیں، اسے شیخ نجیب الدین کے مطابق میبختج کہتے ہیں۔ مولانا نفیس فرماتے ہیں کہ یہ مثلث ہے۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ عصارۂ عنب کو کہتے ہیں۔ جسے اس قدر ابال دیا جائے کہ چوتھائی حصہ رہ جائے۔

سوداوی وسوسہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی شہوت کلبی میں ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ کبھی ہیجان نہیں پیدا ہوتا۔ دونوں ہی حالتوں میں ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔

مالیخولیا طبیعت پر اچانک فکر مندی، گھبراہٹ اور خیر سے مایوسی طاری کر دیتا ہے۔ برعکس سبب سے برعکس اعراض پیدا ہوتے ہیں

دماغ کے اندر جب سوداوی خلط جمع ہو جائے تو خربق سیاہ کے ذریعہ جسم کا تنقیہ کریں۔ (جالینوس)

جالینوس کی یہ بات زیادہ تشریح کی محتاج ہے۔ دماغ کے اندر یہ خلط معدہ کی جانب سے پہونچتی ہے تو اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اعراض میں افاقہ ہوتا ہے، کیونکہ مریض کھانے کو خوشگوار محسوس کرتا ہے اور برعکس بھی۔ نیز کثرت سے ڈکاریں، قراقر، تھوک، التہاب، دونوں شانوں کے درمیان درد اور بلغمی مراری درد اٹھتا ہے۔

تمام خون سوداوی ہو تو فصد کھولیں۔ اور اگر سوداوی خون صرف دماغ میں ہو اور وسوسہ و مراق تمام جسم کے خون کی وجہ سے نہ ہوں یعنی نہ تو بدہضمی کے بعد اعراض میں زیادتی ہوتی ہو اور نہ اچھی غذا کے بعد اعراض ہلکے ہوتے ہوں اور فصد میں سیاہ خون بھی نہ نکلے اور پہلے سے کوئی ایسی علامات بھی نہ ہوں مثلاً بیداری یا بہت دیر دھوپ میں رہنا تو ایسی صورت میں علاج یہ ہے کہ ٹھنڈے شیریں پانی کا حمام کرایا جائے اور سر کو عمدہ خلط پیدا کرنے والی غذاؤں کے ذریعہ مرطوب رکھا جائے۔

مادہ عروق کے اندر ہو تو فصد کے ذریعہ اور حالت مراق کا ازالہ حقنوں سے کیا جائے۔ صرع کے باب میں مالیخولیا کی ایک عجیب الاثر دوا کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ (مؤلف)

ایک شخص کو بواسیر دموی کی شکایت تھی۔ خون کا آنا رک گیا تو اسے وسوسہ سوداوی لاحق ہو گیا۔ میں نے سوداوی اخلاط کا استفراغ کر دیا، اس سے مریض صحت یات ہو گیا۔ اس کے بعد جب بھی اس بیماری میں مبتلا ہوا میں نے ہمیشہ انہی اخلاط کا استفراغ کیا۔ استفراغ کے ساتھ ہی وسوسہ کا ازالہ ہو گیا۔ خلط سیاہ کے استفراغ میں اسہال سے بھی اسے فائدہ پہونچتا رہا۔ دوا سے بواسیر بھی کھل جاتی تھی۔ چنانچہ خراب خون خارج ہو جاتا رہا۔ (جالینوس)

جالینوس کہتا ہے کہ قوائے نفسانی کے بارے میں چند اقوال ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ مریض کو مالیخولیا کے اندر شراب اعتدال کے ساتھ پینی چاہئے۔ اس سے بہتر کوئی اور شئے نہیں ہے۔ مالیخولیا کے ازالہ میں اضطراری کاموں سے زیادہ مؤثر اور کوئی چیز نہیں ہے

خواہ ان کاموں کے فوائد ہوں یا ان میں عظیم تر خطرے موجود ہوں۔ ان سے طبیعت بے حد مصروف رہے گی۔ نیز سیر و سیاحت بھی بے حد مفید ہے۔ میرا تجربہ یہ ہے کہ تنہائی کے اوقات مالیخولیا کی تولید اور ماضی کے افکار پیدا کرنے میں سب سے بڑا رول ادا کرتے ہیں۔ تنہائی نے یہ رول ادا کیا ہے اور کرتی رہے گی۔ لہٰذا اس بیماری کا علاج مصروفیتوں کے ذریعہ کیا جانا چاہئے۔ اگر مصروفیتیں مہیا نہ ہوں تو شطرنج، شکار، شرابنوشی، مشاعرہ میں شرکت، بیت بازی وغیرہ میں مریضوں کو مصروف رکھیں۔ یہ اور اسی طرح کی باتیں طبیعت کو گہرے افکار سے دور رکھتی ہیں۔ کیونکہ طبیعت فارغ رہے گی تو گہرے افکار میں ڈوبی رہے گی۔ اور گہرے فکر کے باوجود اسباب و علل تک رسائی نہ ہوگی تو طبیعت پر غم و حزن طاری ہوگا۔ اور عقل و دانش مورد الزام ٹھہرے گی۔ یہ کیفیت زیادہ مستحکم ہوگی تو مالیخولیا ہو جائے گا ایک سے زیادہ مریض، گرنے، ڈوبنے، جلنے یا سلطان کے خوف سے صحت یات ہو چکے ہیں۔ ان تمام باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ طبیعت کو اچانک جب کوئی اضطراری مسئلہ درپیش ہو جاتا ہے تو دیگر افکار سے اسے رستگاری حاصل ہوتی ہے۔

اخلاط عمدہ ہوں تو بھی مالیخولیا ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دراصل یہ کسی غیر واضح شئے کے تصور سے پیدا ہو جاتا ہے، ازالہ بھی اس کا اس تصور کے ازالہ سے ہوگا۔ ایک شخص نے میرے یہاں آکر اسی طرح کی شکایت کی۔ اور مجھ سے مرہ سوداوی کا علاج کرنے کی درخواست کی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اسے تکلیف کیا ہے۔ ان نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے باب میں غور کر رہا ہوں کہ وہ کہاں سے آیا ہے اور کیسے اس نے اشیاء کو پیدا کیا ہے۔ میں نے کہا کہ اس مسئلہ کیلئے تمام ہی عقلاء فکر مند ہیں۔ چنانچہ اسے فوری شفاء ہو گئی۔ اس نے اپنی عقل و دانش کو اس حد تک مورد الزام ٹھہرا دیا تھا کہ مفید کاموں میں اس نے ساتھ دینا چھوڑ دیا تھا۔ میں نے اصل مسئلہ کو حل کر کے ایسے کئی مریضوں کا علاج کر دیا ہے۔ (مؤلف)

مراق کے مریضوں میں جماع کی مسلسل خواہش رہتی ہے۔ جماع کرنے کے بعد خصوصیت سے سن درازوں کا شکم پھول جاتا ہے۔ شہوت جماع کی زیادتی اس لئے ہوتی ہے کہ پسلیوں کے سروں کے نیچے ریاح بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ جماع سے اس میں افاقہ ہو جاتا ہے۔ مالیخولیا کے مریض کسی نہ کسی چیز سے خائف ضرور رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ بیماری نام ہی ہے کسی بھی شئے سے خائف رہنے کا۔ بیماری ہلکی اور پوشیدہ ہوتی ہے تو مریض ایک یا دو یا تین چیزوں سے خائف رہتے ہیں اور طاقتور اور نمایاں ہوتی ہے تو بہت ساری اشیاء سے خائف رہتے ہیں۔

وسوسہ سوداوی کے مریض کے لئے جماع کرنا مضر ہے۔

وسوسہ سوداوی کے مریض کبھی کبھی خلط سیاہ کی قے کرتے ہیں، اس سے انہیں کبھی افاقہ ہو جاتا ہے، کبھی نہیں۔ (جالینوس)

مالیخولیا میں جب شکم کے نرم پڑنے، ریاح کے خارج ہو جانے اور مکمل ہضم کے بعد افاقہ ہو تو سمجھو یہ مراق ہے۔ مالیخولیا کے کسی مریض پر سخت غم طاری ہو تو لوگوں کی محفلوں میں بٹھا کر، شراب پلا کر، نغمہ سنا کر، اور طویل سیر و سیاحت کے ذریعہ اسے مانوس کرو۔ (یہودی)

وسوسہ حرارت اور یبوست سے پیدا ہوتا ہے۔ (طبری)

اس نے بات سچ کہی ہے کیونکہ مالیخولیا وسوسہ نہیں ہے بلکہ نام ہے گھبرانے کا اور جھوٹے گمانوں کا۔ (مؤلف)

مراق کی علامت یہ ہے کہ ایسے مریضوں کے کھانے میں اگر کوئی چیز دیر ہضم ہوتی ہے تو نفخ ہو جاتا ہے۔ نیز کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ مراق کے اندر التہاب ہوتا ہے۔ قراقر شکم اور سخت درد ہوتا ہے جو شکم سے اٹھکر دونوں شانوں کے درمیان تک پہونچتا ہے۔ ہضم طعام کے بعد ہی اس درد میں سکون ہوتا ہے اور جب کھا لیتے ہیں تو یہ درد پھر اٹھنے لگتا ہے۔

خلو شکم اور روزہ کی حالت میں بھی یہ کیفیت پیش آتی ہے۔ قے کے اندر کھٹاپن اور جلن ہوتی ہے۔ یہ حالت بچوں کو پیش آتی ہے۔ اور جیسے جیسے وہ بڑھتے ہیں بیماری میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

سرد غذاؤں سے ایسے مریضوں کو فائدہ اور آرام ملتا ہے۔ مالیخولیا کے مریضوں میں غم یا دحشت یا ہول کی کیفیت دیر تک قائم رہتی ہے تو اس نے ان کے عقلوں کے اندر فتور پیدا ہو جاتا ہے۔ مالیخولیا کے اندر یہ اعراض نہ ملیں تو وہ مراق نہ ہوگا۔ لہذا پورے جسم کے اندر خون سیاہ سے پیدا ہونے والے مرض کا علاج فصد اکحل سے، پھر مسلسل سوداء کے مسہل سے کریں۔ اس کے بعد عمدہ خلط پیدا کرنے والی غذائیں دیں۔ مادہ محض سر کے اندر ہو تو اس کا علاج سعوط، غرغرہ اور گرم لطیف طلاؤں سے کریں۔ (مصنف: یہ بات محل نظر ہے۔)

مراق کا علاج لطیف غذاؤں سے، حمام سے اور جودت ہضم سے کریں۔ جملہ مریضوں کا علاج خوش گفتاری اور مسرت انگیز باتوں سے کریں۔ انہیں یخنیاں کھلائیں مزیدار اور خوشگوار شراب پلائیں۔ فصد کرنے کے بعد سیاہ خون نظر نہ آئے تو یہ سمجھیں کہ تمام خون کے سیاہ ہونے کی جو قیاس آرائی آپ نے کی تھی وہ غلط تھی۔ لہٰذا خون فوراً روک

دیں۔ اگر سیاہ نکلے تو اس کا اخراج کثرت سے کریں۔ مراق والوں کو اگر معدہ طاقتور نہ ہو تو ایک بار ورنہ کئی بار مگر تھوڑا تھوڑا مسہل دیں۔ دوسری قسم کی بیماری کے اندر سارے علاجوں کے بعد سر کا علاج مقوی دواؤں سے کریں۔ تاکہ شکم سے جو بخار اٹھ رہا ہو دماغ اسے قبول نہ کر سکے۔ مریض کو سکنجبین پلائیں اس سے معدہ کا تنقیہ ہوتا ہے۔ ضرورت ہو تو نرم حقنے دیں۔ خوشبوؤں کا سعوط کریں تاکہ سر کو طاقت پہونچے۔

سعوط کا نسخہ حسب ذیل ہے:

مشک ۱حصہ، کافور ½حصہ، زعفران ۱حصہ، صبر ۱حصہ، سکر طبرزد ۲حصہ سب کو ۵۰۰ ملی لٹر عورت کے دودھ کے ساتھ سعوط کریں۔ (یہودی)

اس بیماری کے اندر دماغ کو قوت پہونچانا ضروری ہے۔ البتہ تسخین دماغ ضروری نہیں ہے۔ (مؤلف)

فلاں کا قول ہے کہ حد سے زیادہ دبلا ہو جانے پر وسوسہ کے بعض مریضوں میں ایسا ہوتا ہے کہ پشت کی ہڈی کے نیچے استر کرنے والی عرق عظیم کی نبض نمایاں ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

مالیخولیا اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ خود دماغ پر سودا کا غلبہ ہو جاتا ہے یا پورے جسم کا خون سوداوی ہو جاتا ہے۔ یا شکم کی نالیوں میں ورم حار ہو جاتا ہے۔ شکم کے دیر تک احتباس سے سوداوی بخارات اٹھنے لگتے ہیں۔ ایسی حالت کو مراقیہ کہتے ہیں۔ تمام بیماری کے اندر خوف، طبیعت کی گرانی، باطل ردی افکار اور لاطائل غم طاری رہتا ہے۔ کبھی اس بیماری کے ساتھ مریض زیادہ ہنستا ہے۔ سوداوی المزاج جسم کے اندر کبھی کچھ ایسی چیزیں محبوس ہو جاتی ہیں جن کا بالعموم استفراغ ہو جایا کرتا تھا یہ جسم میں پسلیوں کے سروں کے نیچے محبوس ہوں تو علامت یہ ہے کہ سوء ہضم ہوگا۔ کھٹی ڈکاریں آئیں گی۔ شکم میں ثقل ہوگا۔ سوزش ہوگی اور پردۂ مراق اوپر کی جانب کھنچ اٹھے گا۔ جودت ہضم، لینت شکم، خروج ریاح، قے اور ڈکاریں آنے پر ان اعراض کے اندر افاقہ ہوگا۔ یہ باتیں نمایاں طور پر موجود نہ ہوں اور جسم سوداوی بھی نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خود دماغ کے اندر بیماری ہے۔ لہٰذا بکثرت حمام، مرطوب اور جید خلط پیدا کرنے والی تدابیر نیز طبیعت کے اندر خوشگواری پیدا کرنے والی اشیاء کے ذریعہ علاج کریں۔ مرض مزمن نہ ہو تو ترتیب کے علاوہ کسی اور علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مزمن ہونے کی صورت میں سب سے پہلے کئی بار نرمی کے ساتھ مسہل دیں۔ اس کے بعد طبیخ افسنتین پلائیں۔ بوقتِ خواب تھوڑے کھٹے سرکہ کا جرعہ دیں۔ کھانے میں اس سرکہ کا سالن بہ کثرت استعمال کرائیں۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ سرکہ کے اندر جنگلی پیاز یا جعدہ یا

زاراوند شامل کریں۔ (مصنف : یہ بات محل نظر ہے۔)

پورے جسم کا خون سیاہ ہو تو سب سے پہلے فصد کھولیں۔ پھر آرام دیں۔ تاکہ مریض میں طاقت آجائے۔ اس کے بعد خربق سیاہ یا قثاء الحمار کا مسہل دیں۔ بواسیر ہو تو اس کا منہ کھول دیں۔ ادرار بول اور پسینہ کا آنا مفید ہے اس سے گھبرائیں نہیں۔ درد اگر پسلیوں کے سروں میں ہو تو ان مقامات کی تکمید کریں۔ اور طبیخ سداب، شبت، افسنتین، پودینہ، فنجنکشت، اور حب انغار کا نطول کریں۔ اس سے درد میں تسکین ہوگی اور نفخ دور ہوگا۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ ضماد میں سعد بھی شامل کردیں۔ بیخ سوسن، شجرۂ مریم، کے ساتھ تیار کرکے ان ضمادات کو مقامات ماؤف پر دیر تک رہنے دیں۔ مریض کو بھوکا رہنے دیں۔ اور اس پر آتشیں پچھنے لگائیں۔ درد اور ورم حار بھی ہو تو شگاف بھی لگائیں۔ خردل کے ذریعہ علاج کریں۔ محلل، طاقتور اور محمر ضمادات دونوں شانوں کے درمیان اور شکم پر بھی رکھیں۔ بیماری طویل ہوجائے تو خربق کے ذریعہ قے کرائیں۔ الغرض ایسے مریضوں کی اور ہر مریض سوداوی کے لئے تدبیر ایسی استعمال کریں جو خلط اور جسم کے اندر رطوبت پیدا کرسکیں۔ مؤلد سوداء اشیاء سے پرہیز کرائیں۔ (بولس)

سوداء کے مریضوں کو بند گوبھی، جرجیر، خردل، لہسن، گائے بیل کے غلیظ گوشت، خشک چرپری اور کھٹی اشیاء سے پرہیز کرائیں۔ نمک صفراء پیدا کرتا ہے۔ انہیں مسلسل کھیل کود، سیر و تفریح، حمام، شکار، نقل و حرکت اور فکر و نظر میں مصروف رکھیں۔ (اسکندرافرودیسی)

رنج، غم، خوف، گھبراہٹ، لوگوں سے نفرت، خلوت پسندی، خود سے اور لوگوں سے اکتاہٹ مالیخولیا کے اعراض ہیں۔ مریض کو حمام میں نہیں خود اس کے گھر کے آبزن میں داخل کریں۔ کھانے میں مرطوب، چکنی اور سریع الہضم غذائیں دیں۔ سوداء کا مسہل دیں۔ مریض کو سیر و سفر اور مقامات پر گھومنے پھرنے کا عادی بنادیں۔ شراب اور سماع کی محفلوں میں شرکت کرنے کا حکم دیں۔

مالیخولیا میں شہوت کا گرجانا خراب ہے۔ کیونکہ اس کا سبب یبوست ہوتا ہے۔ کم کھانا بے حد خشکی پیدا کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

گرم دل اور مرطوب دماغ والے شخص کا وسوسۂ سوداوی میں مبتلا ہوجانا زیادہ سہل ہے۔ کیونکہ قلبی حرارت کی وجہ سے سوداء بہ کثرت پیدا ہوتا ہے اور اوپر آنے والے ابخرات کو دماغ اپنی رطوبت کی وجہ سے بہ آسانی قبول کرلیتا ہے۔

مالیخولیا کے لئے مستعد حضرات حسب ذیل ہیں :

ہکلا کر بولنے والے، تیز مزاج، زبان کے ہلکے، بہ کثرت طرب و مستی میں رہنے والے، زیادہ سرخ رنگ کے لوگ، گندم گوں، بال جن کے زیادہ ہوں، بالخصوص سینہ کے بال، سیاہ اور موٹے بال اور کشادہ رگوں والے، دونوں ہونٹ جن کے موٹے ہوں۔ ان میں کچھ علامات رطوبت دماغ کا اور کچھ خلط سیاہ کے غلبہ کا پتہ دیتی ہیں۔ (بقراط)

پسلیوں کے سروں والی بیماری کا علاج قے، اسہال، ڈکاروں اور جودت ہضم کے ذریعہ کریں۔ گھبراہٹ، دہشت اور طبیعت کی گرانی زیادہ ہو مگر شکم میں کسی فساد کی علامت نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری دماغ کے اندر ہے۔ ایسی کیفیت میں علاج مسلسل حمام اور مرطوب غذاؤں کے ذریعہ کریں۔ بیماری دشوار اور مزمن ہو تو افتیمون او صبر کے ذریعہ قے کرا کر مسلسل عمدہ سے عمدہ تنقیہ کریں۔ اگر فائدہ نہ ہو تو تخم حنظل اور خربق کے ذریعہ قے کرائیں۔ (اریباسیوس)

بیماری جس کے باعث رگوں میں سوداء کثرت سے پیدا ہوتا ہے اس لئے ہوتی ہے کہ جگر گرم ہوتا ہے، اس لئے سیاہ گرم خون کی تولید کرتا ہے۔ یا اس لئے ہوتی ہے کہ گرم فضلہ کو طحال جذب نہیں کر پاتی۔ یا پھر مریض مولد سوداء غذائیں لے رہا ہوتا ہے۔ (اغلوقن)

سوداء اور سدر کا ایک عجیب و غریب نسخہ :

افتیمون ۵ گرام، بسفائج ۵ گرام، سنگ ارمنی ۱۰ گرام، ہلیلہ کابلی ۲۵ گرام، غاریقون ۱۰ گرام، اسطوخودوس ۱۰ گرام، نمک ہندی ۳ گرام، تخم حنظل ۳ گرام، بلیلہ ۳ گرام، آملہ ۳ گرام، حاشا ۳ گرام، خربق سیاہ ۳ گرام، تربد ۷۰ گرام سکنجبین عسلی میں اس کا معجون بنالیں۔ (صحف)

مالیخولیا کا تدارک ابتدا ہی میں کر دیا جائے ورنہ علاج دو پہلوؤں سے مشکل ہو جائے گا۔ ایک یہ کہ خلط کا تسلط ہو جائے گا۔ دوسرا یہ کہ بیمار کے لئے (علاج قبول کرنے کی بات دشوار ہو جائے گی۔ مالیخولیا کی ابتدائی علامت یہ ہے کہ انسان پر خوف، گھبراہٹ اور کسی ایک شئے کے بارے میں بدگمانی سی طاری ہو جاتی ہے۔ حالانکہ اس کے تمام اسباب کی کوئی وجہ نہیں ہوتی۔ مثلاً کوئی بجلی سے ڈرنے لگتا ہے، کوئی تذکرۂ موت یا غسل کا دلدادہ ہو جاتا ہے، یا کوئی کھانے پینے کی چیز یا کسی جانور سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ یا یہ وہم ہو جاتا ہے کہ اسنے کوئی سانپ وغیرہ نگل لیا ہے۔ ایک مدت تک یہ اوہام مسلسل رہتے ہیں پھر ان میں زور پیدا

ہو جاتا ہے اور پھر مالیخولیا کے مکمل اعراض رونما ہو جاتے ہیں۔ جن میں روز افزوں شدت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ ان میں سے کوئی بات نظر آئے تو فوراً علاج کی جانب متوجہ ہو جائیں۔ مالیخولیا کے مریضوں کے جسم میں جب زخم ہو جاتے ہیں تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ موت قریب ہے۔ یہ زخم دونوں پہلوؤں میں اور سینے اور جسم کے ظاہری حصوں میں ابھرتے ہیں۔ ان کی وجہ سے اذیت ناک حد تک، چنگاری نما حرارت ہوتی ہے۔ اس سے خارش وغیرہ لاحق ہو جاتی ہے۔ عورتوں کے مقابلہ میں مالیخولیا زیادہ تر مردوں کو ہوتا ہے۔ عورتوں کو عارض ہو جاتا ہے تو انکا تخیل زیادہ فحش اور طاری ہونے والا غم زیادہ گہرا ہوتا ہے۔ بچوں کو مالیخولیا نہیں ہوتا۔ نوجوانوں کو کم ہی لاحق ہوتا ہے۔ ادھیڑ عمر کے لوگوں اور مشائخ کو خصوصیت کے ساتھ عارض ہوتا ہے، ان میں بھی خاص کر مشائخ کو۔ کیونکہ مالیخولیا بوڑھے پن کا تقریباً لازمہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ یہ حضرات طبعاً سینہ کے تنگ، کم خوش اور بداخلاق ہو جاتے ہیں۔ ان کی فکر خراب ہو جاتی ہے اور شکم کے اندر بہت زیادہ نفخ ہوتا ہے اور یہی مالیخولیا کے اعراض ہیں۔ موسم سرما میں چونکہ ہضم عمدہ ہوتا ہے لہٰذا اس میں مالیخولیا کا اثر نہیں ہوتا۔ اس کے بعد موسم گرما کا درجہ ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں فضلات پگھلتے ہیں اور پاخانہ صاف ہوتا ہے، پاخانہ جن لوگوں کا صاف نہیں ہوتا ان میں شدید ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ بہ کثرت شراب نوشی، شراب بھی غلیظ و سیاہ نیز چرپری اور غلیظ لحمیات مثلاً اونٹ کے گوشت، الغرض ماکولات و مشروبات میں غلیظ چیزیں ان سب سے انسان مالیخولیا میں مبتلا ہو جاتا ہے، ریاضت چھوڑ دینے سے بھی مالیخولیا ہو جاتا ہے۔ (روفس)

یہ (ترک ریاضت) شراسیفی (پسلیوں کے سروں والے) مالیخولیا میں انسان کو مبتلا کرتا ہے۔ ریاضت مالیخولیا کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ مالیخولیا تو یبوست کا نام ہے۔ عمدہ اور مرطوب خون بہ کثرت پیدا ہونے سے اس کی اصلاح ہوتی ہے۔ (مؤلف)

کبھی کبھی شدتِ فکر اور شدت غم سے مالیخولیا ہو جاتا ہے۔ ان میں بعض مریض ایسے ہوتے ہیں جو خوابوں اور پیش آمدہ حالات کو معلوم کرنے کے خوگر ہوتے ہیں، چنانچہ مالیخولیا کے شکار ہو جاتے ہیں۔

مالیخولیا اپنی ابتدا میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ اس کا پتہ ماہر اطباء ہی کو چلتا ہے۔ کیونکہ طبیب حاذق کسی اور سبب سے عارض ہونے والی طبیعت کی گرانی، مایوسی اور غم میں تمیز کر لیتا ہے۔

مالیخولیا کے شروع ہونے کی علامات حسب ذیل ہیں :

تنہائی پسندی، بلا کسی معروف ضرورت یا سبب کے لوگوں سے الگ تھلک رہنا، تندرست اس کے برعکس بحث و مباحثہ پسند کرتے ہیں۔ یا اس بات کو چھپاتے ہیں جس کا چھپانا ضروری ہے۔ متذ اول علامت تلاش کرنا اور علاج میں عجلت کرنا چاہئے۔ کیونکہ ابتداء میں علاج سہل تر اور مستحکم ہو جانے پر مشکل تر ہو جاتا ہے۔ کسی انسان کو مالیخولیا ہو گیا ہو تو اس کی اولین علامت یہ ہے کہ معمول سے زیادہ سریع الغضب ہو جائے گا۔ غم اور گھبراہٹ کی کیفیت اس پر جلد طاری ہو گی۔ منفرد اور الگ تھلگ رہنا پسند کرے گا۔ ان چیزوں کے ساتھ وہ بات بھی ہو جس کا تذکرہ کر رہا ہوں تو پھر یقین کر لو کہ مالیخولیا ہے۔ مریض اپنی آنکھوں کو اچھی طرح نہ کھول سکے گا۔ ایسا لگے گا جیسے اسے رتوندھی ہو گئی ہے۔ آنکھیں چھوٹی معلوم ہوں گی۔ ہونٹ موٹے ہوں گے۔ گندم گوں اور جسم پر بال کم ہوں گے۔ سینہ اور متصلہ اعضاء بڑے ہوں گے۔ اس کے نیچے شکم دبلا ہو گا۔ حرکت زور دار اور تیز ہو گی، توقف کرنے کی قدرت نہ ہو گی زبان میں ہکلا پن ہو گا۔ آواز باریک ہو گی۔ تیزی سے گفتگو کرے گا۔

تمام ہی مریضوں میں قے اور سیاہ کیموس والا اسہال نہ ہو گا، بلکہ اکثر مریضوں میں بلغم نمایاں ہو گا۔ استفراغ میں کوئی سیاہ چیز خارج ہو تو یہ جسم کے اندر اس چیز کے غلبہ اور کثرت کی علامت ہو گی۔ اس سے مرض میں تھوڑا افاقہ ہو گا۔ تاہم سیاہ خلط کے مقابلے میں جن مریضوں کو بلغم خارج ہو ان میں افاقہ زیادہ ہو گا۔ مریضوں کے اندر سیاہ خلط قے، براز، بول، زخمہائے جسم، بہق، کلف، خارش، سیلان بواسیر یا دوالی کے ذریعہ خارج ہو گی۔ مریضوں کو بالعموم دوالی عارض ہو جاتا ہے۔ جن مریضوں میں سیاہ خلط ظاہر نہیں ہوتی انکا علاج سب سے مشکل ہوتا ہے۔ بایں ہمہ گو بلغم کے اخراج سے افاقہ ہو جاتا ہے مگر سیاہ خلط کا غلبہ ہوتا ہے لہٰذا استفراغ میں اسی کا قصد کرنا چاہئے۔ کوئی ضروری نہیں ہے کہ جسم میں سوداء کی کثرت ہو تو مالیخولیا کا غلبہ بھی ہو۔ البتہ تمام خون کے اندر سوداء پھیلا ہوا ہو مثلاً پیشاب کا ثقل تہ نشین نہ ہوتا ہو تو (یہ مالیخولیا کے غلبہ کی علامت ہے) پیشاب کا ثقل تہ نشین ہو جائے تو خواہ بکثرت ہو مگر اس سے مالیخولیا نہیں ہوتا۔

خون سے جب یہ امتیاز کر لو کہ وہ کس طرح ظاہر جسم تک پہونچا ہے مثلاً خارش اور بہق اسود کے ذریعہ پہونچا ہو، یا کس طرح جسم سے خارج ہوا ہے۔ جیسا کہ پیشاب، سیاہ براز، کلائی طحال اور دوالی کے ذریعہ خارج ہوا ہو تو واضح رہے کہ ایسی صورت میں مریض کو مالیخولیا نہیں ہوتا۔ (روفس)

کیونکہ انتشار کی حالت میں دماغ سیاہ خون سے غذا حاصل کرنے کے لئے محتاج ہو جاتا ہے۔ لیکن دماغ سے سوداء کے دور رہنے پر دماغ کی تر غذا محفوظ رہتی ہے۔ (مؤلف)

یہی وجہ ہے کہ مالیخولیا موسم بہار میں سیاہ خون والوں کے اندر زیادہ ابھرتا ہے۔ کیونکہ موسم بہار کا حال یہ ہوتا ہے کہ اس میں اخلاط کے اندر ہیجان ہوتا ہے۔ اور خون چشموں کے پانی کی طرح کھولنے لگتا ہے۔ یہ اس حد تک گدلا ہو جاتا ہے کہ نیچے کی شئے اوپر آجاتی ہے۔ موسم بہار کے اندر خون کا حال کھولتے ہوئے عصارہ کے مانند ہو جاتا ہے۔ خون کے کچھ ایسے اوقات بھی ہیں جن میں وہ کھول کر گدلا ہو جاتا ہے۔ جس طرح چشمے متعینہ اوقات میں کھولتے اور گدلے ہو جاتے ہیں، نیچے کی چیزیں اوپر آجاتی ہیں۔ کثرت احتلام، دوار، کانوں کی بھنبھناہٹ اور سر کی گرانی اس مرض کی علامات ہیں، یہ ساری علامات ریاح اور ہیجان سوداء کے سبب ہوتی ہیں۔ سوداء کے ساتھ ریاح بھی ہوتی ہے۔ جیسا کہ تمام سرد چیزوں کے ساتھ ریاح موجود ہوا کرتی ہے۔ سرد چیزوں سے مراد جامد اشیاء نہیں ہیں۔ بلکہ وہ ہیں جن کے اندر بخارات کو لطیف کرنے کی حرارت موجود نہیں ہوتی۔ ان مریضوں کے اندر شہوت جماع بھی اس بات کی دلیل ہے کہ سوداء کے اندر بکثرت ریاح موجود ہے۔ باکمال طبیعتیں مالیخولیا کے لئے مستعد ہوتی ہیں، کیونکہ اس طرح کی طبیعتیں سریع الحرکتہ اور کثیر الفکر ہوا کرتی ہیں۔

ڈکاروں، قے اور پیٹ چلنے سے مالیخولیا کے مریضوں کا حال بہتر ہو جاتا ہے۔ (روفس)

شراسیفی (پسلیوں کے سروں والی) قسم میں ایسا ہوتا ہے، دیگر اقسام میں نہیں۔ روفس نے صرف اسی شراسیفی قسم کا تذکرہ کیا ہے۔ حیرت ہے کہ جالینوس نے یہ کیوں نہیں لکھا کہ روفس نے صرف اسی قسم کی ماہیت اور علاج کا تذکرہ کیا ہے۔ دیگر اقسام پر اس نے اپنا راہوار قلم نہیں دوڑایا ہے۔ (مؤلف)

علاج :

مریضوں کو افتیمون اور صبر کا مسہل دیں۔ کیونکہ ان دونوں دواؤں کو ایک ساتھ دینے سے اسہال میں نرمی ہوتی ہے۔ جس سے معدہ کو نفع پہونچتا ہے۔ اس کی ضرورت اس لئے ہوتی ہے کہ مریض سوء ہضم کے شکار ہوتے ہیں۔ ان دونوں دواؤں کے ذریعہ استفراغ کے بعد روزانہ ان میں سے تھوڑا تھوڑا دیتے رہیں نیز روزانہ ۲.۵ گرام عصارۂ افسنتین دیا

کریں۔ مذکورہ مسہل کا ناغہ نہ ہو، ایسی صورت میں مریضوں کو بکثرت نفخ ہوگا۔ نہ ان کے اندر خشکی پیدا ہوگی، ہضم عمدہ ہوگا، پیشاب جاری ہوگا۔ ایسے مریضوں کے لئے سب سے عمدہ تدبیر ہے۔ تھوڑی ریاضت کرائیں۔ عمدہ غذائیں دیں۔ تکان پیدا کرنے کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ مریض پیدل چلیں۔ جن مریضوں کا ہاضمہ خراب ہو وہ قبل از غذا حمام کریں۔ غذا سریع الہضم، تولید نفخ سے پرے اور ملین شکم ہو۔ شراب ابیض اعتدال کے ساتھ لیں۔ بوقت خواب کھٹے سرکہ کا جرعہ لیں۔ غذاؤں میں اس کا سالن استعمال کریں۔ اس سے جودت ہضم میں مدد ملے گی۔ بالخصوص جبکہ سرکہ عصلی ہو۔ ممکن ہو تو فصد کریں۔ بالخصوص بیماری کے آغاز میں، بعد ازاں جب قوت واپس آجائے تو شحم حنظل اور خربق سیاہ کے ذریعہ سوداء کا استفراغ کریں۔ ملین شکم اشیاء کا استعمال کسی دن ترک نہ کریں تاکہ شکم نرم رہے۔
اس سلسلہ میں افتیمون سب سے زیادہ مفید ہے۔ نیز پودینہ، اسارون اور ماء الجبن اور افسنتین کا مسلسل استعمال بھی مفید ہے۔ کیونکہ اس کے مسلسل استعمال سے بہت ساری مخلوقات صحت یاب ہو چکی ہیں، جو مریض معدہ کے کمزور ہوں انہیں قے ہرگز نہ کرائیں۔ انہیں سفید آٹے کی روٹی، مرغ اور بکری کے بچے کا گوشت اور چھوٹی مچھلیوں کی عمدہ اور لذیذ غذائیں دیں۔ کوشش کریں کہ ان مریضوں کے جسم شاداب رہیں۔ شاداب اور فربہ ہو جانے کے بعد بداخلاقی کے غار سے وہ نکل آئیں گے اور مکمل صحت ہو جائے گی۔ ان میں جو شراب نوشی کے متحمل ہوں انہیں اس کے سوا کسی اور علاج کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں وہ ساری باتیں موجود ہوتی ہیں۔ جن کی اس بیماری کے اندر ضرورت ہوا کرتی ہے۔ دور دراز کے اسفار مفید ہیں۔ کیونکہ اس سے مزاج میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ ہضم عمدہ ہوتا ہے اور افکار سے نجات مل جاتی ہے۔

مریضوں سے ظاہری سبب اور اختیار کی جانے والی تدابیر دریافت کریں۔ اور پھر علاج میں اس کے برعکس رویہ اختیار کریں۔ چنانچہ جو مریض تنگی حالت اور لطافت تدبیر کے باعث اس صورتِ حال سے دوچار ہوئے ہوں، ان کا بالضد علاج کرتے ہوئے وسیع تر تدابیر استعمال کریں۔ ایک مدت تک علاج میں ناغہ کریں۔ پھر دوبارہ شروع کریں۔ کیونکہ ایسا ہوگا کہ ناغہ والی مدت ہی میں مریض بیماری سے چھٹکارا پا جائے گا۔ مسلسل علاج سے طبیعت کمزور ہو جاتی ہے۔ ایسے مریضوں کے اندر بہق کا پیدا ہونا اس بات کی بہتر علامت ہے کہ سینہ اور خاص کر شکم اور پشت صحیح ہیں۔ اسی طرح جرب متقرح بھی عمدہ علامت ہے۔ مسلسل تحمید کے

ذریعہ پسلیوں کے سروں کو گرم رکھیں تاکہ ہضم عمدہ ہو اور نفخ جاتا رہے۔ محلل ریاح پانی جیسے طبیخ پودینہ و سداب کے ذریعہ نطول کریں۔ اس سے نفخ تحلیل ہوگا اور ہضم میں مدد ملے گی۔ بشرطیکہ یہ طبیخ زیتون کے ہمراہ ہو۔ زیتون سے تمریج کریں۔ طبیخ اگر پانی سے تیار کیا گیا ہو تو اس میں اون ڈبو کر شکم پر رکھیں۔

ایسے مریضوں پر مفشی ریاح (ریاح کو پھیلانے والے) تخموں سے تیار کردہ ضماد استعمال کریں تو جائز ہے۔ لیکن یہ شب میں رکھے جائیں۔ شکم پر روغن سوسن بھی ملیں۔ خیال رکھیں کہ شکم پر ہمیشہ کمبل پڑا رہے۔ اسے گرم رکھا جائے۔ شدت نفخ میں ضرورت ہو تو شکم پر پچھنے بھی لگائیں۔ خوشبوؤں سے مریضوں کو تقویت پہونچائیں علاج میں دور تک جانا ہو تو شکم پر خردل کا ضماد رکھیں۔ یہ عظیم النفع ہے، اس سے درد کا استیصال ہو جائے گا۔ خاص کر جبکہ وہ اپنے آخری مرحلہ میں ہو۔ برودت کی علامات کے وقت مادہ کا انصباب بعض اعضاء کی جانب ہوتا ہے۔ ایسا بہت ہوتا ہے۔ نتیجہ میں مریضوں کو فالج اور صرع ہو جاتا ہے۔ اس طرح کی کیفیت میں مقام اگر شریف ہو تو اسے تقویت پہونچائیں۔ اور مریض کے ذہن میں یہ بات نہ آنے دیں کہ اسے مالیخولیا ہو گیا ہے بلکہ یہ بتائیں کہ فقط سوء ہضم کا علاج ہو رہا ہے۔ مریض کے بکثرت خیالات کی تائید کریں۔ اسے افکار سے غافل کریں اور خوش و خرم رکھیں۔ (روفس)

یہ شخص مراقیہ کے سوا کسی اور چیز کا تذکرہ نہیں کر رہا ہے۔

موسم بہار میں جن لوگوں کے اندر مالیخولیا ابھرتا ہے ان کے دماغ میں فساد نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کی رگوں کا خون سوداوی ہوتا ہے۔ چنانچہ اس وقت خون کے اندر جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ حتی کہ وہ دماغ تک پہونچ جاتا ہے۔ (مؤلف)

مالیخولیا نام ہے "وسوسہ بلاحمی" کا۔ یہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ خود دماغ کے اندر سیاہ خلط ہوتی ہے یا پورے جسم کا خون سوداوی ہوتا ہے۔ تیسرا مراقی کہلاتا ہے۔ یہ جگر کے نالیوں کے اندر فلغمونی (ورم غلیظ جس کا مادہ صرف خون) سے پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ یہاں کا خون سوداوی ہو جاتا ہے۔ جس سے سوداوی ابخرات اٹھ کر سر تک پہونچتے ہیں۔ خوف، غم اور کسی بھی شئے سے ازحد شیفتگی اور بیماری کا لازمہ ہے۔ مریض بہ کثرت زمین کی جانب دیکھتے ہیں۔ گو بوڑھے ہوں مگر بال سیاہ ہوتے ہیں۔ (سرافیون)

یہ یبوست کی انتہا ہے۔ (مؤلف)

مراقیہ کے ساتھ کھٹی ڈکاریں، بہ کثرت تھوک، سوزش، قراقر شکم، دونوں شانوں

کے درمیان درد، قے، بلغمی مراری براز اور پردۂ مراق پر نفخ موجود ہوتا ہے۔

فصد اکحل اور فصد صافن سے ابتداء کریں خاص کر جبکہ مریض عورتیں اور وہ حضرات ہوں جن کا بواسیری خون رک گیا ہو۔ پھر مریضوں کو کچھ آرام دیں۔ آرام کے دنوں میں بھیڑ بکریوں کے بچوں اور چڑیوں کا گوشت دیں۔ بیگن، بند گوبھی، مسور، پرانے پنیر، گائے بیل کے گوشت اور نمکین اشیاء سے پرہیز کرائیں۔ مرطب غذائیں دیں اور شراب ابیض پلائیں، حرارت زیادہ موجود ہو تو سکنجبین سکری دیں۔ (سرافیون)

یہ محل نظر ہے۔ کیونکہ سرکہ کے مسلسل استعمال سے سوداء کی تولید ہوتی ہے۔ (مؤلف)

جب حرارت ہو تو سوداء کے مسہل میں مطبوخات ورنہ حبوب استعمال کریں۔ درمیان میں مریض کو آرام دیں۔ اور بہتر تدبیر اختیار کریں۔

مریض اگر محرورالمزاج اور کمزور ہوں تو ماءالجبن، افتیمون اور ہلیلہ سیاہ دیں۔ سوداء کا بکثرت استفراغ ہو تو دل کا حال معلوم کر لینے کے بعد اس جگہ کے لئے مناسب اور مفید ادویہ تجویز کریں۔ دل اگر گرم ہو تو خفقان حار میں استعمال کئے جانے والے سفوف اور حالت برعکس ہو تو برعکس تدبیر اختیار کریں۔ عرق گاؤزبان کے ساتھ ۵ گرام تریاق یا دواءالمسک دیں۔ دواء المسک اس بیماری میں عرق ترنجان کے ساتھ مؤثر ہے۔ مریض کو بے خوابی لاحق ہو تو سر کی ترطیب ترک نہ کریں۔ پہلی بار علاج کامیاب نہ ہو تو مریض کو ذرا آرام دیں۔ پھر مذکورہ بالا تدبیر دوبارہ یا تین بار اختیار کریں۔ کیونکہ یہ خلط ادویہ سے بمشکل متاثر ہوتی ہے۔ جسم کو مرطوب رکھیں۔ مسامات کشادہ کریں پھر مسہل بھی دیں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔ (سرافیون)

ان تمام مقامات پر جالینوس کی گفتگو صحیح اور صائب ہے۔ ان مریضوں کے لئے وہ حرارت سے مجتنب اور ترطیب کی جانب مائل ہے۔ اس خیال کی صحت پر اس سے بڑی اور کوئی دلیل نہیں ہے کہ یہ بیماری عورتوں، بچوں، باردالمزاج اور آختہ حضرات کو کم ہی ہوا کرتی ہے۔

مراقیہ کے سوا مالیخولیا کا جملہ علاج یہ ہے کہ فصد کھولیں، سوداء کا مسلسل مسہل دیں۔ خصوصیت سے جگر کی تبرید کریں۔ جذب کی صلاحیت بڑھانے کے لئے طحال کو تقویت دیں۔ بواسیری مسوں کو کھول دیں۔ حمام لازم کریں۔ شراب پلائیں اور نیند لائیں۔ خصوصیت سے جو مالیخولیا دماغ کے اندر ہوتا ہے اس کے لئے کثیرالمزاج شراب، شیریں پانی، سر کی ترطیب و تبرید ضروری ہے۔

مراقبہ:

مراقبہ میں قے، شراب، سوداء کی تولید، کم کرنے والی تدبیر یا اس کا استفراغ ضروری ہے تاکہ جذب کرنے کے لئے طحال کچھ پانہ سکے۔ اور نہ معدہ کی جانب کسی چیز کو دفع کر سکے۔ نیز فصد اسلیم ضروری ہے تاکہ طحال جذب کیلئے مشتاق ہو اور جو کچھ اس کے پاس ہو اسے محفوظ رکھ سکے۔ (مؤلف)

مالیخولیا کا علاج جلد کریں۔ کیونکہ دماغ کے سوء مزاج کے سبب سے بیماری لمبی ہو جائے تو یہ مستقل ہو جاتی ہے اور پھر صحت ہر گز نہیں ہوتی۔ مسہل دینے کی ضرورت پیش آئے تو پہلے چند دنوں تک حمام اور ماکولات و مشروبات کے ذریعہ مریضوں کو مرطوب کریں۔ پھر مسہل دیں۔ ایسی صورت میں بیماری پر قابو ہو گا۔ مسہل سے فائدہ ہو جائے تو فبہا ورنہ چند دنوں تک آرام دیں۔ مرطوب غذاؤں، ٹھنڈے حمام، آرام اور سکون کا انتظام کریں۔ پھر پہلے مسہل سے بھی زیادہ طاقتور مسہل دیں۔ حرارت، سوزش اور جلن کی علامات موجود ہوں تو ایارج فیقراء اور سقمونیا پلائیں۔ سقمونیا ۶ گرام اور ایارج فیقرا ۵۰ گرام۔ (اسکندر)

اس مقدار کا ایک تہائی کافی ہے۔ (مؤلف)

کبیر ایارجات اور طاقتور مسخن ادویہ سے اسہال ہر گز نہ لائیں۔ کیونکہ مریضوں میں اس سے حد درجہ جنون پیدا ہو جائے گا۔ خون جل جائے گا اور وہ حد درجہ یبوست اور حدت میں مبتلا ہو جائیں گے۔ ایسے مریضوں کا اسہال کے لئے سب سے عمدہ طریقہ یہ ہے کہ غیر مسخن دواؤں کا مسہل دیں۔ اسہال کے بعد مرطب غذاؤں کا قصد کریں۔ کیونکہ کچھ مریضوں کو میں نے فقط مرطب تدبیروں کے ذریعہ صحت یاب کر دیا ہے۔

اس بیماری میں سب سے مؤثر غذا آش جو، پھر چٹان والی مچھلی (سمک صخری (۱))، مرغ، خس، کامنی، ککڑی اور انگور ہے۔ مریض انجیر نہ کھائیں۔ تمام شیرینیاں ترک کر دیں۔ (اسکندر)

یہ محل نظر ہے۔ (مؤلف)

اسی طرح چرپری اور نمکین اشیاء مثلاً مری، خردل، پنیر بھی ممنوع ہے۔ مائی شراب (پانی ملی ہوئی شراب) پئیں۔ شیریں پانی کا حمام بے حد مفید ہے۔ اس سے کچھ اخلاط کے اندر

۱۔ سمک صخری۔ بحر الجواہر میں وارد ہے کہ سب سے عمدہ مچھلی چٹان والی ہوتی ہے جس کا چھلکا پتلا ہو اور تیز رواں پانی کے اندر پائی جائے۔ اسے کڑاہی، یا تندور یا پتھر پر بغیر آٹے کے بھون لیا گیا ہو۔

تعدیل پیدا ہوتی ہے۔ استفراغ بھی کریں، سر پر زیادہ گرم پانی نہیں بلکہ نیم گرم انڈیلیں۔ حمام کے بعد بنفشہ اور روغن گل کی تمریخ کریں۔ سر کو خطمی اور لعاب اسپغول سے دھوئیں۔ حمام سے نکلنے کے بعد پیاس معلوم ہو تو پانی تھوڑا تھوڑا پئیں۔ ظنون فاسدہ کے ازالہ کے لئے گفتگوؤں اور تدبیروں سے کام لیں۔ اس باب میں سپیروں اور اس طرح کے لوگوں کا کردار ادا کریں۔ زیادہ حرارت نہ ہو اور سوداء کی علامات ظاہر ہوں تو موسم گرما میں ماء الجبن اور موسم سرما میں ماء العسل کے ساتھ افتیمون کا مسہل دیں۔ ماء الجبن اور ماء العسل کی مقدار، قوطولی (۱) اور افتیمون اور ایارج فیقرا کی مقدار ۵ ۳۔ ۵ ۳ گرام ہو۔ بعد ازاں مریضوں کو کچھ دنوں تک آرام دیں۔ عرصہ راحت میں ترطیب پہونچانے کا اہتمام کریں۔ اس کے بعد دوبارہ مسہل دیں۔ یہ بھی ناکام ہو تو خربق اور حجر ارمنی کے بغیر چارہ نہیں۔

بزرگان قدیم خربق استعمال کرتے رہے ہیں مگر میں خربق پر حجر ارمنی کو ترجیح دیتا ہوں۔ کیونکہ یہ اپنا کام کئے بغیر نہیں رہتی۔ اس میں کوئی خطرہ بھی نہیں ہے۔ دھودیا جائے تو مسہل نہ دھویا جائے تو قے آور ہے۔ تاہم اگر چاہو کہ قے بالکل نہ ہو تو دو یا تین بار دھودیا کرو۔ اس کی تاثیر اس حد تک ہے کہ مریض چند ہی دنوں میں اس کا اثر محسوس کرنے لگتا ہے۔ مشروب کا وزن ۱۵ گرام زیادہ سے زیادہ ۱۶ گرام تک ہے۔ ضرورت ہو تو دوبارہ اسی کا مسہل دیں۔ کیونکہ اس سے تخونت پیدا ہوتی ہے نہ کوئی خراب کیفیت، نہ کسی طرح کی بدمزگی۔ اس کے ہمراہ ایارج بھی شامل کر دیتے ہیں۔ مگر میں اس کا مرکب اس طرح تیار کرتا ہوں۔

ایارج فیقرا ۲۰ گرام، افتیمون ۲۰ گرام، غاریقون ۶ گرام، سقمونیا ۱۰۵ گرام، دوسرے نسخہ کے مطابق ۲۰ گرام، قرنفل ۲۰ عدد، حجر ارمنی ۶ گرام، شربت گلاب و بہی، عرق برگ اترج میں سب کو ملا کر معجون بنالیں۔ مقدار خوراک ۲۱ گرام یہ معجون اخراج سوداء کے علاوہ معدہ کو تقویت دیتا ہے۔

اکثر وہ لوگ جن کو اسہال عارض ہوتے ہیں ان کو تشنج بھی ہوتا ہے جو ایسے تمام لوگوں میں یبوست کے غلبہ کی بنا پر ہوتا ہے چنانچہ جب کوئی ایسی بات ہو تو انہیں نیم گرم پانی پلایا جائے اور اسی میں بٹھائیں نیز شراب ممزوج میں روئی بھگو کر دی جائے اور انہیں ٹھنڈے پانی میں رب حصرم ملا کر پلائیں، ایسی حالت میں صاف ٹھنڈا پانی بھی بہت فائدہ کرتا ہے پھر ان لوگوں کو سلادیا جائے پھر ہلکے حمام میں داخل کیا جائے اور وہاں سے نکلنے پر غذا دی جائے۔

۱۔ قوطولی: ۸۰۰ گرام شراب، ۳۶۰ گرام زیتون اور ۵۲۰ گرام شہد۔

خردل، لہسن، نمک، بند گوبھی، مسور، جرجیر، بے چھنے آٹے کی روٹی، گائے بیل کے گوشت، پنیر، مری اور سیاہ شراب سے مریضوں کو پرہیز کرائیں۔ حمام اور مرطب غذاؤں میں اضافہ کریں۔ نقل و حرکت، سیر و تفریح، احباب اور رفقاء کے ساتھ زیادہ میل جول، شراب، شہد اور طرب و مستی کے مشغلوں میں مصروف رہنے کا حکم دیں۔ علاج کیے بعد دیگرے تکرار کریں۔ زیادہ گرم اور زیادہ سرد اوقات میں مریضوں کو آرام دیں یعنی علاج بند کر دیں۔ حتی کہ بہ توفیق الٰہی صحت یاب ہو جائیں۔ (اسکندر)

اس بیماری کے اندر تنہائی سے بڑھ کر خراب چیز کوئی اور نہیں ہے۔ للذا میرے خیال میں جو اطباء مریضوں کو تنہائی میں رکھتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں۔ مریض اپنے ہم عمروں ہی کے ساتھ نہ بیٹھیں۔ بلکہ ایسے دانشوروں کی صحبت میں بھی رہیں جو ان سے راست گفتگو کریں۔ نیز مریض گفتگو کے اندر غلطی کریں تو اس کی وہ اصلاح بھی کر سکیں۔ (مؤلف)

جسم پر سب سے پہلے خالص مرۂ حمراء غالب آتا ہے اس کے بعد مرۂ سوداء۔

سوداء کی تولید اس وقت ہوتی ہے جب حرارت بیحد بڑھ جاتی ہے۔ مراقی میں طحال کی حالت پر توجہ دیجائے۔ یا طحال پر پچھنے لگائے جائیں۔ تاکہ معدہ اور محمر لدویہ کی جانب وہ کوئی چیز روانہ نہ کر سکے۔ (جالینوس)

صبر مالیخولیا اور حدیث النفس کے لئے عمدہ ہے کیونکہ یہ سوداء کا مسہل ہے۔ (قہلمان)

ہمارا ایک مجرب جوشاندہ ہے۔

نسخہ حسب ذیل ہے:

کشمش ۴۰ ۴ گرام، ہلیلہ سیاہ ۱۲۵ گرام، سنا ۱۲۵ گرام، افتیمون ۱۲۵ گرام، خربق سیاہ ۳۸ گرام، مرماحور ۱۰ گرام، حرمل ۱۰ گرام، فاشرا ۱۰ گرام، کماشبرم ۱۰ گرام،

انگور کی لکڑی کی آنچ پر پکائیں۔ حتی کہ سرخی آجائے، پھر چھان کر پئیں۔ مسکن اور اخلاط سوداوی کا منقی ہے۔ اثر کم کرے تو حرمل کے وزن میں اضافہ کر دیں۔ (مؤلف)

مناسب یہ ہے کہ مالیخولیا کے مریضوں کو ماء الجبن کا مسہل دیں کیونکہ یہ مریض تیز دوا کا مسہل برداشت نہیں کرتے۔ خربق سیاہ کا مسہل مالیخولیا میں مفید ہے۔ (قہلمان)

معمول سے زیادہ انسان تفکرات کا احساس کرنے لگے تو سکنجبین کے ساتھ افتیمون بقدر طاقت پلائیں۔ مالیخولیا کے ساتھ بے خوابی اور اچھل کود بھی ہو تو امکان کی حد تک ترطیب کے ساتھ تبرید کریں۔ (اسحاق)

افسنتین کے ساتھ افتیمون ملا کر پلانے سے بکثرت مخلوقات صحت یاب ہو چکی ہیں۔

افتیمون تنہا بھی مفید ہے۔ اقحوان خشک پی لی جائے تو سوداء کے مریضوں کو نفع دیتا ہے۔ جیسا کہ افتیمون ۴ اگرام سکنجبین اور نمک کے ساتھ خشک استعمال کی جاتی ہے۔ حاشا کا اثر افتیمون سے قریب تر ہے۔ تخم بادروج اس شخص کے لئے مفید ہے جس کے جسم میں سوداء کی تولید ہوتی ہو۔ بادروج خود بھی مفید ہے۔ (ابو جریج)

سوداء کا اخراج بسفائج کا خاصہ ہے۔ مازریون اور دورہ والے پودے سوداء کا مسہل ہیں۔ (بدیغورس)

بھیڑ کے بچوں کا گوشت سوداء کے لئے بالخاصہ مفید ہے۔ حرمل سوداء کی بیماریوں میں مفید ہے۔ (بدیغورس وابن ماسویہ)

لبلاب (عشق پیچہ) میں پکائے ہوئے پرانے مرغ کا شوربہ، قرطم، چقندر اور حاشا سودا کا مسہل اور چوتھیا بخار کے لئے مناسب ہیں۔ الغرض ان سب کے لئے مفید ہیں جن کو خلط سیاہ سے دائمی طور پر تنقیہ بدن کی ضرورت ہوتی ہے۔

حب کا حسب ذیل نسخہ :

یہ خالصۃً سوداء کا اخراج کرتا اور اپنی قوت سے داء الکلب اور مالیخولیا کا ازالہ کر دیتا ہے ہلیلہ سیاہ ۱۵ گرام، افتیمون ۱۵ گرام، نمک ہندی ۴ گرام، بسفائج ۵ .۷ گرام، حجرارمنی ۵ .۷ گرام، غاریقون ۵ .۷ گرام، خربق سیاہ ۱۵ گرام، خوراک ۱۵ گرام

ہلیلہ کابلی سوداء میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

کندس منقی سوداء ہے۔ (بدیغورس)

ٹھنڈا پانی مریضان سوداء کے لئے عمدہ ہے۔ (روفس)

چوتھا باب

قوائے دماغی، نفس کے قوائے ثلاثہ، تخیل، فکر، ذکر ان کے مقویات و مضرات، دماغ اور ذہن کے لئے مضر اشیاء، سوء مزاج دماغ سے متعلق جملہ امور اور اس کی کمی و زیادتی، ذہن و عقل کے لئے مفید و مضر، اچھے اور برے خوابوں سے متعلق امور

ارخیجانس یادداشت کے خاتمہ کا علاج بے حد تسخین پہونچا کر حتی کہ چھینکوں اور دوائے خردل کے ذریعہ کیا کرتا تھا۔

یادداشت معطل یا کمزور ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دماغ کے اندر سوء مزاج بارد پیدا ہو گیا ہے۔ لہٰذا اسکی تسخین ضروری ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ اسے خشک یا تر کیا جائے۔ پیشتر کی گئی تدبیروں، ناک سے بہنے والی رطوبتوں اور نیند کو دیکھا جائے گا۔ اگر یہ

زائد ہوں گی تو مذکورہ بالا تدبیر کے ساتھ یبوست اور کم ہوں تو رطوبت پیدا کی جائے گی۔ معتدل ہوں گی تو صرف تسخین سے کام لیا جائے گا۔ نہ خشکی پیدا کی جائے گی نہ تری۔ ایک کسان اور ایک فلسفی کو یادداشت کے اندر کمی عارض ہو گئی تھی۔ ماضی میں دونوں کی تدبیریں لطیف تھیں۔ چنانچہ خشکی پیدا کرنے والی چیزوں سے یہ اذیت محسوس کرتے تھے مگر مسخن اور مرطب تدبیروں سے انہیں فائدہ ہوتا تھا۔

اخلاط عقل (خرابیٔ عقل) کی تمام قسمیں تین ہیں۔ (۱) حس فاسد ہو جائے مگر فہم صحیح ہو۔ مثلاً کوئی شخص اپنے کپڑوں پر انجیر اور زیتون دیکھنے لگے۔ اس کے تخیل میں ایسی اشیاء آنے لگیں جنکی کوئی حقیقت نہ ہو۔ مگر پہچان صحیح ہو۔ مثلاً وہ شخص جو اپنے گھر کے اندر دن رات بانسری بجانے والوں کو دیکھتا اور سنتا تھا۔ (۲) حس صحیح ہو اور فکر فاسد ہو جائے۔ مثلاً وہ شخص جس نے کوٹھے سے اون کا بستر اور وہ تمام برتن پھینک دیئے جو وہاں موجود تھے۔ اس شخص کا تخیل صحیح تھا۔ کیونکہ وہ ہر ایک کا نام لے کر اس کا قصد کرتا تھا۔ بایں ہمہ وہ یہ نہ سمجھتا تھا کہ ان چیزوں کو اسے نیچے نہیں پھینکنا چاہیے۔

(مصنف : جن لوگوں کی عقلیں خراب ہوتی ہیں وہ سب کلام میں خرابی پیدا کرتے ہیں، مفرد اسماء کے اندر نہیں۔)

(۳) دونوں چیزیں فاسد ہوں۔

(مصنف : یہ مشکل ہے۔ الأعضاء الآلمہ کے تیسرے مقالہ اور اس کے جامع کلمات سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔)

ذہن خراب ہو تو اسے علامت سمجھو سوء مزاج اور دماغ حار کی اور نفسانی افعال معطل اور حس و حرکت موقوف ہو جائے تو یہ دلیل ہے سوء مزاج بارد کی۔ (جالینوس)

مناسب یہ ہے کہ موقوفی حس و حرکت سے برودت دماغ، بے خوابی سے یبوست دماغ، خواب و نیند سے رطوبت دماغ، بے خوابی کے ساتھ خرابی عقل سے حرارت و یبوست دماغ، نیند کے ساتھ حرکتوں کے معطل ہونے سے برودت و رطوبت دماغ، نیند کے ساتھ اختلاط عقل سے حرارت و رطوبت دماغ، بے خوابی و تعطل حرکت سے برودت و یبوست دماغ سمجھا جائے۔ (مؤلف)

مذکورہ بالا قسمیں مادہ کے بغیر ہوں تو ناک، تالو، کان سے کوئی چیز نہ بہے گی۔ اور مادہ کے ہمراہ ہوں تو مراری یا بلغمی اخلاط جاری ہوں گے۔

یادداشت کی کمی اور اس کا تعطل ہمیشہ برودت کے باعث ہوا کرتا ہے۔ البتہ یہ کیفیت اگر نیند کے ساتھ ہے تو برودت کے ساتھ رطوبت اور بے خوابی کے ساتھ ہے تو اس کے ساتھ یبوست ہو گی۔

شراب ذہن کے لئے خراب ہے۔ (جالینوس)

ذہن میں تیزی اور قوت بیداری اور لطافت تدبیر سے پیدا ہوتی ہے، نیند اور شکم پری سے نہیں لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ غلیظ جسم کے لطیف ذہن پیدا نہیں ہو سکتا۔ (بولس)

جو شخص حفظ کا عادی ہوتا ہے اس پر اسے زیادہ قدرت ہوتی ہے۔ کیونکہ حفظ ذہن کے لئے بمنزلہ ریاضت ہے۔ جس طرح کوئی شخص جسمانی ورزش کا عادی ہوتا ہے تو ریاضت پر اسے زیادہ قدرت ہوتی ہے۔ اسی طرح جو شخص اپنی کسی نفسانی قوت کو فعل میں لانے کی ریاضت کرتا ہے تو دیگر قوائے نفسانی کے مقابلہ میں وہ قوت فعل میں افضل ہو جاتی ہے۔

رطوبت نفس کو بلید مگر یبوست تیز کر دیتی ہے۔ اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے بس اتنا کافی ہے کہ فہم میں ملائکہ کے رتبہ سے انسان کو گرانے والی یہی رطوبت ہے۔ کیونکہ نفس کا تعلق جوہر مرطوب سے ہو گیا ہے زیادہ غلیظ اور زیادہ گرم خون طاقت اور ثبات زیادہ پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح زیادہ لطیف اور زیادہ ٹھنڈا خون حس و فہم کی صلاحیت زیادہ پیدا کرتا ہے (جالینوس)

یہ محل نظر ہے۔ (مؤلف)

کمی خون فہم میں زیادہ مددگار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ تمام حیوانات جن میں خون نہیں ہوتا وہ خون والوں سے زیادہ فہیم ہوتے ہیں۔ خون والوں میں وہ بھی ہوتے ہیں جن کا خون بارد لطیف ہوتا ہے یہ برعکس سے زیادہ فہیم ہوا کرتے ہیں۔ ان سب میں افضل وہ ہیں جن کا خون گرم، لطیف اور صاف ہوتا ہے کیونکہ فہم میں وہ سب سے افضل ہوتے ہیں۔ (جالینوس)

یہاں تضاد ہے لہٰذا نگاہ میں رکھیں۔ (مؤلف)

جس حیوان کا خون زیادہ رقیق اور لطیف ہوتا ہے اس کی حس زیادہ تیز ہوتی ہے۔ (جالینوس)

غذا بہ اندازہ دینے کا فلاسفہ اطباء نے اس لئے حکم دیا ہے تاکہ جسم میں خون کی زیادتی نہ ہو کیونکہ جسمانی رطوبت کی کثرت سے فہم رخصت ہو جاتا ہے۔ اس حقیقت پر بارہا یہ دلیل دی گئی ہے کہ جس شخص کی رطوبت زیادہ ہوئی اس پر کسل مندی اور بلادت طاری ہو کر رہی، کثرت سے نیند آئی اور ایسے امراض کی وہ آماجگاہ بن گیا جن کی موجودگی میں ذہنی حس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ دماغ جب بھی مرطوب ہو گا ذہن برباد ہو گا۔ جیسا کہ مدہوشی کی حالت

میں دیکھا جا سکتا ہے۔ (طمساوس)

یبوست سے نفس کی حرکتیں شدید تر اور تیز تر ہو جاتی ہیں۔ جن حضرات پر یبوست غالب ہوتی ہے ان کے عجیب و غریب حالات سے دھوکہ نہ ہو، یہ دراصل نفس کی وہ حرکتیں ہیں جو سرعت میں طبعی حالت سے متجاوز ہو جاتی ہیں۔ یبوست ذہن کے لئے مضر ہے، ایسا نہیں ہے بلکہ ذہانت میں وہ ہمیشہ اضافہ کرتی ہے۔ تاہم ہمارے نزدیک متعینہ حد سے غالب یبوست کے تجاوز کر جانے کے بعد افعال نفسانی کی ایک قسم ایسی بھی ہے جو حد سے زیادہ ہو جانے پر محتاج علاج ہے۔ (مؤلف)

دماغ کا سوء مزاج مفرد وسوسہ پیدا کرتا ہے۔ اگر یہ یبوست کے ساتھ ہو تو اسی کے ساتھ بے خوابی کی حالت بھی طاری ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یبوست سے بے خوابی اور رطوبت سے نیند کا خصوصی تعلق ہے۔ باقی دماغ کی مفرد برودت بلادت پیدا کرتی ہے۔ اگر یہ کیفیت رطوبت کے ساتھ بھی ہو تو خواب گراں پیدا کرتی ہے۔ حار رطب مزاج ایسی بے خوابی لاتا ہے جس میں وسوسہ اور خواب بھی شامل ہوتا ہے۔ سوء مزاج بارد یابس سے جسم کی حرکت معدوم ہو جاتی ہے۔ مریض بس ٹکٹکی باندھے رہتا ہے۔ اسی کو قاطوحس (جمود) کہتے ہیں۔

وہ امراض جن کے اندر فکر و ذکر کمزور ہو جاتے ہیں ان میں مفید یہ ہے کہ مریض ایسی چیزیں دیکھتا اور سنتا رہے جو اسے شدید غم میں مبتلا کر دیں۔ یا اس کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو جائے، اس سے فکر واپس آ سکے گی۔

افیون، میعہ سائلہ اور زعفران دماغ کے لئے مضر ہیں، ان سے سر کے اندر گرانی اور مدہوشی جیسی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ یہی حال ان تمام غذاؤں کا ہے جن کے استعمال کے بعد سدر اور گرانی سر کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ ساری چیزیں دماغ کے لئے خراب ہیں، فم معدہ کے حق میں جو اشیاء مضر ہیں وہ اشتراک کے طور پر دماغ کیلئے بھی مضر ہیں۔ (جالینوس)

میرا تجربہ ہے کہ خرابیٔ عقل اور دماغ کے جملہ امراض باردہ میں اس سے بہتر علاج اور کوئی نہیں ہے کہ مریض کو روزانہ شادریطوس ۵۰۰ ملی گرام صبح و شام تیس دن تک دیا جائے۔ اس سے مریض بالکلیہ صحت یاب ہو جائے گا۔ فالج میں بھی یہ بے حد مفید ہے۔ (یہودی)

زوال حفظ کی ایک قسم یبوست سے پیدا ہوتی ہے۔ البتہ یہ زیادہ تر رطوبت کے باعث لاحق ہوتی ہے

حفظ کے لئے حسب ذیل نسخہ مفید ہے:

کندر ۱۰۵ گرام، فلفل ۳۵ گرام کوٹ پیس کر اس کا سفوف روزانہ نہار منہ

۵. ۴ گرام سے ۹ گرام تک چالیس دن استعمال کریں۔ اس کے بعد وج گائے کے گھی میں شامل کر کے ۴۰ دن جو کے اندر مدفون رکھیں۔ بعد ازاں اس پر شہد اتنا ڈالیں کہ دوا ڈھک جائے۔ اسے بھی بیس دن جو کے اندر مدفون رکھیں۔ پھر ایک قطعہ روزانہ کھائیں۔ زوال حفظ کے لئے یہ عجیب و غریب ہے۔ (طبری)

وج کا مربہ جو شہد میں تیار کیا گیا ہو اور جس میں چکنائی نہ ہو استعمال کریں

حفظ کے لئے حسب ذیل معجون بے حد مفید ہے:

کندر ۷۵ اگرام، فلفل ۳۵ گرام، وج ۳۵ گرام، سعد ۷۰ گرام، ہلیلہ سیاہ ۷۰ گرام، زنجبیل ۷۰ گرام، شہد بلادر ۳۵ گرام، شہد تمام ادویہ کے ہم وزن (طبری)

یہ معجون برودت ذہن کو درست اور طبیعت کو خوشگوار رکھتا ہے۔ (شرک)

بے خوابی و نسیان اور خاص کر زوال ذہن کا علاج (معجون) بلادری اور مخرج بلغم غرغروں سے کریں۔ بیماری اگر پرانی ہو تو مریض کے رخساروں اور گدی کو داغ دیں۔ فساد دماغی کے تمام اقسام کسی مادہ کے تحت ہوں تو اس مادہ کا استفراغ کر دیں، اور بغیر کسی مادہ کے ہوں تو علاج بالضد کا اصول اختیار کریں۔ (اہرن)

دماغ کی کمی سے بھی دماغی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے بوڑھوں کی عقلیں کم ہو جاتی ہیں کیونکہ دماغ اور گودہ دونوں عمر دراز اور ولادت سے بے فیض حیوانوں کے اندر کم ہو جاتے ہیں۔ سب سے وافر دماغ والے وہ حیوان ہوتے ہیں جن کی عمریں ولادت سے قریب تر ہوتی ہیں۔

دماغ کی کمی سے جو بیماریاں لاحق ہوتی ہیں ان کی علامت یہ ہے کہ سوء مزاج کی علامات مفقود ہوتی ہیں اور عقل میں کمی ہوتی ہے جیسا کہ زیادہ تر بوڑھوں کے اندر دیکھا جاتا ہے۔

دماغ اور ہڈیوں کا گودہ کم کر دینے والی چیزوں میں تکان، لطیف غذائیں، جماع اور بے خوابی شامل ہیں۔ ان کے برعکس آشیاء اضافہ کرتی ہیں، حمام، شکر کے ساتھ، لبوب، فالودہ اور اسی طرح کے لذیذ کثیر الغذا ماکولات اضافہ کرتے ہیں۔ بندق اور بادام خاص کر شکر کے ساتھ استعمال کئے جائیں تو اضافہ دماغ کے موجب ہیں۔ (مؤلف)

خردل کا کھانا اور جند بید ستر کے ساتھ سر کے پچھلے حصہ پر اس کا طلاء کرنا نسیان میں مفید ہے۔ پیاز کا بکثرت مسلسل استعمال عقل کو فاسد کرتا ہے اور نسیان کا موجب ہے، نسیان کے مریض کو روزانہ نہار منہ ۵. ۳ گرام بلادر ہمراہ آب گرم لینا لازم کریں۔ غذا میں

چڑیوں کے خشک ہلکے کم چکنائی والے گوشت جیسے گوریوں فاختاؤں، چنڈولوں اور چکوروں کے گوشت دیں۔ پینے میں ماء العسل دیں۔ (ابن ماسویہ)

دماغ کے پچھلے بطن کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے تو حافظہ فاسد ہو جاتا ہے۔ رطوبت کے باعث یہ فساد ہو تو اس کے ساتھ نیند اور بہ کثرت خواب نیز ناک اور منہ سے سیلان رطوبت ہوگا۔ برعکس حالت میں برعکس علامات ظاہر ہوں گی۔ رطوبت کے باعث فساد کے اندر لطافت پیدا کرنے والی تدبیر، جودت ہضم، اور روشن مقام پر بیٹھنے کا اہتمام کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ تحلیل واقع ہو سکے۔ (ابن سرابیون)

یہ جگہ خشک ہونی چاہئے۔ (مؤلف)

جند بیدستر اور اسطوخودوس وغیرہ کے ساتھ ایارج اور شحم کا مسہل دیں۔ بہ کثرت استفراغ کر دینے کے بعد بلادر دیں۔ سر کو اتنا رگڑیں کہ سرخ ہو جائے۔ پھر اس پر خردل، صمغ سداب، جند بیدستر اور صمغ ماذریون کا ضماد رکھیں۔ اور پرانے زیتون ارو نطرون کے ذریعہ اس کی مالش کریں۔ غرور وعطوس استعمال کریں۔ مشک، جوزبوا، اور مرزنجوش سونگھائیں۔ برودت اور یبوست سے ذاکرہ فاسد ہو گیا ہو تو روغن خیری اور روغنِ سوسن سے سر کی مالش کریں۔ شراب ریحانی (خالص) پلائیں، نطول کریں۔ غذا میں سخونت کے ساتھ رطوبت پیدا کرنے والی چیزیں دیں۔ شراب پلائیں۔ مسخن ومرطب اشیاء کے ذریعہ سر پر بہ کثرت نطول کریں۔ (ابن سرابیون)

انسان دیگر حیوانات کے مقابلہ میں زیادہ فہم رکھتا ہے کیونکہ اس کی روح لطیف تر ہوتی ہے۔ (ارسطو)

روح لطیف تر اس لئے کہ خون لطیف تر ہوتا ہے (مؤلف)

ذہن کے لئے مضر اور مفید مفرد ادویہ:

دھنیا ذہن کو بگاڑ دیتا ہے، لہٰذا اسکے کثرت استعمال سے پرہیز کریں۔ کندر کا بکثرت استعمال تندرستوں کو متحیر کر دیتا ہے۔ باقلا کھانے والوں کو خراب احلام عارض ہوتے ہیں۔ اسی طرح مسور اور بند گوبھی اور گندنا اور لوبھیا بھی اپنا اثر رکھتے ہیں۔ پیاز کا کثرت استعمال کھانے والے کو لیثرغس میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (دیسقوریدس وجالینوس)

پیاز کا کثرت استعمال عقل کو فاسد کر دیتا ہے۔ (خوز)

باقلا فکر کو کمزور اور سچے خوابوں کو روک دیتا ہے کیونکہ اس سے بکثرت ریاح پیدا ہوتی ہے۔ (یوینوس)

زعفران ذہن کیلئے خراب ہے۔ اس کے کثرت استعمال سے خون جل جاتا ہے۔ کندر خون کو جلاتا ہے حافظہ کیلئے یہ عمدہ ہے۔ مولی کھائی جائے تو حواس میں لطافت پیدا ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

ایور ایک ایرانی دوا ہے جو عقل و ذہن کو تیز کرتی ہے اور اسی نام سے معروف ہے۔ اقدر ایک کرمانی دوا ہے جس کی خاصیت ہے ذہن کو تیز تر کر دینا۔ (ماسرجویہ)

بلادر اپنی خاصیت سے نسیان کو زائل کر دیتی ہے مگر اسے پینے والے کے لئے وسوسہ کا اندیشہ ہے۔ گاہ اس سے جذام اور برص عارض ہو جاتا ہے۔ مقدار : ۲ گرام (خوز۔ ابن ماسویہ، ابو جریج، قہلمان)

مرغ کا گوشت عقل میں اضافہ کرتا ہے۔ (خوز)

ہلیلہ سیاہ ذہن اور حافظہ میں اضافہ، حواس کو طاقتور اور بے خوابی اور فقدان ذہانت کا ازالہ کرتا ہے (چرک ہندی)

زنجبیل حافظہ کیلئے عمدہ شئے ہے۔ (ابن ماسویہ)

۵ . ۷ گرام کندر پانی میں ڈال کر روزانہ پیا جائے تو حافظہ اور ذہانت میں اضافہ ہوگا اور کثرتِ نسیان کا ازالہ ہوگا۔ البتہ اس سے جلن، دردسر اور حرقت دم پیدا ہوتی ہے۔ (ابوجریج)

کندر ذہن کو تیز اور اس میں اضافہ کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

زنجبیل ذہن کو تیز کرتی ہے۔ (سند ہشار)

سعد عقل میں اضافہ کرتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

مشک مقوی دماغ اور مجفف دماغ ہے۔ (ماسرجویہ)

نشارۂ عاج (ہاتھی دانت کا برادہ) صحت حفظ میں اضافہ کرتا ہے۔ (روفس)

شراب کا کثرت استعمال فکر کو فاسد، بلید، کم اور مکدر کر دیتا ہے۔ (جالینوس)

عسل البلادر ۲ گرام کے پینے سے حافظہ درست ہوتا ہے، اگر ۱۵ گرام استعمال کیا جائے تو مہلک ہے۔ (ابن بطریق)

صحت جسم کے باوجود لاحق ہو جانے والا نسیان علامت ہے صرع او سکتہ کی۔ لہٰذا مریضوں کو تسخین پہونچائی جائے اور لطافت تدبیر سے کام لیا جائے۔ ماء العسل استعمال کریں۔

جودت ہضم حافظہ کے لئے عمدہ ہے۔ مدہوشی، امتلاء، جنوبی ہوا کا چلنا اور وہ تمام چیزیں جو سر کے اندر امتلاء پیدا کر دیں سر کے لئے خراب ہیں۔ خشک مزاج حافظہ کے لئے سب سے موزوں ہے۔ بارد مزاج موافق نہیں ہوتا۔ لہٰذا ذہن تیز کرنا چاہو تو جسم کو حرارت اور یبوست کی جانب بتدریج مائل کرو۔ افراط سے کام نہ لو ورنہ آدمی کو بیمار کر دو گے۔ رطوبت سے اندیشہ رکھنا مناسب نہیں ہے۔ اس کے لئے تدبیر صرف اسی قدر کی جائے کہ فضلات کم ہو جائیں۔ کیونکہ رطوبت کا اندیشہ ہو گا۔ اور جسم کے اندر اس کی قلت ہو جائے گی تو اس کے نتیجہ میں مزاج بارد ہو جائے گا۔ یہ ذاکرہ کے لئے اور بچوں کے حق میں ناموافق ہو گا۔ بچوں کا مزاج اگر مرطوب ہو تو جودتِ فکر اور جودت حفظ کے لئے انہیں کاموں میں مصروف اور تعلیم میں منہمک رکھیں۔ کیونکہ تعلیمی انہماک سے ان کے مزاج ہلکے ہوں گے۔ تاہم ان کا حافظہ مردوں کی طرح قائم نہیں رہتا۔ جس شخص کا ذہن تیز کرنا چاہو تو یہ مناسب نہیں کہ اس سے طاقتور ریاضت کرائیں۔ نہ ایسی ریاضت کرائیں جس سے سر میں تکان پیدا ہو جائے۔ کیونکہ شدید ریاضت بکثرت غذا کی طالب ہوتی ہے۔ ایسا اس لئے ہے کہ جسم سے بہ کثرت تحلل واقع ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ریاضت سے رطوبتیں پیدا ہوتی ہیں جو سر تک پہونچتی ہیں۔ چہل قدمی مفید ہے۔ ہاتھوں کو ہلانا وغیرہ بھی مفید ہے۔ گرم یا سرد پانی سے بکثرت غسل کرنا ناموافق ہے۔ کیونکہ ٹھنڈا پانی جسم کو سن کر دیتا ہے۔ اور حواس کو نقصان پہونچاتا ہے۔ گرم پانی اعصاب کو ڈھیلا اور ذاکرہ کو زیادہ کمزور کر دیتا ہے۔ فی الجملہ ملطف تدابیر موافق ہوتی ہیں۔ امتلائی کیفیت میں قے کرادیں۔ اس کے بعد دو دنوں تک غذا ہلکی دیں۔ خواب آور غذائیں مثلاً خس اور خشخاش اور وہ غذائیں جن سے بکثرت بخارات اٹھتے ہوں۔ مثلاً لہسن، پیاز اور بندگو بھی ترک کر دیں۔ استعمال کرنا بھی ہو تو تھوڑی مقدار میں استعمال کریں۔ اعتدال کے ساتھ شراب نوشی اس باب میں پانی سے زیادہ موزوں ہے۔ کیونکہ معتدل شراب نوشی طبیعت میں خوشگواری دل میں حکمت سے محبوبیت اور اس کے اندر عمدہ حرکت اور اچھی یادداشت پیدا کرتی ہے۔ اس نوعیت کا شراب نوش چیزوں کو سرعت کے ساتھ سمجھ لیتا ہے اور بھولنے کے بعد اس کی یاد واپس آجاتی ہے۔

بکثرت پانی پینا خراب ہے۔ کیونکہ یہ تبرید اور ترطیب پیدا کرتا ہے۔ جس سے نسیان زیادہ ہونے لگتا ہے۔ دن کو زیادہ نہ سوئے خاص کر شکم پر ہونے کی حالت میں۔ الغرض کثرت سے سونا اس باب میں خراب ہے۔ کیونکہ اس سے گرانی اور کسل مندی لاحق ہوتی

ہے۔ حد سے زیادہ بے خوابی اور جماع نسیان پیدا کرتے ہیں۔ اور مستحکم فکر کو تحلیل کر دیتے ہیں، درس کا عادی ہونا نہایت عمدہ معاون ہے۔ اس سے نفس کے اندر ذاکرہ واپس آجاتا ہے۔ نشارۂ عاج (برادۂ دندان فیل) پینا حافظ کے لئے مددگار ہے۔ قثاء الحمار کے ذریعہ مسہل، غرور اور بلغم کے لئے تیز قسم کے عطوس کی تاثیر بھی یہی ہے۔ (روفس)

پانچواں باب

عطوس، سعوط اور شموم کے ذریعہ تنقیۂ سر، مفتح سدد دماغ، منافع عطاس، بھپارہ کے طبیخ، اس طبیخ سے نکل جانے والے اخلاطِ غلیظہ اور ناک کے ذریعہ صاف ہونے والی رطوبات، کثرت عطاس کا ازالہ، غرور، مضوغ اور اشک آوری کے ذریعہ سر کا تنقیہ، نیز تالو اور زبان کی جڑ کو صاف اور خشک کرنے والی چیزیں، غرغرے اور مضوغات وغیرہ، ان کے منافع اور دماغ کے جملہ امراضِ عارضہ

اناغالس کا عصارہ بطور سعوط استعمال کیا جائے تو سر کا تنقیہ کر دیتا ہے۔ (دیسقوریدوس)
عصارۂ اناغالس نتھنوں سے دماغ کا تنقیہ کرتا ہے۔ (جالینوس)

حب بلسان سے سر کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ آب پیاز کا بطور سعوط استعمال سر کا تنقیہ کرتا ہے۔ جند بید ستر کندس اور بیج کرفس جنگلی خشک ہونے کے بعد کوٹ کر سونگھنے سے چھینک آتی ہے۔ (بدیغورس)

عصارۂ کرنب کا سعوط سر کا تنقیہ کر دیتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

خشک کلبیج کو گھس کر اس کا پانی سونگھنے سے چھینک آجاتی ہے جیسا کہ تمام طاقتور مسخن دواؤں کی تاثیر ہے۔ آب لبلاب کا سعوط سر کا تنقیہ کرتا ہے۔ (دیسقوریدوس وجالینوس)

عصارۂ ماميران بطور سعوط استعمال کیا جائے تو نتھنوں کے ذریعہ دماغی فضلات خارج ہوتے ہیں۔ کیونکہ بیحد گرم ہوتا ہے۔ (جالینوس)

ایرسا کو اچھی طرح کوٹ کر سونگھا جائے تو چھینک آکر سر کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ عصارۂ چقندر کو ماء العسل کے ساتھ بطور سعوط استعمال کرنے سے سر کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

جالینوس کہتا ہے کہ آب چقندر کا سعوط دماغ کے فضلوں کو نتھنوں کی راہ خارج کر دیتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

مذکورہ دوا کا سعوط سر کو غلیظ رطوبت سے صاف کر دیتا ہے۔ فلنجمشک (۱) (رام تلسی) دماغ کے اندر پیدا ہو جانے والے سدوں کو کھول دیتا ہے۔ اس کے تنقیہ کیلئے بخور مریم کو شہد میں ملا کر سعوط کریں۔ (ابن ماسویہ)

جالینوس کا قول ہے کہ بخور مریم کا سعوط منقی دماغ ہے، قلقند پانی میں حل کر کے قطور کیا جائے تو نتھنوں کی راہ سر کا تنقیہ ہونے لگتا ہے۔ دودھ کے ساتھ نتھنوں پر عصارۂ قثاء الحمار کے لطوخ سے بکثرت فضلات کا اخراج ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

عصارۂ سماق بری وبستانی کا سعوط سر کا تنقیہ کرتا ہے۔ (بولس)

عصارہ سماق منقی دماغ ہے کیونکہ جاذب ہے۔ (جالینوس)

خردل کوٹ کر سونگھا جائے تو چھینک آئے گی اور دماغ صاف ہو جائے گا۔ عصارۂ خیری کا سعوط سر کے لئے نافع ہے۔ (دیسقوریدوس)

عصارۂ خیری سر میں پیدا شدہ سدوں کو کھول دیتا ہے۔ اس کا سعوط سر کا تنقیہ کرتا ہے۔

خربق سفید سے چھینک بہ کثرت آتی ہے۔

کندس سونگھا اور ناک میں ڈالا جائے تو منقی دماغ ہے۔ یہی اثر فلفل، دار فلفل اور

۱۔ فلنجمشک غالباً فرنجمشک ہے جس کو ہندی میں رام تلسی کہتے ہیں۔

خردل کا بھی ہے صبر کو گھس کر یا رگڑ کر سونگھنے کا بھی یہی اثر ہے۔ شحم حنظل کی بھی یہی تاثیر ہے۔ آب چقندر نچوڑ کر سعوط کرنا، آب پیاز سونگھنا یا تھوڑا بطور قطور استعمال کرنا، طبیخ زیرہ اور خود زیرہ کا سونگھنا اور ناک میں ڈالنا، آب پودینہ کو ہی کا سعوط، آب قثاء الحمار اور روغن غار کو ناک میں لینا، روغن سوسن، روغن بادام تلخ، سہاگہ، حرف، روغن انجرہ، خربق سیاہ، سوسن، فربیون، آب پودینہ نہری، آب پودینہ اور جند بید ستر کا شموم و سعوط منقی دماغ ہے۔ جبکہ یہ غلیظ لیسدار اخلاط کا اخراج کردیتے ہیں۔ (ابن ماسویہ)

امتلاء سر اور سدر کے لئے نافع، مجفف دماغ اور مخرج ریاح عطوس کا ایک نسخہ حسب ذیل ہے:

ایارج فیقرا ۱ گرام، کندس ۲ گرام، شحم حنظل ۵۔۷ گرام، شونیز ۵۔۷ گرام، مرارۂ کرکی ۵۰ گرام، (سارس کا پتہ) مشک ۵۰ گرام، کافور ۵۰ گرام، مرزنجوش خشک ۵۔۳ گرام، بطور نفوخ استعمال کریں۔

سعوط کی دوائیں:

ماميران، مسور، مر، مرارے، صغیات، حبوب، گرم یا سرد روغنیات بقدر ضرورت، آب شبابک۔

منقی دماغ دوائیں:

دودھارے پودوں کے دودھ، آب چقندر، کندس، صبر، سعوط کی دواؤں میں افیون، فربیون، حلتیت، جند بید ستر، مر، دودھ، مرزنجوش، حضض (رسوت) زعفران، جاؤشیر، اور معیہ سائلہ شامل ہیں۔ (مؤلف)

لقوہ، فالج، سکتہ، اور صرع کیلئے عطوس کا ایک مفید اور منقی دماغ نسخہ:

کندس، فلفل، جند بید ستر، سداب جنگلی، حرمل، صبر، شونیز چھان کر ناک کے اندر بطور نفوخ استعمال کریں۔

حسب ذیل نسخہ ثقل راس بلغمی اور ریاح میں مفید ہے:

شحم حنظل، فلفل، کندس، اسطوخودوس، جند بید ستر، یہ طاقتور نسخہ ہے۔

لقوہ، استرخاء ریاح اور گرانئ سر کے لئے نسخہ:

فلفل، دار فلفل، کندس، زنجبیل، برگ سداب، عاقر قرحا، مویز، صبر، جند بید ستر، صعتر

فارسی، بطور نفوخ استعمال کریں۔ (عبدوس)

لقوہ، فالج، سکتہ، بے خوابی اور صرع میں مفید اور نہایت حیرت انگیز اور طاقتور نفوخ کا نسخہ :

فلفل، جند بید ستر، سداب خشک، صبر، خردل، شونیز ہم وزن،

کندس ان دواؤں کے برابر اچھی طرح پیس کر ناک میں تھوڑا نفوخ کریں۔ یہ عجیب الاثر اور طاقتور ہے۔ (اشلیمن)

چھینک سے سینہ، دماغ اور نتھوں کا تنقیہ ہو جاتا ہے، طبعی عطاس (چھینک) دماغ سے بخار اور فضلات کا اخراج کر دیتا ہے۔

لقوہ، فالج، صرع، تمام بارد امراض، سدر، اور سر کی ریاح کے لئے حب کا ایک مفید نسخہ۔

آب مرزنجوش تھوڑے روغن بنفشہ کے ساتھ بقدر فلفل سعوط کریں۔

نسخہ حسب ذیل ہے :

کندس ۱ حصہ، حبہ سوداء ۱ حصہ، مر ۱ حصہ، صبر ۱/۲ حصہ، صمغ سداب ۱/۲ حصہ، مرارہ کرکی (سارس کا پتہ) ۱/۲ حصہ، جاؤشیر ۱/۲ حصہ، جند بید ستر ۱/۲ حصہ، فربیون ۱/۴ حصہ۔ آب مرزنجوش یا آذان الفار میں شامل کر کے گولیاں بنالیں۔ ایک گولی کا سعوط کریں۔ (جالینوس)

چھینک، غلیظ بخارات سے پیدا شدہ گرانی سر کو ہلکا کر دیتی ہے۔

سر کی بیشتر بیماریاں بمنزلہ بے خوابی ہیں، غشی طاری ہو جائے تو زیادہ تر عطاس (چھینک) اور چھینک آور دواؤں سے شفا ہوتی ہے۔ (جالینوس)

سر کے اندر سعوط سے جب بھی حساسیت پیدا ہو تو روغن بنفشہ اور دودھ کا سعوط کریں۔ سر پر شراب کا سرکہ اور انڈے کی سفیدی اور خطمی رکھیں۔

گرم کبوب (بھپارہ)

مرزنجوش، نمام، برگ غار، برگ اترج، شیح، سعد، پکا کر بھپارہ لیں۔ (یہودی)

سر سے اخلاط کا استفراغ کنگھی کرنے، سر پر کمبل سے رگڑنے اور گرم ادویہ کے طلاء سے ممکن ہے۔

عطاس سے سکون پیدا ہوتا ہے، بشرطیکہ انسان اسے روکنے کا متحمل ہو اور طاقت سے زیادہ نہ چھینکنے پر قادر ہو۔ (جورجس)

برگ بادروج ناک میں رکھا جائے یا اس کا عصارہ بطور قطور اور بطور سعوط استعمال کیا جائے تو حد سے زیادہ بڑھے ہوئے عطاس کو زائل کر دیتا ہے۔۔ اسی طرح گردن پر کپڑا لپیٹ دیا جائے اور نتھنوں کو بند کر دیا جائے تو اس سے چھینک رک جاتی ہے۔ مر ۵.۵ گرام کا سعوط محلی دماغ ہے۔ اس سے غلیظ ریاح خارج ہو جاتے ہیں۔ (بختیشوع)

منتخب نسخۂ عطوس :

کندس، قصب الزریرہ، تخم گلاب، ہم وزن استعمال کریں۔

عطوس کا نہایت عمدہ نسخہ :

کندس ۱ حصہ، تخم گلاب ۲ حصہ، حدت اور حرارت میں تخم گلاب اور قصب الزریرہ استعمال کریں۔ انشاءاللہ نفع ہوگا۔ (حنین)

تنقیۂ راس کے لئے سعوط کا نہایت مفید نسخہ :

شحم حنظل، اسطوخودوس، کندس، افتیمون، باہم ملا کر تھوڑا اسعوط کریں۔

(ساہر اصلاحی)

بادروج کے سعوط سے کثرت عطاس کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

انا غالس کا نچوڑا ہوا پانی سر کو بلغم سے صاف کر دیتا ہے۔ سکنجبین کے ساتھ عصارۂ کرنب کا غرارہ محلل بلغم ہے۔ (دیسقوریدوس)

پوست بیخ کبر کا چبانا منہ سے بلغم خارج کرتا ہے، یہی اثر اس کے پھل کا بھی ہے۔ (ابن ماسویہ)

پوست بیخ کبر کو چبایا جائے یا اس کے جوشاندے سے غرغرہ کیا جائے تو یہ بلغم کو خارج کرتا ہے۔ کندس کو چبانے سے بکثرت بلغم خارج ہوتا ہے۔ بیخ سوسن آسمانجونی دماغ سے بلغم کھینچ لیتا ہے۔

عاقر قرحا کا چبانا بلغم کو خارج کرتا ہے۔ منقی کے ساتھ فلفل کا چبانا بلغم کا استیصال کرتا ہے۔ ساق بریؔ کا چبانا جالب بلغم ہے۔ (جالینوس)

جالینوس کا قول ہے کہ ساق بری کا یہ اثر اس لئے ہوتا ہے کہ وہ حار رطب اور جاذب ہے۔ خردل کا چبانا بلغم کا اخراج جڑ سے کر دیتا ہے۔ سکنجبین کے ساتھ خردل کا غرغرہ بہ کثرت بلغم خارج کرتا ہے۔ ابن ماسویہ کے مطابق یہ اس کی خاصیت ہے۔ (دیسقوریدوس)

بیخ اذخر، مصطگی، مویزج یعنی حب الراس یعنی زبیب الجبل، فلفل سیاہ و سفید، تخم

انجرہ، خردل، سہاگہ ارمنی، شحم حنظل، عاقر قرحا، سکنجبین عسلی، کے ساتھ ان تمام دواؤں کے غرغرہ سے حلق کے کوؤں کا تنقیہ ہوتا ہے۔ اور منہ لیسدار رطوبتوں کا اخراج ہو جاتا ہے۔ آب پودینہ کا مضمضہ (کلی) بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ سکنجبین عسلی کے ساتھ آب افسنتین، مصطگی، مویزج اور علک الانباط کے ساتھ بیخ سوسن کا چبانا، اسی طرح زوفائے خشک، قاقلہ کبار وصغار، نمک اندرانی، نوشادر، جاؤشیر، حب بلسان، حلتیت، ان تمام دواؤں کا چبانا اور تالو پر لطوخ اندر کی لیسدار رطوبتوں کا اخراج کر دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

غرغرہ اور اخراج بلغم کا نسخہ :

ایارج فیقرا ء، عاقر قرحا، خردل، مویزج، فلفل، دار فلفل، زنجبیل، خربق سفید وغیرہ۔ رطوبات نیچے گرانے، دماغی مواد کے اخراج اور زبان، آنکھ اور کان اور جملہ حواس کو ہلکا کرنے کے لئے یہ غرور عمدہ ہے۔ حمام میں یا حمام کے بعد اس کی تاثیر اور بڑھ جاتی ہے کیونکہ مسامات اس وقت کشادہ ہو جاتے ہیں۔ دماغ، منہ، حلق اور تالو کے امراض میں مفید ہے۔

دماغی امراض مثلاً فالج، لقوہ، صرع وغیرہ، منہ کے امراض مثلاً زبان کی گرانی اور حلق کے کوے کا ورم وغیرہ۔ یہ دوائیں طبقات کی صورت میں، پہلا طبقہ سرد پانی کا ہے۔ اس سے حلق اور تالو سکڑتے ہیں، انہیں طاقت پہونچتی ہے۔ اور اورام حارہ نہیں ہونے پاتے۔ دوسرا طبقہ گرم پانی کا ہے، یہ قصبۃ الریۂ سے بلغم کو تحلیل کرتا ہے۔ اور بحۃ الصورت کا ازالہ کرتا ہے اور بکثرت بلغم خارج کرتا ہے۔ سکنجبین بلغم کو کاٹتی، لطیف کرتی اور خارج کر دیتی ہے۔ سرکہ ان میں سب سے طاقتور ہے۔ ایسے ہی جید مری کا اثر ہے۔ یہ بکثرت بلغم کا ازال کرتی ہے اور زیادہ سونت پیدا نہیں کرتی۔ اس کے بعد شیریں گرم پانی سے کئی بار غرغرے کریں تاکہ اس کا کھردراپن جاتا رہے۔ سرکہ کے بعد روغن استعمال کریں تاکہ کھٹاپن اور چرپراہٹ دور ہو جائے۔ (طبیب نامعلوم)

فالج ولقوہ کے لئے غرغرہ کا ایک مفید نسخہ :

خردل، صعتر، زنجبیل، فلفل، دار فلفل، عاقر قرحا، بورہ ارمنی، فاشرسین، ایرسا، مویزج، مرزنجوش، خشک، سکنجبین کے ساتھ غرغرہ کریں۔ (عبدوس)

تالو سے متوسط استفراغ مقصود ہو تو مریض کو چبانے کے لئے فلفل کے ساتھ گوندھ کر مصطگی دیں، اس سے زیادہ طاقتور دوا مقصود ہو تو عاقر قرحا اور مویزج استعمال کریں۔ شہد، خردل اور میویزج وغیرہ کا غرغرہ کرائیں (بقراط)

دماغ کے اندر پیدا ہونے والے امراض خود جوہر دماغ میں پیدا ہوتے ہیں یا دماغی عروق کے اندر یا بطون دماغ میں یا اعصاب کی جانب آنے والی دماغ کی روحانی نالیوں کے اندر۔

خود جوہر دماغ کے اندر پیدا ہونے والے امراض بہ منزلہ ورم ہوتے ہیں یہ ورم حار مادہ سے ہو تو سرسام حار اور بارد مادہ سے ہو تو سرسام بارد اور مرکب مادوں سے ہو تو سباتی یا ارتی کہلاتا ہے۔ عروق دماغی کے اندر پیدا ہونے والے امراض کی مثال وسوسۂ سوداوی، سدر اور دوار اور بطون دماغی کے اندر پیدا ہونے والی بیماریوں کی مثال سدوں کی ہے سدوں سے کبھی کوئی چیز قطعاً نفوذ نہیں کر سکتی ایسی صورت میں لاحق ہونے والی بیماری سکتہ کہلاتی ہے۔ بطون دماغ میں نفوذ تھوڑا ہونے کی صورت میں لاحق شدہ بیماری کا نام صرع ہے۔ دونوں مقدم بطوں کے اندر بلغمی مادہ کا سدہ پڑ جائے تو یہ سبات بلغمی کے بہ منزلہ ہوتا ہے۔ بطن موخر کا سدہ بہ منزلہ جمود ہوتا ہے۔ جو خشک بارد مادہ سے پیدا ہوتا ہے۔ دماغ کی نالیوں میں جن کے ذریعہ نفسانی روح نفوذ کر کے اعصاب تک پہونچتی ہے پیدا ہونے والی بیماریاں سدھے ہوتی ہیں۔ جب یہاں سدے اس حد تک پیدا ہو جائیں کہ کوئی چیز قطعاً نفوذ کر کے اعصاب تک نہ پہونچ سکے تو کلی فالج عارض ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

میرے نزدیک کلی فالج سکتہ کا نام ہے۔ کچھ سدے انسداد پیدا کر رہے ہوں تو اس سے تشنج واقع ہوگا۔ اس بیماری میں اعصاب تک نفسانی روح تو دوڑتی ہے۔ مگر اس کے اندر رکاوٹ تھوڑی ہوتی ہے۔ (مؤلف)

امتلاء شکم سر کے لئے بے حد مفید ہے۔ اس کا پتہ یوں چلتا ہے کہ قے، نیند اور ہضم سے خمار میں تسکین ہوتی ہے اور دماغ ہلکا ہو جاتا ہے۔ (روفس)

چھٹا باب

لقوہ، جبڑوں کا چپکنا اور سرک جانا

دونوں ہونٹوں، آنکھوں، پیشانی کی جلد اور تمام پپوٹوں پر تشنج اسی طرح عارض ہوتا ہے جس طرح زبان کی جڑ اور دماغ سے پپوٹوں تک آنے والے اعصاب کے اندر عارض ہوتا ہے۔ اس وقت معلوم ہو جاتا ہے کہ آفت دماغ کے اندر واقع ہو گئی ہے۔ (جالینوس)

یہ بعینہٖ لقوہ ہے، یہ مرطوب تشنج ہے، کیونکہ لقوہ یکایک ہو جاتا ہے۔ لقوہ سے پیشتر اختلاج ہو جاتا ہے اور مرطب چیزیں استعمال کرنے کی روئداد ملتی ہے۔

امراض حارہ کے اندر لقوہ سخت ہوتا ہے، ایسی حالت موت کے قریب ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی آنکھ ناقص یا کوئی ہونٹ ٹیڑھا ہو جائے۔ ایسا دماغ پر غلبۂ یبوست سے ہوتا ہے۔ (مؤلف)

بعض اشخاص کو شدید چوٹ لگنے کے بعد نصف چہرہ کے اندر استرخاء عارض ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جس جانب استرخاء ہوتا ہے وہ دوسری جانب مائل ہو کر ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ اور یہ بات ہمیں معلوم ہے کہ جو اعضاء چہرہ کے اندر ہوتے ہیں ان تک اعصاب دماغ سے آتے ہیں۔ (جالینوس)

جالینوس کا پہلا اور دوسرا قول یہ بتاتا ہے کہ لقوہ زیادہ تر تشنج اور کم تر استرخاء کا نام ہے۔ ان دونوں کے درمیان امتیاز علامات کے ذریعہ کرنا چاہئے۔ امتیاز نہ ہو سکے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ علاج ایک ہی ہے۔ وہ اس لئے کہ استرخاء بھی مرطوب تشنج ہوتا ہے۔ (مؤلف)

چہرہ کے داہنے پہلو میں کوئی بھی عضلہ مسترخی ہوتا ہے تو وہ عضو مقابل کے پہلو کی

جانب کھنچ اٹھتا ہے اگر ہونٹ کے بائیں پہلو کو حرکت دینے والا عضلہ مسترخی ہوتا ہے تو داہنی جانب مائل ہو جاتا ہے۔

یہ صورت نچلے جبڑے اور رخسار کے عضلات میں پیش آتی ہے۔ نچلے جبڑے اور رخسار دونوں کی حرکتیں ان عضلات واعصاب سے ہوا کرتی ہیں جو گردن کے مہروں کے نیچے سے نکلتے ہیں۔ یہ اس جگہ بلند مقام پر ہوتا ہے، جہاں دماغ کا پانچوں جوڑا آکر متصل ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اس نقطۂ نظر سے کچھ لوگوں کا یہ قول ہے کہ لقوہ کی بیماری اسی پہلو میں ہوتی ہے جس میں سطح چھوٹی ہوتی ہے۔ اور جو مائل نہیں ہوتی۔ کیونکہ تندرست پہلو جو اسے کھینچتا ہے اس کے اندر ٹیڑھا پن ہوتا ہے۔ یہ بالعموم غلط ہے۔ کیونکہ بیماری اس جانب ہوتی ہے جس میں آنکھ چھوٹی ہو گئی ہوتی ہے۔ اور ایسا مائل ہونے والے جانب ہی میں ہوا کرتا ہے۔ (مؤلف)

تشنج پورے جسم میں ہوتا ہے جیسا کہ مرگی کے وقت دیکھا جاتا ہے یا نصف جسم میں ہوتا ہے۔ مثلاً پیچھے یا آگے سے ہونے والا تشنج۔ یا صرف ایک عضو میں ہوتا ہے۔ یہ بمنزلہ لقوہ ہوتا ہے، دونوں ہونٹوں، نچلے جبڑے اور ناک تک آنے والا عصب دماغ کے تیسرے زوج سے آتا ہے۔ (جالینوس)

لقوہ کے لئے مفید یہ ہے کہ شحم حنظل، عصارۂ قثاء الحمار، فلفل، زنجبیل، کندس، نجور مریم، خربق سفید اور خرنوب کے ذریعہ چھینکیں لائی جائیں۔ دواء عطاس مسمی بہ جبل۔ جبلاہنگ (۱)، آذان الفار، مرزنجوش رتہ (۲)۔ مفرد اور مرکب دونوں مستعمل ہیں۔ ان دواؤں کے ساتھ جند بید ستر، فربیون اور تفسیا، شامل کر کے مرکب بنا لیتے ہیں۔ اس میں کچھ چیزیں استفراغ اور کچھ تھوڑی بہت سخونت پیدا کرتی ہیں۔ انہیں ترکیب دے کر بطور سعوط استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً کندس، خربق سفید، نجور مریم، فلفل، جند بید ستر، کلونجی، فربیون، ہم وزن لے کر مسور کی طرح شیاف تیار کریں اور آب آذان الفار میں شامل کر کے سعوط کریں۔ جبڑوں اور گردن کے مہروں پر محمر ادویہ لگائیں۔ اس سے خلط بسرعت تحلیل ہو جائے گی۔ (مؤلف)

عضلات گردن کے اندر ورم سے جن حضرات کو اختناق لاحق ہوتا ہے انہیں لقوہ یا ہاتھوں تک کا فالج ہو جاتا ہے کیونکہ جو عصب گردن اور ہاتھ تک آتا ہے وہ گردن کے مہروں

۱۔ جبلاہنگ: تخم تربد سیاہ، پوست بیخ، تربد زرد کہلاتا ہے۔

۲۔ رتہ: ریٹھا

سے آتا ہے۔

تالو کے اوپر منہ کے اندر ایک کنارہ ہوتا ہے جو بالائی داڑھ کے وسط میں زبان کے محاذ کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ کیونکہ تالو کے بالائی حصہ پر استر کرنے والی جھلی کے اور اس کنارہ کے درمیان باریک جھلیاں متصل ہوتی ہیں، اور اسی کنار پر چہرہ کا دایاں جانب بائیں جانب سے الگ ہوتا ہے۔ نصف چہرہ کے استرخاء پر جب منہ کو اچھی طرح کھولیں گے اور زبان کو نیچے کی جانب دبائیں گے تو وہاں نصف جھلی مسترخی ملے گی۔ اس کے اندر استرخاء واضح طور پر اس فاضل رطوبت کے باعث ہوگا جو یہاں موجود ہوگی۔ اور جو جھلی کا رنگ تبدیل کرچکی ہوگی۔ باقی نصف آخر بر عکس ہوگا۔ (جالینوس)

یہ بات لقوہ تشنجی اور لقوہ استرخائی کے درمیان فیصلہ کن ہے وہ یہ کہ مذکورہ حد تک نہ ہو تو لقوہ تشنجی نہ ہوگا۔ کنپٹی، رخسار اور پیشانی کے عضلات سخت اور سکڑے ہوئے ہوں تو تشنجی ہوگا۔

شدید لقوہ کے مریض سے پوچھنا چاہئے کہ اس پہلو کی حس کیا وہی ہے جیسی تندرست جانب کی ہے۔ اور اسی طرح شدید تشنج کے مریض سے دریافت کرنا چاہئے کہ اس کی حس کیا طبعی حالت سے زیادہ ہے؟

ایارج ہر مس روزانہ ۵. ۳ گرام ایک ماہ پلائی جائے تو لقوہ سے صحت ہو جائے گی۔ اور یہ کہ لقوہ بے حد خراب ہو۔ چھ ماہ سے زیادہ مدت گذر جانے پر لقوہ تقریباً لاعلاج ہے۔ کچھ بوڑھے ایسے بھی نظر آئے جن کا دعویٰ تھا کہ لقوہ انہیں کم و بیش تیس سال سے ہے۔ مگر انہیں قطعی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ کچھ لوگوں کو دس سال پانچ ماہ سے یہ بیماری تھی جس وقت یہ بیماری شروع ہوئی میں نے دیکھا کہ اس وقت سے وہ بہ خیر ہی ہے۔ کچھ لوگوں کو اس بیماری کے تھوڑی مدت بعد فالج ہوگیا۔ ان میں غسال مرسانی بھی تھا۔ شحم حنظل کا مسہل اس باب میں عجیب الاثر ہے۔

لقوہ کے خاص سعوط:

کندس، عاقرقرحا، شونیز، فلفل، زنجبیل، نوشادر، بورہ سرخ، شحم حنظل، مرارے، سوسن، خردل، اور پیشتر مذکورہ دوائیں، سعوط سے پیدا ہونے والے درد کا علاج روغن بنفشہ، دودھ اور سکر طبرزد کے سعوط سے کریں۔ اور سر پر خطمی، سرکہ اور انڈے کی سفیدی رکھیں، اس میں داڑھ اور گردن کے مہروں پر خشک عمید اچھی طرح کرنا مفید ہے۔ یہ بہ منزلہ حمام

خشک کے ہے۔ (مؤلف)

لقوہ کا اصولی علاج سعوط، عطوس اور غرارے ہیں۔ نتھنوں سے فضلات گرانے کے لئے تیز سرکہ سونگھیں، اندھیرے گھر میں رہیں۔ چہرے کو سرکہ سے دھوئیں۔ اس سے نفع نہ ہو تو رگ پس گوش کو داغ دیں۔ آذان الغار کے اندر حیرت انگیز خاصیت ہے۔ ۷ گرام آذان الغار اور ۵۰ گرام سکنجبین اور ۲ گرام زیتون کا سعوط کریں۔ مریض صحت یاب ہو جائے گا۔ (ماسرجویہ)

لقوہ کے کچھ مریضوں کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ اپنے گھروں کے اندر رہے نہ ہی روشنی سے انہوں نے اجتناب کیا۔ بلکہ اپنی ضروریات کی تکمیل کے لئے برابر دوڑتے پھرتے رہے، پھر بھی انہیں نقصان نہیں پہونچا۔ کچھ لوگوں کو دیکھا کہ لقوہ کے بعد سکتہ میں مبتلا ہو گئے۔ بعض اس بیماری سے انتقال کر گئے۔ بعض نے فالج میں مبتلا ہو کر اس سے نجات پائی۔ لہٰذا اچھی طرح غور کرنا چاہئے۔ لقوہ کے ساتھ تکدر حواس، ثقل جسم اور بوجھل حرکات نظر آئیں تو بہ عجلت طاقتور استفراغ کریں۔ جسم کو اگر طبعی حالت پر دیکھیں تو یاد رکھیں کہ بیماری تنہا اسی ایک عضو کے اندر ہے، بقیہ جسم صاف ستھرا ہے۔ اس سے زیادہ کوئی اور تکلیف نہ ہو گی۔ (مؤلف)

لقوہ کا علاج اس طرح کریں کہ ایک بندھن سے عضو ماؤف کو باندھ کر تندرست جانب کھینچ دیں اور زبان کے نیچے کی رگ کی فصد کھولیں۔ نیز پہلے مہرہ پر پچھنہ لگائیں۔ غرارے اور سعوط استعمال کریں۔ استرخاء مائل ہونے والی داڑھ میں نہیں بلکہ اس کے محاذ میں ہوتا ہے۔ (بولس)

لقوہ کا علاج چبانے والی دواؤں، غرارے، عطوس، سعوط اور گدی پر بلا شگاف پچھنہ کے ذریعہ کریں۔ پچھنہ اس لئے کہ وہ بیماری کو نخاع سے کھینچ لیتا ہے۔ سر کی مالش کریں۔ اور اس پر محمر دوائیں رکھیں۔ سب سے عمدہ عطوس جند بید ستر، فربیون، کندس، آب چقندر، عصارۂ چقندر اور آذان الغار کا ہوتا ہے۔ قطران سونگھنا عمدہ ہے۔ زبان کے نیچے کی دونوں رگوں کی مسلسل قطع و برید بے حد مفید ہے۔ (اسکندر)

لقوہ کا علاج یہ ہے کہ سعوط کریں، سر پر روغن رکھیں، حمار وحشی کا گوشت پکا کر زیتون کے ساتھ کوٹیں اور خبیص (حلوہ) بنا کر سر پر گرم گرم رکھیں، یہ سب سے زیادہ مؤثر علاج ہے (چرک)

لقوہ کے مریض چار دنوں کے اندر اچانک وفات پا جاتے ہیں۔ چار دنوں سے تجاوز کر جانے پر موت سے بچ جاتے ہیں۔ بائیں جانب کا لقوہ مشکل تر اور بدتر ہے۔ دو مہینوں تک جو

شخص اس میں مبتلا رہے اس کے لئے وہ دائمی ہو جاتا ہے۔ لقوہ کے مریض کو اندھیرے گھر کے اندر رہنا لازم ہے، نہ رات میں نکلے نہ دن میں۔ نتھنوں میں سعوط اس جانب سے کریں جس جانب کی آنکھ نہ بند ہوتی ہو۔ سعوط روغن جوز کا کریں۔ مسلسل غرغرہ کرائیں۔ کمبل اوڑھا کر کسی طشتری پر طبیخ، مرزنجوش، صعتر اور نمام کا بھپارہ اس حد تک دیں کہ مریض کو پسینہ آجائے شہد کے علاوہ غذا میں اور کوئی حیوانی چیز نہ دیں، بلکہ روغن زیتون اور روغن اخروٹ استعمال کریں۔ مرطوب فواکہ ذرا بھی نہ دیں۔

سعوط کا ایک عمدہ نسخہ :

مویزج اعدد، شونیز ۳ دانہ کوٹ کر سعوط کریں۔ یا اس کے ساتھ وج، جاؤشیر، اور صمغ سداب شامل کریں۔ یا روزانہ ۵۰ گرام ایک ہفتہ تک مرارہ کرکی (سارس کا پتہ) کا سعوط کریں۔ (مجہول)

کھوپڑی پر چپکے ہوئے آلات سے ہونٹ اور چہرہ کی جلد کو حرکت دیں۔ چہرہ اور کنپٹیوں کو اتنا رگڑیں کہ سرخ اور گرم ہو جائیں پھر ان پر روغن جوز کی مالش کریں۔ مالش گرم ہو جانے والی جگہ پر ہو۔ موسم سرما ہو تو مریض کو ہمیشہ انگیٹھی کے سامنے رکھیں، اسے ہوا اور سردی سے محفوظ رکھیں۔

مریض چہرے کی ہڈیوں میں درد محسوس کرے اور چہرے کی کھال سن ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ لقوہ عارض ہوگا۔ لہٰذا مریض کے چہرے کو سردی اور پچھنہ سے بچائیں۔ چہرہ کا کثرت اختلاج بھی لقوہ کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ (شمعون)

میرا تجربہ یہ ہے کہ لقوہ کے لئے جو حضرات مستعد ہوتے ہیں پچھنہ لگوانے سے وہ لقوہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ماضی قریب میں دو آدمیوں نے انڈے کھائے پھر پچھنے لگوائے چنانچہ دونوں کو اسی دن لقوہ ہو گیا۔ ان میں ایک شخص بوڑھا اور بھاری جسم کا تھا۔ دوسرا جوان تھا مگر مزاج خواجہ سراؤں کا تھا۔ (مؤلف)

اس کے مریض کو پہلے ہی دن سے سعوط نہ کرائیں۔ کیونکہ اس سے بیماری بھڑک اٹھتی ہے۔ سعوط چالیس دنوں کے بعد کرانا چاہئے۔ لقوہ کے ساتھ درد شقیقہ بھی ہو تو مومیائی اور زعفران کا سعوط کریں۔ مریض اندھیرے گھر کے اندر رہے۔ اپنے سامنے جھاؤ کا الاؤ جلا کر رکھے۔ اور شیح اور قیصوم کے طبیخ کا بھپارہ لے۔ (شمعون)

چہرے کا مسلسل اختلاج اپنے تجربہ کے مطابق لقوہ کی خبر دیتا ہے۔ ایسا اس لئے ہے کہ

لقوہ غلیظ بارد خلط سے جو عضلاتِ وجہ کی جانب مائل ہو جاتی ہے پیدا ہوا کرتا ہے۔ (مؤلف)

جسم میں اختلاج سب سے سرد وقت میں، سب سے سرد مزاج کے اندر اور بکثرت ٹھنڈا پانی پینے اور ٹھنڈک پیدا کرنے والی تبدیر سے لاحق ہوتا ہے۔ للذا جب یہ پیدا ہو جائے تو چہرہ کی مالش روغن فربیون اور عاقر قرحا وغیرہ سے کی جائے۔ اس طرح اس پر قابو پالیں گے۔

اختلاج کا علاج عاقر قرحا، جند بید ستر، نیز آب نمک، ماء البحر اور نطرون کے ذریعہ تکمید سے کریں۔ (جالینوس)

لیسدار بلغم کا استفراغ خردل کے ذریعہ ہوتا ہے بشرطیکہ یہ سکنجبین کے ساتھ شامل کر کے استعمال کی جائے۔ نیز اسی کا غرغرہ کرایا جائے۔ دیگر سارے غرغرے رقیق رطوبت کو جذب کرتے ہیں۔ (اریباسیوس)

لقوہ کے بکثرت مریضوں کو فالج میں مبتلا دیکھا ہے۔ فالج اسی جانب تھا جس جانب چہرہ کی کجی تھی۔ اس سے ان لوگوں کا یہ خیال غلط ثابت ہوتا ہے جن کا دعویٰ ہے بیماری مسطح جانب ہوتی ہے۔ (مؤلف)

یبوست سے پیدا شدہ لقوہ میں سر پر روغن بنفشہ رکھیں۔ مکھن کا سعوط کریں۔ سر اور گردن پر خطمی اور بنفشہ کا خیص رکھیں۔ نچلے جبڑے اور مہروں پر روغن خطمی کی تدہین کریں۔ مہروں اور سر پر مسخن اور روغن کی دھار ماریں۔ اور طبیخ راسن و اکارع (۱) کا نطول کریں۔ مہرہ اور داڑھ پر شحم بط کی مالش کریں۔ روغن سمسم (تل) اور دودھ کا سعوط کریں۔ کنپٹیوں پر مکھن، چربی اور شحم بط ملیں۔ (تیاذوق)

لقوہ میں غرغرہ کرنا دیگر بیماریوں کے مقابلہ میں نہایت ضروری ہے۔ للذا غرغرے بہ کثرت کرائے جائیں۔ اس کے بعد طبیخ صعتر، عاقر قرحا، سداب، شیح، حرمل، بابونہ، ناخونہ، مرزنجوش، مرماحور اور برگ غار کا بھپارہ دیا جائے۔ پھر طاقتور دواؤں کا سعوط کریں

عجیب و غریب خاصیت والی دوا جبلا ہنک ہے۔ اسے چھان لینے کے بعد دودانہ رتہ کے ساتھ ملائیں اور دانتوں کے نیچے ٹپکے ہوئے پانی کا سعوط کریں۔ زیادہ تر مریض ایک ہی بار کے استعمال سے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ ایک دفعہ میں صحت یاب نہ ہوں اور ایسا کم ہی ہوتا ہے، تو دو دفعہ استعمال کریں۔ مسہل کے ذریعہ طاقتور استفراغ کے بعد مریضوں کو چاہئے کہ مائل پہلو کی جانب منہ میں ہلیلہ سیاہ مسلسل پکڑے رکھیں۔ اور اس پہلو پر روغن بان کے ساتھ

۱۔ گائے بکری کے پائے

روغن قسط اور غالیہ (۱) کی مالش کی جائے۔

بزرگان قدیم کا دستور یہ تھا کہ وہ جبڑے کے عضلات کنپٹیوں، گردن اور پشت کے مہروں پر نہایت کھٹے سرکہ کی جس کے اندر پودینہ یا حاشا یا صعتر پکا لیا گیا ہو مالش کرتے تھے۔ وجہ یہ تھی کہ سرکہ کا اثر اندر کی جانب دور تک پہونچ کر عضلات میں چپکے ہوئے غلیظ اخلاط کو تیزی سے کاٹ دیتا ہے۔ بیماری پر مدت گذر جائے تو نجور مریم، کندس، اور فلفل وغیرہ کا عطوس استعمال کریں یا عاقر قرحا ۹ گرام، کندس ۵. ۴ گرام، مطبخ کی چھت سے تین ماہ تک لٹکا کر رکھی ہوئی دفلی (خیر) ۵. ۳ گرام، صعتر اہوازی، زراوند طویل ۴۔ ۴ گرام، حب بلسان ۵. ۴ گرام، ایک ریشمی کپڑے میں چھان کر ناک کے اندر نفوخ کریں۔ یہ لقوہ، فالج، صرع اور سکتہ کے لئے عجیب الاثر ہے۔

ایک دوسرا نہایت عمدہ نسخہ :

تخم حنظل، فلفل سفید، کندس، آب مرزنجوش میں گوندھ کر سفوف تیار کریں اور بوقت ضرورت سعوط کریں۔ (سرابیون (۲))

بالائی پلک کو نیچے کھینچنے والے اعضاء مسترخی ہو جائیں تو آدمی آنکھیں بند کرنے پر قادر نہ ہوگا۔ (جالینوس)

ایک شخص ایسا نظر آیا جس نے پچھنہ لگوایا اور دیر تک بھوکا رہا۔ اسے لقوہ ہو گیا مگر منہ ٹیڑھا نہ ہوا البتہ ایک آنکھ کو بند کرنا دشوار ہو گیا۔ دوسری آنکھ کو بند کرنا تو بالکل ہی ممکن نہ رہا۔ بند کرنا چاہتا تو منہ سے پانی ٹپکنے لگتا۔ چہرہ میں کجی اس لئے ظاہر نہیں ہوئی کہ بیماری دراصل دونوں ہی جانب تھی۔

لقوہ کے مریضوں کی ایک تعداد ایسی دیکھی ہے جن میں متاثرہ جانب پیشانی کی جلد شدید طور پر پھیلی ہوئی تھی۔ جیسا کہ شدید تشنج میں ہوتا ہے۔ سر کا گوشہ اوپر کو کھینچ اٹھا تھا۔ حتی کہ پیشانی کی سلوٹیں اس گوشہ کے اندر مفقود ہو گئی تھیں اور سر کی کھال کے اندر ایسی شکنیں پڑ چکی تھیں جو پیشتر نہ تھیں۔ بالائی پلک کو بند کرنا ممکن نہ تھا۔ کیونکہ یہ اوپر کی جانب

۱۔ عطریات کے ایک مرکب کو کہتے ہیں۔ سک، مشک اور کافور کو گھس کر اس میں عنبر حل کریں۔ پھر سب کو روغن بان یا روغن نیلوفر میں ملالیں۔ یہی غالی ہے

۲۔ سرابیون بن یوحنا۔ باگرمی کا ایک طبیب۔

پھیلنے سے قاصر ہو گئی تھی۔ ایسا اگر اس عضلہ کے استرخاء سے ہو تا جو اسے نیچے کی جانب کھینچتا ہے تو دونوں پلکیں حرکت کرتیں نہ ہی نیچے کی جانب کھینچتیں یہ دونوں ارادہ سے متحرک ہوتی ہیں اور مریض کوشش کرے تو نیچے کی جانب کھنچتی ہیں۔ مگر دونوں کا حال یہ تھا کہ زیریں پلکوں پر بند نہ ہوتی تھیں۔ اسی لئے ان مریضوں کا چہرہ اوپر کی جانب مائل ہو گیا تھا۔ اور انہیں تشنج جیسا احساس ہوتا ہے۔ کسی نے استرخاء محسوس ہونے کی خبر نہ دی۔ بلکہ وہ کہتے تھے کہ یہ مقامات جیسے خشک ہو گئے ہوں۔ نیز یہ بھی کہہ رہے تھے کہ انہیں مروخ سے فائدہ ہوتا ہے۔

لقوہ کا جو بھی مریض ملا اس کا یہی حال تھا پس یقین کریں کہ یہ تشنج ہے۔ لہٰذا علاج کے لئے ترطیب لازم ہے۔ کیونکہ دوسری نوعیت کی کیفیت تیز بیماریوں کے اندر ہوتی ہے اور وہ بھی کم اور موت کے قریب ہوتی ہے۔

ترطیب کیلئے سر اور مہروں کو امکان کی حد تک گرم روغن میں غرق کر دیں۔ یہ نہایت مؤثر ہے۔ پیشانی کی کھال کو نیچے کی جانب اچھی طرح پھیلائیں پھر اسے ایک پٹی کے ذریعہ بالائی ہونٹ پر باندھ دیں اور رخسار کی کھال کو اس حد تک پھیلائیں کہ منہ کے برابر ہو جائے پھر اسے ایک پٹی کے ذریعہ بالائی ہونٹ پر باندھ دیں اور رخسار کی کھال کو اس حد تک پھیلائیں کہ منہ کے برابر ہو جائے۔ دلک اور تمریخ ان مقامات کی اور اعصاب کے مخارج کی ایسے روغنیات کے ذریعہ مسلسل کرتے رہیں جو بالفعل بھی گرم ہوں اور بالقوۃ بھی۔ یہ مکمل علاج ہے۔ بندھن کے نیچے ہر گھڑی ہونٹ پر نظر رکھتے رہیں۔ اگر دیکھیں کہ ہونٹ برابر نہیں ہیں تو کھول کر پھیلا کر دوبارہ باندھ دیں۔ (مؤلف)

آفت پورے مقدم دماغ میں عارض ہو تو سبات ثقیل یا جمود اور نصف دماغ میں ہو تو نصف چہرہ میں آفت رونما ہو گی۔ (جالینوس)

لقوہ کا مریض نہ باصرہ کی قوت کھوتا ہے نہ سامعہ کی، نہ ہی اس کی حس زائل ہوتی ہے۔ چہرہ تو اس کا معطل ہونا درکنار الٹے غلیظ ہوتا ہے۔ لہٰذا یہاں بیماری دماغ کی جانب سے نہیں پہونچتی۔ (مؤلف)

لقوہ کے مریض کا علاج اس طرح شروع کریں کہ اسے اندھیرے گھر کے اندر داخل کر دیں۔ جہاں روشنی دیکھ سکے نہ اس سے شب و روز باہر نکل سکے، نہ اسے ہوا لگے۔ بعد ازاں روغن جوز اور روغن حبۃ الخضراء کا سعوط اس جانب کریں جس میں مریض آنکھ کو سکوڑ لیتا ہے۔ ماؤف جانب ۲۱ قطرہ اور تندرست جانب ۶ قطرہ۔ ہر صبح نہار منہ، ایک ہفتہ تک۔

مریض پر ایک ایک گھنٹہ پر نصف النہار تک روزانہ غرغرہ کرنا لازم کریں۔ حتی کہ بکثرت بلغم کا اخراج ہو جائے۔ اس عرصہ میں کوئی حیوانی غذا نہ لے نہ مرطوب فواکہ (پھل) استعمال کرے۔ ایک ہفتہ کے بعد جوشاندہ مرزنجوش، پودینہ، صعتر کا بھپارہ دیں۔ یہ جوشاندہ کسی بند سروالی ہانڈی میں پکالیا گیا ہو، اسے کسی طشتری میں انڈیل کر اور مریض کو ایک کمبل اوڑھا کر بھپارہ دیں کہ سر اور چہرہ کا پسینہ بکثرت خارج ہو جائے۔ پسینہ آجانے پر ماؤف جانب کو کسی رومال سے اتنا رگڑیں کہ سرخ ہو جائے۔ اس کے بعد ایک گھنٹہ کے لئے چھوڑ دیں۔ پھر اسے مذکورہ بھپارہ دوبارہ دیں۔ دن میں یہ عمل دس بار کریں۔ مریض کو ماء العسل پلائیں۔ سب سے دشوار بیماری وہ ہوتی ہے جو بائیں جانب ہوتی ہے۔ ایک ماہ علاج کریں۔ اس کے بعد بند کر دیں۔ کیونکہ اس مدت کے بعد مریض کا صحت یاب ہونا ممکن نہیں ہے۔

حسب ذیل معجون مجرب ہے:

زنجبیل اور وج کو شہد میں گوندھ کر معجون بنائیں۔ بقدر اخروٹ صبح و شام دیں۔ (قرابادین قدیم)

سرکۂ شراب میں خردل گھس کر ماؤف داڑھ پر طلا کرنا عجیب الاثر ہے۔

مائل ہونے والی داڑھ کو پٹی سے باندھیں اور اس جانب ہلیلہ رکھیں اور کئی بار مسہل دیں اس دوران غرغروں اور گرم سعوط سے کام لیں۔ استفراغ کے بعد مریض کو کئی بار کراویہ کوہی دیں۔

سب سے مؤثر اور عمدہ علاج یہ ہے کہ ابہل اور شہد ہم وزن باہم گوندھ کر روزانہ بقدر بیضہ مریض کو استعمال کرائیں۔ (الطب القدیم)

چہرہ میں اختلاج اور ثقل نیز ہڈیوں کے اندر جب بھی درد شروع ہو، تدبیر میں لطافت پیدا کر دیں۔ اور جلد از جلد ایارج روفس کے ذریعہ مادہ کا اخراج کریں۔ چہرہ کے عضلات اور مہروں کو اس حد تک رگڑیں کہ سرخ ہو جائیں۔ بعد ازاں طاقتور مسخن روغنیات سے تمریخ اور تکمید کریں۔ نفع نہ ہو تو تکمید کرتے رہیں اور روغن کے ساتھ قسط ملا کر طلاء بھی کریں حتیٰ کہ چھالے پڑ جائیں۔ اس علاج سے مریض تکلیف محسوس نہ کرے کیونکہ دو یا تین دنوں کے اندر صحت ہو جائے گی۔ باندھنے سے غافل نہ رہیں۔ (مؤلف)

لقوہ میں مفید یہ ہے کہ روزانہ نہار منہ جوشاندہ بابونہ کا اس حد تک بھپارہ لیا جائے کہ چہرہ پر پسینہ آجائے۔ اور سرخ ہو جائے۔ اس کے بعد اس پر روغن حبۃ الخضراء آٹے کے

ساتھ جس میں جند بیدستر، فربیون، کلونجی اور عاقر قرحا شامل ہو ملا جائے۔ گردن پر روغن قسط کی مالش کی جائے۔ (کمال بن ماسویہ)

لقوہ کے ساتھ گاہ شدید شقیقہ لاحق ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں مومیا اور روغن زنبق کا سعوط کریں۔ بے حد مفید یہ ہے کہ ۲۵۰ ملی گرام کبدانہ کا سعوط استعمال کریں۔ اس سے صحت ہو گی۔ یا ۲ گرام زراوند طویل روغن حبہ خضراء کے ساتھ سعوط کریں۔

تمام چہرہ اور گردن پر گرم روغن لگائیں اور مسلسل ان کی مالش کریں۔ جوشاندہ بابونہ، مرزنجوش، حرمل غار کا برابر بھپارہ دیتے رہیں۔ (جورجس)

لقوہ کو یونانی میں سفاسموس فریفوس افراموس کہتے ہیں، اس کا مفہوم ہے عضلۂ سر کا تشنج۔

سفاسموس کے معنی تشنج کے ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ اس میں روغن بان اور غالیہ مفید ہے۔ نیز کج پہلو کو باندھ دیا جائے۔ اور سعوط ایک مدت کے بعد استعمال کیا جائے۔ شروع میں یہ استعمال نہ کیا جائے۔ اس بیماری کے اندر روغن ناردین کا استعمال ممنوع ہے۔ کیونکہ یہ قابض ہوتا ہے۔ گرم اشیاء استعمال کی جائیں تو ان کے ساتھ مرخی ادویہ بھی شامل کر لی جائیں۔ مرطوب تشنج کے علاج پر اصرار کرین کیونکہ اس سے صحت ہو گی۔ مقامِ ماؤف کی مالش بورہ، سفوف فلفل اور خردل سے کریں۔ جوشاندہ صعتر اور سداب کا بھپارہ دیں۔ اس کے بعد جوشاندہ چہرے پر انڈیل دیں کہ سرخ ہو جائے۔ پھر روغن سداب اور روغن قسط کے ذریعہ تمریخ کریں۔ اور رومالوں سے اتنا رگڑیں کہ سرخ ہو جائے۔ (ابن ماسویہ)

اس میں مفید یہ ہے کہ غذا اس حد تک ترک کر دی جائے کہ جسم گرم ہو جائے اور اچھی طرح اس میں جلا پیدا ہو جائے۔ پھر اسی وقت مالش اور مسلسل تکمید کریں۔ اگر بخار ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ اعصابی بیماریوں اور خاص کر مرطوب تشنج میں جالینوس نے جند بیدستر پلایا ہے اور کہا ہے کہ یہ ان مقامات تک پہونچ جاتا ہے جہاں دوسری دوائیں نہیں پہونچتیں۔ اسے پلایا جائے یا اس کی تمریخ کی جائے۔ بایں ہمہ اس کے اندر بہت زیادہ حرارت بھی نہیں ہوتی۔ حتی کہ وہ مریض بھی جس کا بخار زیادہ نہیں ہوتا اسے برداشت کر لیتا ہے ماء العسل پلایا جائے۔ اس طرح کی بیماریوں کے اندر ی وج، زنجبیل، حلتیت، اور ابہل لائق اعتماد ہیں۔ ان کا معجون بنا کر استعمال کریں۔ جند بیدستر استعمال کرنا ہو تو اسے پرانے زیتون میں توڑ کر تمریخ کریں۔

یہ مضمون جالینوس نے المفردہ کے گیارہویں مقالہ کے اندر لکھا ہے۔ مریض کو

طاقتور عطوس دینا ہو تو اس کی آنکھوں پر ایک پٹی باندھ دیں۔ (مؤلف)

آذان الغار کا سعوط قطعی طور پر مریض لقوہ کو صحت یاب کر دیتا ہے۔ (ابو جریج)

اس ایک دواو کے سعوط سے میں نے بارہا مریضوں کو صحت یاب ہوتے دیکھا ہے۔ (مؤلف)

مرزنجوش کا مشموم لقوہ کے لئے عمدہ اور اس کے روغن کا سعوط عجیب الاثر ہے۔

فلفل اعصاب اور عضلات کے اندر آتشی حرارت ابھار دیتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

اسی لئے وہ روغن میں توڑ کر استعمال کی جائے تو مفید ہوتی ہے۔ یہ بے حد عمدہ ہے۔ اس باب میں اس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ اسے اتنا گھسنا چاہئے کہ غبار کے مانند ہو جائے۔ (مؤلف)

پوست بیرون رتہ گھس کر بقدر مرچ لقوہ میں روزانہ تین دن تک سعوط کریں۔ مریض کو اندھیرے مکان میں رکھیں۔ قطعی شفا ہو گی۔ (ابن بطریق)

ایک شخص کو لقوہ تھا۔ اسی دوا کا سعوط کیا گیا، چنانچہ بیشتر حصہ درست ہو گیا۔ بقیہ تھوڑا حصہ بھی ایک مدت کے بعد ٹھیک ہو گیا۔ (مؤلف)

روغن حبہ خضراء کی مالش لقوہ کے لئے عمدہ اور ماء العسل اس مرض میں سب سے عمدہ مشروب ہے۔

حکماء کا اتفاق ہے کہ اس کا سبب مخاطی بلغم ہے۔ اس بیماری میں مریض ہنستا ہے تو چہرہ کج ہو جاتا ہے۔ ماؤف جانب آنکھ دبلی ہو کر چھوٹی ہو جاتی ہے۔ اور ہر وقت اشک بہتا رہتا ہے۔ تندرست جانب سے مریض کھانا چباتا ہے۔ گفتگو سست اور طبیعت پریشان ہوتی ہے۔ مریض کو ہمیشہ غرغرہ کرائیں۔ عطوس دیں، حقنہ کریں، سر کو مونڈ دیں۔ خردل کا ضماد رکھیں۔ کج حصہ کو اس قدر سختی سے باندھ دیں کہ سیدھا ہو جائے۔ اور اسی طرح بندھا ہوا چھوڑ دیں۔ شفا ہو گی۔ (ابن بطریق)

لقوہ کا ایک عمدہ سعوط:

قسط، مر، جند بید ستر، کلونجی، شیح، جاؤشیر، فربیون، قثاء جنگلی کا پانی نچوڑ کر اس میں ان دواؤں کو شامل کر کے سعوط کریں۔

ایضاً۔ جاؤشیر، کندس، فلفل، صعتر، شحم حنظل، کلونجی، صبر، مر، جند بید ستر، اسطوخودوس آب آذان الغار میں شامل کر کے سعوط کریں۔ (عبدوس)

چہرہ میں خلع (جوڑ کا ہٹ جانا) بلا درد ہو تو خردل اور مویزج جیسی طاقتور دواؤں کے ذریعہ مسلسل غرغرہ کرنے سے زیادہ مفید اور کوئی چیز نہیں ہے۔ (ارکاغانیس)

حسب ذیل نسخہ مجرب ہے:

آذان الغار کو نچوڑ کر اس میں تھوڑی جاؤشیر اور مر شامل کریں پھر دو قطرے مائل جانب میں اور ایک قطرہ تندرست جانب میں ٹپکائیں۔ دوسرے دن اس کے برعکس کریں یعنی صحیح جانب میں دو قطرے اور ماؤف جانب میں ایک قطرہ ٹپکائیں۔ (طبیب نا معلوم)

آب مرزنجوش میں ۲۴۰ ملی گرام سکنجبین شامل کر کے سعوط کرنا بیحد مفید ہے۔ (شمیش ع)

آب آذان الغار کا سعوط مریض لقوہ کے لئے بے حد نافع ہے۔ (ابو جریج راہب)

تحقیق کرنے پر پیشانی کی سلوٹیں ماؤف جانب مفقود ملیں۔ جلد بہت زیادہ پھیل جاتی ہے۔ میں نے روغن سے اس کی تمریخ اور ٹھنڈے پانی کا طلاء کیا۔ اس سے وہ درست ہو گئی۔ لقوہ، تشنج اور استرخاء دونوں سے لاحق ہوتا ہے۔ درد دونوں کے اند امتیاز پیدا کر دیتا ہے۔ استرخاء کی موجودگی میں درد نہ ہوگا۔ دن میں کئی بار تیز سرکے کا سونگھنا اور اس کے ابخرات کا بھپارہ لینا مفید ہے۔

لقوہ کا علاج اس طرح شروع کریں کہ پیشانی کی ماؤف کھال، سر اور رخسار پر چند مرخی ادویہ رکھیں۔ تمریخ اور نطول کریں حتیٰ کہ نرمی پیدا ہو جائے۔ بعد ازاں پیشانی کی کھال اور سر کی کھال ابرو کے نیچے کھینچ کر لائیں اور پیشانی پر پٹی اس طرح باندھ دیں کہ کھال اوپر نہ جا سکے۔ کھال اس طرح پھیلائیں کہ ٹھوڑی کے نیچے تک پہونچ جائے۔ پھر اسے ایک پٹی سے باندھ کر اتنا پھیلائیں کہ منہ کے برابر ہو جائے۔ پھر تین دنوں کے بعد اسے دیکھیں۔ ضرورت ہو تو دوبارہ اسی طرح باندھیں۔ ایک یا دو بار میں درست ہو جائے گا۔ استفراغ اور علاج کے بعد یہ تدبیر انشاء اللہ مفید ہوگی۔ (مؤلف)

جو شاندہ بابونہ کا بھپارہ نہار منہ لینا لقوہ میں مفید ہے۔ اس کے بعد چہرہ روغن قسط اور ناردین و عاقرقرحا کی مالش کرنا چاہئے۔ مصطگی، قرنفل اور مویزج کا چبانا نہار منہ لقوہ میں مفید ہے۔ اسی طرح کی دواؤں کا غرغرہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ مفید ہوگا۔ (اشلمن)

ساتواں باب

صرع، کابوس، ام الصبیان اور خواب میں چونکنا

صرع ایک تشنج ہے جو تمام جسم کو عارض ہوتا ہے۔ البتہ مسلسل نہیں رہتا۔ کیونکہ بیماری تیزی سے رفع ہو جاتی ہے۔ اس میں تمام جسم سمیت سر کے اعضاء کو جو نقصان پہونچتا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ بیماری دماغ کے اندر پیدا ہوتی ہے، اور تیزی سے اس لئے رفع ہوتی ہے کہ اس کا موجب ایک غلیظ خلط ہے جو روح کے راستوں کو مسدود کر دیتی ہے۔ کیونکہ اثر خاص کر بطون دماغ پر ہوتا ہے۔ اعصاب کا مبداء ہی دراصل ایک ارتعاشی حرکت پیدا کرتا ہے۔ مریض شدت سے کانپنے لگتا ہے تاکہ جسم کے اندر اثر انداز شے کو خود سے دفع کر سکے۔ (جالینوس)

جسم کے بجائے تعبیریوں ہونا چاہئے کہ ارتعاشی کیفیت استفراغ کے تحت پیدا ہوتی ہے کیونکہ اسی حرکت کا مقصود شئے موذی کا ازالہ ہے۔ جسم کے اندر پیدا ہونے والا تشنج دراصل انہی مختلف حرکات کے تابع ہوتا ہے جو دفع اذیت کے لئے ابھرتی ہیں۔ ان حرکتوں کے اندر اختلاف اور گوناگونی ہی مذکورہ حقیقت کی دلیل ہے۔ اعضاء کو آپ دیکھیں گے کہ کبھی سکڑتے ہیں کبھی پھیل جاتے ہیں، یہ سکڑنا اور پھیل جانا ایک مختصر مدت کے اندر ہو جاتا ہے اور وہ بھی کسی جہت اور نظام کی پابندی سے بالاتر۔ ایسا مبدا اعصاب کی حرکتوں کے مطابق ہوتا ہے۔ ان حرکتوں کو کسی ایسی نمایاں دئے کے ہمنزلہ سمجھا جاتا ہے جو کسی پوشیدہ شئے سے

مربوط ہو۔ پوشیدہ شئے حرکت کرتی ہو تو وہ بھی حرکت میں آجاتی ہو۔ اس پوشیدہ شئے کی حرکتیں مختلف اور گوناگوں ہوتی ہیں۔ البتہ چونکہ دفع وازالہ انقباضی حرکتوں سے وابستہ ہے اس لئے یہ حرکتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جسم کے اندر تشنجی حرکات زیادہ ہوتی ہیں اس کے مقابلہ میں انبساطی حرکتیں کم ہوتی ہیں۔ کیونکہ یہ بنیادی مقصود کے لئے نہیں فقط روح کی خاطر عمل میں آتی ہیں۔ صرع کے مریض میں پیدا ہونے والی تشنجی حرکتوں کا مذکورہ سبب دوسرے اسباب کے مقابلہ میں زیادہ اولیٰ اور اطمینان بخش ہے۔ دوسرے اسباب سے مراد وہ ہیں جو بعد میں پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ تشنجی حرکتیں دیگر اسباب کے زیر اثر اگر محض اس لئے ہوتیں کہ اعصاب بھیگ جانے کے بعد عرض میں بڑھ جاتے ہیں اور اس حد تک بڑھ جاتے ہیں کہ تشنج ہونے لگتا ہے تو تیزی سے یہ تشنج ختم نہ ہو جاتا۔ بلکہ دیر تک قائم رہتا۔ صرع کے مریضوں میں ہو سکتا ہے کہ ہر عصب کے پیدا ہونے کا مقام اس لئے تشنج میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ مرطوب تشنج کی طرح یہ بھی بھیگ جاتا ہے۔ اس بیماری کا اچانک پیدا ہونا اور رفع ہو جانا اس بات کی دلیل ہے کہ کسی بھی وقت یہ یبوست اور استفراغ کے زیر اثر نہیں ہوتا بلکہ اس کی ذمہ دار ہمیشہ ایک غلیظ خلط ہوتی ہے۔ کیونکہ راستوں اور نالیوں کا اچانک کسی غلیظ یا لیسدار خلط کے باعث مسدود ہو جانا نہایت سخت کیفیت کا حامل ہوتا ہے۔

دماغ یا اس کی باریک جھلی کے اندر یبوست کا اس حد تک بڑھ جانا کہ دباغت شدہ کھال کی صورت ہو جائے طویل مدت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ حواس بھی اس کے ساتھ سب کے سب ماؤف ہو جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ صرع سے مقصود یہ ہے کہ یہ بطون دماغی کے اندر روح نفسانی کی رکاوٹ کے وقت اس خلط غلیظ کا نام ہے جو روح کے راستوں کو مسدود کرتی اور نفوذ سے اسے روک دیتی ہے۔ (مؤلف)

صرع زیادہ تر بلغمی غلیظ خلط سے ہوتا ہے۔ کبھی کبھی یہ سوداوی خلط سے بھی لاحق ہوتا ہے۔

بلغمی خلط سے جو صرع ہوتا ہے وہ فالج کا سبب بن جاتا ہے اور خلط سیاہ سے پیدا ہونے والا صرع مالیخولیا میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ خلط سیاہ سے پیدا ہونے والا صرع ہوتا ہے۔ سوداء خالص سے نہیں کیونکہ مکمل حقیقی سوداء کے اندر نہ غلظت ہوتی ہے نہ لزوجت۔

صرع کی تین قسمیں ہیں۔ موجب خلط دماغ کے اندر پوشیدہ ہوتی ہے یا یہ معدہ کی مشارکت سے ہوتی ہے، یا یہ جسم کے کسی بھی عضو سے اوپر چڑھ آتی ہے، کیونکہ صرع کے بعض مریض اپنے کسی عضو سے ٹھنڈی ریاح جیسی چیز اوپر چڑھتے ہوئے محسوس کرتے ہیں۔

ماؤف عضو ہاتھ ہوتا ہے یا پیر یا کوئی دوسرا عضو۔ یہ چیز چڑھ کر سر تک پہونچتی ہے اور مریض گر پڑتے ہیں۔ جس عضو سے یہ چڑھ رہی ہوتی ہے اس پر باندھنا مفید ہوتا ہے۔ کبھی خود اس مقام پر خردل کا طلا کر دیا جاتا ہے۔ باندھنے سے مرض کا دورہ رفع ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

صرع کے مریضوں کا زیادہ تر انجام فالج ہوتا ہے۔ ان مضامین کو سمجھنے کے لئے دیکھیں البعض۔

صرع کی تین قسمیں ہیں۔ ا۔ دماغ کی مخصوص بیماری سے پیدا شدہ صرع۔ اس کا علاج خربق سیاہ کا مشروب ہے۔ ۲۔ معدہ کے سبب پیدا ہونے والا صرع۔ اس کا علاج حنظل کا مشروب ہے۔ ۳۔ بعض اعضاء سے پیدا ہونے والا صرع۔ برگ تنبول کے ذریعہ طلاء کرنا اور عضو کو باندھنا اس کا خاص علاج ہے۔

صرع کی مقدار کتنی زیادہ ہے اسے تنفس کی کمی اور دشواری سے، اور کتنی کم ہے اسے تنفس کے بہ آسانی جاری ہونے اور اس کے زیادہ ہونے سے معلوم کریں۔ (جالینوس)

سدر ایک ایسی شئے ہے جو مذکورہ کیفیت کے ساتھ اندر سرایت کرنے کی محتاج ہوتی ہے۔ سبات کی دونوں شریانوں کو کھولنا ممکن ہو تو اوپر چڑھنے والے صرع سے صحت ہو جائے گی۔ مگر اس سے سکتہ پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ دماغ سرد پڑ جاتا ہے اور روح نفسانی کا مادہ بھی منقطع ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

صرع کیلئے موزوں یہ ہے کہ ناک کے اندر شحم حنظل، عصارۂ قثاء الحمار، شونیز، نوشادر، وغیرہ کا نفوخ کیا جائے۔ جس سے بکثرت رطوبات جاری ہو سکیں۔ یہی اثر خربق سفید، زنجبیل، کندس اور فلفل کا بھی ہے۔

صرع، سکتہ اور لقوہ کے لئے عطوس کا ایک عمدہ نسخہ:

فربیون، جند بیدستر، شحم حنظل، اسطوخودوس، اچھی طرح کوٹ پیس اور چھان کر سعوط کریں۔ (جالینوس)

صرع کے مریضوں کو مخرج بلغم ادویہ پلائیں۔ اس کے بعد سر سے بکثرت بلغم جذب کرنے والے غرغرے استعمال کریں۔

صرع کے مریضوں میں پیدا ہونے والا جھاگ ایک طرح کا تنقیہ ہوتا ہے۔ سکتہ کے برعکس جھاگ کے بعد دورہ میں سکون ہو جاتا ہے۔ سکتہ کے اندر جھاگ کا آجانا بے حد خراب ہے۔ مگر صرع کے اندر یہ افاقہ کے وقت آتا ہے۔

صرع کے مریضوں کو ایک شہر سے دوسرے شہر کی جانب منتقل ہونا اور ایک تدبیر سے ہٹ کر دوسری تدبیر اختیار کرنا انتہائی مفید ہے۔ خاص کر جبکہ زیادہ گرم شہر کی جانب منتقل ہوں اور زیادہ گرم تدبیر اختیار کریں۔ نیز شہر اور تدبیر دونوں خشکی پیدا کرنے والے بھی ہوں۔ کیونکہ صرع پیدا کرنے والا مادہ سرد اور غلیظ ہوتا ہے۔ سن صبا سے سن شباب کی جانب منتقل ہونا بھی صرع کی ایک عظیم دوا ہے۔

ہوا کا دفعتہً ایک حالت سے تبدیل ہونا، صرع کے دوروں کا سب سے بڑا معاون ہے۔ صرع ماکول ومشروب میں حد سے زیادہ تجاوز کرنے، زمین پر بلا بستر سونے اور دھوپ اور سرد ہوا میں زیادہ رہنے کی وجہ سے بالعموم پیدا ہوا کرتا ہے۔

زیر ناف بال اگنے سے پہلے جن کو صرع ہو جاتا ہے ان میں بال اگنے کے بعد صرع منتقل ہو جائے گا۔ مگر پچیس سال کی عمر میں جنہیں صرع ہو جاتا ہے وہ موت تک باقی رہتا ہے۔ (بقراط)

صرع کے اندر جھاگ کا آنا شدت حرکت سے اور سکتہ میں شدت تکلیف سے ہوتا ہے۔ بقراط کی وہ فصل پڑھو جس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے۔ ''اختناق کی وجہ سے جن کے منہ میں جھاگ اٹھتا ہے۔ ''من ظهر فی فيه زبد من خنق.'' (مؤلف)

صرع کی حالت سکتہ سے قریب تر ہے۔ دونوں کو وجود میں لانے والی خلط ایک ہی ہے۔ یہ غلیظ بارد خلط ہوتی ہے۔ البتہ صرع میں اضطرابی حرکت ہوتی ہے۔ مگر سکتہ کے اندر اعصاب میں دوڑنے والی قوت بالکل معدوم ہوتی ہے۔ سکتہ اس وقت ہوتا ہے جب خلط کے ساتھ بکثرت مادہ ہوتا ہے جو راستوں کو قطعی مسدود کر دیتا ہے۔ چنانچہ یہاں کسی چیز کا گذرنا ممکن نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے اندر حرکت نہیں ہوتی۔ صرع کے اندر مادہ کم ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں نفوذ تو ہوتا ہے مگر مکمل طور پر نہیں۔ صرع کے اندر جس قدر زیادہ سکون ہوگا اسی قدر وہ خراب ہوگا۔ اس حقیقت سے یہ معلوم ہو جائے گا کہ سکتہ کے اندر جھاگ کا آجانا آخر کیوں خراب ہے۔

جس خلط سے صرع لاحق ہوتا ہے وہ بارد بلغم ہوتی ہے۔ رطوبت سے یبوست کی جانب عمر کے منتقل ہونے، ریاضت، خشکی پیدا کرنے والی تدبیر اور ایسی ہی ادویہ سے اس خلط میں درستگی پیدا ہوتی ہے۔

بال اگنے سے پہلے جسے یہ بیماری ہو جاتی ہے بال اگنے پر صحت اسی وقت ہوگی جب اس وقت خصوصیت سے دواؤں اور عمدہ تدبیروں سے کام لیا جائے۔ باقی پچیس سال کی عمر میں

جسے یہ بیماری لاحق ہوتی ہے وہ بالعموم صحت یاب نہیں ہوتا۔
صرع کے مریض کا دماغ قدرتاً کمزور ہوتا ہے۔ مگر یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ جس کا دماغ کمزور ہوا سے یہ بیماری لاحق ہو ہی جائے۔ بشرطیکہ بدتدبیری سے کام نہ لے۔
صرع کے علاج میں بلغمی اخلاط کا اخراج لازم ہے۔
صرع خود مرض کا لاحق عرض ہے۔

صرع کے مریض ایک بچہ کے بارے میں ہدایات :

شدید سردی اور گرمی سے بچائیں۔ نیز تیز ہواؤں، ہولناک آوازوں، تیز خوشبوؤں، چرخیوں، رہٹوں، لٹوؤں، گرم چشموں، خراب حمامات، بے خوابی، ہیضہ، غم، غصہ وغیرہ سے جن سے جسم کے اندر شدید ہیجان پیدا ہو جائے محفوظ رکھا جائے۔ ان باتوں سے اچانک دورہ پڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ خدانخواستہ کوئی بات پیش آجائے تو بچہ کو سکون اور قرار سے رکھیں کہ اثر زائل ہو جائے۔ تدبیر لطیف سے کام لیں کہ بچہ دورہ کے وقت محفوظ رہے، تمام حرکتوں کو ترک کرا دیں۔ صرع کے لئے موزوں دواؤں کے ذریعہ منج دینے کے بعد موسم بہار کے شروع میں جسم کا تنقیہ کریں۔ تھکانے سے پہلے بچے کو راحت پہونچائیں۔ اور ریاضت کرائیں۔ طاقتور ریاضت سے پرہیز کرائیں کیونکہ اس سے سر بھاری ہو جاتا ہے۔ سر لٹکا ہوا نہیں بلکہ کھڑا رہنا چاہیئے۔ یہ زیادہ حرکت میں نہ رہے۔ البتہ نچلے اعضاء کی حرکت زیادہ ہو۔ پہلے انہیں رومالوں سے رگڑیں کہ سرخ ہو جائیں۔ سب سے پہلے دونوں بازوؤں کو رگڑیں پھر سینہ اور معدہ کو، پھر پنڈلی کو تاکہ مادہ کا انجذاب جسم کے نچلے حصوں کی جانب ہو سکے۔ ریاضت اور جسمانی سکون کے بعد سر کی مالش کریں، کنگھا کریں، اس کے بعد ملین شکم سبزیاں صبح کو تین روز کھانے میں دیں۔ تلیین شکم کو عشاء تک مؤخر کریں۔ سبزیوں میں کاہو، بتھوا، جنازی بستانی، چقندر، بندگوبھی، کراث وگندنا اور کرفس سے پرہیز کرائیں۔ پھلوں میں جو تیزی سے شکم سے خارج ہو جائیں انہیں استعمال کریں۔ باقی دیر میں خارج ہونے والے پھل مثلاً سیب اور بہی دانہ وغیرہ استعمال نہ کریں۔ الغرض سبزیوں، غذاؤں اور پھلوں میں ان اشیاء سے پرہیز کرائیں جن سے بلغم کی تولید ہوتی ہو۔ سلق (چقندر) وغیرہ دینے کی بات جو میں نے اوپر لکھی ہے وہ اس لئے نہیں کہ تمام غذا ایسی ہو بلکہ قبل از طعام کچھ ان میں سے لے لی جائے۔ تاکہ شکم ملین ہو سکے اور فضلات تیزی سے خارج ہو جائیں۔

پھل اور سبزیاں جو بلغمی خلط پیدا کریں اور شکم کے اندر دیر تک رکی رہیں وہ خراب ہیں۔ مثلاً سیب، ناشپاتی، شلجم اور اس کے مشابہ اشیاء۔ یہ سب غلیظ اور دشوار ہضم ہیں، الا یہ کہ ان کے ساتھ چرپرا پن بھی ہو۔ اور فطر (ا) سے قطعی بچائیں۔ ان میں سے وہ چیزیں بھی ترک کر دیں جن میں چرپرا پن ہو اور وہ چیزیں بھی جن کے اندر ایسا سخت چرپرا پن ہو جو اوپر چڑھ کر سر کے اندر بھر جائیں۔ مثلاً خردل، کرفس،، لہسن اور پیاز۔ کیونکہ یہ ضرورت سے زیادہ تکونت اور خراب خلط پیدا کرتی ہیں۔ خردل گو اخلاط غلیظہ کو قطع کرتا ہے مگر سر تک پہونچتا ہے اس لئے مضر ہے۔ البتہ سکنجبین تنقیہ کے لئے استعمال کریں۔ خاص کر ایسی جو سرکۂ عصلی اور سرکہ و شہد کے اندر بھگوئی ہوئی کبر کے ذریعہ تیار کی گئی ہو۔ گرمی میں سرد اور سردی میں نیم گرم پلائی جائے صرع کے ایک مریض بچے کو میں نے یہ سکنجبین بار بار پلائی، اس سے وہ مکمل صحت یاب ہو گیا۔ ساتھ میں اس کا تنقیہ بھی ہوتا رہا۔ غذا میں مریضوں کو جنگلی چڑیاں کا گوشت دیں۔ پالتو اور فربہ چڑیوں کے گوشت سے پرہیز کریں۔ چوپایوں میں بکری کے بچوں اور خرگوش کا گوشت الگ سے یا سویا اور گندنا میں بھون کر دیں۔ بقیہ تمام گوشتوں سے پرہیز کرائیں۔ مچھلی دیں۔ (جالینوس)

الغرض ہر ایسی چیز سے پرہیز کرائیں جو غلیظ خلط، نفخ اور بکثرت فضلات پیدا کرتی ہیں نیز دشوار ہضم ہوں۔ تنقیۂ جسم کے بعد روزانہ خفیف مسہل کے ساتھ دواء عصل دیں۔ کیونکہ اس سے ایک بچہ جو صرع کا مریض تھا چالیس دن میں صحت یاب ہو گیا۔

نسخہ یہ ہے:

تر عصل کاٹ کر مٹی کے ایک مرتبان میں جس کے اندر شہد رکھی گئی ہو ڈالیں اور سر پر گیلی مٹی سے لیپ کر دیں، پھر اسے ایک ایسے گوشہ میں رکھیں جو سخت گرمی کے موسم میں جنوب کی جانب ستارۂ کلب کے طلوع کے وقت چالیس دن پڑا رہے، شمال کی جانب قطعاً نہ رہے۔ روزانہ اسے الٹتے پلٹتے رہیں۔ تاکہ گرمی کا اثر تمام گوشوں تک پہونچ جائے۔ اس عمل کے بعد عصل کا پانی ڈھیلا ہو چکا ہوگا۔ اس پانی کو شہد خالص سے خوشگوار بنالیں اور بچے کو ایک چھوٹا چمچہ اور بالغ کو ایک بڑا چمچہ استعمال کرائیں۔ عصل کا پھوک کوٹ کر نچوڑ لیں، نچوڑے ہوئے پانی کے اندر شہد ملالیں۔ اثر میں یہ دوسرے نمبر پر ہے۔ عصل پکا کر جو لوگ نچوڑتے ہیں وہ اس کے اثر کو زائل کر دیتے ہیں (مؤلف)

ا۔ فطر: کھمبی۔ (مشروم)

اونٹ کا بھیجہ خشک کر کے سرکہ کے ساتھ پلانا صرع میں مفید ہے، نیولے کا بھیجہ بھی مفید ہے۔ (رسالہ قیصر)

صرع کے مریضوں میں گو امتلاء کی علامات موجود نہ ہوں مگر موسم بہار کے ایام میں بہ عجلت ان کی فصد کھولیں۔ صرع سے محفوظ رکھنے کے لئے بہار میں فصد کھولنا چاہیں تو پیروں کی فصد کھولیں۔ ایساہ سدر دوار اور سر کی بیماریوں میں بھی کریں۔ (الفصد)

سکنجبین عصلی اس سے بھی طاقتور ہے۔ مگر مریض بچہ ہو تو میں اسے شہد کے ساتھ تیار کرتا ہوں۔ (جالینوس)

صرع سر سے یا معدہ سے یا بعض اعضاء سے اٹھنے والی کسی چیز سے ہوتا ہے جو دماغ تک آتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

صرع معدی کی علامات اختلاج قلب، خفقان اور معدہ کے اندر سوزش کا پیدا ہونا۔ غذا میں تاخیر سے بھوک بھڑک اٹھتی ہے۔

بعض اعضاء سے اٹھنے اور محسوس ہونے والی بیماری کی علامت یہ ہے کہ عضو ماؤف سے وہ اٹھتی ہوئی محسوس ہو گی۔ یہ بیماری مرطوب مزاج والوں اور بچوں کو ہوتی ہے۔ بچوں کا علاج نہ ہوگا۔ کیونکہ بڑے ہونے پر بیماری از خود رفع ہو جائے گی۔ پچھنے، خردل کا استعمال، دورہ کے وقت سر پر داغ دینا اور ناک کے اندر تیز اشیاء کا نفوخ اس بیماری میں مفید ہے۔ (اسکندر)

بنج صرع اور افیون کزاز پیدا کرتی ہے۔

صرع کے لئے مستعد مریضوں کی علامات:

گرانی سر، سخت درد سر، حرکتوں میں سستی، احتباس شکم، ترش روئی، چہرہ کا اختلاج تفصیل کے لئے کتاب العلامات کا مطالعہ کریں۔

صرع، سر، معدہ، رحم، پیٹ کے کیچوؤں یا کسی بھی عضو سے اٹھتے ہوئے ردی ابخرات سے لاحق ہوتا ہے۔ ان تمام اقسام میں علامات اور علاج کے پہلو سے امتیاز رکھنا ضروری ہے۔

صرع سے تحفظ کی جملہ بات یہ ہے کہ ہر تدبیر سر سے مادے کا ہمیشہ امالہ کیا جائے۔ تحفظ ہمیشہ ہلکے طور پر ہو، فضلات کم کئے جائیں۔

صرع کا دورہ ہو پھر تیزی سے ختم ہو جائے۔ یہ صورت پہلے دورہ کے دن سے لے

کر بحران کے دن واقع ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ مریض صرع سے نجات پا جائے گا۔

صرع کا مریض بچہ بالعموم زیر ناف بال اگنے پر بیماری سے نجات پا جاتا ہے۔ الا یہ کہ اس کے لئے غذا صحت کا انتظام خراب ہو۔ بالعموم یہ بیماری مزاج بارد کے سبب ہوتی ہے جو دماغ پر غالب آجاتا ہے اور اکثر اس کے ساتھ رطوبت ہوتی ہے کیونکہ کسی بھی دیگر عضو سے پیدا ہونے والا صرع کم ہی عارض ہوتا ہے۔ بچوں میں صرع کی بیماری یوم ولادت ہی سے شروع ہو سکتی ہے۔ ایسا دماغی مزاج کی بیش رطوبت سے ہوتا ہے۔ بچے جیسے جیسے بڑھتے جاتے ہیں بیماری ہلکی ہوتی جاتی ہے حتی کہ بالعموم وہ صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ اور حالت بلا کسی علاج کے رفع ہو جاتی ہے۔ بچہ کی جوانی میں جو صرع لاحق ہوتا ہے وہ سوء تدبیر کا نتیجہ ہوتا ہے۔ علاج کے لئے بلوغت کا انتظار نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ عجلت کرنی چاہئے۔

صرع کے مریضوں کے لئے جماع مضر ہے۔ یہ بیماری خصوصیت کے ساتھ بچوں کو لاحق ہوتی ہے۔ اسی لئے اسے "مرض صبیانی" (بچوں کی بیماری) کہتے ہیں۔

صرع کبھی کسی عضو سے دماغ کی مشارکت سے پیدا ہوتا ہے مگر بالعموم خود دماغ کی کسی خاص بیماری سے لاحق ہوتا ہے۔ جس سبب سے یہ بیماری ہوتی ہے وہ ایک غلیظ بارد خلط ہوتی ہے جو بطن دماغ میں جمع ہو جاتی ہے۔ اور اعصاب کے اگنے کے مقامات پر مسلط ہو جاتی ہے۔ خاص کر نخاع کے پہلے عصب پر۔ اس خلط کے تحلیل ہو جانے میں بخاروں خاص کر چوتھیا اور عرصہ تک باقی رہنے والے بخاروں کا خاص دخل ہے۔ چوتھیا بخاروں میں بھی اس بخار کو خصوصیت حاصل ہے جو طویل المدت اور شدید النافض (سخت کپکپی والے) ہوتے ہیں۔ جوڑی خود اس خلط کو مضطرب کرتی ہے۔ جو نخاع کی جڑ میں چپک کر اس کی نالیوں کو سرد کر دیتی ہے۔ جوڑی کے بعد بخار کی گرمی سے یہ خلط پگھلتی ہے، لطیف ہوتی ہے اور پورے جسم کے مزاج کو حرارت اور یبوست میں تبدیل کر دیتی ہے۔ کیونکہ سخت طاقتور جوڑی کے بعد جسم سے فضلات خارج ہوتے ہیں۔ ایسا بالعموم پسینہ آنے کے بعد اور کبھی بول و براز اور قے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

صرع ایک تشنج ہوتا ہے جو پورے جسم کو لاحق ہوتا ہے۔ اس تشنج کے بعد بخار کا آجانا موافق ہوتا ہے۔ اسی لئے بقراط کا یہ قول ہے کہ جسے چوتھیا بخار ہوتا ہے اسے صرع نہیں ہوتا۔ چوتھیا بخار صرع کے کسی مریض کو لاحق ہو جائے تو یہ تکلیف جاتی رہتی ہے۔

وسوسہ سوداوی کے مریض بالعموم صرع کے شکار ہو جاتے ہیں اور صرع کے مریض

گاہ وسوسہ سوداوی کی جانب منتقل ہو جاتے ہیں۔

ایسا سوداوی صرع کے اندر ہوتا ہے۔ صرع اصل میں ایک ایسی خلط سے پیدا ہوتا ہے جو نخاع کی جڑ کو بھگو دیتی ہے۔ اگر اس خلط کے ساتھ حرارت اور بخار بھی ہو تو صرع نہ ہوگا۔ ورنہ ہوگا۔ یہ خلط بلغم سے یا سودا سے پیدا ہوتی ہے۔ (جالینوس)

صرع اور دیگر بیماریاں بچوں کو زیادہ تر جنوبی ممالک میں اور مرطوب شہروں کے اندر لاحق ہوتی ہیں۔ (بقراط)

سودا سے جو صرع پیدا ہوتا ہے وہ پہلے مالیخولیا ار مالیخولیا سے صرع میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ بلغم سے پیدا شدہ صرع فالج اور فالج صرع کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔ صرع کے ساتھ جب کبھی امتلاء سر اور چہرہ میں سرخی اور گردن کی رگوں میں امتلائی کیفیت موجود ہو تو صافن کی فصد کھولیں۔ اس کے بعد سر کی رگوں خاص کر ناک کی رگوں کی فصد کھولیں اور گدی پر پچھنہ لگائیں۔

جس صرع کے اندر شکم سے چڑھتا ہوا بخار محسوس ہو اس میں ان دونوں شریانوں کی قطع و برید سے زیادہ مؤثر علاج اور کوئی نہیں ہے جو سیدھے طور پر کھوپڑی کے اندر داخل ہوتی ہیں، کیونکہ دماغ تک بخار اصل میں انہی دونوں شریانوں کی راہ داخل ہوتا ہے۔ سر پر قابض خوشبوؤں کا ضماد رکھیں۔

صرع بلغمی میں سر کو مونڈیں اور اس پر خردل، قنطوریون، شحم حنظل، بیٹ کبوتر، شہد، عاقر قرحا، کا طلاء کریں۔ اور ایک مدت تک طلاء کر کے چھوڑ دیں۔ پھر اسے جوشاندہ بابونہ وصعتر سے دھوئیں۔ ایارج و شحم حنظل کا مسہل دیں۔ فصد قیفال یا ناک کی رگ کی فصد کھولنے کا کوئی راستہ ہو تو ایسا کریں ورنہ گدی پر پچھنہ لگائیں۔ تیز قسم کے سعوط استعمال کریں اس کے بعد روزانہ ایارج ہر مس صبح و شام ۲ گرام دیں۔ عود صلیب کا مسلسل بخور اور شموم استعمال کرنا بے حد نفع بخش ہے۔

عظیم تر نفع گرم سعوط سے پہونچتا ہے۔ افاقہ کے بعد جو مریض کود کود کر چلتا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری کا تسلط کم ہے۔ دماغ کے باعث صرع، معدہ کے باعث پیدا ہونے والی غشی کے ہمزلہ ہے۔ یہ ایک موذی خلط کی وجہ سے ہوتا ہے جو منقبض ہو کر دفع کرنے کے لئے اٹھتی ہے۔ جیسا کہ قے کے اندر ہوتا ہے۔ چنانچہ بے ترتیب انقباض سے پورے جسم کے اندر تشنج اور بے ترتیب حرکتیں وجود میں آنے لگتی ہیں۔ (یہودی)

صرع بچوں اور عورتوں کا تیز قاتل ہے۔ الغرض ان لوگوں کا تیز قاتل ہے جن کے اندر خون کم اور رگیں تنگ ہوتی ہیں۔ صرع کا مریض جب مردہ کی طرح گر پڑتا ہو اور اضطراب اس کے اندر کم ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دماغ کے اندر بہت زیادہ بلغم موجود ہے۔ اور اگر منہ سے نکلنے والے جھاگ سے زمین میں جوش اٹھنے لگے تو یہ سوداوی صرع کی علامت ہے۔ عطوس وغیرہ سے جس مریض کو افاقہ ہو جاتا ہو تو یہ بیماری کے ہلکے ہونے کی علامت ہے۔ علاج آسان ہے۔ سداب کے مسلسل استعمال سے قطعی شفاء ہو گی۔ معدہ کے سبب صرع ہو تو قے کرائیں۔ پھر ایارج فیقراء دیں۔ اس کے بعد مقوی فم معدہ ادویہ استعمال کریں۔ اور اگر جسم کے کسی عضو سے اٹھنے والے مادہ کی بدولت ہو تو اس عضو کی مالش کریں اسے سینکیں۔ اس پر خردل کا ضماد رکھیں، سر کو تقویت دیں تاکہ ابخرات کو قبول نہ کرے۔

صرع میں اسکندر کا مجرب نسخہ مفید ہے۔ عاقر قرحا کوٹ کر عسل میں معجون بنائیں اور اس کے گیارہ مشروب پلائیں۔ (طبری)

صرع میں امالہ مادہ یا عضو ماؤف کا جہاں سے مادہ اٹھ رہا ہو علاج کرنے کے بعد نفس دماغ کا علاج مقوی ادویات سے کریں تاکہ یہاں پہونچنے والی اشیاء کو وہ قبول نہ کرے۔

صرع سے پیدا ہونے والا تشنج امتداد و تناؤ کے نہیں اختلاج کے مشابہ ہے۔ یہ تیزی سے تحلیل ہو جاتا ہے۔ اس میں عقل اور حس زائل ہو جاتا ہے۔ صرع کا بہ سرعت پیدا ہونا اور تحلیل ہو جانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ یبوست سے قطعاً لاحق نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی پیدائش کی ذمہ داری وہ ردی رطوبات ہوتی ہیں جو گر کر بہنے لگتی ہیں۔ یا تیزی سے دور ہو جاتی ہیں۔ صرع سوداوی کا انجام اختلاط عقل (خرابی عقل) ہے۔ صرع بلغمی میں تشنج جس قدر زیادہ ہوگا اسی قدر بیماری زیادہ ہو گی۔ (اہرن)

اضطراب کی کمی بیماری کے زیادہ ہونے کی دلیل ہے۔ یہ دونوں قسمیں اسی قدر زیادہ ہوں گی جس قدر تشنج یعنی بیماری زیادہ ہو گی۔ پہلی قسم بیماری کے زیادہ ہونے اور طبیعت کی خود سپردگی کی دلیل ہے جبکہ دوسری قسم میں طبیعت کو مجاہدہ زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ بایں ہمہ اس قسم کے تحلیل ہونے کی رفتار ست ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری سخت ہے۔

صرع دماغ کے تشنج کا نام ہے۔ دفع کرنے کیلئے دماغ موذی خلط کو سمیٹتا ہے۔ شدید تشنج اور بہ کثرت جھاگ آرہا ہو تو یہ سمجھنا چاہئے کہ دماغ کے اندر سخت غلیظ برودت موجود ہے جو بہ مشکل تحلیل ہو پاتی ہے، ایسی صورت میں بیماری دشوار ہو گی۔

صرع سوء مزاج بلا مادہ سے ہو تو مسہل دیں نہ استفراغ کریں بلکہ دلک اور ضمادوں کے ذریعہ سر کی تسخین کریں۔ ۲۵۰ ملی گرام عود صلیب، روغن رازقی (روغن زنبق) اور شیر جاریہ میں گھس رگڑ کر پلائیں یہ بے حد مفید ہے۔ سکنجبین، تمام پرندوں کے پت اور گرم سعوط بھی مفید ہیں۔ (طبری)

اکمست (کرنجوہ) گردن میں لٹکانا صرع میں مفید ہے۔ (کندی)

صرع بلغمی خلط سے ہوا کرتا ہے، کبھی سوداوی خلط سے بھی ہوتا ہے مگر کم ہوتا ہے۔ کبھی یہ خلط جرم دماغ کے اندر کبھی بطون دماغ میں ہوتی ہے۔ گاہ معدہ یا بعض اعضاء مثلاً ہاتھ پیر کے اشتراک سے صرع ہوتا ہے۔ کبھی اس کیفیت کا باعث رحم ہوتا ہے۔ کبھی بیماری دوران حمل ہوتی ہے۔ وضع حمل کے بعد عورت خود بخود صحت یاب ہو جاتی ہے۔ بچوں کو بالعموم خاص کر ننھے بچوں کو ہو جایا کرتی ہے۔ گاہ نوجوانوں کو بھی عارض ہوتی ہے بوڑھوں اور ادھیڑ عمروں کو کم ہوتی ہے۔ بیماری سے پیشتر تنفس یا جسم میں تغیر مثلاً نسیان یا خلطی اضطراب یا صرع، مسلسل گرانی سر، بالخصوص غصہ کے وقت اور زبان کی حرکت میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔ معدہ کے سبب بیماری ہو تو اس میں بوقت روزہ اور کھانے میں تاخیر سے اختلاج نیز معدہ کے اندر سوزش، چبھن اور قے ہوتی ہے مریض دورہ کے وقت گرتے ہیں، چیختے ہیں۔ اور جھاگ نکالتے ہیں۔ جھاگ ایسے مریضوں کی خصوصیت ہوتا ہے۔ کچھ مریضوں سے بلا ارادہ بول و براز خارج ہو جاتا ہے۔ دورے مسلسل و متواتر ہونے لگیں تو فوری ہلاکت کے باعث ہوتے ہیں۔ مردوں کو بوقتِ بلوغ اور عورتوں کو بوقت طمث یا اس کے بعد عارض ہو جائے تو مسلسل رہتا ہے۔ الا یہ کہ مؤثر علاج ہو جائے۔ اگر بلوغ سے پہلے عارض ہو جائے تو ازالہ کی امید ہوتی ہے۔ شراب یا بکری کی سینگ کی تدخین کرنے سے صرع کا پتہ چل جاتا ہے۔ مریض بکرے کا جگر کھالے یا اس کی بو سونگھ لے تو اسے صرع ہو جائے گا۔ بیماری بچوں کو ہو تو علاج کے لئے اس سے زیادہ ضرورت نہیں کہ دورہ کی اصلاح کر دی جائے کیونکہ دورہ چھوڑنے یا عمدہ غذا استعمال کرنے کے بعد بچے صحت یاب ہو جایا کرتے ہیں۔ مریض صرع کے بعض اعضاء مڑ جائیں تو روغن، پانی اور ملینات کے ذریعہ مالش کریں اور دبا کر باندھ دیں۔ دورہ کے وقت روغن سوسن میں لت کر کے ایک پر کے ذریعہ قے کرائیں تاکہ پوشیدہ بلغم کا اخراج ہو جائے۔ حلتیت، شراب قطران، زفت کا شموم استعمال کریں۔ مریض کا منہ مل کر صاف کریں۔ آرام ہو جائے تو سب سے پہلے فصد کھولیں۔ پھر اطراف پر محمر ادویہ کا ضماد کریں۔ اور

پسلیوں کے سروں کے نیچے پچھنے لگائیں۔ بوقت صرع منہ کے اندر سرکہ اور شہد کے ساتھ حلتیت اور جند بید ستر داخل کریں۔ بوقت آرام مسہل دیں، حقنہ کریں، اور مدت تک پینے میں مریضوں کو صرف پانی دیں۔ فصد کرنے کے بعد ایک ہفتہ آرام دیں۔ اس کے بعد خربق سیاہ، سقمونیا، حنظل، قثاء الحمار اور اسطوخودوس کا مسہل دیں۔ طاقتور دواؤں کے ذریعہ قے کرائیں پھر کچھ دنوں آرام دیں۔ اور حمام میں لے جائیں۔ تیسرے دن کے بعد پسلیوں کے سروں کے نیچے اور شانوں کے مابین محجمہ لگائیں۔ اس کے بعد آرام دیں اور ایارج روفس پلائیں، پھر سر میں نقرہ اور فاس کے مقام پر محجمہ لگائیں۔ بعدازاں سر مونڈیں اور اس پر سرکہ، خردل اور سداب کا ضماد رکھیں۔ اس کے بعد چند دن آرام دینے کے بعد دوبارہ مسہل خاص کر شحم حنظل کا مسہل دیں۔ بعدازاں جند بید ستر کا عطوس دیں۔ سرکۂ عسل سے غرغرہ کرائیں تیز حقنے بھی کریں۔ خردل کا ضماد استعمال کریں۔ اسی طرح درمیان میں آرام دے دے کر مذکورہ بالا تدبیر کئی بار اختیار کریں۔ مریضوں کو روزانہ سکنجبین عسلی پلائیں۔ کبر اور نمکین مچھلی کا استعمال متواتر رکھیں۔ گوشت، حبوب، شراب، جماع، حمام، خردل، پیاز، لہسن اور ان تمام چیزوں سے جو سرعت کے ساتھ سر تک پہونچتی ہیں پرہیز کرائیں۔ نیز سر کے اندر جو اشیاء امتلا پیدا کر دیتی ہیں مثلاً خالص طاقتور شراب، ان سے بھی مریضوں کو دور رکھیں۔ سر کے نچلے حصوں کی ریاضت کرائیں اور ان کی مالش کریں۔ ریاضت اس طرح ہو کہ سر کھڑا رہے۔ جسمانی دلک کے بعد سر کی مالش کریں۔ معدہ کی جانب سے پیدا شدہ صرع کے اندر ہاضمہ درست کریں غذا ہلکی رکھیں۔ ہر سال کئی بار فیقرا پلائیں۔ قدرتی طور پر اس بیماری کے اندر عود صلیب، غاریقون، انجدان رومی، ثمر سقولوقندریون، بیخ زراوند مدحرج کا مشروب ہمراہ آب اور مسلسل پنڈلیوں پر پچھنے لگانا مفید ہے۔ بعض اعضاء سے اوپر کی جانب چڑھنے والے مادہ کی وجہ سے جو صرع پیدا ہوتا ہے اس میں مناسب یہ ہے کہ آغاز میں جس جگہ سے ابتدا ہوئی ہو وہاں سے اوپر کس کر باندھ دیں اس کے بعد دورہ رک جائے گا۔ بوقت آرام اس عضو کے اوپر محمر ادویہ کا طلا کریں۔ ان دواؤں کے اندر ذراریح (تیلنی مکھی) شامل کریں۔ تاکہ اس مقام پر چھالے پڑ جائیں۔ ایسے تمام مریضوں کے لئے گرم چشمے مفید ہیں۔ سوء ہضم اور غلیظ غذاؤں سے مریض ہمیشہ پرہیز کریں۔ دیر تک کھانا نہ کھانا ایسے مریضوں کے لئے خراب ہے۔ جسم پر غلبۂ مرار سے دورہ پڑنے لگتا ہے۔ شراب نوشی بالخصوص خالص شراب، اور چرپری چیزوں کی بھی یہی تاثیر ہے۔ حمام میں دیر تک نہ رہیں نہ ہی دھوپ کے اندر سروں کو

گرم ہونے دیں۔ اس سے بھی دورہ پڑنے لگتا ہے۔

مدہوشوں کو اور جو حضرات مسلسل فساد ہضم کے شکار ہوتے ہیں انہیں کابوس عارض ہو جاتا ہے۔ علامات یہ ہیں کہ اوپر کوئی بھاری شئے گرتی ہوئی محسوس ہوتی ہے، مریض چیخنے پر قادر نہیں ہوتا۔ کبھی کبھی چیخنے کا وہم ہوتا ہے۔ مگر چیختا نہیں ہے۔ اس کیفیت سے تغافل برتنا روا نہیں ہے، کیونکہ مسلسل رہنے کی صورت میں صرع اور فالج ہو جاتا ہے۔ بہ عجلت فصد اور مسہل کا انتظام کریں۔ سب سے عمدہ علاج خربق سیاہ ہے۔ خربق سیاہ نصف، سقمونیا ۲ گرام اور کچھ عمدہ تخموں میں ملا کر استعمال کریں۔ ایارج فیقرا، روفس بیحد مفید ہے۔ تدبیر لطیف سے کام لیں۔ حب فاوانیا مفید ہے۔ اس کا پندرہ سیاہ دانہ رگڑ گھس کر پلائیں اور متواتر پلائیں۔ (بولس)

حسب ذیل حب سے زیادہ مؤثر میرے نزدیک صرع کا اور کوئی علاج نہیں ہے:

سقمونیا ۴ اگرام، خربق نصف، فربیون نصف، مقل ایک، نظرون نصف، صبر ایک، حنظل چار، مقدار خوراک بچوں کے لئے ۵. ۴ گرام، بالغوں کیلئے ۵. ۷ گرام۔

اس طرح کی طاقتور مخرج بلغم و سوداء، گولی وغیرہ استعمال کرنے کے بعد میرا دستور یہ ہے کہ اس عضو کو مسلسل عرق آلود رکھتا ہوں، اس کی مالش کرتا ہوں اور اس پر شیطرج لگاتا ہوں۔ اس لئے مریض بالکلیہ شفایاب ہو جاتا ہے۔

حسب ذیل دوا گو ہلکی ہے مگر بے حد مفید ہے:

عاقرقرحا اچھی طرح کوٹ پیس کر ہم وزن شہد کے ساتھ پلائیں۔ کل گیارہ خوراک، ہر دو خوراکوں کے درمیان چند دنوں کا فاصلہ دیں۔ مجرب ہے۔ اسے حقیر خیال نہ کریں صرع کے پتہ یوں چلے گا کہ مریض کی ناک کے نیچے بکری کی سینگ کی تبخیر کی جائے۔ اور تھوڑا دھواں ناک کے اندر جانے دیں۔ مریض پر فوراً مرگی طاری ہو گی۔ کہا جاتا ہے کہ مریضان صرع کی زبانوں کے نیچے رگیں سبز ہو جاتی ہیں۔

انسان پر مرگی طاری ہو تو اس کے اعضاء وجوارح کو سیدھے طور پر محفوظ کریں۔ اور سر پر نہایت گرم تکمید کریں۔ سداب جنگلی سونگھائیں۔ اس سے افاقہ ہو جائے گا۔ مسلسل اس کا استعمال کریں تو دورہ سے تحفظ بھی ہو گا۔ یہ مجرب ہے۔ مریض صرع کی جملہ تدبیر یہ ہے کہ ہاضمہ خراب نہ رہے۔ جودت ہضم کا اہتمام کیا جائے۔ شراب بالخصوص خالص اور طاقتور شراب سے پرہیز لازم ہے۔ نیز دودھ، پنیر، دودھ سے بنی ہوئی اشیاء اور تمام خوشبودار و بدبودار چیزیں

بھی۔ مریض ہوادار جگہ پر نہ بیٹھے، کسی اونچے مقام سے نیچے کی جانب نہ جھانکے۔ سر پر کبل ہمیشہ ڈالے نہ رکھے حتی کہ اچھی طرح صحت یاب ہو جائے۔ دھوپ میں نہ بیٹھے، آگ سے قریب نہ ہو، حمام میں زیادہ دیر تک نہ رہے، سر پر گرمی پیدا کرنے والی چیزیں نہ انڈیلے۔ حمام کے قریب تب ہی جائے جب ہاضمہ مکمل ہو چکا ہو۔ حلوہ نہ کھائے، میٹھے شربت جو بلغم پیدا کریں استعمال نہ کرے اس طرح کی تدابیر کا جو شخص پابند ہو گا اسے علاج کی ضرورت نہ ہو گی۔ (اسکندر)

صرع کے ساتھ ارتعاش و اضطراب بھی ہو تو اسکا مطلب یہ ہے کہ مادہ بلغمی ہے۔ کیونکہ بلغم کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ روح کی تمام نالیوں کو مسدود کر دے۔ باقی جس صرع کے اندر مریض کے تمام اعضاء گر پڑیں وہ سوداوی ہوتا ہے۔ اور پہلی قسم کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے روح کے تمام راستوں کے مسدود ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ مریض تیزی سے ہلاک ہو جاتا ہے۔ فصد کے ذریعہ استفراغ، اسہال، غرارے، چھینک لانے والی اشیاء سے زیادہ مؤثر علاج اور کوئی نہیں ہے مریض روزانہ معجون ثبادر یطوس ایک جھربیری کے برابر دن اور رات میں لے اور اس کا استعمال برابر رکھے۔ اس علاج سے بہت زیادہ لوگ صحت یاب ہو چکے ہیں۔ صرع بلغمی کا علاج یہ ہے کہ سر مونڈ کر اس پر خردل اور تفسیا کا ضماد رکھیں۔ تخم حنظل کا مسہل دیں۔ پہلے بازو پھر ناک کی فصد کھولیں۔ اسی کے بعد عطاس استعمال کریں۔ روزانہ صبح و شام تھوڑا تھوڑا معجون ثبادر یطوس کھلائیں۔

کابوس میں حب فاوانیا ہمراہ آب پلانا مفید ہے۔

مختصرات:

ام الصبیان یبوست سے پیدا ہونے والا تشنج ہے۔ صرع کے اندر حمام سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ علاج بذریعہ قے ہو گا۔ (شمعون)

جند بید ستر اور کندس مریض صرع کی ناک میں پھونک دینے سے عمدہ افاقہ ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

افتیمون کوٹ کر آرد جو اور سرکہ شراب کے ساتھ معجون تیار کریں۔ اس معجون کو مریض کو ہر وقت سونگھاتے رہیں۔ بے حد مفید ہے۔ بکری کا گوشت مسلسل استعمال کرنا مفید ہے۔ اس سے بیماری ہلکی ہو جاتی ہے یا پھر اونٹ کی پنڈلی کا گودا روغن گل میں پگھلا کر کنپٹی، گردن کے مہروں، سینہ، پشت اور معدہ پر اس کی تمریخ کریں۔ بیحد مفید اور مجرب ہے۔ مریض کو صبح و

شام کف دریا یا جعدہ پلائیں۔ یہ اپنی خاصیت سے عجیب الاثر ہیں۔ یا گدھے کی پیشانی کی کھال سے رسیاں تیار کر کے پورے سال پیشانی پر پہنی جائیں۔ اور ہر سال بدل دی جائیں۔ یہ بھی مجرب اور دورہ کے لئے مفید ہے۔ ہر ماہ کے شروع میں مریض کو ایک بار پالتو گدھے کا گوشت کھلائیں۔ یا اقحوان سفید (بابونہ) پلائیں۔ اس کے اندر حیرت انگیز سریع الاثر خاصیت موجود ہے۔ (حنین)

تشنج زدہ اعضاء کو سیدھا کریں پھر ان کی تمریخ روغن سے کریں۔ حلق کے اندر ایک پر داخل کر کے قے کرائیں۔ عطوس استعمال کریں۔ افاقہ نہ ہو تو یہ سمجھیں کہ بیماری سخت اور خراب ہے۔ بوقت آرام فصد کھولیں فصد کا امکان نہ ہو تو اطراف اور ان اعضاء پر خردل کا ضماد رکھیں۔ جہاں سے مادہ اوپر چڑھ رہا ہو۔

افاقہ مشکل ہو تو جند بید ستر، سرکہ اور حلتیت کا سعوط کریں۔ دورے کے وقت قطوریون اور حنظل کا حقنہ کریں۔ ہر ہفتہ ایک بار شحم حنظل اور خربق کا مسہل دیں۔ پنڈلی پر مسلسل پچھنہ لگانا اور عود صلیب گلے میں باندھنا مفید ہے۔ غاریقون، ساسالیوس، زراوند مدحرج اور حب فاوانیا کا مشروب بیحد مفید ہے۔ (اریباسیوس)

سب سے عمدہ علاج عود صلیب کو سونگھنا اور اس کے بعد تر عود صلیب کو گلے میں لٹکانا ہے۔ صرع میں غاریقون، ساسالیوس، خنثی اور زراوند مدحرج مفید ہیں۔ بالغوں کا علاج قے، اسہال اور تبدیل مزاج کرنے والی دواؤں سے کریں۔ بچوں کے لئے موخر الذکر دواؤں کا سیب تیار کر کے برابر سونگھائیں۔ اور ان کا بڑا سا ہار بنا کر گلے میں لٹکا دیں۔ اس کی تبخیر بھی کریں۔ (ساہر)

کابوس عارض ہو تو فوراً قے، اسہال، لطافت تدبیر اور عطوس و غرغرے کے ذریعہ سر کا استفراغ کریں۔ بعد ازاں سر پر جند بید ستر وغیرہ کا طلاء کریں۔ تاکہ صرع کی حالت پیدا نہ ہو۔

مریضان صرع کے اندر برص کی نمود صحت یابی کی سب سے بڑی دلیل ہے بالخصوص جبکہ برص سر، حلق اور گردن پر ظاہر ہو۔ (روفس)

شمع ۸، تفسیا ۱۵ گرام، جند بید ستر ۳، فربیون ۵۔ ۷ گرام، زیتون بقدر کفایت رگڑ گھس کر مرہم بنالیں اور اس عضو پر طلا کریں جس سے صرع اٹھ رہا ہو۔ سر پر بھی طلاء کریں بشرطیکہ بیماری کا سرچشمہ یہی ہو۔ (تیاذوق)

صرع خود دماغ سے ہو تو اس کے ساتھ سر کی گرانی، دوار، ظلمت بصر، زبان اور آنکھوں کی حرکت دشوار، چہرہ اور آنکھیں زرد اور زبان میں اضطرابی حرکت ہوگی۔ اشتراک

معدہ سے ہو تو صرع کے ساتھ اختلاج معدہ، معدہ کے اندر سوزش، متلی، گاہ قے، بالخصوص بھوک کے وقت ہو گی۔ کبھی مریض مرگی کے پہلے سخت چیخ مارے گا۔ کبھی ایسا نہ ہو گا۔ کبھی بھی عضو کے اشتراک سے پیدا ہونے والی بیماری میں اس عضو سے اوپر چڑھتی ہوئی کوئی شئے محسوس ہو گی۔ صرع کا مریض دودھ پیتا بچہ ہو تو علاج نہ کریں کیونکہ وقت اس کا علاج کردے گا۔ بس دودھ کی اصلاح کردیں۔ اور اسے جلد چھڑادیں۔ ہمراہ آب شاہابک یا مرزنجوش ثلیثا کا سعوط دورے سے پہلے کریں۔ جب تک بچہ ہے اس کی یہی تدبیر کریں۔ بالغ ہونے پر تدبیر لطیف سے کام لیں۔ ریاضت کرائیں۔ دھنیا کا استعمال کرائیں۔ اس سے سر کی جانب بخارات نہ اٹھیں گے۔ کردل سے پرہیز کرائیں کیونکہ اس سے بہ کثرت نجارات سر کی جانب اٹھتے ہیں۔ اسی طرح لہسن، پیاز، باقلا، کرنب سے بھی پرہیز لازم ہے۔ تمام رطوب فواکہ، مجور، اخروٹ ار غلیظ غذائیں مریض کو نہ دیں۔ حمام سے قطعی پرہیز کرائیں۔ گرم سے گرم تر شہروں کی جانب منتقل ہونے سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔ حتی کہ جائے پناہ ایسا گرم شہر ہو جائے جو قلیل الغذا ہو۔ خشک ہو، قلیل الماء ہو، جیسے مدینہ، مکہ اور دیہی علاقے (بادیہ) ایسا ممکن نہ ہو تو یکے بعد دیگرے گرم سے گرم تر دوائیں استعمال کریں۔ مزاج تبدیل ہو جانے پر انہی دواؤں پر قائم رہیں، آگے نہ بڑھیں، انہی دواؤں کا مسلسل استعمال رکھیں۔ یہ مضر نہ ہوں گی۔ شراب بہت کم استعمال کریں، خالص ہو تو ہرگز نہ لیں۔ کیونکہ اس سے سر کے اندر امتلاء پیدا ہو جاتا ہے۔ سکنجبین عصلی یا شربت افسنتین استعمال کریں۔

دورہ کے وقت مریض کا منہ کھول کر اس میں گیندر کھ دیں۔ روغن سوسن میں ایک پر ڈبو کر قے کرائیں۔ قے لانا آسان نہ ہو تو بحالت ہوش قے کرائیں۔ اور مسلسل کرائیں۔ بوقت راحت چہرہ سرخ اور بھرا ہوا نظر آئے تو پیر کی فصد کھولیں یا پنڈلی پر پچھنہ لگائیں۔ بعد ازاں بلغم یا سودا کا مسہل دے کر علاج شروع کریں۔ اور متواتر کئی بار بکثرت دیں۔ مسہل، جوشاندہ افتیمون، غاریقون، اسطوخودوس، بسفائج، تربد، شاہترہ، اور ہلیلہ کا ہو کیونکہ یہ سوداء کا مسہل ہے اور سخونت نہیں پیدا کرتا۔ بلغمی خلط کے لئے تربد، تخم حنظل، غاریقون، اسطوخودوس، قثاء الحمار اور ایارج روفس استعمال کریں۔ ایارج روفس کے تنہا مسہل سے نہ جانے کتنے مریض صحت یاب ہو چکے ہیں۔

جودت استفراغ کے بعد غرغرہ اور عطوس دیں۔ دورہ سے محفوظ رہنے کے لئے بعد از طعام قاطع اشیاء کے ذریعہ قے کرادیں اور یہ عمل مسلسل جاری رکھیں۔ کیونکہ مسلسل

استعمال سے فضلات جمع نہ ہو سکیں گے۔ بھوک کی حالت میں بیماری کے اندر ہیجان پیدا ہو تو روزانہ بہ عجلت غذا دیں۔ غذا میں ایسی روٹی دیں جس کو آب انار میں بھگولیا گیا ہو۔ تھوڑی سی شراب زیادہ سا پانی ملا کر پلائیں یا رب بہی اور سیب کھلائیں۔ میرے خیال میں سوداوی سبب سے پیدا ہونے والے صرع کے اندر شراب مضر نہیں ہے۔

صرع اگر بعض اعضاء کے اشتراک سے لاحق ہو تو عضو ماؤف پر خردل، شیطرج، تفسیا اور جند بید ستر کا ضماد رکھیں، سوداء اور بلغم کے استفراغ او حقنہ کا پوری طرح اہتمام کریں۔ بہت ساری رگوں کو کھول دیں۔ ان پر شگاف لگائیں۔ مالش کریں، ریاضت کرائیں، عضو کو اوپر سے باندھ دیں۔ پورے جسم کی اصلاح کریں۔ اور حسب ذیل قسم کی دوائیں روزانہ استعمال کریں :

دواء فائق :

سالیوس ۳، حب الغار ۳، زراوند مدحرج ۲، اسارون ۲، عود صلیب ۲، جند بید ستر ۱، اقراص الأطفال ۱، تمام ادویہ کو عمدہ سرکہ شراب میں لت کر کے ایسے شہد کے اندر معجون بنالیں جسکا جھاگ اتار لیا گیا ہو۔ مقدار خوراک ۲۱ گرام ہمراہ ماء العسل اور سکنجبین عسلی۔

ہلکی آسان دوا یہ ہے کہ عاقر قرحا کوٹ کر جھاگ اڑائے ہوئے شہد کے ساتھ موجودن بنائیں اور ۲۱ گرام استعمال کریں۔ اسے حقیر خیال نہ کریں۔ کیونکہ یہ سب سے عمدہ دوا ہے۔

ایارج روفس سے ایسے بہت سارے مریض صحت یاب ہو چکے ہیں جن سے اطباء مایوس ہو چکے تھے۔ (سرابیون)

صرع کی بیماری سر کے سبب ہو تو صحت مشکل ہے، مگر بعض اعضاء مثلاً ہاتھ پیر کی وجہ سے ہو تو آسان ہے۔ (بقراط)

ام الصبیان نامی بیماری دراصل ایک تشنج ہے۔ جو تیز، خشک، سخت، شعلہ بار بخار کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں پیشاب سفید ہو جاتا ہے۔ رطوبت اعصاب کے باعث بچے بالعموم اس بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں، جن بچوں کو سات سال کی عمر کے بعد اس طرح کی کوئی طاقتور شئے لاحق ہو جائے تو انہیں آبزن کرائیں۔ سر پر دودھ کی دھار ماریں۔ روغن گل، کدو، بنفشہ اور شیر جاریہ کا سعوط کریں۔ سر پر روغن اور دودھ برابر رکھیں۔ پشت کے تمام مہروں پر اور گردن پر خطمی، روغن بنفشہ اور آرد تخم کتاں کا نیم گرم ضماد رکھیں۔

سرد ہونے پر روغن بنفشہ نیم گرم کی تمریج کریں پھر ضماد گرم کر کے دوبارہ رکھیں۔ مرضعہ کو تیز بیماریوں کے اندر پلائی جانے والی دوائیں پلائیں۔ مریض بیماری کا عرصہ خانہ زیر زمین میں یا ایسی جگہ گذارے جو برودت اور رطوبت میں زیر زمین خانہ کے برابر ہو۔ (جور جس)

یہ بیماری ایک ایسی رطوبت سے لاحق ہوتی ہے جو دماغ کو بھگو دیتی ہے۔ اس کا علم ان بکریوں سے ہوتا ہے جنہیں یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ بکریوں میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔ بیماری کے بعد ان کا دماغ کھول کر دیکھیں تو رطوبت سے بھیگا ہوا ملے گا۔ (بقراط)

صرع کے ساتھ حمی (بخار) بھی ہو تو یہ مراری خلط کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مگر ایسا کم ہی ہوتا ہے۔ جسم سیاہ خلط کا، کمزور و نحیف، خشک، نتھنے اور آنکھیں خشک، فضلات کا سیلان کم، رگیں بڑی اور بھری ہوئی، غذائی انتظام ایسا کہ جس سے سیاہ خلط پیدا ہو اور حرارت نقصان دہ ہو تو ایسی صورت میں مریض کی فصد کھولیں۔ سوداء کا مسہل متواتر دیں۔ اس کے بعد سارے اہتمام ایسے ہوں جن سے رطوبت پیدا ہو۔ صرع پیدا کرنے والی تدابیر اور تلطیف غذا سے احتراز کریں۔ اس کے برعکس تبرید و ترطیب کا اہتمام کریں تاکہ جسم کے اندر خلط سیاہ کی تولید کم ہو۔ (جالینوس)

سخت چیخ اور کپکپی کے ساتھ جو شخص اچانک گر پڑے اور بول و براز خارج ہو جائے، کثرت سے جھاگ نکلنے لگے اور اعضاء بری طرح اینٹھ جائیں تو بیماری بے حد سخت اور مہلک ہوگی۔ جس شخص کو صرع عارض ہو جائے اور اس سے پیشتر اس طرح کی کیفیت نہ رہی ہو تو شروع میں قے کرائیں۔ پھر مسہل پھر غرغرہ، بعد ازاں قیفال کی فصد کھولیں۔ حلتیت کا مسلسل شموم دیں۔ پسلیوں کے سروں پر پچھنے لگائیں۔ فیقراء کا مسلسل استعمال رکھیں۔ یہ تدبیریں صرع کے مستحکم ہونے کی راہ میں مانع ہیں۔ مستحکم نہ ہو تو یہ مفید ثابت ہوتی ہیں۔ مستحکم ہونے کی صورت میں مسخن اور مجفف تدبیریں لازم ہیں۔ پنڈلیوں پر مسلسل پچھنے لگانا مفید ہے۔ معدہ کے سبب جسے صرع لاحق ہوا سے تیسری گھڑی میں کسیلی شراب کے ساتھ سفید آٹے کی روٹی کھلائیں۔ اور ایارج فیقراء مسلسل پلائیں۔

کابوس کا جہاں تک تعلق ہے یہ صرع کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ جسم میں کثرت خلط کے باعث بہ کثرت بخار سر کی جانب اٹھتا ہے۔ کبھی کثرتِ خون سے ایسا ہوتا ہے۔ اس کا علاج فصد اور لطافت تدبیر سے کریں۔

غاریقون صرع میں مفید ہے۔ زراوند مدحرج مفید ہے۔ عود صلیب کا گردن میں لٹکانا

مفید ہے۔ میں نے بہر پہلو اس کا تجزیہ کیا ہے۔ چنانچہ بے حد مفید پایا ہے۔ تازہ عود صلیب کا لٹکانا اور زیادہ مفید ہے۔ ایک اور بڑی دوا ساسالیوس ہے، اس کے اندر سخونت پیدا کرنے کی کیفیت بھی موجود ہے۔ اور بکثرت لطافت بھی۔ جس سے صرع کے اندر نفع ہوتا ہے۔

تمام دواؤں میں صرع کے لئے سب سے مفید بندادیقون ہے۔ چرپرے، خوشبودار کراویہ کو ہی کا مشروب نافع ہے۔ حب بلسان صرع کے لئے عمدہ ہے۔ زفت خشک کا بخور دینے سے مریض صرع کو درد سر ہو جاتا ہے۔ اور اس کی تکلیف ظاہر ہو جاتی ہے۔ صرع کے لئے انجیر عمدہ چیز ہے، خردل کوٹ کر نفوخ کرنے سے مریض صرع اور اختناق الرحم کے مریضہ کو افاقہ ہو جاتا ہے۔ غاریقون ۲ گرام کا مشروب صرع میں مفید ہے۔

سکنجبین کے ساتھ حلتیت کا مشروب صرع میں نافع ہے۔ صرع میں سکنجبین پلائی جاسکتی ہے

تخم بادروج صرع میں مفید ہے، بادیان مریض مصرع کے لئے نفع بخش ہے۔ تخم کرفس مریض صرع کیلئے مضر ہے۔ (ابن ماسویہ)

مبر قشیشا بچے کی گردن میں لٹکادی جائے تو نیند میں نہ چونکے گا۔ (لثالیوس)

ساسالیوس کا مشروب یا سعوط صرع سے صحت کا ضامن ہے۔ (ماسرجویہ)

سکنجبین کا سعوط صرع میں مفید ہے (خوز)

ناک میں عود صلیب کی تدخین سے مریض صرع صحت یاب ہو جاتا ہے۔ ایک دانہ گل رنگبین کے ساتھ چند دن کھانا بے حد مفید ہے۔ (یہودی)

پوست بیرون (ریٹھا) کا سعوط صرع کے لئے بے حد عمدہ ہے۔ (ابن بطریق)

صرع کے لئے معجون کا ایک حیرت انگیز نسخہ :

زراوند مدحرج، سقندیلون، اسطوخودوس، تمام ادویہ ہم وزن، غاریقون تمام ادویہ کے ثلث سب کو شہد میں معجون بنا کر استعمال کریں۔ (مؤلف)

صرع میں حسب ذیل ادویہ مفید ہیں :

غاریقون، فنجنکشت، ساسالیوس، جطیانا، حب بلسان، قردمانا، قنہ، سکنجبین، (حنین)

صرع اس وقت ہوتا ہے جب بطون دماغ انتہائی حد تک مسدود نہیں ہوتے۔ انتہائی حد تک مسدود ہو جانے پر صرع نہیں سکتہ ہوگا۔

صرع کی بڑی قسمیں دو ہیں۔ ایک تیز مراری خلط سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ بخار ہوتا ہے۔ یہ غلیظ صفراء یا خون سے وجود میں آتی ہے۔ دوسری قسم بارد اخلاط سے پیدا ہوتی ہے،

اس کے ساتھ بخار نہیں ہوتا۔ یہ بلغم اور سوداء سے لاحق ہوتا ہے۔ اس قسم کے اندر تازہ سداب کا بکثرت شموم اور اسے مسلسل گردن سے لٹکائے رکھنا بے حد مفید ہے۔ (جالینوس)

جالینوس نے جھاگ کے باب میں ایک ایسی بات کہہ دی ہے جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ صرع میں اس کا آنا موزوں اور درست ہے۔ مگر بایں طور سمجھنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ جھاگ اس بات کی علامت ہے کہ طبیعت سخت معرکہ لے رہی ہے۔ بے بسی تو دورے کے وقت ہوتی ہے کیونکہ اس کے بعد پھر کوئی حد نہیں رہتی۔ اسی لئے اس کے بعد افاقہ ہو جاتا ہے یا موت طاری ہو جاتی ہے۔ افاقہ بالعموم ہوتا ہے، غالباً مریض کی قوت کے کمزور ہو جانے سے ایسا ہوتا ہے۔ باقی جھاگ جتنا زیادہ آئے گا بیماری اتنی ہی دشوار اور خراب ہو گی۔ اور جتنا کم ہو گا بیماری بھی اتنی ہی کم ہو گی۔ جس بیماری کے اندر جھاگ بالکل ہی نہ ہو وہ ہلکی ہوتی ہے۔ (مؤلف)

سر پر جوشاندہ مرزنجوش اور فوتنج کا نطول، خردل کا ضماد، کندس کا سعوط، خشک مقام کی جانب منتقل ہو جانا اور ایارج شحم حنظل کے ذریعہ اسہال لانا صرع میں مفید ہے۔ کسی انسان کو دیکھیں کہ کھانے میں دیر ہو جانے سے صرع میں مبتلا ہو گیا ہے اور کھانے کے بعد صرع بالکل لاحق نہیں ہوتا تو سمجھیں کہ بیماری کا تعلق فم معدہ سے ہے۔ لہٰذا روزانہ مقوی فم معدہ غذائیں بہ عجلت کھلائیں۔ اور ایارج مر کے ذریعہ استفراغ کریں۔ (طبری)

صرع کے لئے نہایت مؤثر سعوط، جس سے ایک جماعت صحت یاب ہو چکی ہے۔ کندس، خربق سفید، عرطیثا، اور شحم حنظل کا سعوط کریں۔ درد موقوف ہو جائے تو تین گھنٹوں کے بعد یہی سعوط دوبارہ استعمال کریں۔ اس کے بعد مریض کو سو جانے کا حکم دیں۔ عود صلیب، قردمانا، پوست ریٹھا، سالیوس تازہ اسطوخودوس، برابر اجزاء، سکنجبین، نصف حصہ، سکنجبین حل کر کے اس سے دواؤں کا شیاف تیار کریں۔ کبھی سرمہ کے مانند مرکب بنالیتے ہیں اور بطور سعوط استعمال کرتے ہیں۔ اس میں سے کچھ بطور نفوخ ہمراہ آب سداب بھی استعمال کرتے ہیں۔

صرع کے لئے مفردات:

عاقرقرحا، اسطوخودوس، سکنجبین، حلتیت، اشق، حب بلسان، تخم بادروج، بھیجہ اونٹ، خون کچھوا جنگلی، اصابع صفر، (پنجۂ مریم) استخواں سرسوختہ، شکم نیولا، انفحہ خرگوش،

غاریقون، خاکستر سم خر، مرارہ ریچھ، ایرسا، کاکنج، زراوند، سالیوس، فاشرا، وج، کف دریا، جند بید ستر، سداب۔ (مؤلف)

صرع میں مفید ہونا اصابع صفر (پنجۂ مریم) کی خاصیت ہے۔ (بالغورس)

اظفار الطیب (ناخن پریاں) کا بخور صرع کے لئے نافع ہے۔ (بولس)

میں ایک ایسے شخص سے واقف ہوں جو صرع کے مریضوں کو انسان کی سوختہ ہڈیاں کھلاتا تھا۔ اس سے مریضوں کا ایک جم غفیر صحت یاب ہو چکا ہے۔ (جالینوس)

نیولے کا خون صرع میں مفید ہے۔ کچھ اطباء کا قول ہے کہ نیولے کو خشک کر کے کوٹ لیا جائے اور شربا استعمال کیا جائے تو صرع میں نافع ہے۔ کیونکہ اس کے اندر تحلیل کی زبردست قوت ہوتی ہے۔ نیولے کے شکم میں دھنیا بھر کر خشک کر لیں تو اس کے استعمال سے صرع جاتا رہتا ہے۔ (جالینوس)

جالینوس کا قول ہے کہ صرع میں پورا نیولا بقول بعض اس کا بھیجہ سرکہ کے ساتھ پینے سے صحت ہو جاتی ہے۔ (بولس)

نیولے کا گوشت صرع کے لئے مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

کتابوں کے اندر مذکور ہے کہ خرگوش کا انفحہ سرکہ کے ساتھ پینا صرع میں نافع ہے۔ عاقرقرحا اور سکنجبین کے ساتھ صرع کے مریض کو اسطوخودوس پلایا جائے اور اسطوخودوس ملا ہوا سرکہ دیا جائے تو بے حد مفید ہے اشق کو شہد کے ساتھ ملا کر چاٹنا صرع میں نافع ہے۔ روغن بنفشہ صرع اور ام الصبیان میں مفید ہے۔

ناک کے اندر جند بید ستر کی تدخین سے صرع میں نفع ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جالینوس کا قول ہے کہ اونٹ کا بھیجہ سرکہ کے ساتھ پینے سے صرع میں صحت ہو جاتی ہے۔ جنگلی کچھوے کا خون صرع میں مفید ہے۔ صرع کے مریضوں میں جو حضرات مسہل دواؤں کی حدت برداشت نہیں کر سکتے انہیں ماء الجبن کا مسہل دینا مفید ہے۔

زہرہ نامی پودا صرع میں مفید ہے۔ (بولس)

حجر القمر کے بارے میں لوگوں کو یقین ہے کہ صرع کی شافی دوا ہے۔ اسے حل کر کے مریض کو پلانا مفید ہے۔ (جالینوس)

صرع کے مریضوں کے لئے شراب سے زیادہ بہتر پانی ہے۔ نیم گرم پانی صرع میں مفید ہے۔ خواہ پئیں یا غسل کریں۔ (روفس)

ریچھ کا پتہ صرع میں مفید ہے۔ (روفس)

ایرسا صرع میں مفید ہے۔ (جالینوس)

سکنجبین صرع میں مفید اور نہایت عمدہ ہے۔ بیخ فاشرا سات گرام کا یومیہ مشروب صرع میں بے حد نفع بخش ہے۔ گوگل کے بخور سے صرع میں نمایاں فائدہ ہوتا ہے۔ بہروزہ (قنہ) کا بخور صرع میں مفید ہے۔

خشک انجیر مریض صرع کے موافق ہے۔ خردل اچھی طرح کوٹ کر سونگھنے سے صرع کا مریض بیدا ہو جاتا ہے۔

چقندر کے ساتھ خردل کھانا صرع میں مفید ہے۔ تخم خشخاش جنگلی ۵ ۴ گرام قے آور ہے اور صرع کے مریضوں کے لئے موافق ہے۔ اس کا استعمال خاص کر قے کے لئے ہوتا ہے۔ ابابیلوں کے مخزنوں میں موجود کنکریاں مریض صرع کو مکمل طور پر صحت یاب کر دیتی ہیں۔ خربق سیاہ کا مسہل بے حد مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

عود صلیب اچھی طرح سرکہ میں گھس کر روغن گل میں گوندھ لی جائے اور تشنج کے مریض بچوں کے جسم پر ملی جائے تو نہایت مفید ہے۔ صرع کے مریض مسہل شکم اور مجفف جسم غذائیں لیں۔ جسم کو فربہ اور ان کے اندر بھراؤ پیدا کرنے والی غذاؤں سے اجتناب کریں۔ (روفس)

(ابلمیا (مانع حس و حرکت تشنج)) کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ بیماری خون سے پیدا ہوتی ہے۔ ارسطو کا قول ہے کہ اس بیماری کا مریض خواب میں بہت زیادہ چونکتے ہیں ان پر کابوس طاری ہو جاتا ہے۔ یہ بیماری کی ابتداء ہے۔ کابوس جب مستحکم ہو جاتا ہے تو صرع ہو جاتا ہے۔ صرع کا مسلسل حملہ انسان کو تیزی سے ہلاک کر دیتا ہے۔ طویل وقفوں سے ہونے والا صرع دیر میں ہلاک کرتا ہے۔ صرع کے مریضوں کو ورم ہو جائے تو اس سے صرع جاتا رہتا ہے یا کمزور ہو جاتا ہے۔ بالعموم بچوں میں سن بلوغ تک رہتا ہے۔ بہت کم جوانوں اور بوڑھوں کو عارض ہوتا ہے۔ عورتوں کو خاص کر ان عورتوں کو جو مطمئن نہیں ہوتیں عارض ہوتا ہے۔ موسم سرما اور موسم بہار میں ابھرتا ہے۔ شمالی اور جنوبی ہواؤں سے تیز ہو جاتا ہے۔ شمالی ہواؤں سے اس لئے کہ یہ رطوبات جمع کرتی ہیں۔ اور جنوبی ہواؤں سے اس لئے کہ یہ اخلاط کو رقیق کر دیتی ہیں۔ سکون اور آرام طلبی صرع میں اضافہ کرتی ہے۔ غذا زیادہ لینا، خوف، دھڑکن، اچانک چیخ اور بھینی خوشبو، یہ ساری باتیں صرع کو ابھار دیتی ہیں۔ بھینی خوشبو سے

صرع کے ابھرنے کی دلیل یہ ہے کہ زفت کی تدخین سے صرع ہو جاتا ہے۔ قز اور میعہ کا بھی یہی اثر ہے۔ بلند مقامات سے جھانکنے اور چرخیاں وغیرہ کو دیکھنے سے بھی صرع ابھر آتا ہے۔ (ذیو جانس (۱))

رطوبت کی وجہ سے بچوں کو صرع لاحق ہوا کرتا ہے۔ للذا لطافت پیدا کرنے والے تخموں اور لطیف غذاؤں کے ذریعہ بچوں کے دودھ کو لطیف بنائیں۔ مرضعہ اور بچے کو بعد از غذا حمام سے روک دیں۔ اطراف کی مالش کریں۔ کرفس کی تمام اقسام سے پرہیز کرائیں۔ کیونکہ یہ خراب ہے۔ حوصی (۲) شراب اور ان تمام اشیاء سے بھی جو سر میں امتلاء پیدا کرتی ہیں پرہیز لازم ہے، کھانے میں چکنائی کم کریں۔ ہلکے پھلکے کثیر الحرکتہ اور قلیل الرطوبت جانوروں کا گوشت کھائیں۔ مسور، باقلا، لہسن، پیاز، دودھ اور ہر مہیج غذا سے پرہیز کریں۔ چلغوزہ (فستق) اور مویز شیریں مفید ہے۔ ترشیوں کے قریب نہ جائیں۔ یہ نہایت خراب ہوتی ہیں۔ سکنجبین عمدہ شئے ہے، یہ لطافت پیدا کرتی ہے، پیشاب آور ہے۔ کھانے میں شبت (سویا) شامل کیا جائے تو عمدہ ہے۔ افتیمون، غاریقون، تخم حنظل، اسطوخودوس، بسفائج، خربق سیاہ کے حبوب، شربت افسنتین اور طبیخ زوفا مفید ہیں۔ کیونکہ ان سے بول و براز کھل کر آتے ہیں۔ وج اپنی خاصیت سے مفید ہے۔ فوتنج، زوفا اور صعتر کو سکنجبین میں پکا کر غرغرہ کرنا بے حد مفید ہے۔ کیونکہ اس سے بہ کثرت بلغم نیچے آتا ہے۔ سودا اور بلغم کا مسہل بچوں کے لئے لائق اعتماد ہے۔ غذاؤں اور مسہل دواؤں میں صبح کو عود صلیب ڈال دیں۔ ایک قیف کے اندر رکھ کر عود صلیب کا بخور لیں۔ اس کا دھواں کھینچیں۔ کوہستانی گوریوں، تیتر اور جنگلی فاختاؤں جیسی خشکی پیدا کرنے والی چڑیوں کے گوشت کھائیں۔ تخم حنظل، فربیون، خربق، بسفائج، تربد، غاریقون اور حجر ارمنی کا مسہل لیں۔ (طبیب نامعلوم)

بچے کو سر میں، کانوں میں یا رخسار پر زخم آجائے، کثرت سے لعاب اور رینٹھ خارج ہونے لگے تو یہ صرع سے بہت دور ہوگا۔ کیونکہ اس کا دماغ رطوبات سے صاف ہوتا رہتا ہے۔ کچھ بچوں کا دماغ رحم کے اندر صاف ہوتا ہے اور کچھ کا باہر۔ مگر جس بچہ کا دماغ نہ اندر صاف ہو نہ باہر اسے صرع ہو جاتا ہے۔ یہ بیماری صرف بلغم سے ہوتی ہے۔ مرہ (صفراء) سے قطعاً نہیں۔ مرض اگر طاقتور ہوتا ہے تو اکثر مریض مرجاتے ہیں۔ کیونکہ رگیں تنگ اور زیادہ

۱۔ بقراط اور جالینوس کے درمیانی عہد میں پیدا ہونے والا ایک طبیب۔ قرائی اس کا لقب ہے۔

۲۔ حوصی شراب، گنے کی شراب۔

ہوتی ہیں۔ گاڑھے بلغم کی متحمل نہیں ہوتیں۔ بچہ جب بڑھ جاتا ہے اور حرارت میں قوت پیدا ہو جاتی ہے تو بیماری کمزور پڑ جاتی ہے۔ ایک سال کی عمر ہو جانے کے بعد بیماری نہیں ہوتی۔ الا یہ کہ بچپن ہی سے لاحق ہو۔

یہ بیماری بھیڑ اور بکریوں کو بھی ہوتی ہے۔ ان کا بھیجہ نکال کر دیکھو تو بدبودار پانی سے بھرا ہوا ملے گا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بیماری رطوبت سے پیدا ہوئی ہے۔ بیماری ہواؤں کے تبدیل ہونے کے بعد عارض ہوتی ہے۔ شمالی ہوا دماغ کو دبا کر رطوبت بہاتی ہے۔ جنوبی ہوا دماغ کو مرطوب کرتی ہے اور امتلا کی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ (بقراط)

مریض کو تھوڑی قے کا عادی بنانا مناسب ہے، بعد ازاں خربق کے ذریعہ باب القئے کے مطابق قے کرائیں، ایک یا دو یا تین بار میں مریض صحت یاب ہو جاتا ہے، کمزور مریضوں کو سکنجبین کے ساتھ طبیخ خربق کے ذریعہ قے کرائیں۔ گو خربق کا عظیم اثر ہوتا ہے تاہم پس گوش دھڑکتی ہوئی رگ کی فصد کھول دینا اس باب میں شربت خربق سے بھی زیادہ مؤثر ہے۔ بالخصوص جب کہ مریض جوان ہو۔

سب سے زیادہ مؤثر علاج یہ ہے کہ سر مونڈنے کے بعد اس پر محمر ادویہ رکھیں اور ایک دن تک پڑا رہنے دیں۔ پھر سر کو دھو کر مرہم سے مندمل کریں۔ اسی طرح کئی بار کریں۔ قے کا استعمال خواہ خربق کے بغیر ہو مسلسل کرنا نہایت موزوں ہے۔ کنپٹی کی رگوں کی فصد عمدہ علاج ہے۔ (ارکیغانس)

مریضان صرع کو تریاق سولاوس کا سعوط دینا مناسب ہے۔ شراب ردی ہے، کیونکہ دماغ کو مرطوب کر دیتی ہے۔ (اشلیمن)

صرع میں ایارج اجیجانس اور لوغاذیا کا مشروب شافی علاج ہے۔ کیونکہ ان دونوں سے سر کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ تنقیۂ سر کے لئے کثرت سے چلنا پھرنا لازم ہے۔ اس سے بیماری کا قلع قمع ہو جائے گا۔ حقنے استعمال کریں۔ یا مریضوں کے پیشاب کو دواؤں سے گاڑھا بنا دیں۔ اس سے بے حد فائدہ ہوگا۔ پورے ایک سال خالص پانی پینے کو نہ دیں۔ جماع اور گرم حمام سے پرہیز کرائیں۔ غذا لطیف رکھیں، قے کرائیں، خربق پلائیں۔

صرع کا علاج بارہا میں نے فقط اسہال کے ذریعہ کر دیا ہے۔ (فیلغریوس)

جو صرع خاص سر کی وجہ سے ہوتا ہے اس میں تکدر حواس، چونکنے، آنکھوں پر پردہ پڑنے، اور سخت بزدل ہو جانے کی علامات ملتی ہیں، معدہ کی وجہ سے لاحق ہونے والے صرع

میں خفقان اور معدہ کی سوزش ہوتی ہے۔ کسی عضو سے چڑھنے والے صرع میں اس عضو سے چڑھتی ہوئی شے محسوس ہوگی۔ یہ قسم زیادہ تر بچوں کو پیش آتی ہے۔ سوداوی ہو تو صافن کی پھر قیفال کی فصد کھولیں۔ افتیمون کا مسہل دیں۔ دن میں تین بار مرطب غذائیں دیں۔ پینے میں پانی نیم گرم دیں حتیٰ کہ جسم اندر رطوبت پیدا ہو جائے۔ معدہ کی وجہ سے لاحق ہونے والے صرع میں کئی بار صبر کا مسہل دیں اور قے کرائیں۔ پسلیوں کے نیچے پچھنے لگائیں معدہ کی صحت پر توجہ دیں۔ دماغ کی وجہ سے عارض صرع کے اندر ریاضت کرائیں۔ ایارج روفس مسلسل پلائیں کسی عضو کی وجہ سے پیدا ہونے والے صرع میں عضو کو باندھنا، محمر دواؤں کے ذریعہ مالش کرنا، تخمہ سے پرہیز اور مسلسل حمام کرنا ضروری ہے۔ (ابن ماسویہ)

عود صلیب کو ریشمی کپڑے سے چھان کر میعہ سائلہ میں گوندھنے کے بعد اس کی دھونی دینا صرع میں مفید ہے۔ جسم کو لاغر کرنا نافع ہے۔ (روفس)

صرع کی ایک قسم شکم کے کیچوؤں سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ صرع سے پہلے شکم کے اندر شدید جلن ہوگی۔ بہ کثرت لعاب خارج ہوگا۔ اور کیڑے گریں گے۔ (مؤلف)

ام الصبیان نامی بیماری یبوست سے پیدا ہونے والے تشنج کا نام ہے۔ اس سے نجات صرف بچے پاسکتے ہیں۔ مریض بہت زیادہ روتا ہے۔ ساتھ میں تیز بخار ہوتا ہے۔ جلد خشک اور زبان سیاہ ہو جاتی ہے۔ سر پر دودھ کی دھار ماریں۔ سعوط استعمال کریں۔ دودھ اور پانی کا آبزن استعمال کرائیں۔ مہروں پر روغن اور عمدہ لعابون کی تمریخ کریں۔ (طبیب نامعلوم)

آٹھواں باب

تشنج، تمدد، کزاز

یبوست کی وجہ سے جو شخص اذیت ناک درد میں مبتلا ہو کر تشنج کا شکار ہو جاتا ہے۔ وہ رطوبت کا محتاج ہوتا ہے۔ البتہ یہ ایک ایسا مرض ہے کہ بخار کے سبب واقع ہو تو اصلاحاً صحت تقریباً نہیں ہوتی۔ یہ مرض بالعموم ورم دماغ سے پیدا ہونے والے بخار کے بعد عارض ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے جسے تشنج لاحق ہوا صحت یاب ہوتے ہوئے میں نے اسے نہیں دیکھا۔ وجہ یہ ہے کہ تشنج زیادہ تر حسب ذیل وجوہ سے پیدا ہوتا ہے۔

ا۔ اعصابی اعضاء میں امتلائی کیفیت پیدا ہو جائے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی کو شدید ورم لاحق ہو جائے۔

۲۔ تیز خلط جو اعصابی اعضاء کے اندر سوزش پیدا کر دے۔

۳۔ سخت طاقتور برودت جس کی موجودگی میں اعصاب کے اندر جمود نما کیفیت پیدا ہو جائے۔ (مصنف: یہی کزاز ہے۔)

مزکورہ اقسام میں زیادہ تر صحت ہو جاتی ہے۔ مگر یبوست کی وجہ سے جو تشنج پیدا ہوتا ہے وہ اصلاً درست نہیں ہوتا۔ تشنج کبھی حد سے زیادہ استفراغ کے باعث بھی ہو جاتا ہے۔

یبوست سے پیدا ہونے والا تشنج سخت درد، بے خوابی، بخار یا استفراغ وغیرہ کے بعد لاحق ہوتا ہے۔

امتلائی سبب سے پیدا ہونے والا تشنج اچانک لاحق ہوتا ہے۔ مگر استفراغ یعنی یبوست کے سبب عارض ہونے والا تشنج رفتہ رفتہ وجود میں آتا ہے۔ جسم اگر آگے کی جانب مائل ہو تو تشنج اگلے عضلات کے اندر واقع ہوگا۔ اور پیچھے کی جانب مائل ہو تو پیچھے کے عضلات ماؤف ہوں گے۔ اگر تمدد (تناؤ) ہو (یعنی اگلے اور پچھلے دونوں عضلات کی جانب جسم کا میلان ہو) تو دونوں ہی عضلات کے اندر تشنج واقع ہوگا۔ حرارت کے باعث تشنج سے اعصاب خشک ہو جاتے ہیں۔ اور برودت کے سبب پیدا ہونے والے تشنج سے اعصاب کے اندر سمٹاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ رطوبت کی وجہ سے اعصاب کے اندر غلظت پیدا ہوتی ہے جو اعصاب کو قاصر کر دیتی ہے، سوزش پیدا کرنے والی شئے سے عارض ہونے والے تشنج کی صورت یہ ہے کہ اعصاب سمٹنے اور سکڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں، چنانچہ پیدا شدہ چبھن سے ان کے اندر انقباض پیدا ہوتا ہے جیسا کہ ہچکی کی حالت میں دیکھا جاتا ہے۔ (جالینوس)

اس نوعیت کے تشنج کا تدارک بہت جلد ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں عضو مضطرب ہو کر تشنجی حرکت کرتا ہے۔ پھر پھیلتا ہے، پھر تشنجی حرکت کی جانب واپس آجاتا ہے اور پھر پھیلتا ہے، یہ عمل برابر ہوتا رہتا ہے حتی کہ اجنبی خلط کا ازالہ ہو جاتا ہے، جس کے بعد عضو پھیل جاتا ہے، پھر دوبارہ تشنج نہیں ہوتا، یا تشنج سے وہ زیر نہیں ہوتا، نہ ہی اس کو دفع کرنے کے لئے حرکت میں آتا ہے۔ اس طرح بیش انبساط کی کیفیت بھی پیدا نہیں ہوتی۔ (مؤلف)

دماغ پر جب بارد مزاج کا غلبہ ہو جائے تو اعصاب کے اندر امتداد واقع ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

امتلائی سبب سے جن اعضاء کے اندر تمدد پیدا ہوتا ہے وہ متورم اعضاء کے ہمنزلہ ہیں، لہٰذا ان کا استرخاء استفراغ سے ہوگا۔ باقی جن اعضاء کے اندر تمدد برودت کے باعث پیدا شدہ جمود سے واقع ہو وہ سخونت پیدا کرنے والی تدبیروں سے صحیح ہوں گے۔ نیز جن اعضاء کا تمدد یبوست سے ہو ان کے اندر نرمی رطوبت پہونچانے سے آئے گی۔

بچوں میں تشنج اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب بخار تیز ہو، ایسی حالت میں شکم بند ہوتے ہیں، بچے بے خوابی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ چونکتے اور روتے ہیں۔ رنگ سبز، سرخ اور خاکستر ہو جاتا ہے۔ دودھ پینے کے زمانہ سے لے کر سات سال کی عمر تک بچے تشنج کے شکار بہ آسانی ہو جاتے ہیں۔ باقی بڑے بچے اور بالغ حضرات تشنجی بخار دن میں مبتلا نہیں ہوتے۔ الا یہ کہ کوئی نہایت سخت کیفیت پیدا ہو جائے جیسا کہ برسامی صورت حال کے اندر ہوتا ہے۔ ننھے بچوں کو تشنج اس لئے ہو جاتا ہے کہ ان کے اعصاب کمزور ہوتے ہیں۔ کثرت سے کھاتے پیتے ہیں۔ طبعی حالت کی

جانب ان کا واپس آجانا سہل ہوتا ہے۔ بالغ حضرات کا جہاں تک تعلق ہے جس طرح تشنجی کیفیت میں وہ مشکل سے مبتلا ہوتے ہیں اسی طرح اس سے بمشکل نکل بھی پاتے ہیں۔ بخار کے بغیر بھی تشنج ہو جاتا ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب جسم پر برودت کا غلبہ ہو جاتا ہے اور کثرت سے غلیظ اور بارد اخلاط بننے لگتے ہیں۔ شرکت دماغی سے اعصاب و اوتار کے اندر ورم حار پیدا ہو جانے کے سبب بھی تشنج ہو جاتا ہے۔ طاقتور نوجوان کا حال دیگر ہے۔ یہاں تشنجی بخاروں کے اندر مبتلا ہونے کے لئے طاقتور اسباب کی ضرورت ہوتی ہے جیسا کہ خبیث اور ردی قسم کے برسام میں ہوتا ہے۔ (اس کی واضح مثال سرسام کی ہے) (مؤلف)

علامات میں آنکھوں کا کج ہونا، دانت پیسنا، آنکھوں کا بہ کثرت پھڑکنا اور بھینگا پن داخل ہے بچوں میں صرف بے خوابی یا چونکنا یا جسم کا تمدد، شکم کا رک جانا یا رنگ کا خراب ہونا علامت کے لئے کافی ہے۔ بخاروں میں مذکورہ کسی علامت سے تشنج کا پتہ چل جائے گا۔ خاکستری رنگ سے اخلاط کی خرابی اور سرخ رنگ سے کثرت خون کا پتہ چلتا ہے۔

تشنج کے بعد بخار آجانا، بخار کے بعد تشنج عارض ہونے سے بہتر ہے۔ (بقراط)

تشنج استفراغ یا امتلاء سے لاحق ہوتا ہے۔ تندرست کو اچانک تشنج عارض ہو جائے تو یقینی طور پر امتلاء کے سبب ہوگا۔ کیونکہ تغذیہ والے لیسدار کیموس سے اعصاب بھر اٹھتے ہیں، اس تشنج کے بعد بخار آجائے تو بالعلوم کیموس گرم ہو کر تحلیل ہو جاتا ہے۔ حمی محرقہ یا استفراغ کے بعد تشنج عارض ہو جائے تو مریض کو تقریباً صحت نہیں ہوتی۔ کیونکہ ایسی صورت میں اعصاب کے اندر یبوست پیدا ہو جاتی ہے۔ جن کے مرطوب ہونے کے لئے کافی وقت لگتا ہے۔ بیماری کی حدت سخت درد کا موقعہ نہیں دیتی۔ البتہ دورہ تیزی سے لاتی ہے۔ (جالینوس)

جسے تشنج یا تمدد ہو جائے اور پھر اس کے بعد بخار آجائے تو اس کی بیماری تحلیل ہو جاتی ہے۔ (بقراط)

تمدد تشنج کی ایک قسم ہے۔ البتہ تمدد میں اعضاء تشنج زدہ نہیں ہوتے کیونکہ یہاں تناؤ آگے کی جانب ہوتا ہے یا پیچھے کی جانب۔

بقراط کے قول کے مطابق تمدد اور تشنج کی جملہ اقسام اعصابی اعضاء کے امتلاء سے ہوتی ہیں یا استفراغ سے۔ حمی محرقہ سے جو تشنج لاحق ہوتا ہے وہ یبوست سے ہوتا ہے۔ ابتداء جو تشنج ہوتا ہے اس کی تولید قطعی طور پر امتلاء سے ہوتی ہے۔ تشنج کی اس قسم میں بعد کو بخار آجائے تو کچھ رطوبتیں اور فضلات تحلیل اور کچھ برودتیں پختہ ہو جاتی ہیں۔ اور یہی

اس بیماری میں اطباء کے مقصود ہوا کرتے ہیں۔ لہٰذا بخار کے بعد تشنج کا ہونا ردی اور تشنج کے بعد شروع میں بخار کا آنا عمدہ ہے۔ (جالینوس)

تمدد کے ساتھ شدید درد نہ ہو تو تمدد محسوس نہ ہوگا۔ کیونکہ عضو کسی ایک جہت کی جانب مائل نہیں ہوتا بلکہ قائم رہتا ہے۔ اسے دیکھ کر ماہر اطباء کو معلوم ہو جاتا ہے کہ قائم رہنے کے باوجود یہ عضو تنا ہوا ہے۔ ایسا لگے گا جیسے لمبا ہو گیا ہو۔ (مؤلف)

تشنج، خربق کے استعمال، زنجاری مرارہ کی قے اور فم معدہ کے اندر سخت سوزش پیدا کرنے والی چیز سے پیدا ہو جاتا ہے۔ ہیضہ میں تشنج خاص کر پنڈلیوں کے عضلات میں ہوتا ہے۔ (بقراط)

اعصاب کے اندر چبھن کے بعد ورم آجائے تو اس کے سبب تشنج واقع ہو جائے گا۔ اور یہ امتلائی تشنج ہوگا۔ کیونکہ یہ اعصاب کے اندر ورم پیدا ہو جانے سے عارض ہوتا ہے۔ علاج کا طریقہ یہ ہے کہ ورم کو تحلیل کر دیا جائے۔ (مؤلف)

خربق پینے اور بکثرت خون خارج کرنے والے زخم کی بدولت عارض ہونے والا تشنج مہلک ہے۔ کیونکہ دونوں قسم کے تشنج یبوست کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ جراحت کی وجہ سے تشنج، جراحت کے بعد اعصابی اعضاء کے اندر ورم پیدا ہو جانے سے واقع ہوتا ہے۔ اعضاء کے اندر تشنج وہاں کم سے کم نظر آئے گا جہاں ورم لاحق ہوگا۔ پھر بیماری بڑھ کر اصلی اعضاء تک پہونچتی ہے اور اعصاب کی جڑیں متاثر ہونے لگتی ہیں۔ اس وقت اس کا تسلط پورے جسم پر ہو جاتا ہے۔ (بقراط)

شراب نوشی کے بعد پیدا ہونے والا تشنج، امتلائی تشنج ہے۔ کیونکہ شراب اعصاب کے اندر بری طرح سرایت کرتی ہے لہٰذا سخونت کے بالمقابل اعصاب کے اندر رطوبت جب زیادہ ہو جائے تو تشنج لاحق ہو جائے گا۔ برعکس ازیں سخونت زیادہ ہو گی تو تشنج تحلیل ہوگا۔ جیسا کہ بخاروں کا اثر ہوتا ہے۔

غذا کے بعد تلخ شراب اگر خالص تھوڑی سی پی لی جائے تو امتلائی تشنج کی تحلیل میں معاون ہوگی۔ بہ کثرت آمیز شراب خراب ہے۔ (مؤلف)

تمدد کا مریض چار دنوں کے اندر ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس سے زیادہ زندہ رہا تو بچ جاتا ہے۔ کیونکہ تمدد اگلے اور پچھلے دونوں حصوں کے تشنج کا مرکب ہوتا ہے۔ لہٰذا چونکہ طبیعت شدید تمدد کو برداشت نہیں کر سکتی اس لئے تشنج کے بحران اور ازالہ کا بہ سرعت تمام ہو جانا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بحران کے پہلے دور میں اس بیماری کا بحران خطرناک ہوتا ہے۔

تشنج حد سے بڑھتے ہوئے اکثر استفراغ کی راہ میں مانع ہے خاص کر جبکہ آفت کسی

عصبی عضو کے اندر واقع ہو۔

جسے چوتھیا بخار ہوتا ہے اسے امتلائی تشنج نہیں ہوتا۔ اگر کسی کو تشنج ہو اس کے بعد چوتھیائی بخار آجائے تو وہ تحلیل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بخار کی سخت جوڑی سے اعصاب ہل جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں حرارت بھی تیز ہوتی ہے چنانچہ جوڑی سے اعصاب کے اندر موجود اخلاط خارج ہو جاتے ہیں اور حرارت سے یہ اعصاب پختہ ہو کر تحلیل ہو جاتے ہیں۔

تشنج امتلا اور استفراغ سے عارض ہوتا ہے جیسا کہ اوتار مرطوب ہو جاتے ہیں تو غلیظ ہو کر عرض میں اس حد تک پھیل جاتے ہیں کہ سکڑ کر ٹوٹ جاتے ہیں، اوتار جب آگ سے قریب ہوتے ہیں تو سکڑ کر سمٹ جاتے ہیں۔ یہی حال اعصاب کا ہے، رطوبت اور یبوست سے اس کے اندر تشنج پیدا ہو جاتا ہے۔

تشنج نام ہے اعصاب کا اصل کی جانب بلاارادہ کھنچ جانے کا۔ یہ کبھی سوداوی کبھی بلغمی خلط سے لاحق ہوتا ہے۔

بخار، کسی بڑے آپریشن، داغنے یا ہوا کی بیش حرارت سے تشنج ہو جائے تو جلد موت کی ایک علامت ہے۔

حمیات مطبقہ میں عارض ہونے والا تشنج خراب ہے بالخصوص جبکہ ہمراہ اختلاط ذہن بھی ہو۔ پیٹ چلنے کی دوا (دواء مسہل) کے بعد جس شخص کو آگے پیچھے سے کزاز ہو جائے وہ مر جائے گا۔ ضربہ سے لاحق ہونے والا کزاز قاتل ہے، ذات الجنب، ذات الریہ اور اورام میں عارض ہونے والا کزاز مہلک ہے۔ کزاز کے ساتھ مروڑ، قے، ہچکی اور ذہول عقل ہو تو یہ بھی قاتل ہے۔ آگے اور پیچھے کی طرف کزاز ہو اور مریض کو ہنسی آجائے تو فوراً مر جائے گا۔ (بقراط)

دونوں طرف سے تشنج ہو تو اس کو امتداد کہیں گے۔ یہ بیماری اس وقت ہوتی ہے جب اعضاء نفاخ ریاح سے پھیل جاتے ہیں۔ بیرون جسم طلاء نیز ملطف ریاح اور جلد سے ہوا خارج کر کے جلد کو گرم کرنے والی مسخن دوائیں اس ریاح کو تحلیل کر دیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بخار سے اس طرح کی بیماریوں کو بے حد فائدہ پہونچتا ہے۔ کیونکہ بخار سے جسم بیرون سے لے کر اندرون تک گرم ہو جاتا ہے۔ (طیماوس)

سامنے کی دونوں جہتوں کے دونوں عضلات کے تمدد سے تشنج ہوتا ہے۔ ہر جزء اپنے سرے کی جانب پھیلتا ہے۔ (حرکات العضل کے پہلے مقالہ سے)

مرطوب بارد ہوا تشنج کے لئے معاون ثابت ہوتی ہے۔ خاص کر بچوں اور ان

حضرات کے حق میں جن کے اعصابی مزاج کمزور ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تشنج بچوں کے اندر تیزی سے پیدا ہوتا ہے اور ان میں سب سے کم خطرناک ہوتا ہے۔ (بقراط)

یبوست سے پیدا ہونے والا تشنج رفتہ رفتہ ظہور میں آتا ہے۔ برعکس ازیں رطوبت سے عارض ہونے والا اچانک رونما ہوتا ہے۔

تشنج زدہ عضو کے لئے مفید یہ ہے کہ اس پر لکڑی کا ایک ٹکڑا رکھ کر باندھ دیا جائے، اور اسے تب ہی ہٹائیں جب وہاں ورم آجائے۔ اس کے بعد بدل کر دوسرا ٹکڑا باندھیں۔

تشنج اور فالج کے مریضوں کو گرم چشموں میں غوطہ زنی سے حیرت انگیز طور پر فوری صحت ہوتی ہے۔ (یہودی)

تشنج کے ساتھ جسمانی امتلاء اور رگیں خون سے بھری ہوئی نظر آئیں تو فصد کھول کر صالح خون تک نکال دیں اس کے بعد مسہل دیں اور مقوی دواؤں کا حقنہ کریں۔ اعصاب کے نکلنے کے مقام پر ورم آجانے کے باعث تشنج واقع ہو تو اس عضو پر توجہ دیں۔ اس پر ملین، ملطف، اور محلل ضماد رکھیں۔ جو لطیف اور مسخن دواؤں سے تیار کئے گئے ہوں۔ تشنج پورے جسم میں ہو تو نہایت گرم دواؤں کا عطوس استعمال کریں۔ کیونکہ یہ بے حد مفید ہے۔ سعوط تیز تر اور گرم تر ہو، تشنج امتلائی کے مریض کو ملطف اور مسخن غذائیں مثلاً سویا کے ساتھ چنے کا پانی، خردل، مرچ، بالائی، اور زیتون دیں۔ مریض کی قوت کمزور ہو تو غذا میں خشک گوشت مثلاً چڑیوں میں چکور اور چکاوک وغیرہ کے گوشت دیں۔

دوسری قسم کا علاج مرطب سعوطوں، روغنیات، لطیف چکنائی والے شوربوں اور ماء الشعیر سے کریں۔ سر پر طبیخ بنفشہ و شعیر کا نطول کریں، دودھ کی دھار ماریں اور اسی کا سعوط استعمال کریں۔ اس میں نیم گرم پانی ملا کر مریض کو بٹھائیں، آبزن کرائیں، باہر آجائے تو تمریخ کریں۔ یہی طریقہ یکے بعد دیگرے استعمال کریں۔ بشرطیکہ بخار نہ ہو۔ (اہرن)

ایسا لگتا ہے کہ بخار کے باعث مذکورہ طبیب مریض کو آبزن سے خارج کر رہا ہے۔ حالانکہ تشنج بخار سے زیادہ اہم ہے۔ آبزن رطوبت پیدا کرتا ہے اور اس جہت سے وہ ہرگز خشکی پیدا نہیں کرتا۔ (مؤلف)

مرطوب تشنج میں زیت الثعلب میں بیٹھنا مفید ہے جو گرم تخموں کے ہمراہ جوش دے لیا گیا ہو۔ کیونکہ اس میں غایت درجہ کی تحلیلی قوت موجود ہوتی ہے اس سے صحت جلد ہوتی ہے۔ روغن سوسن میں شحم سباع پگھلا کر تمریخ کریں بشرطیکہ بخار نہ ہو۔ بخار ہو تو بخار ہی

علاج کے لئے کافی ہے۔ یبوست کے باعث پیدا ہونے والے تشنج میں روغن بنفشہ، روغن نیلوفر، روغن کدو اور موم کی مالش کریں۔

عمدہ ضماد:

روغن سوسن، شمع زرد، لبنی (ایک قسم کی گوند) جند بید ستر، فربیون، مرہم بنا کر غلیظ یا بارد ہو جانے والے عصب کے مبدا پر رکھیں اس سے عضو آزاد ہو جائے گا۔ (یعنی تشنج دور ہو جائے گا۔) (اہرن)

جند بید ستر، حلتیت اور شہد بقدر ۲۱ گرام مرطوب تشنج کے مریضوں کو پلائیں اس سے بخار ہوگا اور تشنج فوراً تحلیل ہو جائے گا۔ (طبری)

تشنج اچانک عارض ہو جائے تو لازمی طور پر امتلاء کا نتیجہ ہوگا۔ برعکس ازیں رفتہ رفتہ واقع ہو یا کسی استفراغ یا حمیات کے بعد عارض ہو تو صحت یابی مشکل ہے۔ مناسب یہ ہے کہ جو اعضاء کھنچ اٹھے ہوں انہیں برعکس پھیلایا جائے۔ پھر ان کی مالش روغن سداب اور روغن قثاء الحمار وغیرہ سے کی جائے۔ شہد کا شربت دیا جائے۔ استفراغ کے عارض ہونے والے تشنج میں روغن اور نیم گرم پانی سے مالش کی جائے۔ کوئی مانع موجود نہ ہو تو آبزن کر دیا جائے۔ پانی نیم گرم ہو، گرم نہ ہو، نرم مروخات سے تمریخ کی جائے۔ نرم کھانے اور پینے کی اشیاء دی جائیں۔ رقیق ریحانی شراب ایسی پلائی جائے جو تیزی سے نفوذ کرے۔ بشرطیکہ بخار نہ ہو۔ بخار کی موجودگی میں ماء الشعیر دیں۔ اور نیند لانے کا اہتمام کریں۔

جو تمدد امتلاء یا جوڑے کے ورم حار سے پیدا ہو اس کا علاج استفراغ سے کریں۔ ورم حار کا علاج ادویہ سے اور مخصوص علاج کے ذریعہ کریں۔ (ورم حار یعنی ورم صلب۔ مؤلف)

تمدد کبھی سخت قے سے ہوتا ہے۔ تمدد میں بیخ شوکہ یعنی یہودیہ، تخم شوکۂ سفید، اور تخم شوکہ مصریہ مفید ہے۔ کچھ لوگوں کو امتلاء کے باعث پیدا ہونے والے تمدد میں عصارۂ قنطوریون دقیق سے شفا ہوتی ہے یہ عصارہ نہ صرف پلائیں بلکہ باہر سے جسم پر اسکا لطوخ بھی کریں۔ نیز روغن قثاء الحمار ار جند بید ستر کے ذریعہ تمریخ کریں۔ سکون نہ ہو تو شگاف دے کر پچھنے لگائیں۔ ساقین میں تمدد ہو تو عجز اور نچلے مہرے پر جسم میں تمدد ہو تو دونوں شانوں کے درمیان اس جگہ سے نیچے والے مہرہ پر اور شانہ کی ہڈی کے اوپری جوڑ پر پچھنے لگائیں۔ پورا جسم صحت مند ہو اور تمدد صرف ہونٹ، پلک یا زبان میں ہو تو بیحد خراب ہے۔ نفرہ

(گدی کے نیچے کا گڑھا) اور پہلے مہرہ سے خون خارج نہ کریں۔ کزاز کسی بھی طرح کے تمدد کو کہتے ہیں، یہ عضلات جسم بالخصوص ان عضلات کے جمود سے عارض ہوتا ہے جو مہروں پر واقع ہیں۔ اس طرح کا جمود خلط بارد سے لاحق ہوتا ہے۔ مریض مڑ نہیں سکتا۔ (بولس)

یہ کزاز اور تشنج کا باہمی فرق ہے۔ کزاز مکمل طور پر یہ ہے کہ اپنے سرے کی جانب پھیل جانے کے باعث عضلہ میں جمود پیدا ہو جائے۔ ایسی صورت میں تشنج کی صلابت محسوس نہ ہوگی۔ بالخصوص عضلہ کے سرے پر۔ (مؤلف)

تمدد کبھی جسم میں آگے کی جانب، کبھی پیچھے کی جانب کبھی دونوں جانب میں برابر، ایسی صورت میں تمدد برابر برابر ہوگا۔ مریضوں کا علاج خشک تکمید سے کریں۔ ایسے لوگوں کے لئے بخار آجانا بہترین علاج ہے

اس بخار کی علامات حسب ذیل ہیں:

ٹھنڈی سانس جیسا تنفس، نبض متفاوت صغیر، چہرے پر ہنسی نما کیفیت، مگر ہنسی نہ ہوگی، چہرہ میں سرخی یہ بولس کی کتاب میں ہے۔ بخار ایسے مریض کا عظیم علاج ہے۔

کزاز کبھی تکان سے، خشک زمین کے اوپر سونے سے، کسی بھاری چیز کو اٹھانے سے، سقطہ یا جراحت یا کئی نار (آگ سے داغنا) سے ہو جاتا ہے۔ اس سے بلا ارادہ ہنسی نما کیفیت عارض ہوتی ہے۔ چہرہ میں سرخی اور آنکھوں میں وقار نہیں ہوتا۔ اصلاً پیشاب نہیں ہوتا۔ ہوتا بھی ہے تو ماء الدم جیسا، جس کے اندر بلبلے ہوتے ہیں۔ شکم رک جاتا ہے، بے خوابی طاری ہو جاتی ہے۔ تمدد کے سبب مریض زیادہ تر بستر سے نیچے گر جاتے ہیں۔ کبھی شروع میں ہچکی اور درد سر ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں میں دونوں مونڈھوں کے اندر اور پشت میں درد ہوتا ہے۔ کچھ مریضوں پر رعشہ طاری ہو جاتا ہے۔

ان تمام مریضوں کا علاج وہی ہے جو علاج استفراغ کے باعث پیدا ہونے والے تمدد کا ہے۔

جس شخص کو کزازی تمدد عارض ہو بیماری کے شروع میں سب سے پہلے اس کی فصد کھولیں، پھر ماؤف اعضاء پر پرانے زیتون اور جند بید ستر کے ساتھ روغن قثاء الحمار میں ڈبو کر گاز رکھیں۔ ایک چوڑے برتن میں گرم زیتون بھر کر گردن کے اعصاب پر رکھیں۔ شگاف دے کر پچھنے لگائیں۔ پچھنہ بلا شگاف مضر ہوگا۔ پچھنے گردن پر، دونوں طرف سے مہروں پر، سینہ پر، کثیر العضلات مقامات پر، پسلیوں کے سروں پر اور مثانہ اور گردوں کے مقامات پر لگائیں۔ خون نکالنا ممنوع نہیں ہے مگر یکبارگی نہ نکالیں۔ کئی بار نکالیں۔ زیتون میں تر کر کے ایک گاز کے ذریعہ رگ کو خشک کریں تاکہ مریض کو ٹھنڈک نہ پہونچے۔ کزاز پھر بھی مسلسل

باقی رہے تو مریض کو دن میں کئی بار گرم زیتون کے آبزن میں داخل کریں۔ اس میں کسی طرح کی غفلت سے کام نہ لیں۔ مریض کو بتائیں کہ اس سے بے حد طاقت پیدا ہو گی۔ پانی اور شہد اتنا پکا کر پلائیں کہ نصف رہ جائے۔ جاؤشیر ۲ سے ۵ گرام تک ہمراہ حلتیت بقدر ایک گرام یا مر ۵. گرام ہمراہ ماء العسل پلائیں۔ ان سب سے زیادہ مؤثر علاج جند بید ستر ہے۔ اسے تھوڑا تھوڑا تین بار دیں۔ کیونکہ اس طرح کے مریضوں کے لئے نگلنا مشکل ہوتا ہے۔ پینے والی چیزیں زیادہ تر نتھنوں سے خارج ہو جاتی ہیں۔ اس سے اضطراب پیدا ہوتا ہے اور تمدد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ معدہ پر روغن سداب اور جاؤشیر کا لطوخ کریں اور حقنہ دیں۔ بقراط کے قول کے مطابق آب سرد انڈیلنا بے حد خطرناک ہے۔ اسی لئے بقراط کے بعد جو اطباء آئے انہوں نے اسکا تذکرہ نہیں کیا ہے۔ لہٰذا ہم بھی اسے ترک کریں گے۔ لطیف تدابیر اختیار کریں اور قابض لطیف روغنیات کے ذریعہ تمریخ کریں۔ (حنین)

تشنج کبھی اس حد تک پہونچ جاتا ہے کہ گردن کو کھینچ کر سر کو موڑ دیتا ہے۔ دانت باہم رگڑا اٹھتے ہیں۔ کبھی وہ پشت اور سینہ کو موڑ کر ٹیڑھا کر دیتا ہے۔ (چرک)

تشنج کے مریض پر ملنیات اور روغن تخم کتاں و خطمی کا ضماد کریں۔ اس کے بعد تمام مہروں کی مالش کریں۔ بعد ازاں گردن میں اون کا ایک بڑا سا نرم قلادہ پہنا دیں اور اس پر ہر وقت مسخن روغن چھڑکتے رہیں۔ مہروں سے لے کر کمر تک موم اور گرم روغن ملیں، اسی سے جسم کی مالش کریں اور مریض کو گرم زیتون کے آبزن میں بٹھائیں۔ (شمعون)

روغن کا آبزن محل نظر ہے۔ میرے خیال میں یہ خشکی پیدا کرتا ہے۔ خشک مریض کے لئے موزوں نہیں ہے۔ (مؤلف)

امتلائی تشنج کے مریض کو خشک حمام میں بیٹھائیں۔ کیونکہ اس کیلئے نہایت مؤثر ہے۔ روغن زنبق میں جند بید ستر توڑ کر مالش کریں، روغن ارنڈ، ماء العسل اور حلتیت پلائیں۔ کسی پتھر کو گرم کر کے اس پر شراب چھڑکیں۔ پھر مریض کو ایک کمبل اوڑھا کر اس کا بھپارہ دیں تاکہ پسینہ آجائے۔

مختصرات:

بچوں کو خشک تشنج عارض ہوا کرتا ہے۔ عوام اس بیماری کو ام الصبیان کہتے ہیں۔ انہیں نیم گرم روغن بنفشہ کے آبزن میں بٹھائیں۔ سر دل پر دودھ کی دھار ماریں، بنفشہ اور

دودھ کا سعوط کریں۔ موم، روغن اور لعاب اسپغول کا لطوخ کریں۔ حلق کے اندر ماء الشعیر اور لعابات ٹپکائیں۔ طبیعت میں خشکی ہو تو شیاف کا حمول کریں۔ دست لانے کے لئے مسہل ہرگز نہ دیں۔

رطوبی تشنج کے اندر مریض کو تلیثا اور تریاق پلائیں۔ عطوس استعمال کریں۔ برگ غار، برنجاسف، برگ اترج، سعد، اور قصب الزریرہ کے جوشاندہ میں مریض کو بٹھائیں۔ طاقتور مسہلات کے ذریعہ استفراغ کریں۔ بعد ازاں روغن قسم کی تمریخ کریں۔ اس سے فوری فائدہ ہوگا۔ روغن جند بیدستر، فربیون، عاقر قرحا اور خردل کے ذریعہ بھی تمریخ کریں۔ اعصاب کے نکلنے کی جگھوں پر نمک اور حرمل جیسی خشک چیزوں کی تکمید کریں۔ مراروں کا سعوط کریں۔ اور میعہ اور سندروس کا بخور دیں۔ (شمعون)

تشنج بچوں کے اندر تیزی سے پیدا ہوتا ہے مگر تکلیف دہ کم ہوتا ہے۔ چونکہ بچوں کے اعصاب کمزور ہوتے ہیں اس لئے معمولی سبب سے تشنج جلد لاحق ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ان میں کم خطرناک ہوتا ہے۔ تمام ہی تشنج یبوست کے باعث نہیں ہوتے۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ بخار رطوبتوں کو پگھلادے اور اس کی وجہ سے مرطوب کزاز پیدا ہو جائے۔ ایسی حالت بخار کی شروعات میں ہوسکتی ہے۔ مگر بخار کے بعد جو تشنج عارض ہوتا ہے وہ یبوست کے سبب ہوتا ہے۔

سخت ٹھنڈک سے کبھی تمدد پیدا ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

اسی کو کزاز کہتے ہیں۔ (مؤلف)

تشنج زیادہ تر بچوں کو لاحق ہوتا ہے۔ ان کے اندر مکمل صحت یابی کے لئے یہ آسان تر ہوتا ہے۔ سات سال کی عمر سے زیادہ ہو جانے پر تشنج ہو جائے تو مریض بچتا نہیں ہے۔ بچتا بھی ہے تو خطرہ کے بعد۔ اس درد میں حمی حادہ مطبقہ لازمہ، بے خوابی، شکم کی خشکی، زردئ رنگ، منہ اور ہونٹ کی خشکی، اور زبان کی جلد کا پھیلاؤ اور اس کا سیاہ ہو جانا لازم ہو جاتا ہے۔ پیشاب پہلے سرخ پھر سفید ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حرارت سر کی جانب چڑھتی ہے۔ کبھی پیشاب سفید ہوتا ہے۔ دست نہ آتے ہوں تو تلیین شکم کے لئے شیاف کا حمول اور گدھی اور بکری کے دودھ کا نطول کریں۔ پشت کے مہروں کی تمریخ پھر سر پر دودھ اور روغن بنفشہ میں تر کرکے گاز رکھیں۔ روغن کدو شیریں اور روغن بادام شیریں کا سعوط دیں۔ تمدد نہ ہو تو برگ تل، کدو، خطمی اور نیلوفر جیسے ملینات کے پانی کا آبزن اور نطول استعمال کریں۔ حالت مشکل ہو تو مریض کو ایسے آبزن میں بٹھائیں جس میں نیم گرم روغن حل ہو۔ لعاب اسپغول اور

آب انار ہر وقت روغن بنفشہ کے ساتھ پلائیں۔ سر کو خطمی، بنفشہ اور روغن حل کے ذریعہ لت پت کریں۔ کدو کے ٹکروں کے ساتھ ماء الشعیر پلائیں۔ بخار تیز نہ ہو تو گدھی کا دودھ ۱۶۰ گرام، روغن بادام شیریں ۴۰ گرام شکر کے ساتھ دیں۔ سکون کے بعد کسی عضو کے اندر تمدد رہ جائے تو اس پر پچھنے لگائیں اور روغن نرگس میں پگھلا کر چربیاں رکھیں۔

مرطوب تشنج یکبارگی پیدا ہو جاتا ہے اس کے ساتھ اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، اس لئے علاج میں گرم حبوب کا مسہل دیں۔ گولیاں صبر، جند بید ستر، فربیون، حلتیت، جاؤشیر سے تیار کی گئی ہوں اس کے بعد گرم محلل چشموں میں بٹھائیں۔

حسب ذیل نسخہ کے ذریعہ تدہین کریں:

موم زرد ۸۰ گرام، زیت الانفاق ۴۸۰ گرام، فربیون تازہ ۴۰ گرام، تشنج زدہ عضلات کے سروں پر اس روغن کے ذریعہ مالش کریں۔ تشنج اور فالج میں بھی بے حد مفید ہے۔ لطیف تدبیریں اختیار کریں۔ (سرابیون)

تشنج جب پورے جسم میں ہو جاتا ہے تو اس کے علاج کے لئے اطباء عام طور سے گردن کے بعد واقع ہونے والے مہروں کا قصد کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ چہرہ کے اعضاء میں بھی تشنج ہو تو وہ دماغ کا قصد کرتے ہیں۔

دونوں ہونٹوں، آنکھوں، پیشانی کی جلد، تمام داڑھوں اور زبان کی جڑ میں تشنج کئی بار عارض ہوتا ہے۔ اس کے علاج کیلئے دماغ کا قصد کیا جاتا ہے۔ بے خوابی، استفراغ، تکان، غم اور حمی محرقہ کے بعد جو تشنج ہوتا ہے اس کا موجب یبوست ہوتی ہے۔ تخمہ، مدہوشی، کثرتِ حمام، خاص کر زیادہ شراب نوشی، کمی ریاضت اور کثرت سے سونے کے بعد جو تشنج ہو جاتا ہے۔ اس کا موجب رطوبت ہوتی ہے۔ (جالینوس)

حمی اور کئی کے بعد تشنج کا ہو جانا خراب ہے کیونکہ اس سے اعصاب خشک ہو جاتے ہیں۔ یہ سب سے زیادہ خراب تشنج ہوتا ہے۔

علامات:

پیشتر از تمدد جسم بوجھل، اختلاج، صلابت جسم، ثقل کلام، (گفتگو کے اندر بھاری پن) گدی سے لے کر عصعص تک چبھن کا احساس، منہ میں درد، نگلنے میں دشواری، زبان بوجھل، خارش ہوتی ہے مگر کھجلانا اچھا نہیں لگتا، درد شروع ہوتا ہے تو گردن، داڑھ اور

عضلات میں پھیل جاتا ہے۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے، نیچے کی داڑھ بوجھل ہو جاتی ہے، پسینہ زیادہ آتا ہے، اطراف ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں اور ان پر رعشہ طاری ہو جاتا ہے۔ نبض فاسد، تنفس تنگ و تیز اور گردن مڑ جاتی ہے، اگر باندھ کر گردن کو سیدھی کرنا چاہیں تو اسے آگے پیچھے کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ (بقراط)

مرطوب تشنج شکم کے اندر ریاح بھر دیتا ہے، اس لئے خراب علامت ہوتی ہے۔

مہلک تشنج کی علامت یہ ہے کہ شکم پھول جاتا ہے، (روفس)

ایک عورت کا میں نے معائنہ کیا۔ اس کا زیریں جبڑا بالائی جبڑے سے مسلسل رگڑ اٹھتا تھا۔ واپسی میں پھر رگڑ پیدا ہوتی۔ ہر چند کہ واپس نہ آنے کے لئے پوری طاقت صرف کرتی مگر قدرت نہ پاتی۔ شکم اس حد تک پھولا ہوا تھا کہ پھٹ جانے کے قریب تھا۔ حالت نہایت حیرت انگیز تھی۔ مرطوب تشنج شروع ہوا۔ پھر دانت ٹکرائے حتیٰ کہ مریضہ وفات پا گئی۔ (مؤلف)

مرطوب تشنج کا علاج:

تیز حقنے استعمال کریں۔ رومالوں سے اتنی مالش کریں کہ مریض سرخ ہو جائے، پھر اسے برگ غار، شیح مرزنجوش کے جوشاندہ میں بٹھائیں۔ بعد ازاں ماؤف اعضاء کی بورہ اور خاکستر فلفل کے ذریعہ مالش کریں جسم سرخ ہو جانے کے بعد روغن قسط اور روغن سوسن سے تمریخ کریں۔ کوئی قابض شئے قریب نہ جانے دیں۔ اس کے ذریعہ علاج کرنا ہی ہو تو گرم ہو اور ساتھ ہی مرخی بھی ہو۔ کوشش کریں کہ مریض گرم رہے۔ اس کے لئے ۵۰ گرام حلتیت دیں۔ (ابن ماسویہ)

مفرد ادویات:

تشنج امتلائی کے لئے شراب کے ساتھ جند بید ستر کا استعمال اور پرانے زیتون کی تمریخ سب سے مؤثر علاج ہے۔

فلفل اور سداب کے ساتھ حلتیت پلانا تشنج میں بے حد مفید ہے۔ (جالینوس)

بخار کے بعد عارض ہونے والا ہر تشنج ردی نہیں ہوتا۔ مگر حمی محرقہ اور طویل المدت حمی کے بعد عارض ہونے والا تشنج ردی ہوتا ہے۔ (حنین)

ردی اور یابس کی حیثیت کو فہم میں رکھیں۔ (مؤلف)

دانتوں کا سمٹنا اور جبڑے کا چپکنا داڑھ کے عضلات میں تشنج واقع ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (جالینوس)

کوئی آدمی تشنج میں مبتلا ہو اور قبل ازیں متلی اور کرب کی شکایت رہی ہو تو یہ تشنج کی وہ قسم ہے جو فم معدہ کے ساتھ دماغ کے اشتراک سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کا تذکرہ جالینوس نے العلل والأعراض کے چوتھے مقالہ میں کیا ہے۔

طبیخ حب بلساں اعصابی تشنج میں مفید ہے۔ (مؤلف)

بارد تشنج کے لئے جند بیدستر سب سے مفید دوا ہے۔ روغن حنا اس تشنج میں مفید ہے جس میں گردن مائل ہو کر سکڑ جاتی ہے۔ یہی کزاز کہلاتا ہے۔ (بقراط)

گندھک کا پانی اعصاب کو بے حد نرم کرتا ہے۔ (روفس)

ایرسا اعصابی تشنج میں مفید ہے، زیتون کے ساتھ عاقرقرحا کی تمریخ بھی یہی اثر رکھتی ہے۔ زراوند امتلائی تشنج میں مفید ہے۔ (جالینوس)

قابض سیاہ شراب کے ساتھ خصیۃ الثعلب پلایا جائے تو پیچھے تک ہونے والے تشنج کے ئے دوائے شافی ہے۔ (بولس و جالینوس)

کزاز اور گردن کی کجی میں روغن سوسن یا روغن نرگس یا روغن خیری کے ساتھ مومیائی کا سعوط کریں۔ اور مہروں پر کچھوے کی چربی ملیں۔ (عبدوس)

ابتدائی طور پر تشنج کا سبب رطوبت ہوتا ہے۔ مگر بخار یا استفراغ کے بعد واقع ہونے والا تشنج یبوست سے ہوتا ہے۔ رطوبی تشنج میں فصد کھولیں۔ جند بیدستر اور فلفل پلائیں۔ یابس تشنج میں لعابات، گرم پانی، چربیاں، روغن حنا، اور روغن سوسن استعمال کریں۔ بشرطیکہ حرارت زیادہ نہ ہو اس سے بے حد تلیین ہوتی ہے۔ گرم پانی کا مسلسل نطول کریں۔ اس کے بعد روغن کی تمریخ کریں تاکہ رطوبت کی حفاظت ہو سکے۔ (اشلیمن)

سینہ کے عضلات کو تشنج لاحق ہو تو جسم آگے کو کھنچ اٹھتا ہے۔ پشت کے عضلات تشنج میں مبتلا ہوتے ہیں تو جسم پیچھے کی جانب کھنچتا ہے مگر سینہ اور پشت دونوں کے عضلات کو تشنج لاحق ہو تو بے حد پھیل کر قائم ہو جاتے ہیں اور مریض فوری طور پر ہلاک ہو جاتا ہے۔ تشنج کا مریض کوئی چیز نگل نہیں سکتا۔ دانت ٹکراتے ہیں۔ رطوبی تشنج کے لئے گرم چشمہ کے پانی سے زیادہ مفید اور کوئی چیز نہیں ہے۔ اس بیماری کا استیصال ہو جاتا ہے اور ار بول اور بے حد پرانی شراب کا بھی یہی اثر ہے۔ (فیلغریوس)

امتلاء کے باعث پیدا ہونے والا تشنج اچانک رونما ہوتا ہے۔ مگر استفراغ کی وجہ سے پیدا ہونے والا تشنج رفتہ رفتہ وجود میں آتا ہے۔ تشنج پورے جسم میں ہو تو بیماری دماغ کے اندر ہوتی ہے۔ اور چہرے کے علاوہ پورے جسم میں ہو تو بیماری نخاع کے مبدا میں ہوتی ہے۔ بعض اعضاء کے اندر ہو تو اس عصب کے اندر ہوتی ہے جو ماؤف عضو تک آتا ہے۔ جسم کے مقدم حصہ میں ہو تو بیماری ان عضلات کے اندر ہوتی ہے جو آگے ہوتے ہیں۔ اور اگر پچھلے حصے میں ہو تو بیماری پچھلے عضلات کے اندر ہوتی ہے۔ رطوبت سے پیدا ہوتی ہے تو اعصاب عرض میں پھیل جاتے ہیں۔ اور یبوست سے عارض ہوتی ہے تو اعصاب طول میں پھیل جاتے ہیں۔ ان دونوں پر اس تشنج کا اطلاق ہوتا ہے۔ جو ابتدائی طور پر لاحق ہوتا ہے۔ (جالینوس)

بالعرض لاحق ہونے والا تشنج اعصاب کو خشک کر دینے والی حرارت یا انہیں سکوڑنے اور سخت کرنے والی برودت یا مقام ماؤف پر اجتماع رطوبات، یا کسی ڈسنے والی شئے سے عارض ہوتا ہے۔ ڈسنے والی شے سے تشنج اسی لئے ہوتا ہے جیسے ہچکی کے اندر عارض ہونے والی شئے۔ مرطوب تشنج کثرت مدہوشی، کثرت جماع، غذائی امتلاء اور راحت سے، اور یابس تشنج تکان، استفراغ اور بخار کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ تشنج اور صرع کا باہمی فرق یہ ہے کہ صرع میں وقفہ ہوتا ہے۔ مگر تشنج میں ایسا نہیں ہوتا۔ نیز اس کے اندر ذہن کو نقصان نہیں پہونچتا۔

فوری موت کی علامات :

ضربہ کے باعث کزاز کا مریض مرجائے گا۔ کزاز کے ساتھ مروڑ، قے، ہچکی اور ذہول عقل (عقل کی غفلت) موجود ہو تو موت طاری ہو جائے گی۔ (جالینوس)

بچہ اور خشک تشنج کے لئے مستعد حضرات کو روزانہ آبزن میں داخل کیا جائے اور روغن سے تمریخ کی جائے، مرض سے تحفظ ہوگا۔ (بقراط)

تشنج کے مریض مرجاتے ہیں تو بھی ان کے جسم گرم رہتے ہیں۔ (جالینوس)

تشنج کے ساتھ کوئی اور بیماری ایسی ہو جس میں اخراج خون ضروری ہو تو خون کا اخراج بقدر ضرورت بلکہ اس سے بھی کم کریں۔ کیونکہ استفراغ جسم سے تشنج کا مریض مرجاتا ہے۔ (اغلوقن) (۱)

اورام کے ساتھ پایا جانے والا تشنج بالعموم امتلائی ہوتا ہے۔ (جالینوس)

۱۔ ایک فلسفی گذرا ہے۔

بقراط کے نظریات کے مطابق شراب نوشی کے بعد پیدا ہونے والا تشنج زیادہ تر فصد کا محتاج ہوتا ہے۔ تمدد یہ ہے کہ عضو دونوں جانب سے برابر برابر قائم ہو اور ہرگز مائل نہ ہو۔ (مؤلف)

تمدد کے اندر عضو کسی ایک جانب قطعاً مائل نہیں ہوتا بلکہ برابر برابر پھیلتا ہے۔ (جالینوس)

کسی شخص کو متلی اور دست میں مبتلا دیکھیں اور اسے تشنج ہو جائے تو بہ کثرت گرم پانی پلا کر قے کرائیں۔ تیز مرہ کی قے ہو کر صحت ہو جائے گی۔ یہ تشنج کی وہ قسم ہے جو فم معدہ سے دماغی اشتراک کے سبب لاحق ہوتی ہے۔ اسکا تذکرہ جالینوس نے الاعضاء الآلمہ کے پانچویں مقالہ میں کیا ہے۔ (مؤلف)

اور امی بیماریوں کے اندر عارض ہونے والا تشنج امتلاء کے سبب سے اور حمیات محرقہ یابسہ کے اندر پیدا ہونے والا تشنج یبوست کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ابو محمد کو یہ کہتے سنا ہے کہ حمیات محرقہ میں پیدا ہونے والا ہر تشنج یبوست سے نہیں ہوتا۔ بلکہ کبھی بخار کے سبب بھی ہوتا ہے، چنانچہ جسم کے بعض اخلاط جب پگھلتے ہیں اور کسی عضو تک آتے ہیں تو ورم اور تشنج لاحق ہو جاتا ہے۔

دونوں کا باہمی فرق عذر کر کے معلوم کریں۔ اگر بخار جسم کو اس حد تک پگھلا دے کہ جسم کے تمام مزاج پر یبوست کا غالب آجانا جائز ہو تو یہ یبوست سے ہوگا۔ ورنہ ایسا ہی ہوگا جیسا کہ اوپر ہم نے بیان کیا ہے۔ (جالینوس)

لاغر ہوئے بغیر بچہ کو اچانک تشنج عارض ہو جائے تو لامحالہ اسکا سبب رطوبت ہوگا۔

تشنج، درد پشت اور وجع المفاصل میں مفید یہ ہے کہ سویا کو اچھی طرح پانی اور زیتون میں ابال لیں پھر اس میں لومڑی یا بجو، یا کتوں کے پلے اس حد تک پکائے جائیں کہ گل جائیں۔ بعد ازاں صاف کر کے اس کے اندر دوبار دن میں مریضوں کو بٹھائیں۔ نکلنے کے بعد گورخر کی چربی یا کوئی لطیف چربی، گرم لطیف دواؤں مثلاً روغن اخروٹ، روغن غار، روغن سوسن، روغن قسط، روغن سنبل کے ساتھ ملا کر جسم پر مالش کریں۔ تشنج میں افیتمون مفید ہے۔ (مسیح)

ایک شخص کو دیکھا کہ دھوپ میں زیادہ دوڑ دھوپ کر رہا ہے، اسے تشنج ہو گیا۔ اسکی وجہ سے چند دن وہ چت پڑا رہا پھر انتقال کر گیا۔ (مؤلف)

کزاز شروع ہوتا ہے تو منہ بند ہو جاتا ہے، آنکھوں سے اشک جاری ہوتا ہے، نگاہ جھک جاتی ہے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ مریض ہاتھ پیر سمیٹ نہیں سکتا۔ درد شدت کا ہوگا۔ موت کے قریب نتھنوں سے پلائی ہوئی شے اور دواء منی خارج ہو جائے گی۔ مریض قے کے

اندر تھوڑا بلغم خارج کرے گا۔ اور پانچویں دن ہلاک ہو جائے گا۔ بچ گیا تو صحت یاب ہو گا۔ لہٰذا بکثرت گرم روغن سے اس کی تمریخ کریں۔ کسی جھلی میں یا مشکیزے کے اندر پانی یا روغن بھر کر مبتلائے درد مقامات کی تمریخ کریں۔ تمریخ اور تکمید کثرت سے بار بار کریں۔ (مؤلف)

پوست بیخ فاشرا اور برگ فاشرا اپنی حدت اور لطافت کی وجہ سے تشنج میں مفید ہیں۔

فلفل اور سداب کے ساتھ حلتیت ہمراہ شراب کے استعمال سے کزاز میں سکون ہو جاتا ہے۔ طبیخ حب بلسان اعصابی تشنج میں مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)

تخم باد آور دا اپنی لطافت کی وجہ سے تشنج میں مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس و جالینوس)

جند بید ستر امتلاء کے باعث پیدا ہونے والے تشنج میں بے حد مفید ہے۔ مروخ یا مشروب مستعمل ہے۔ (جالینوس)

بارد تشنج کے لئے جند بید ستر تمام دواؤں سے زیادہ مفید ہے۔ اس کے جسم کے اندر سخونت اور اعصاب میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ یہ اعصاب کے لئے بے حد نافع ہے۔ روغن حنا اس تشنج میں مفید ہے جس کے ساتھ گردن پیچھے کی طرف مڑ جاتی ہے۔ (بقراط)

شربت کما: ریوس تشنج میں مفید ہے۔ جالینوس کا قول ہے کہ کبریتی (گندھک کا پانی) اعصاب کو نرم کرتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

ایرسا تشنج میں مفید ہے۔ (روفس)

عاقرقرحا کو زیتون اور روغن میں ملا کر استعمال کرنا اس کزاز میں مفید ہے جو انسان کو زیادہ تر عارض ہوتا ہے۔ سیہی (قنفذ) کا گوشت تشنج میں مفید ہے۔ (جالینوس)

زراوند امتداد میں نافع ہے۔ (ابن ماسویہ)

خصیۃ الثعلب کچھ اطباء کے مطابق پیچھے کی جانب عارض ہونے والے تشنج کی شافی دوا ہے۔ شراب سیاہ قابض کے ہمراہ مستعمل ہے۔ (بولس)

تشنج اور کزاز کا نسخہ :

روغن سوسن یا روغن نرگس میں مومیائی شامل کر کے استعمال کی جائے۔ طاقتور دشوار تشنج کے لئے : وہ مہرہ جو اصلاً عصب قفا کا مخرج ہے، تشنج رطوبی میں مبتلا ہو تو اس پر جند بید ستر فربیون وغیرہ کا ضماد کریں اور اگر یبوست سے تشنج واقع ہو تو گندھک کے زرد پانی، روغن شیرج اور چربیوں سے دن میں پورے مہرے پر کئی بار مالش کریں۔ آبزن

اور ترطیب سے کام لیں۔ (ابن عبدوس)

عصبی تشنج کا نسخہ :

حلبہ، قسط ہمراہ روغن تل یا روغن الیہ و پیہ بط، گودہ ساق گاؤ، پیہ اونٹ، گودہ ساق اونٹ، ہمراہ روغن نرگس سرخ، تشنج زدہ مقام پر ضماد کریں۔ اور حلبہ، تخم کتاں، بیخ سوسن، ناخونہ کے جوشاندہ کا نطول کریں۔ طبیخ اصول ہمراہ روغن ارنڈ لیں۔ یا روغن سوسن و شہد ہمراہ بیخ سوسن کا طلاء کریں۔

امتلاء سے پیدا شدہ تشنج کا نسخہ :

جند بید ستر، روغن سوسن ہمراہ آب گرم لیں اور عضو ماؤف پر استعمال بھی کریں۔
برگ خطمی تر کوٹ کر ضماد کریں۔

تشنج اور انقباض جو کزاز کہلاتا ہے کے لئے :

روغن خیری اور روغن نرگس کے ہمراہ مومیائی کا سعوط کریں۔ یا ہمراہ مطبوخ کچھوے کا خون پلائیں۔ یا کچھوے کا گوشت کھلائیں اور اس کی چربی سارے جسم پر ملیں۔ (ابن عبدوس)

تشنج بخار یا استفراغ کے بعد ظاہر ہو تو یبوست کی وجہ سے اور ابتدائی طور پر ظاہر ہو تو رطوبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ فصد کی طاقت ہو تو فصد کریں۔ جند بید ستر اور فلفل پلائیں۔ روغنیات فالج کے ذریعہ تمریخ کریں۔ یبوست سے پیدا شدہ بیماری میں لعابات کے مرہم، آب گرم، چربیوں اور کبھی روغن سوسن کے ذریعہ کبھی اس کے بغیر جسم کو نرم کریں۔ اس سے اچھی طرح لینت (نرمی) پیدا ہوتی ہے۔ روغن حناء، روغن فربیون اور روغن بلساں پہلی قسم کے لئے مصلح ہے۔ یہ بے حد طاقتور دوائیں ہیں، خاص کر روغن فربیون، اعصاب پر گرم پانی کا مسلسل نطول کریں۔ رطوبت سے تحفظ کے لئے تمریخ کریں۔ (اثیمن)

عصبی تشنج کے لئے نسخہ :

موم سرخ ۲ حصہ، پیہ خنزیر ۳ حصہ، پیہ بط ۲ حصہ، پیہ مرغابی ۲ حصہ، پیہ دندان گاؤ ۲ حصہ، گودہ ساق گاؤ ۲ حصہ، روغن الیہ ۵. ۱ حصہ، پیہ اونٹ ۲ حصہ، گودہ ساق اونٹ ۲ حصہ روغن نرگس میں پکا کر عضو پر ملیں اور طبیخ حلبہ، تخم کتاں، بیخ سوسن، ناخونہ کا نطول کریں۔

عضو پر مرغابی کی کھال باندھیں۔ نیز حسب ذیل جوشاندہ استعمال کریں۔

ناخونہ ۴۰ گرام، حلبہ ۸۰ گرام، تخم کتاں ۸۰ گرام، اصل السوس ۶۰ گرام، سپستان ۲۴ گرام، انجیر سفید فربہ ۷ عدد، بیخ کرفس ۲۵ گرام، پوست بادیان ۲۵ گرام، شیح ارمنی ۱۲ گرام، قصب الذریرہ ۲۵ گرام، انیسون ۷ اگرام، مصطگی ۷ اگرام، شویلا (برنجاسف) ۳۵ گرام، ۲ کلو ۴۰۰ گرام پانی میں اس قدر جوش دیں کہ پانی ۹۶۰ گرام رہجائے۔ پھر اسے چھان کر ایک تہائی لے لیں اور اسے ہمراہ روغن ارنڈ ۱۵ گرام و روغن بادام شیریں ۷ گرام نوش کریں۔ کھانے میں بھیڑ کے بچہ کا شوربہ اور پینے میں ہمراہ آب منقی، شکر کا پانی (رس) دیں۔

اعصابی تشنج کے لئے حسب ذیل نسخہ بھی مفید ہے:

بیخ سوسن سفید کو شہد اور روغن سوسن سفید میں شامل کر کے ضماد کریں اور مریض کو جندبیدستر، ۲ گرام ہمراہ آب گرم و روغن سوسن پلائیں۔ مقام ماؤف پر روغن سوسن کی مالش کریں۔ (ابن ماسویہ)

یبوست سے پیدا ہونے والا تمدد نہایت دشوار ہوتا ہے۔ بخار بھی ہو تو ناقابل شفا ہے۔ زیادہ تر اورام دماغی کے ساتھ بخاروں کے بعد لاحق ہوتا ہے۔ یہ بخار مہلک ہوتے ہیں۔ اس بیماری میں تشنج سے کوئی صحت یاب ہو گیا ہو میرے علم میں اب تک نہیں آیا نہ ہی کسی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ تشنج زیادہ تر امتلا کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یعنی وہ امتلاء جو اعصابی اعضاء کے اندر ہو جاتا ہے۔ یہ بمنزلہ اس عارضہ کے ہے جو کسی کو سخت ورم کی وجہ سے لاحق ہو جاتا ہے۔ یا پھر یہ کسی ایسی لطیف خلط کے باعث ہوا کرتا ہے جو سوزش پیدا کرتی ہے اور اعصابی اعضاء کو کھا جاتی ہے۔ یا پھر سخت برودت سے لاحق ہو جاتا ہے جو جمود نما کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ اسی کو کزاز کہتے ہیں۔

ان تینوں اقسام سے زیادہ تر شفا ہو جاتی ہے۔ اعصابی اعضاء کی یبوست سے جو تشنج عارض ہوتا ہے وہ ناقابل شفا ہے۔ (جالینوس)

پورے جسم میں تشنج کا واقع ہونا بمنزلہ صرع، اور نصف جسم کا تشنج بمنزلہ اس تشنج کے ہے جو آگے یا پیچھے سے نصف عضلات کے اندر عارض ہوتا ہے۔ ایک عضو کا تشنج صدر وریہ کی تحریک سے پیدا ہونے والے لقوہ کے بمنزلہ ہے۔

حبس تنفس سے ذی روح کو تشنج ہوتا اور مر جاتا ہے۔ (جالینوس)

ابو بکر کی یہ بات میرے حافظے میں موجود ہے کہ تشنج میں گلا گھٹنے سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح انہوں نے یہ کہا ہے کہ جس تنفس سے ذی روح کا گلا گھٹتا ہے۔ پھر تشنج میں مبتلا ہوتا اور مر جاتا ہے۔ (مؤلف)

سات سال کی عمر کے درمیان جن بچوں کو تیز بخار سے تشنج ہو جاتا ہے وہ کم ہی بچتے ہیں۔ بچوں میں تشنج حسب ذیل علامات سے شروع ہوتا ہے۔ مسلسل حمی حادہ، ساتھ میں بے خوابی، رونا، ریاح، شکم خشک، جسمانی رنگ کا زردی اور سرخی میں تبدیل ہونا، تھوک خشک، زبان سیاہ اور حلق پھیلی ہوئی، پیشاب شروع میں سرخ مگر جب بخار میں شدت آجائے گی اور اس کے ابخرات سر کی جانب چڑھنے لگیں گے تو سفید رگوں میں دھڑکن نہایت تیز، رگیں خشک، ایسی صورت میں تشنج طاری ہو جائے گا۔ سب سے پہلے گدھی کا دودھ روغن گل، اور روغن بنفشہ مبرد جسم پر انڈیلیں اور شیر جاریہ اور روغن کدو کا سعوط کریں۔ لعاب اسپغول ہمراہ روغن بنفشہ پلائیں اور سر پر رکھیں۔ یہ عمل تین دن تک جاری رہے۔ چوتھے دن آرد جو، بنفشہ، ناخونہ، بابونہ پکا کر روغن شیرج میں حلوے کی مانند بنالیں اور اس سے سر کو لت پت کر دیں کھوپڑی سے گردن تک اور تمام گردن پر ضماد کریں۔ افاقہ نہ ہو تو نیم گرم روغن بنفشہ میں بٹھادیں۔ ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو گدی کے نیچے مہرہ پر روغن کا مسلسل نطول کریں۔ شکم کو شیاف دے کر ملین کریں۔ ماء الشعیر، شکر، روغن بادام شیریں صبح کو چٹائیں اور رات کو اسپغول اور روغن گل دیں۔ دو سال کی عمر سے زیادہ کا ہو تو اسے تھوڑی ترنجبین پلائیں۔ یا پھر مرضعہ کو مسلسل پلائیں۔ جوڑوں پر اور سر پر دودھ کی دھاریں ماریں۔ ضماد رکھیں، انشاء اللہ شفاء ہو گی۔ (یہودی)

یہ تدبیر اس تشنج کے لئے موزوں ہے جو تمام عمروں میں استفراغ ہونے کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے (مؤلف)

تمام عمروں میں تشنج زدہ عضو کا علاج یہ ہے کہ اسے تازہ مرطوب الیہ (چکتی دنبہ) پہنادیں اور جب تک بدبودار نہ ہو جائے الگ نہ کریں، بدبو پیدا ہو جانے کے بعد دوسری تبدیل کر دیں۔ چربیوں سے بنے ہوئے مرہم اور مرخات استعمال کریں۔ واضح رہے کہ یبوست سے جو تشنج لاحق ہوتا ہے وہ رفتہ رفتہ بتدریج ہوتا ہے مگر رطوبت سے پیدا ہونے والا تشنج اچانک ہو جاتا ہے۔ مرطوبی تشنج کے علاج کا ذکر ہم باب السکتہ میں کر چکے ہیں کیونکہ دونوں کا علاج ایک ہی ہے۔

فوری موت کی علامات :

ضربہ سے لاحق ہونے والے کزاز کا مریض مرجاتا ہے۔ اسی طرح کزاز کے ساتھ مروڑ، قے، ہچکی، اور غفلت پائی جائے تو مریض ہلاک ہوجاتا ہے۔ نیز کزاز کی موجودگی میں خواہ آگے سے ہو یا پیچھے سے جب مریض پر ہنسی طاری ہوجاتی ہے تو فوراً مرجاتا ہے۔ (یہودی)

پرہیز اور علاج :

شیریں گرم پانی کے آبزن میں روزانہ داخل ہونے، بہ کثرت روغن کے ذریعہ تمریخ اور اچھی طرح نرم مالش سے انسان تشنج سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ (بقراط)

بچوں کی تدبیر :

اپنی رطوبت اور ضعف اعصاب کی بدولت مرطوب تشنج کے لئے مستعد ہوا کرتے ہیں، اس میں یہ بہت کم تکلیف دہ ہوا کرتا ہے۔ (بقراط)

بچوں میں تشنج واقع ہونے سے پہلے مسلسل حمی محرقہ، بے خوابی، شکم خشک، رنگ زرد، تھوک خشک، زبان سیاہ، جلد پھیلی ہوئی، اور آخر میں پیشاب کم ہوجاتا ہے۔ گدھی یا بکری کے دودھ کے ہمراہ روغن گل و روغن بنفشہ کے ذریعہ علاج کریں۔ اسے سر پر رکھیں اس کا نیز روغن کدو کا بھی سعوط کریں۔ لعاب اسپغول، ہمراہ روغن بنفشہ میں سر کو غرق کردیں۔ یہ عمل تین دن تک جاری رہے۔ خطمی، آرد جو اور بنفشہ خشک پکا کر بعض لعابی اشیاء شامل کرکے سر کو لت پت کریں۔ سر پر رکھے جانے کے وقت یہ نیم گرم ہو۔ کچھ گردن پر بھی رکھیں۔ اور مریض کو روغن بنفشہ نیم گرم میں بٹھائیں۔ کوشش کریں کہ ملین اشیاء کے ذریعہ شکم نرم رہے۔ ماء الشعیر، روغن بنفشہ، سکر طبرزد پلائیں۔ زبان پر لعاب رکھیں۔ اور اگر زیادہ ہو اور مریض برداشت بھی کرے تو پلائیں بھی۔ خیار شنبر اور ترنجبین پلائیں۔ دودھ کے ذریعہ سر کی اچھی طرح مالش کریں۔ نرم حقنے دیں۔ روغن کی تمریخ مسلسل کریں۔ تشنج زدہ مقام پر تازہ الیہ رکھیں۔ اور جب تک اس میں بدبو پیدا نہ ہو اسے دور نہ کریں۔ خشک تشنج رفتہ رفتہ مگر مرطوب یکبارگی ہوتا ہے۔

مرطوب تشنج کا علاج:

تریاق کبیر ہمراہ آب نیم گرم، شلیثا ہمراہ عرق سویا پلائیں۔ عطوس دیں۔ طبیخ مرزنجوش، برگ غار، شیح، سعد، برگ اترج، سویا، ناخونہ کا بھپارہ دیں۔ تیز حقنوں، طاقتور حبوب، ایارج روغن کلکلانج، شاذریطوس، ایارج جالینوس، سداب جنگلی، صعتر بحری کے ذریعہ علاج کریں۔ روغن جند بید ستر، روغن زیتون کی مالش کریں۔ تمام روغنیات میں سب سے فوری نفع روغن قسط سے ہوتا ہے۔

پیہ سانپ اور پیہ کبوتر سے بھی علاج ہوتا ہے۔ قابض روغنیات مثلاً روغن ناردین وغیرہ خواہ گرم ہوں قطعاً مناسب نہیں ہیں۔ گرم تکمید اور مرارہ کرکی ہمراہ آب چقندر وغیرہ اور شلیثا ہمراہ آب شابانک کا سعوط بے حد مفید ہے۔ صحت یاب ہو جانے کے بعد زیادہ تر ماؤف مقام پر فالج ہو جاتا ہے۔ (جورجس)

بخار تشنج کے لئے شفا ہے۔ کیونکہ بخار کے بعد تشنج خشک ہوتا ہے، مرطوب نہیں۔ بخار سے پہلے تشنج اکثر حالات میں مرطوب تشنج ہوتا ہے۔ یہ بخار اعصاب سے فضلات کو تحلیل کر دیتا ہے۔ (بقراط)

عضلات اور اس کے سرے آگے کی جانب پھیل جاتے ہیں تو اسے تشنج قدامی کہتے ہیں۔ پیچھے کی جانب پھیلتے ہیں تو تشنج خلفی کہلاتے ہیں۔ دونوں طرف پھیلتے ہیں تو مطلق تمدد کا نام دیا جاتا ہے۔

یہ صورتیں اس وقت ہوتی ہیں جب نفاخ ریاح کی وجہ سے اعضاء پھیل جاتے ہیں۔ ریاح مسخن ادویہ کے طلاء اور اندرونی استعمال سے تحلیل ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ ایسی صورت میں جلد باریک ہو کر لطیف ہو جاتی ہیں۔ پھر انہیں تحلیل ہو کر نکل جانے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس بیماری کے بعد بخار آجائے تو سب سے زیادہ نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ جسم کو اندر تک گرم کر دیتا ہے۔ چنانچہ موجود ریاح تحلیل ہو جاتی ہے اور تمدد کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

بچوں کو حمی حادہ (تیز بخار) بندش شکم، بے خوابی، چونکنے کی حالت، رنگ کبھی سرخ، کبھی سبز کبھی خاکستر ہو جائے تو حالت برقرار رہنے کی صورت میں تشنج ہو جاتا ہے۔ زمانۂ رضاعت سے لے کر سات سال کی عمر تک تشنج میں زیادہ آسانی سے وہ بچے مبتلا ہوتے

ہیں جو عمر میں سب سے زیادہ چھوٹے ہوتے ہیں۔ بڑے بچے اور بالغ حضرات کو حمیات کے اندر تشنج نہیں ہوتا۔ الا یہ کہ کوئی طاقتور سبب موجود ہو اس وقت تشنج ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ برسای حالت میں ہوتا ہے تشنج سے بالخصوص دودھ پیتے بچے بہت جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ بچے کم عمر ہوتے ہیں۔ خاص کردہ بچے جلد صحت حاصل کر لیتے ہیں جو مرطوب الجسم ہوں، ان میں بھی خاص کردہ جن کی ماؤں کا دودھ گاڑھا ہو۔ اوپر کی عمر والوں کو تشنج اس لئے عارض ہوتا ہے کہ وہ وقت بے وقت کثرت سے کھاتے پیتے رہتے ہیں۔ کھانے پینے کے سوا ان کا کوئی مشغلہ نہیں ہوتا۔

بچوں کا ضعف اعصاب بیماری کے لئے معین و مددگار ہوتا ہے۔ ان کے اندر دراصل دو طاقتور قوتیں موجود ہوتی ہیں ایک جگر کی دوسرے دل کی۔ دماغ کا جہاں تک تعلق ہے وہ بے حد کمزور ہوتا ہے۔ اسی لئے بچے آسانی سے تشنج میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور آسانی سے طبعی حالت کی جانب واپس آجاتے ہیں۔

مردوں میں اعصاب چونکہ نہایت سخت ہوتے ہیں اس لئے تشنج میں مبتلا ہونا بھی اور اس سے نکلنا بھی آسان نہیں ہوتا۔ جسمانی مزاج پر برودت کا غلبہ ہوتا ہے تو بخار کے بغیر بھی تشنج عارض ہو جاتا ہے ایسی صورت میں کچے غلیظ اخلاط کثرت سے پیدا ہونے لگتے ہیں۔ اوتار و اعصاب کے اندر ورم حار ہو اور بیماری میں دماغ بھی شریک ہو تو اس سے بھی تشنج لاحق ہو جاتا ہے۔ جن ردی علامات کے بعد بخاروں میں مردوں کو تشنج ہو جاتا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔ خصوصیت سے چہرہ کا کج ہو جانا، دانت پیسنا، آنکھوں کا بکثرت حرکت کرنا۔

بچوں کے اندر بے خوابی، چونکنا، جسم کے شدید کھینچاؤ اور بندش شکم کی وجہ سے رونا کافی علامات ہیں۔ سبز اور خاکستر رنگ اس بات کا پتہ دیتے ہیں کہ جسم کے اندر ردی اخلاط موجود ہیں۔ کون مرے گا، کون بچے گا اس کا اندازہ دیگر تمام علامات سے کریں۔ صرف ایک علامت سے ہرگز کوئی فیصلہ نہ کریں۔

تشنج کے بعد بخار کا آجانا، بخار کے بعد تشنج ہونے سے بہتر ہے۔ تشنج اچانک واقع ہو تو یہ ضروری ہے کہ اس کا سبب امتلاء ہو۔ اصل میں بار دلیسدار کیموس جو مریض کی غذا ہوتا ہے سے اعصاب بھر جاتے ہیں تشنج کے بعد بخار آجاتا ہے تو عام طور پر یہ کیموس پگھل کر لطیف ہوتا ہے اور تحلیل ہو جاتا ہے۔ حمی محرقہ کے بعد پورے جسم میں خشکی پیدا ہو جائے، اور خشکی کی وجہ سے تشنج ہو جائے تو بیماری سخت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس سے تقریباً صحت نہیں

ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک مدت تک اعصاب کو مرطوب ہوتے رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر بیماری کی شدت اس کے لئے مہلت نہیں دیتی۔ بلکہ وہ تیزی سے قوت کو تحلیل کردیتی ہے۔ چنانچہ بہت جلد موت طاری ہو جاتی ہے۔

اعصاب کے اندر خشک اورام حارہ یا برودت اور سخت یبوست کی وجہ سے تشنج اور تمدد عارض ہوتے ہیں۔ تشنج یا تمدد کے بعد بخار آجائے تو یہ اس کے ازالہ کا موجب ہوتا ہے۔

تمدد تشنج کی ایک قسم ہے۔ البتہ تمدد میں اعضاء تشنج زدہ نہیں ہوتے بلکہ آگے اور پیچھے کی جانب برابر پھیلتے ہیں۔ اسی لئے یہ کیفیت تمدد کے نام سے مخصوص ہے۔ اس طرح تشنج کی تمام قسمیں تین ہوتی ہیں۔ ۱۔ تشنج پیچھے کی جانب۔ ۲۔ تشنج آگے کی جانب۔ ۳۔ تمدد۔ یہ تمام قسمیں اعصابی اعضاء کے امتلاء سے، یا استفراغ سے لاحق ہوتی ہیں۔ جو تشنج حمی محرقہ کے بعد لاحق ہوتا ہے وہ یبوست کا لازمی نتیجہ ہوتا ہے۔ ابتدائی طور پر پیدا ہونے والا تشنج امتلاء کے باعث ہوا کرتا ہے۔ مؤخر الذکر قسم کے بعد بخار آجائے تو عضلات کی بعض رطوبتیں اس سے تحلیل ہو جاتی ہیں۔ نیز بعض برودتیں پختہ ہو جاتی ہیں اور یہی دونوں مقاصد اطباء کے ہوا کرتے ہیں۔ (بقراط)

تشنج یہ ہے کہ عضو چھوٹا نظر آئے مگر تمدد یہ ہے کہ کسی جانب اس طرح پھیل جائے کہ سکڑ کر چھوٹا نظر نہ آئے۔ (مؤلف)

بارہا اپنا یہ مشاہدہ ہے کہ فم معدہ پر سخت سوزش سے تشنج واقع ہو گیا ہے۔ ایک نوجوان رنجاری مرارہ کی قے کر رہا تھا، مراری قے سے فم معدہ میں سخت سوزش پیدا ہو گئی۔ چنانچہ تشنج میں مبتلا ہو گیا۔ اس خلط کی قے پورے طور رہو گئی تو بخار اور تشنج دونوں جاتے رہے۔

استفراغ کے ذریعہ امتلائی تشنج جاتا رہتا ہے۔ مگر استفراغ کے باعث پیدا ہونے والا تشنج تقریباً رفع نہیں ہوتا۔ (بقراط)

تشنج یہ ہے کہ عضو چھوٹا نظر آئے اور تمدد یہ (۱) ہے کہ کسی جانب عضو اس طرح پھیل جائے کہ سکڑ کر چھوٹا نظر نہ آئے۔ خشک تشنج سے اگر کوئی چیز بچا سکتی ہے تو حسب ذیل تدبیر۔

مریض کو نیم گرم روغن میں بٹھا دیں۔ سر مونڈ کر اس پر پانی اور لعابوں کا ضماد ہمراہ ملین اشیاء رکھیں۔ مہروں اور جوڑوں کے تمام مقامات پر الیہ رکھ کر باندھیں۔ پھر اسے کھول

۱۔ لگتا ہے عبارت چھوٹ گئی ہے۔ ہم نے مفہوم اوپر والے قول سے اخذ کر لیا ہے۔ گویہاں تکرار ہے مگر عبارت کا سیاق اسی کا متقاضی ہے۔ آگے عبارت بھی درست ہو جاتی ہے۔ (مترجم)

کر اس مقام کی مالش کریں۔ تخونت پہونچائیں اور بار بار یہ عمل دہرائیں۔ نیم گرم پانی سے مذکورہ تدبیر کی جانب اور مذکورہ تدبیر سے نیم گرم پانی کی جانب منتقل ہوتے رہیں۔ روغن کدو کا سعوط کریں اور اسی میں سر کو غرق کر کے روئی رکھیں۔ مریض کو نہایت ٹھنڈے گھر میں رکھیں۔ جہاں اسے پسینہ ہرگز نہ آئے۔ ماء الشعیر، روغن بادام اور شکر سے تیار شدہ نرم چکنا مشروب امکان کی حد تک چٹائیں۔ اس کے بعد روٹی کے لباب، ماء اللحم اور شراب سے تیار شدہ مالیدہ دیں۔ شراب میں پانی زیادہ ملا کر پلائیں۔ روغن اور لعابوں سے جوڑوں اور ہڈوں کی تمریخ مسلسل کریں، پانی، روغن بنفشہ اور لعاب اسپغول کا حقنہ کریں۔

سوزش کی وجہ سے تشنج دو صورتوں میں عارض ہوتا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ پہلے ہی فم معدہ میں سوزش پیدا ہو جائے۔ چنانچہ سوزش کا ازالہ ہو جانے سے صحت اور سکون ہو جاتا ہے۔ دوسری یہ کہ شدت استفراغ سے سوزش لاحق ہو جائے۔ اس سے تقریباً شفا نہیں ہوتی۔ یہ موت کی علامات میں داخل ہے۔

آپریشن سے پیدا شدہ تشنج بالعموم موت کی علامات میں داخل ہے۔ آپریشن کے بعد جو ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی سے یہ تشنج ہوتا ہے۔ بشرطیکہ ورم عصبی عضو میں ہو۔ تشنج ایسی صورت میں سب سے پہلے مقام ورم کے بالمقابل جگہوں پر ہوتا ہے۔ اس کے بعد پورے جسم میں اچانک تمدد ہو جاتا ہے اور مریض چار دنوں کے اندر ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس سے زیادہ زندہ رہ سکا تو صحت یاب ہو جاتا ہے۔

جالینوس کا قول ہے کہ تمدد امراض حادہ میں داخل ہے۔ کیونکہ یہ پیچھے اور آگے کی جانب دونوں تشنجوں سے مرکب ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا بحران اور خاتمہ دونوں بہت جلد واقع ہوتے ہیں۔ کیونکہ طبیعت اچانک زیادہ مدت تک کے لئے متحمل نہیں ہوتی۔ لہٰذا بحران اولین دور میں واقع ہو جائے گا۔

موسم گرما کے وسط میں ٹھنڈے پانی کی بکثرت مقدار تر و تازہ جسم والے انسان کے سر پر انڈیلا جائے تو ممکن ہے امتلائی تشنج تحلیل ہو جائے، کیونکہ اس سے حرارت اندر کی جانب مڑ کر تخونت پیدا کرتی ہے۔ اور نفخ پیدا کر کے تحلیل کا سامان کرتی ہے۔ کسی زخم سے پیدا شدہ تشنج میں ٹھنڈے پانی کے استعمال سے بچنا مناسب ہے۔ کیونکہ ٹھنڈا پانی اس کے لئے مضر ہے۔ کسی شخص کے اعصابی اعضاء کے اندر زخم آجانے سے تشنج عارض ہو جائے تو اس کے حق میں ٹھنڈا پانی سب سے زیادہ موافق ہے۔ البتہ گرم پانی طاقتور اثر رکھتا ہے۔

جس شخص کو چوتھیا بخار ہو اس پر تشنج تقریباً طاری نہیں ہوتا۔ چوتھیا بخار سے پیشتر جسے تشنج ہو جائے پھر یہ بخار آجائے تو تشنج میں سکون پیدا ہو جاتا ہے۔

استفراغ کی وجہ سے ہونے والا تشنج سب سے زیادہ تیز اور مہلک ہوتا ہے۔

اعصابی اعضاء کے امتلاء سے ہونے والا تشنج مثلاً تشنج بوقت صرع نہ تیز ہوتا ہے نہ ہی پہلی قسم کی طرح خطرناک ہوتا ہے۔

اس جگہ بقراط نے جس تشنج کا ذکر کیا ہے وہ امتلاء سے پیدا ہونے والا تشنج ہے۔ حقیقت بھی وہی ہے جو اس نے بیان کی ہے۔ کیونکہ چوتھیا بخار کے اندر سخت جوڑی اور طاقتور حرارت ہوتی ہے جو اخلاط کا اخراج اور اس کے اندر نضج پیدا کر دیتی ہے اور ضرورت بھی اسی کی ہوتی ہے۔

بخار، داغنے، آپریشن، ہوا کی سخت گرمی، شعلہ یا کرب سے لاحق ہونے والا تشنج ردی ہوتا ہے کیونکہ یہ یبوست کی وجہ سے ہوتا ہے۔

بے خوابی سے پیدا شدہ تشنج ردی ہوتا ہے۔ کیونکہ جسم کو خشک کرنے اور اس کے استفراغ میں بے خوابی کو سب سے زیادہ دخل ہے۔

منتخبات:

پیچھے سے لاحق ہونے والے عصبی تشنج کے لئے مشروب:

بیخ پنیہ ۷۰ گرام، ۹۶۰ گرام پانی میں اس قدر پکائیں کہ ایک تہائی باقی رہ جائے۔ اسے چھان کر ۱۲۰ گرام نیم گرم ہمراہ ۷ گرام روغن بادام نوش کریں۔

مرطوب اعصابی تشنج کے لئے مفید مشروب:

عود بلسان ۳۵ گرام، ۹۶۰ گرام پانی میں اس قدر پکائیں کہ ایک تہائی باقی رہ جائے اسے چھان کر روزانہ ۱۲۰ گرام ہمراہ روغن بادام شیریں ۷ گرام استعمال کریں۔ انشاء اللہ صحت ہو گی۔ یا فوتج جنگلی ۳۵ گرام ۹۶۰ گرام پانی میں اتنا پکائیں کہ ۴۸۰ گرام رہ جائے پھر چھان کر اس میں ۲۴۰ گرام شکر اور اسی قدر شہد شامل کریں پھر پکائیں اور جھاگ اتار کر روزانہ ۸۰ گرام جلاب کی صورت میں استعمال کریں۔ (حنین)

تمدد کے مریض کو یقین ہو جائے کہ اس کا جسم ریاح سے بھر گیا ہے تو یہ بے حد خراب ہے۔ (روفس)

کچھوے کا خون جند بید ستر کے ساتھ حقنہ کیا جائے تو تشنج میں بے حد مفید ہے۔ (اطھورسعس)

کسی مریض کو تشنج ہو اور اخراج خون کی ضرورت ہو تو بقدر ضرورت اخراج کے لئے امتلاء دم کا انتظار نہ کریں بلکہ بقدر ضرورت اخراج کر دیں۔ واضح رہے کہ یہ بیماری درد و بے خوابی دونوں کے ذریعہ مریض کا استفراغ کر دیتی ہے۔ (اغلوقن)

ماہرین اطباء کا قول ہے کہ چہرہ کے علاوہ دیگر اعضاء تشنج میں مبتلا ہوں تو علاج کے لئے مبدا نخاع اور جسم کے ساتھ چہرہ بھی تشنج زدہ ہو تو دماغ کا قصد کریں۔

بارہا ایسا ہوا کہ ہم نے ہونٹوں، آنکھوں، پیشانی کی کھال، زبان کی جڑ، اور تمام داڑھوں میں تشنج دیکھا تو علاج کے لئے دماغ کا قصد کیا۔

کچھ حضرات کے معدوں کے تمام حصوں پر ذکاوتِ حس طاری ہوتی ہے۔ چنانچہ کھانے میں تاخیر ہوئی، نہایت تکلیف دہ خلط (جس کے اندر سوزش ہو) کی قے ہوئی، یا خراب دست آگئے تو تشنج میں مبتلا ہو گئے، لہٰذا کھانے میں تاخیر سے جنہیں تشنج ہو جائے انہیں غذا سے پہلے قابض اشیاء جو مقوی فم معدہ ہوں سے پکائی ہوئی صاف روٹی کھلائیں، اس کے بعد ایارج کا مسہل دیں تاکہ اندر پیدا ہونے والی خراب خلط سے معدہ پاک و صاف ہو جائے۔

کچھ مریض ایسے بھی نظر آئے جنہیں بخاروں کے اندر تشنج لاحق ہو گیا۔ حالانکہ پیشتر تشنج واقع ہونے کی کوئی تنبیہی علامت موجود نہ تھی۔ ان مریضوں نے مرارہ کی قے کی تو انہیں فوری آرام ہو گیا۔ ان میں سے کچھ مریضوں کو کراثی (گندنا کے مشابہ) اور نیلگوں قے ہوئی۔ ان تمام مریضوں کے لئے مناسب یہ تھا کہ فم معدہ کو مذکورہ اخلاط سے صاف کرنے اور ایارج فیقراء کے ذریعہ تقویت پہونچانے کا اہتمام کیا جاتا۔ ایارج فیقراء معدہ کو قوت دیتی، اخلاط سے پاک و صاف کرتی اور مخصوص افعال کی ادائیگی میں معدہ کو معاونت کرتی ہے۔

اورام کی موجودگی میں لاحق ہونے والا تشنج بالعموم امتلائی تشنج ہوا کرتا ہے۔

بقراط کا قول ہے کہ جسے آگے، پیچھے یا دونوں جانب سے تشنج یا اختلاج یا ارتعاش یا پورے جسم میں استرخاء ہوتا ہے، لوگ اس کے علاج کے لئے سر کے مؤخر حصے کا قصد کرتے ہیں۔ جسم کا تشنج آگے کی جانب ہو تو پیچھے کے عضلات تشنج زدہ ہوتے ہیں۔ اور جسم کا تشنج پیچھے کی جانب ہو تو آگے کے عضلات تشنج سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور اگر دونوں پہلوؤں سے جسم کے اندر تشنج ہو تو دونوں جانب تشنج میں مبتلا ہوتے ہیں۔ شراب نوشی کے بعد تشنج امتلاء کے باعث ہوا کرتا ہے۔

امتلائی تشنج کے لئے مشروب :

حلتیت بقدر بادام، یا جند بید ستر ہمراہ شہد مفید ہے۔ امتلاء ظاہر ہو جائے تو فصد کھولیں اور تیز حقنے استعمال کریں۔ (جالینوس)

بچوں کو بخار کے بعد تشنج ہو جاتا ہے تو کم ہی بچتے ہیں، بے خوابی، مسلسل رونا، شکم خشک، رنگ متغیر بہ زردی و سبزی، زبان خشک، جلد پھیلی ہوئی اور سیاہ، پیشاب میں پہلے سرخی پھر سر تک حرارت کے چڑھ جانے کے بعد سفیدی ہو گی۔ (ابن ماسویہ)

روغن شبت میں جند بید ستر پگھلا کر جسم پر طلاء کریں۔ اور سریع الہضم غذاؤں کے ذریعہ لطافت تدبیر سے کام لیں۔ (طبیب نا معلوم)

مہلک تشنج کی علامت یہ ہے کہ اس کی موجودگی میں شکم پھول جائے گا۔ (روفس)

تشنج کے مریض مر جاتے ہیں تو اس کے بعد بھی ان کے جسم گرم رہتے ہیں۔ (جالینوس)

بطبی کتابوں سے ظاہر ہے کہ عضلات کا اپنی اصل کی جانب سمٹ جانا تشنج ہے۔ مگر ایسا کسی غیر ارادی حرکت کے تحت ہوتا ہے۔ تمدد یہ ہے کہ عضلات اپنی اصل کی جانب پورے سکون کے ساتھ پھیل جائیں اور ان میں قطعاً حرکت نہ ہو۔ (مؤلف)

خشک تشنج رفتہ رفتہ ظاہر ہوتا ہے مگر مرطوب تشنج اچانک رونما ہوتا ہے، صورت یہ ہوتی ہے کہ عضلات تک کسی شئے کا انصباب ہوتا ہے۔ اس سے عرض میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ للذا عضو عضلہ کی اصل کی جانب کھینچ اٹھتا ہے۔ خشک تشنج کو پیدا کرنے میں عمر، ملک اور بیماری معاون ہوتی ہے۔ اور اس کے برعکس، برعکس اشیاء سے مدد ملتی ہے۔

امتلاء سے پیدا شدہ تشنج سہل العلاج ہے۔ استفراغ کی بدولت پیدا ہونے والا تشنج دشوار اور مشقت طلب ہے۔ مرطوب تشنج میں طاقتور مسہل حبوب استعمال کریں۔ (ابن سرافیون)

مناسب یہ ہے کہ یہ حبوب نہایت طاقتور مسہل ہوں۔ خاص کر اعصاب سے مادہ جذب کرنے کی ان کے اندر صلاحیت موجود ہو۔ بایں ہمہ مسخن بھی ہوں۔ اس طرح کے حبوب شحم حنظل، قثاء الحمار، قنطوریون، عاقر قرحا، خردل، جند بید ستر، دھتورا، حلتیت، اور سکنجبین سے تیار کئے جا سکتے ہیں۔ (مؤلف)

اس کے بعد باب اللقوہ کے مطابق روغن ارنڈ پلائیں۔ روغن سوسن اور روغن جند بید ستر کی مالش کریں خشک تشنج میں مریض کو حرکت کرنے سے روک دیں۔

حسب ذیل دوائیں جن کے اندر غلظت ہوتی ہے مرطوب تشنج کے علاج کے لئے موزوں ہیں:

پرانار کابی زیت ۸۰ ۴ گرام، موم سرخ ۸۰ گرام، فریبون ۴۰ گرام ان دواؤں کے ذریعہ عضو کی جڑ اور اعصاب کی تمریخ کریں۔ اور لطیف غذائیں دیں۔ تمدد بالعموم بچوں کو سات سال کی عمر تک لاحق ہوتا ہے۔ (اس نے علامات وہی ظاہر کی ہیں جو ابن ماسویہ نے بچوں کے تشنج میں بیان کی ہے۔ (مؤلف)

سر اور مہروں پر لازماً نطول کریں۔ گدھی کے دودھ میں گاز ترکر کے سر پر رکھیں۔ دودھ کے ساتھ روغن بنفشہ شامل کرلیں۔

شیر جاریہ، روغن کدو یا روغن نیلوفر یا روغن بنفشہ یا روغن بادام شیریں ہمراہ شیر گدھی بطور سعوط استعمال کریں۔ طبیخ برگ تل، بنفشہ، خس نیلوفر میں مریض کو مسلسل بٹھائیں۔ دشواری ہو تو روغن حل مقشر کے آبزن میں بٹھائیں۔ لعاب اسپغول، آب انار شیریں، اور روغن بادام شیریں مسلسل چٹائیں۔ خطمی، بنفشہ خشک، نیلوفر اور روغن حل کا ضماد سر پر مسلسل رکھیں۔ خیار شنبر ہمراہ روغن بادام شیریں پلائیں، نرم حقنے دیں۔ بخار بھی ہو تو ماء الشعیر اور آب کدو پلائیں۔ عفونت سے جسم محفوظ ہو تو سب سے زیادہ موزوں چیز گدھی کا دودھ ہے۔ کوئی بھی دودھ ہو ۱۶۰ گرام ہمراہ روغن بادام شیریں ۲۰ گرام، شکر ۶۰ گرام پلائیں۔ چندیا پر مسلسل دودھ کی دھار ماریں۔ کوئی عضو تشنج کا شکا ہو تو روغن الیہ (چکتی) پگھلا ہوا ہمراہ روغن نرگس سے تمریخ کریں۔ چاہو تو تلچھٹ روغن کنجد، تلچھٹ روغن بادام، روغن تخم کتاں، لعاب حلبہ، روغن الیہ خوب اچھی طرح پیس کر ضماد کریں۔ اعضاء کی تلیین و تسخین میں انشاء اللہ یہ عجیب الأثر ثابت ہوگا۔ (ابن سرافیون)

نواں باب

لیثرغس [۱]، قرانیطس [۲]، قادس [۳] لیثرغس اور قرانیطس کا باہمی فرق۔ لیثرغس کا قرانیطس اور قرانیطس کا لیثرغس میں منتقل ہو جانا

سبات کا مریض بے حس و حرکت پڑا ہوتا ہے۔ البتہ اس کا تنفس صحیح رہتا ہے۔ سبات اور سکتہ کا یہی فرق ہے۔ بالعموم تحلیل ہو کر عافیت ہو جاتی ہے۔ قادس یعنی جمود و شخوص کے اندر بیماری عام طور پر موخر دماغ میں ہوتی ہے۔ ساتھ ہی پلکیں کھلی ہوئی ہوتی ہیں۔ مگر سبات میں بند رہتی ہیں۔ (جالینوس)

الاعضاء الآلمہ کے دوسرے اور تیسرے مقالات کا نیز تیسرے مقالہ کے جامع

۱۔ نسیان کی بیماری۔ روح دماغی کی نالیوں میں پیدا شدہ متعفن بلغمی ورم۔ یہ بیماری دماغ کے پردوں یا جرم دماغ کے اندر کم ہی پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ یعنی ہذیان۔ اس بیماری میں حجاب، دماغ یا دونوں میں ورم ہو جاتا ہے اس سے ذہن اور خیال متاثر ہوتا ہے۔

۳۔ قادس بمعنی جمود۔

کلمات کا مطالعہ کریں۔ (مؤلف)

سبات اور جمود کا باہمی فرق یہ ہے کہ سبات میں آنکھیں کھلی اور جمود میں بند رہتی ہیں۔

سبات برودت اور رطوبت سے اور جمود برودت و یبوست سے عارض ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جن لوگوں کو سبات عارض ہوتا ہے ان میں بالوں میں اکھاڑنے سے نفع ہوتا ہے۔

دماغ پر طاقتور برودت غالب ہو، پھر اس میں رطوبت بھی مل گئی ہو تو لیثرغس اور یبوست شامل ہو گئی ہو تو جمود عارض ہوتا ہے۔ (بقراط)

لیثرغس ایک ایسی بیماری ہے جو بلغم کے سبب سر کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرانیطس صفراء کی وجہ سے سر کو اپنا نشانہ بناتا ہے۔

ساتھ ہی دماغ بھاری ہو جاتا ہے حتیٰ کہ مریض کو وہ بات یاد نہیں رہتی جو بول چکا ہوتا ہے۔ اس میں آنکھوں کو مسلسل بند رکھنا اور سکون سے رہنا لازم ہے۔ اس خلط کے اندر صفراء کا جس قدر غلبہ ہو گا اتنا ہی اعراض کم ہوں گے، اور اتنا ہی بلغم سے یہ خلط خالی ہو گی۔ اسی طرح برودت کا جس قدر غلبہ ہو گا اسی قدر اعراض زیادہ ہوں گے۔ دونوں برابر ہوں گے تو بے خوابی اور ہذیان کا حال اسی کے مطابق ہو گا۔ جس مریض کی بیماری طاقتور ہو گی وہ کسی سوال کا جواب دے گا نہ ہی اس کے اندر کسی طرح کی حرکت ہو گی۔ نبض صغیر اور بطئی ہو گی۔ باقی جس کی بیماری کمزور ہو گی وہ سوال کا جواب بھی دے گا اور آواز دینے پر آنکھیں بھی کھولے گا۔ مگر پھر بند کر لے گا۔ لہٰذا قوت کا اندازہ کریں۔ ممکن ہو تو فصد کھولیں۔ بعد ازاں سرکہ اور روغن گل سر پر انڈیلیں۔ چند دنوں کے بعد جب بیماری انحطاط پر ہو تو پیشانی پر جند بید ستر، فوتنج، صعتر، محرقہ کے ہمراہ سرکہ و روغن گل کا نطول کریں۔ کیونکہ یہ بے حد مفید ہے۔ بعد ازاں قدرے جند بید ستر کے ہمراہ کندس کا عطوس دیں۔ سر پر روغن قثاء الحمار ہمراہ سرکہ عصل رکھیں۔ کیونکہ یہی ایک چیز سبات میں شافی ہوتی ہے۔ اطراف کو دبا کر باندھیں۔ حالت مزمن ہو جائے تو سر مونڈ کر اس پر سوزش پیدا کرنے والی ادویہ رکھیں۔ مسخنات پلائیں۔ بیماری کے خاتمہ پر شراب دیں، اسہال لائیں اور مریض کو حمام میں داخل کریں۔

میں نے کچھ حضرات کو دیکھا ہے کہ صرف حمام ان کے لئے شافی علاج ثابت ہوا۔ قویٰ اگر کمزور ہوں تو گردن تک انہیں گرم پانی میں بٹھا دو۔ پانی سر کے قریب ہرگز نہ پہونچے۔ ورنہ ضعف پیدا ہو گا۔ فوراً غشی طاری ہو جائے گی اور بڑا نقصان ہو گا۔

فارس نام کے سبات کا علاج تقریباً وہی ہے جو لیثرغس کا ہے۔ یہ سر کے مقدم حصہ

میں ہوتا ہے اور قوت حواس کو فاسد کر دیتا ہے۔ درد دماغ کے اندر عارض ہونے والے شدید ورم سے پیدا ہوتا ہے۔ کھوپڑی کے اندر سوراخ کرتے وقت غلطی سے حجاب دماغ متاثر ہو جائے تو بھی یہ درد پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات :

لیثرغس، قرانیطس کے مشابہ ہے۔ باہمی فرق کا اندازہ درد، تنفس، نبض اور شدت حمیٰ سے ہوتا ہے۔ چنانچہ لیثرغس میں حرارت کمزور، تنفس صغیر و بطئی، نبض موجی، مریض اپنے پیروں کی جانب فرش پر گرتے ہیں، قرانیطس کے مریض سروں کی جانب اوپر چڑھتے ہیں۔ قرانیطس میں آنکھیں دھنسی ہوئی، مسلسل بند، تھوک جاری، اور نبض بطئی ہو تو یہ لیثرغس کی جانب منتقل ہو چکا ہوتا ہے (اسکندر)

لیثرغس میں مبتلا ہو جانے کی علامات سب ذیل ہیں۔

گرانی سر، کانوں میں بھنبھناہٹ، نبض سست، نرم بخار، مسلسل جمائیاں، چہرے پر تہیج، گہری نیند، نسیان اور کند ذہنی، جواب دینے میں سستی، نیز زبان کا باہر نکالنا مشکل ہوتا ہے۔

قاطوخس، ایسے شخوص یعنی پتھرا جانے کی بیماری ہے جس کے ساتھ بخار ہوتا ہے۔ جب تک دورہ ختم نہیں ہوتا تب تک ٹکٹکی (شخوص) بندھی رہتی ہے۔ خاتمہ پر آنکھیں حرکت کرتی ہیں۔ ان میں آنسو بھر آتے ہیں۔ اور سوج جاتی ہیں۔ مریض خوشبو سونگھنا پسند کرتے ہیں۔ بدبودار شئے سے چہرے پھیر لیتے ہیں۔ گھر یا باہر کا کوئی شخص چھو دیتا ہے تو اسے ناپسند کرتے ہیں۔ اور اس سے خود کو محفوظ کر لیتے ہیں۔ بخار اترتے وقت بہ کثرت گرم پسینہ آتا ہے ایک گھڑی کے لئے بخار اترتا ہے اور پھر چڑھ جاتا ہے۔

اس بیماری کے اندر بخار تیز، تنفس بلند، آنکھیں الٹی ہوئی، پسینہ گرم اور بہ کثرت، چہرہ اور سینہ پر گول گول دانے اور ہاتھ پیر ٹھنڈے نظر آئیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مریض مر جائے گا۔ ان میں اور لیثرغس کے مریضوں میں فرق یہ ہے کہ مقدم الذکر کی آنکھیں کھلی ہوئی اور مؤخر الذکر کی بند ہوں گی۔ اول الذکر میں مریضوں کے چہرے سرخ اور لیثرغس میں زرد یا رصاصی (سیسہ جیسا) ہوں گے۔

مریضان لیثرغس کی آوازیں منقطع ہوتی ہیں، ان سے کوئی لفظ قطعاً سنا نہیں جا سکتا۔ (اسکندر)

برسام کے موضوع پر اسکندر کی کتاب کا مطالعہ کریں۔ (مؤلف)

لیثرغس میں آنکھیں زیادہ تر بند ہوتی ہیں۔ مریض ڈوبے ہوئے خراٹے لیتے رہتے ہیں۔ طویل مدت تک اس طرح رہتے ہیں کہ آنکھیں کھلی ہوتی ہیں۔ ٹکٹکی بندھی رہتی ہے۔ آنکھیں واپس نہیں آتیں۔ جیسا کہ قادس یعنی جمود کے اندر ہوتا ہے۔ کوئی بات پوچھی جائے یا گفتگو کرنے کے لئے کہا جائے تو جواب دینا پسند نہیں کرتے۔ زیادہ تر بولنے میں غلطی کرتے ہیں، صحیح جوب نہیں دیتے۔ خاموش رہتے ہیں۔ بولتے بھی ہیں تو لایعنی باتیں کرتے ہیں۔ یہ ہے لیثرغس کا حال۔ مریضوں کے جسم مردوں کی طرح سوجے (تہبج) ہوتے ہیں۔ مگر جمود کے مریضوں پر برودت کا بالکلیہ غلبہ نہیں ہوتا۔ جیسا کہ لیثرغس میں ہوتا ہے۔ دونوں میں پسینہ جس جگہ آتا ہے وہ جگہ جسم کے دیگر حصوں کے مقابلہ میں زیادہ گرم ہوتی ہے۔

جمود ناوقت ٹھنڈا پانی پینے یا مناسب وقت میں برف کے استعمال کے بعد برودت پیدا کرنے والے فواکہات لینے سے عارض ہوتا ہے۔ الغرض جمود ہر اس چیز سے پیدا ہوتا ہے جو جسم کے اندر بے حد سرد بلغم کی تولید کرتے ہیں، یہ بلغم زجاجی ہوتا ہے۔ (جالینوس)

مذکورہ بیماریوں کے لئے مستعد حضرات کے لئے مناسب یہ ہے کہ برودت پیدا کرنے والی تمام اشیاء سے پرہیز کریں۔ (مؤلف)

سبات اور جمود جیسی بیماریوں کے اندر جن میں فکر کمزور ہو جاتی ہے مفید یہ ہے کہ مریض غم انگیز چیزوں کو دیکھے اور سنے تاکہ فکر کے اندر ہیجان پیدا ہو اور مریض طبعی حالت پر واپس آجائے (بقراط)

لیثرغس میں بخار، سبات، نبض عظیم، متفاوت، مرتعش، تنفس عظیم، متفاوت، بطئ بیدار ہونے اور جواب دینے میں سستی، اختلاط عقل (عقل کی خرابی) بہ کثرت جمائیاں، جمائی کے وقت منہ کھلا رہ جاتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ مریض منہ بند کرنا بھول گیا ہے، اکثر مریضوں کو جمائی کے بعد مرطوب براز ہوتا ہے۔ شکم خشک ہوتا ہے، مگر ایسا کم ہوتا ہے۔ پیشاب گدھے کے پیشاب کے مانند ہوتا ہے۔

کچھ مریضوں کو ارتعاش (کپکپی) ہوتی ہے اور ہاتھ پیر عرق آلود ہو جاتے ہیں۔ برداشت ہو اور ممکن بھی ہو تو پہلے فصد کھولیں۔ ورنہ تیز حقنے دیں۔ مریض کو کشادہ جگہ پر جہاں روشنی معتدل ہو رکھیں، سر پر جند بید ستر روغن کے ساتھ رکھیں۔ جند بید ستر کے ساتھ سرکہ اور روغن گل بھی رکھا جاتا ہے۔ مؤخر الذکر دونوں چیزوں سے سر میں قوت اور جند بید ستر سے گرمی پیدا ہوتی ہے۔ زیتون، نطرون، یا عاقرقرحا، فلفل اور حب ماذریون کے

ذریعہ ہاتھ پیر کی مالش کی جائے، تاکہ سوزش پیدا ہو، چرپری اشیاء مثلاً سرکہ، حاشا اور فوتنج کے ساتھ پکائی ہوئی صعتر سونگھائیں۔ خردل، عصل اور شہد سے جسم کو رگڑیں۔ سکنجبین، خردل اور فوتنج کا غرغرہ کرائیں۔ رقیق خالص شراب ہمراہ آب و سرکہ ایک چمچہ پلائیں۔ بیماری مزمن ہو اور ساتھ ہی ارتعاش بھی ہو تو جند بید ستر ۶ گرام سے ۹ گرام تک دیں۔ خلط زیادہ ہو تو اس کے ساتھ ۳ گرام سقمونیا بھی دیں۔ بیماری برقرار رہے تو سر مونڈ کر نمک اور جاؤشیر کے ذریعہ تکمید کریں۔ اس کے بعد خردل کا لطوخ کریں۔ عطوس دیں۔ نقرہ (زیرگدی) اور مہروں پر شگاف لگائے بغیر اور بعض اوقات شگاف دے کر پچھنے لگائیں۔ مدربول اشیاء اور حقنوں کے ذریعہ ادرار بول اور اسہال لانا نہ بھولیں۔ زیر ناف روغن سداب اور روغن قثاء الحمار ہمراہ جند بید ستر مالش کریں۔ تھوڑی گرم ملطف شراب کے ساتھ گرم پانی کے گھونٹ بار بار دیں۔ پھر بھی مریض بیدار نہ ہو تو ہاتھوں اور پیروں پر اتنا دباؤ ڈالیں کہ مریض تکلیف محسوس کرنے لگے۔ سر کے بال جلا دیئے جائیں، انگیٹر دیئے جائیں، مریض کو چھو کر اکسایا جائے تاکہ سو نہ سکے۔ ران اور پنڈلی کی اس قدر مالش کریں کہ سرخ ہو جائیں۔ یہ بے حد مفید ہے حتی کہ جب بیماری انحطاط پر ہو تو نرمی سے ریاضت کرائیں اور ایسی تدبیر استعمال کریں جو کمزوروں کے لئے اختیار کی جاتی ہے۔

قادس سکتہ کے مانند ہے۔ پلک اوپر کو اس حد تک کھنچ اٹھتی ہے کہ اسے بند کرنے کی قدرت نہیں ہوتی۔ تنفس ظاہر نہیں ہوتا بلکہ مریض مردہ کی طرح پڑا رہتا ہے۔ مگر آنکھیں کھلی ہوتی ہیں۔ نبض صغیر ضعیف، اور متدارک ہوتی ہے۔ بیماری سخت ہوتی ہے تو حلق سے کوئی چیز نیچے نہیں اترتی۔ بیماری کا مادہ سرد خشک ہوتا ہے۔ یہ بیماری کسی انسان کو لاحق ہوتی ہے تو جس حال میں ہوتا ہے اسی حال میں پڑا رہتا ہے۔ علاج سکتہ کے مانند ہے۔ بیماری سکتہ کے بعد لاحق ہو جائے تو قاتل ہے، کھانے کا فساد یا تخمہ عارض ہو تو قے کرنا شکم کی تکمید اور جرعہ لینا مناسب ہے۔ (بولس)

سرکہ، شراب اور روغن گل باہم ملا کر سر پر رکھنا لیثرغس کا بہترین علاج ہے۔ بلغم سرد ہو تو اس کے ساتھ طبیخ فوتنج و جند بید ستر شامل کریں۔ پیشانی پر جند بید ستر یا آدمی کا سوختہ بال طلاء کریں، مریض کے بیدار ہونے میں دشواری ہو تو عطوس استعمال کریں۔ سر پر سوزش پیدا کرنے والی اشیاء مثلاً سرکہ عصل رکھیں کیونکہ سخت سبات کے اندر یہ عمدہ چیز ہے۔ ضرورت ہو تو سر کو مونڈیں اور اس پر دواء محمر کا طلاء کریں۔ میں نے کچھ مریضوں کو

دیکھا ہے کہ صرف اسی ایک چیز سے وہ نجات پا گئے۔ غذا لطیف دیں، تیز نہ ہو، نہ سر کے لئے نقصان دہ۔ بلکہ عصارۂ بادام ہمراہ شہد یا عصارۂ جو مقشر ہمراہ شہد یا ماء الشعیر ہمراہ شربت شہد دیں۔ بیمار کا سر قطعاً نہ بھگوئیں۔ کیونکہ ادھر سر بھیگا ادھر غشی طاری ہوئی۔ یہ مضر ہے۔ سر دھونے کی ضرورت بار بار محسوس ہو تب ہی دھوئیں۔ (اسکندر)

قادس کے معنی ''اخذہ'' (گرفت میں لینے والی) کے ہیں۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ بیماری جس وقت عارض ہوتی ہے مریض جس حال میں بھی ہو کھڑا ہو، سویا ہو، بیٹھا ہو اسی حال میں قائم رہتا ہے۔ دماغ کے بطن مؤخر میں سوء مزاج بارد یا بس ہو جائے اور نبض لیثرغس کے مریضوں کے مقابلہ میں زیادہ صلب اور قوی ہو تو طاقت کمزور ہونے کی صورت میں حقنہ ورنہ مخرج سوداء ادویہ کا مسہل دیں۔ لطیف اور سہل الہضم تدبیر اختیار کریں۔ فصد کی ضرورت ہو تو قیفال کی فصد کھولیں۔ مریض اسے برداشت نہ کر سکے تو پنڈلی پر پچھنہ لگائیں۔ لیثرغس عارض ہو جائے تو کبھی اس کے ساتھ صفراء کا مزاج ہوتا ہے۔ اعراض قرانیطس اور لیثرغس کے اعراض کا مرکب ہوتے ہیں۔ اسی کے مطابق علاج بھی ہونا چاہئے۔ خالص لیثرغس کا سبب بلغم ہوتا ہے۔ جو دماغ کے اندر تھوڑا متعفن ہوتا ہے۔ اور اسی تعفن کے باعث بخار ہوتا ہے۔ بلغم کی وجہ سے سبات طاری ہو جاتا ہے۔ ممکن ہو تو فصد کھولیں، ممکن نہ ہو تو حقنہ دیں تاکہ مادہ نیچے کی جانب اتر آئے۔ اس کے بعد سر کا علاج کریں۔ روغن گل ہمراہ سرکہ، شراب وجند بیدستر سر پر رکھیں۔ روغن ہمراہ نطرون وعاقرقرحا سے ہاتھوں اور پیروں کی مالش کریں۔ حاشا اور فوتنج سونگھائیں۔ طاقتور غرغرے کرائیں۔ درد کا عرصہ لمبا ہو جائے تو جند بیدستر پلائیں۔ سر مونڈ کر نمک اور جاورس کی تکمید کریں۔ تلیین شکم اور ادرار بول کی تدبیر مسلسل کریں۔ بیماری انحطاط پر ہو تو مریض کو حمام میں داخل کریں۔ (سرابیون)

قادس کے مریضوں کو ضرورت ہوتی ہے کہ ان کے معدوں پر مسخن اور قابض ضماد رکھے جائیں۔ (ابن ماسویہ)

پیاز کے کثرت استعمال سے لیثرغس ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

لیثرغس کے مریضوں کے سر مونڈ کر کوٹے ہوئے خردل کا طلاء اس حد تک کرنا مفید ہے کہ آبلے پڑ جائیں۔ خردل کی قوت نہایت تیز ہوتی ہے۔

سرکہ میں تمام پکا کر ہمراہ روغن گل سر پر رکھنا لیثرغس اور قرانیطس میں مفید ہے۔ کیونکہ تقویت دماغ اس کی تاثیر ہے۔ (دیاسقوریدوس)

لیثرغس اور قرانیطس کے علاج میں صبر کا علاج مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے سبات لاحق ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

بیماری میں قسط استعمال کریں۔ یہ دیگر مستعمل دواؤں کے مقابلہ میں زیادہ عمدہ ہے۔ (دیاسقوریدوس)

اس بیماری میں بخار، سرسامی حمی مطبقہ کے مقابلے میں زیادہ نرم ہوتا ہے، بخار کے ساتھ خشکی نہیں ہوتی، کھال بھی خشک نہیں ہوتی، نہ ہی نبض عظیم ہوتی ہے۔ حس جاتی رہتی ہے، رنگ رصاصی (سیسہ جیسا) ہو جاتا ہے۔ حرکت کے اندر سستی، جسم میں بوجھ اور سبات کی کیفیت ہوتی ہے۔ بیدار ہونے پر مریض چونکتا ہے۔ کیا بات کہہ چکا ہے بھول جاتا ہے۔ گفتگو واضح نہیں ہوتی۔ گدی کے بل لیٹا ہوتا ہے۔ بیماری میں مبتلا ہونے سے پہلے سر کا اختلاج سخت ہوتا ہے۔ تنفس تنگ، پسلیوں کے سرے سکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ بیماری کثرتِ شراب، میوہ خوردنی اور تخمہ سے لاحق ہوتی ہے۔ اعراض طاقتور ہوتے ہیں تو بیماری سے پیشتر بہ کثرت پسینہ آتا ہے۔ کیونکہ پسینہ سے طاقت گر جاتی ہے۔ کبھی جسم کے اندر خشکی اور سخت لاغری پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی مریض کی حرکتوں میں سکون آگیا ہو، فہم اور یادداشت واپس آچکی ہو اور ضیق تنفس میں ہلکا پن آگیا ہو، پس گوش پھوڑے نکل آئے ہوں تو سمجھیں کہ مرض سے نجات پا گیا ہے۔ بیماری کی اس قسم سے کبھی پھیپھڑہ فاسد ہو جاتا ہے۔ (روفس)

سب سے پہلے اسہال پھر تیز حقنے دینا مناسب ہے۔ پھر تیز دواؤں کا ضماد رکھیں۔ جند بید ستر اور فوتنج سونگھائیں۔ تالو پر ایارج کا طلاء اور سر پر نمک کی تکمید کریں۔ کندس کا عطوس دیں۔ امتلاء کی علامات نمایاں ہوں تو فصد کھولیں۔ (طبیب نامعلوم)

سرکہ اور روغن گل ان مریضوں کے سروں پر رکھیں۔ کیونکہ یہ سر کو خراب خلط سے محفوظ کر کے قوت پہونچاتے ہیں۔ اور اسی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس شخص کی بیماری کثرتِ خواب اور حرکاتی سکون وضعف کے ساتھ ہو اسے بیدار کرنا، گرمی پہونچانا اور غلیظ خلط کو توڑ دینا مناسب ہے۔ کیونکہ جسم کے اندر گرمی نہ ہوگی اور مریض اپنی حالت پر رہ جائے گا تو بخار کے بغیر گہری نیند کے انواع و اقسام لاحق ہوں گے۔ "بغیر بخار کے گہری نیند کو سکات، جمود اور استغراق کہا جاتا ہے۔ اس طرح کی تکالیف بخار کے ساتھ کسی وقت بھی لاحق ہو سکتی ہیں۔ اس وقت بیماری کا نام لیثرغس ہوگا۔ یہ وہ بیماری ہے جو مریض پر نیند غالب کر دیتی ہے۔ اسی لئے ناک سے طبیخ فوتنج و حاشا ہمراہ سرکہ قریب کیا جاتا ہے تاکہ انجرات کے

ذریعہ دماغ کی غلیظ خلط کا ازالہ ہو جائے۔ تیز دواؤں کا عطوس دیں اور انہی دواؤں کو ناک پر رگڑیں سر پر محمر دوائیں رکھیں۔ بیماری طویل ہو جائے تو پچھنے لگائیں۔ اس کے علاج اور قرانیطس کے علاج میں جند بید ستر استعمال کریں۔ کیونکہ جند بید ستر چند دنوں کے بعد ان دونوں بیماریوں کے اندر تشنج پیدا کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انحطاط پر ہو تو قرانیطس کا علاج لیثرغس جیسا ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

دسواں باب

منفرد اور مشترک قرانیطس

جنون، قطرب، ھذیان ہمراہ بے خوابی، بے خوابی کی تمام اقسام، اختلاط (عقل) ہمراہ حرارت، یاسر اور دیگر اعضاء کے اورام حارہ

جن لوگوں کے سر دھوپ سے گرم ہو جاتے ہیں ان کی عقلیں زیادہ تر خراب ہو جاتی ہیں (اختلاط۔ جالینوس)

اختلاط (خرابی عقل) کا دھوپ کی وجہ سے لاحق ہو جانا لازمی ہے، جس طرح پاگل پن خود دماغ کی مخصوص بیماری سے لاحق ہوتا ہے۔ اسی طرح مذکورہ کیفیت سے دیگر امراض کے تابع اعراض بھی وجود میں آتے ہیں۔ دماغ کے گوشوں میں ورم حار کے بعد مثلاً کثیر الحرارت چوتھیا بخار حمیات محرقہ کے آخر میں قرانیطس، ورم حجاب، ذات الجنب، ورم مثانہ یا سخت درد کے موقعہ پر مذکورہ بالا کیفیت رونما ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

خرابی ذہن کی بیماری کبھی بیمار فم معدہ کے سبب لاحق ہو جاتی ہے۔ حمیات محرقہ، ذات الجنب، ذات الریہ، ورم حجاب اور ورم دماغ میں بھی یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ البتہ ورم حجاب سے پیدا شدہ خرابیٔ عقل اس ورم حار کے مشابہ ہوتی ہے جو خود دماغ میں اور دماغ کی جھلیوں کے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ دیگر بیماریوں میں اور حمیات محرقہ کے اندر پیدا ہونے والا اختلاط جب انتہا سے آگے بڑھ جاتا ہے تو اس میں سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر قرانیطس کا اختلاط مسلسل رہتا ہے۔ کیونکہ اس میں دماغ فی نفسہٖ متاثر ہوتا ہے۔ اسی لئے ایسے مریض کا اختلاط ذہن اچانک رونما نہیں ہوتا۔ جیسا کہ بعض دیگر اعضاء کی بیماری میں رونما ہو جایا کرتا ہے۔ یہاں اختلاط ذہن لاحق ہونے سے پہلے کچھ اعراض بھی ہوتے ہیں جو کم نہیں ہوتے۔ اور یہ سب کے سب قرانیطس کے علامات ہوتے ہیں۔ چنانچہ کبھی بے خوابی طاری ہوتی ہے۔ کبھی ظاہری خیالات کی خرابی کے ساتھ مریض تشویشناک اور اضطراب انگیز نیند سوتا ہے۔ حتی کہ چیخنے اور کودنے لگتا ہے، بعض اوقات نسیان طاری ہو جاتا ہے۔ حتی کہ پیشاب کرنے کے لئے طشتری مانگتا ہے۔ پھر بھی پیشاب نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ یادداشت واپس آجائے۔ جرأت اور بے شرمی خلاف معمول بڑھ جاتی ہے، پانی کم پیتا ہے، تنفس عظیم اور متفاوت ہوتا ہے۔ نبض عظیم نہیں ہوتی۔ پٹھے کی طرح سخت ہوتی ہے۔ وہ وقت جب قریب ہوتا ہے جس میں بیماری طاری ہونی ہوتی ہے تو سر کے پچھلے حصہ میں مریض درد محسوس کرتا ہے۔ اور بیماری شروع ہو جاتی ہے تو آنکھیں بے حد خشک ہو جاتی ہیں۔ ایک آنکھ سے گرم آنسو نکلتے ہیں اور اس میں کیچڑ آجاتا ہے۔ رگوں میں خون بھر جاتا ہے، ناک سے بھی خون ٹپکتا ہے۔ بخار بحالہٖ باقی رہتا ہے۔ اس میں نہ انحطاط ہوتا ہے نہ وقفہ۔ زبان کھردری ہو جاتی ہے۔ اسی طرح حجاب کی بیماری میں اختلاط لازم سا رہتا ہے۔ اس کے اور قرانیطس کے باہمی فرق کا اندازہ تنفس سے اور ان اعراض سے ہوتا ہے جو آنکھ میں ظاہر ہوتے ہیں، تفصیل یہ ہے کہ جس شخص کا دماغ خراب ہوتا ہے اس کا تنفس عظیم متفاوت ہوتا ہے، مگر حجاب کی بیماری میں مختلف ہو جاتا ہے، کبھی مختصر، کبھی متواتر، کبھی عظیم اور کبھی زفرہ (لمبی سانس) کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ اختلاط ظاہر ہونے سے پہلے، ورم حجابی کی ابتداء میں تنفس ورم دماغی کے مریضوں کے برعکس صغیر و متواتر ہوتا ہے کیونکہ ورم دماغ کے مریضوں کا تنفس عظیم و متفاوت ہوتا ہے۔ ورم حجابی میں پسلیوں کے سروں کا اوپر کھنچ اٹھنا شروع ہی سے مگر دماغ کی بیماری میں یہ کیفیت آخر میں ہوتی ہے۔ دماغ کی بیماری میں حرارت

سر کے اندر زیادہ تر مگر ورم حجابی میں حرارت شکم کے اندر ہوتی ہے۔ (جالینوس)

سر سام کی جملہ اقسام مہلک ہیں۔ جن بخاروں کے اندر عقل خراب ہو جاتی ہے اور پردۂ صماخ کے اندر پھوڑا نکل آتا ہے ان میں ادھیڑ عمر کے لوگوں اور بوڑھوں کے مقابلہ میں بچے زیادہ تیزی سے مر جاتے ہیں۔

جسے غیر محسوس شدید درد ہوتا ہے، اس کی عقل میں اختلاط (خرابی) پیدیا ہو جاتا ہے۔

موسم خریف میں جس کثرت سے رقیق ردی صفراوی اخلاط پیدا ہوتے ہیں۔ اسی کے مطابق جنون عارض ہوتا ہے۔ (جالینوس)

مرگی، مالیخولیا اور اختلاط عقل کے مریضوں کو عوام مجنوں کہتے ہیں، مگر ان تینوں کے درمیان بڑا فرق ہے۔ تفصیل یہ ہے کہ مرگی کے مریض باری کے علاوہ ہر حال میں تندرست رہتے ہیں۔ مالیخولیا میں نہ بے خوابی رہتی ہے، نہ لوگوں پر حملے ہوتے ہیں، نہ گفتگو میں بہ کثرت خرابی ہوتی ہے بلکہ بسا اوقات مالیخولیا کے مریض تندرستوں سے مختلف نہیں ہوتے۔ بس کچھ باتوں کے اندر ان کے خیالات ردی ہوتے ہیں۔ مرض کی مدت طویل ہو جاتی ہے تو بہ کثرت خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں، تاہم ان تمام خرابیوں کے اندر مریض کی عقل سالم رہتی ہے۔ خوف، غم اور گھبراہٹ اس کا لازمہ ہوا کرتا ہے۔

جنون کے اندر مریض حملہ کرتا ہے، اس کے اندر تیز طاقتور حرکتیں ہوتی ہیں، بے خوابی ہوتی ہے۔ اختلاط عقل مسلسل ہوتا ہے مگر سخت نہیں ہوتا۔ (ابو بکر)

جس اخلاط کے اندر جرأت، اقدام اور خباثت نفس موجود ہو اس کا سبب سوداء ہے۔ بایں ہمہ غلبۂ سوداء کی دیگر علامات سے بھی پتہ کریں۔ (بقراط)

یہ وہ سوداء ہے جو اختراق صفراء کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ صفراء بھی وہ جو سیاہ خلط سے بنا ہوتا ہے۔ ورم دماغی میں بخار کے ساتھ پیشاب سفید اور رقیق القوام ہو تو یہ ہلاکت کی علامت ہے میرے علم میں کوئی ایسا شخص نہیں آیا جس کی یہ حالت رہی ہو اور وہ بچ گیا ہو۔ یہ بیماریاں مراری ہوں تو بہتر یہ ہے کہ ان کے اندر پیشاب پر غالب شئے مرار پر نظر کی جائے۔

سر سام کی ابتداء میں پیشاب سفید ہو تو عنقریب اختلاط پیدا ہو جائے گا۔ نہ پیدا ہو تو بعد میں پیدا ہو جائے گا۔ (مؤلف)

عورت کی چھاتیوں میں خون گاڑھا ہو جائے تو یہ جنون کی علامت ہے کیونکہ اس بات کی دلیل ہے کہ بہ کثرت گرم خون جسم کے بالائی حصوں میں داخل ہو چکا ہے مگر خون اور جسم

کی حرارت سے دودھ نہیں بن رہا ہے۔ ایسی حالت میں ابخرات دماغ تک پہنچتے ہیں اور اختلاط عقل لاحق ہو جاتا ہے۔

جو اختلاط خوشی کے ساتھ ہو وہ زیادہ محفوظ ہوتا ہے۔ مگر جو اختلاط غم و فکر کے ساتھ ہو وہ نہایت خراب ہوتا ہے۔ جس اختلاط کے اندر جرأت، حملہ اور اقدام ہو وہ بھی نہایت برا ہے کیونکہ پہلی قسط کا اختلاط سیاہ خون یا ردی خلط کے بغیر حرارت کا نتیجہ ہوتا ہے، جیساکہ شراب سے لاحق ہونے والے اختلاط میں دیکھا جاتا ہے۔ جس اختلاط کے ساتھ غم و فکر ہوتا ہے وہ سوداسے پیدا ہوتا ہے اور جس اختلاط کے اندر حملہ آور ہونے کی کیفیت ہے وہ احتراق صفراء سے پیداشدہ سوداء کا نتیجہ ہوتا ہے۔ یہ خلط بے حد خراب ہوتی ہے۔

بلغم کی حالت میں جنون نہیں ہوتا۔ کیونکہ جنون کے لئے ضرورت یہ ہوتی ہے کہ خلط باعث لذاع (سوزش پیدا کرنے والی) اور ہیجان انگیز ہو۔ صفراء کا ہمیشہ یہی حال ہوتا ہے۔ سوداء کا جہاں تک تعلق ہے جب وہ بے حد جل جاتا ہے، متعفن ہو جاتا ہے اور اس میں حدت پیدا ہو جاتی ہے اس وقت وہ مذکورہ کیفیت میں داخل ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جالینوس نے یہاں یہ بیان کیا ہے کہ صفراء جیسا کچھ ہوگا جنون بھی ویسا ہی ہوگا۔ (مؤلف)

آنکھوں کی سرخی، ورم دماغی حار کا ایک نہ جدا ہونے والا عرض ہے۔ کبھی کبھی یہ کیفیت ورم فم معدہ میں بھی پائی جاتی ہے۔ (جالینوس)

اسی کے ساتھ سر کے اسباب میں سے کوئی سبب موجود ہو تو بیماری دماغ کے اندر سمجھی جائے گی۔ (مؤلف)

جنون کے بعد خون کا دست یا استسقاء یا حیرت لاحق ہو تو یہ عمدہ علامت ہے۔

استسقاء اور خونی دست کے ذریعہ جنون سے شفا ہوتی ہے۔ یہ شفا عرض کے منتقل ہو جانے اور سر سے فضلہ کے شکم کی جانب آجانے کا نتیجہ ہوتی ہے۔ حیرت سے مراد بے حد سخت جنون کا لاحق ہو جانا ہے۔ جنون سخت ہوگا تو بحران ہو سکتا ہے جیساکہ دیگر بیماریوں میں ہوا کرتا ہے۔ (جالینوس)

استسقاء انتقال فضلہ کے مشابہ نہیں ہے۔ مگر اس میں جو حالت ہوتی ہے وہ مشابہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جگر سرد ہو جاتا ہے۔ چنانچہ تمام جسم سرد اور مرطوب ہو کر ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ لہذا ابخراب منتقل ہونے لگتے ہیں۔ (مؤلف)

اختلاط کی ایک قسم خلو شکم اور استفراغ سے لاحق ہوتی ہے۔ یہ سخت نہیں ہوتی مگر

اس کا مقام وہی ہے جو فالج میں رعشہ کا ہے۔ (جالینوس)

اس کی وجہ یہ ہے کہ اس حالت میں روح نفسانی کا جو مادہ دماغ کی جانب آتا ہے دماغ اسے نہیں پاتا۔ نہ یہ کہ دماغ کے اندر فی نفسہٖ کوئی بیماری ہو جاتی ہے، یا اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی لطیف بخار کم مقدار میں شکم کی حرارت کے باعث ابھر آتا ہے۔ چنانچہ ٹھنڈے پانی وغیرہ کے مشروب سے جاتا رہتا ہے۔ (ابو بکر)

ذات الریہ سے پیدا ہونے والا قرانیطس خراب ہے، کیونکہ یہ اس وقت ہوتا ہے جب ذات الریہ لاحق کرنے والی خلط بکثرت ہو اور اس کے ساتھ گرم بھی ہو۔ جس شخص کے دماغ میں سقاقلوس (۱) ہو جائے اور تین دن تک نہ مرے وہ صحت یاب ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ بیماری دوسرے مقام پر ہوتی ہے تو بھی مہلک ہوتی ہے۔ یہ عضو کو فاسد کر دیتی ہے یا عفونت اور موت کا راستہ اختیار کرتی ہے۔ ہماری مراد یہاں اس مریض سے ہے جو اس بیماری کے قریب ہوتا ہے۔ یہ بیماری عظیم ورم حار کے بعد آتی ہے۔ تین دنوں کے اندر بیمار نہیں مرا تو بیماری کے انحطاط پذیر ہو جانے میں کوئی شک نہیں رہتا۔ کیونکہ عضو کی شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ اس طرح کی بیماری تین دنوں سے زیادہ نہ رہے۔ (جالینوس)

برسام کا شمار امراض حادہ میں ہے۔ دماغ کی جھلی جس کا نام مجتبس ہے کے اندر مرۂ صفراء جب ورم حار پیدا کر دیتا ہے تو برسام لاحق ہو جاتا ہے۔ اس کے اور ہذیان کے درمیان جو سوءورم دماغی سے خالی حمیات کے اندر لاحق ہوتا ہے فرق یہ ہے کہ اس طرح کا ہذیان مسلسل رہتا ہے۔ مگر حمی محرقہ اور حمی غب میں جو ہذیان ہوتا ہے وہ بخار چڑھنے کے وقت تو ہوتا ہے مگر اترتے وقت زائل ہو جاتا ہے۔ برسامی ہذیان اور جنون کے درمیان فرق یہ ہے کہ جنونی ہذیان کے ساتھ بخار نہیں ہوتا۔ قرانیطس کے ساتھ بخار ہوتا ہے، اس کی خباثت اور خرابی مرۂ فاعلہ کے مطابق ہوتی ہے۔ مرہ جتنا تیز ہوگا اتنا ہی یہ بخار خراب ہوگا۔

برسام کی پیشگی علامات میں طویل بے خوابی، مضطرب اور چونکنے والی نیند داخل ہے۔ کبھی کبھی نسیان کا عارضہ ہوتا ہے۔ مریض کسی بات کا حکم دے کر بھول جاتے ہیں، آنکھیں سرخ اور اشک آلود، نبض صلب، وحشت بھری مسلسل نگاہ، آنکھوں میں تکلیف، زبان کھردری اور خشک، اس میں اور ورم حار حجاب میں فرق یہ ہے کہ ورم حار حجاب میں سوء تنفس، پیاس، سینہ کے گوشہ میں اور شکم میں زیادہ تر حرارت ہوتی ہے، مگر دماغ کا جہاں تک

۱۔ ایسا ورم ہے جو ایک ردی مادہ سے پیدا ہوتا ہے اور عضو کو فاسد کر دیتا ہے۔ اس ورم کی موجودگی میں حس باقی نہیں رہتی

تعلق ہے اس میں حرارت سر کے اندر ہوتی ہے۔ آنکھیں سرخ ہوتی ہیں اور نکسیر ٹوٹتی ہے۔ مرہ کے اندر کچھ بلغم شامل ہوتا ہے تو یہ اعراض لیثرغس کے اعراض کے ساتھ ملے جلے ہوتے ہیں۔ حتی کہ مریض کبھی جاگتا ہے، کبھی اس پر سبات طاری ہو جاتا ہے۔ ایسا بھی ہے کہ برسام خالص جب مزمن ہو جاتا ہے تو خواہ صفراوی ہو مذکورہ اعراض کے اندر سکون ہو جاتا ہے کیونکہ دماغ کی حالت دقی ہو جاتی ہے۔ تکلیف کا احساس جاتا رہتا ہے۔ کیونکہ سوء مزاج مساوی ہو جاتا ہے۔ اس وقت نہ اضطراب باقی رہتا ہے نہ ہذیان۔ مگر مریض کمزور و ناتواں ہو کر پڑے رہتے ہیں۔ شروع میں کمزور نہ ہوں تو فصد کھولیں۔ کیونکہ یہ سب سے افضل علاج ہے۔ اگر مریض ہاتھ نہ دے، یا ہاتھ کے ہلنے اور بندھن کھل جانے کا اندیشہ ہو تو پیشانی کی رگوں کی فصد کھولیں اور اگر اندیشہ ہو کہ دوبارہ فصد نہ کھول سکیں گے تو ایک ہی بار میں خون نکال دیں۔ سر پر سرکہ شراب اور روغن گل رکھیں کہ یہ سر کو ٹھنڈا کرتا اور تقویت بخشتا ہے۔ لہٰذا خون اس جانب نہ آسکے گا۔ سر ٹھنڈا ہو گا تو خون کی کثرت بھی نہ ہو گی۔ سر پر طبیخ خشخاش کا نطول کریں۔ اور نیند لانے کی تدبیر کریں۔ شموم، نطول اور مشروب اس بیماری کے افضل علاج ہیں۔ مریض سوئے گا تو بخار میں سکون ہو گا۔ اور سر ٹھنڈا ہو گا۔ لہٰذا شربت خشخاش پلائیں۔ یہ منوم اور مبرد حمیٰ ہے۔ اگر اس کی ضرورت نہ ہو تو استعمال نہ کریں۔ خصوصیت سے جبکہ برسام بلغم کی موجودگی میں ہو اور اس کے اعراض تیز نہ ہوں، ایسی صورت میں ہر اس چیز سے بچیں جو تیزی سے سر تک پہونچتی ہے اور سدر اور نیند کی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ نیز حد درجہ برودت کا موجب بھی ہوتی ہے۔ مریض کی طاقت کمزور ہو تو شربت خشخاش سے بھی احتراز کریں۔ اس کی جگہ وہ چیز دیں جو اس باب میں معتدل ہو۔ تاکہ مسامات میں انقباض پیدا نہ ہو۔ وہ شئے گرم نہ ہو تاکہ سر میں امتلاء پیدا نہ ہو۔ گفتگو کے لئے اس شخص کو بلائیں۔ جس سے مریض شرماتا ہو۔ جسم کے نچلے حصوں کو دبائیں۔ دونوں پیروں کو باندھ کر گرم پانی کا نطول کریں۔ جسم کے نچلے حصوں پر پچھنے لگائیں۔ تاکہ خون نیچے کی جانب جذب ہو سکے۔ یہ عمل بخار اتر جانے یا باری آنے سے پہلے کریں۔ غذا میں ماء الشعیر کاسنی میں دھو کر سفید آٹے کی روٹی، خس، لب خیار، چٹانوں کے اندر رہنے والی مچھلیاں، اور فواکہات میں انار ترش اور آلو بخارا دیں۔ ٹھنڈا پانی نہ دیں بالخصوص جبکہ ورم احشاء میں ہو۔ قے کرانا ممکن ہو تو قے کرائیں۔ (یہ بات محل نظر ہے۔ مؤلف)

نرم اشیا اور حقنوں کے ذریعہ اسہال لائیں۔ حمام میں داخل کریں۔ خاص کر جبکہ بے

خوابی غالب ہو تو حمام مفید اور خواب آور ہے۔ پیشاب میں تنج نظر آجائے تو تنقیہ کریں۔ شراب پلائیں بالخصوص جبکہ مریض عادی رہا ہو۔ معدہ سرد اور کمزور ہو تو شراب مفید ہو گی۔ رطوبت پیدا کرے گی اور خواب لائے گی۔ اس سے بے حد نفع ہو گا۔ ورم شکم ہو تو شراب نہ دیں۔ البتہ قوت کی حفاظت کریں۔ اگر یہ کمزور ہو گئی تو کوئی علاج کارگر نہ ہو گا۔

فوری موت :

اختلاط عقل کی موجودگی میں مریض ایک گھنٹہ روئے اور ایک گھنٹہ ہنسے تو اس کی موت یقینی ہے۔ بیماری میں عقل معدوم ہو جائے یا بائیں انگوٹھے میں چھوٹا سخت باقلا نما پھوڑا نکل آئے اوپر اور نیچے سے بہ کثرت مروڑ ہو تو مریض چھ دنوں کے اندر مر جائے گا۔

علامات :

اختلاط صفراوی کی علامات حسب ذیل ہیں :

جسم کو بہ کثرت حرکت دینا، آنکھوں میں پردہ پڑنا اور چنگاری نظر آنا، ناک کا پتلا ہونا خاص کر کناروں کا، سر میں شدت حرارت، رنگ زرد، پیشانی کی کھال کا پھیل جانا، آنکھوں کا دھنسا ہوا ہونا، بستر پر اس طرح ہلنا جیسے کسی سے معرکہ آرائی ہو رہی ہو۔

اختلاط سوداوی کی علامات :

پاگل پن کی کیفیت، کپڑے پھاڑنا، گلیوں میں دوڑنا، بلند مقامات پر چڑھنا، ناقابل فہم چیخ مارنا، آنکھیں خشک، رنگ سیاہ، زبان کا چھوٹا ہو جانا، تشنج طاری ہونا، زمین کی جانب جھکے رہنا۔

اختلاط دموی کی علامات :

آنکھیں اور چہرہ سرخ، زبان اس قدر بوجھل کہ گفتگو نہ کر سکے۔ بلا ضرورت تیزی سے اٹھنا بیٹھنا، چہرہ کی رگوں کا ممتلی ہونا، ناک کھجلانا، جسم سے خون جاری ہونے اور کپڑوں کا خون سے رنگین ہو جانے کا احساس ہونا۔

اختلاط بلغمی کی علامات :

اختلاط، بلغم کی عفونت اور حدت سے پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ مریض پپوٹوں کو ہاتھوں

سے رگڑے گا۔ سر میں بوجھ محسوس کرے گا، وہم ہو گا کہ چوپایہ ہو گیا ہے۔ گہری نیند سوئے گا اور کوئی چیز پکڑے گا تو اس سے جدا نہ ہو گا۔

سرسام کے لئے مستعد ہونے کی علامات :

مسلسل بخار جو سطح جسم میں آہستہ آہستہ نفوذ کرے گا۔ نبض صغیر، چہرہ خون سے بھرا ہوا، مسلسل بے خوابی، مضطرب گفتگو، شدید حزن، کسل، بستر پر ہمیشہ الٹنا پلٹنا، آنکھیں سرخ و اشک ریز، ہاتھ پیر سرد، مگر مریض کو احساس نہ ہو گا۔ پیشاب رقیق، کچھ مریضوں کو یہ احساس ہو گا کہ جیسے سر پر ہتھوڑے پڑ رہے ہوں، کانوں میں بھنبھناہٹ، درد دل کا احساس، پسلیوں کے سروں میں نفخ، ٹکٹکی باندھنا، مریض کا مزاج حار، بد ہضمی، دھوپ میں چلنا، سر کا امتلاء، یہ ساری باتیں انسان کو سرسام میں مبتلا کر دیتی ہیں۔

سرسام ہو جانے پر علامات حسب ذیل ہوں گی :

تیز بخار، نبض صغیر و کثیف، کپڑوں کے ٹکڑے چننا، کثرت سے بے خوابی، نیند کا مضطرب اور کم ہونا، چوتھے دن میں عقل میں فتور واقع ہو جانا، اس بیماری کے اندر زیادہ تر عقل چوتھے دن خراب ہو جایا کرتی ہے۔ اندرون جسم التہاب، سخت غم و غصہ، نگاہ اجنبی، بلا آواز کان لگانا، ہاتھوں کو پھیلانا، روشنی ناگوار، درد تیز ہو تو پیٹ چلنے لگتا ہے۔ آنکھوں اور چہرہ پر ورم ہو جاتا ہے، دونوں ہاتھ کانپنے لگتے ہیں، نبض میں ارتعاش پیدا ہو جاتا ہے۔ پسلیوں کے سرے پھیل جاتے ہیں۔ زبان پر ورم آجاتا ہے، آواز منقطع ہو جاتی ہے۔

ورم دماغی کی علامات :

آنکھوں کے سامنے چنگاری، گدی کے بل سونا، گھڑی گھڑی اعضاء کا اختلاج (اسکندر قرانطس، لیثرغس اور دق کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔ لیثرغس کی جانب انتقال کی علامات یہ ہیں۔ آنکھوں کا چھوٹا ہونا، حرارت کے اندر ضعف پیدا ہو جانا۔ دق کی جانب انتقال کی علامات میں آنکھوں کا دھنس جانا اور بدن کا خشک ہونا داخل ہے۔ بخار میں سکون اور نبض صغیر اور صلب ہو گی۔

قرانطس گاہ عوس کی جانب منتقل ہو جاتا ہے جس کی علامت یہ ہے کہ آنکھوں میں شرارے ہوں گے۔ دونوں طرف سے سیاہی غائب ہو گی۔ اس جگہ سفیدی آجائے گی،

مریض گدی کے بل سوئے گا، پسلیوں کے سرے پھیل جائیں گے۔ شکم، پھول جائے گا۔ گھڑی گھڑی اعضاء کے اندر اختلاج پیدا ہوگا۔ (مؤلف)

برسام دماغ کی رقیق جھلی میں یا حجاب میں ہوتا ہے۔ یہ صفراوی ورم ہوتا ہے جس کے بعد بخار اور اختلاط عقل رونما ہو جاتا ہے۔ نفس دماغ کے اندر ورم ہو جانے سے بھی برسام لاحق ہو جاتا ہے۔

برسام کے مریض کو درد، سر اور گردن میں مسلسل بوجھ محسوس ہو تو تشنج عارض ہوگا اور زنجاری قے آئے گی۔ مرارہ احتراق صفراء سے پیدا ہوتا ہے۔ زیادہ تر مریض مراری قے کرتے وقت مر جاتے ہیں۔ کچھ مریض اپنی طاقت کی وجہ سے ایک یا دو دن زندہ رہتے ہیں۔

برسام حار کو قرانیطس کہتے ہیں اور برسام بارد موسوم بہ سرسام لیثرغس کہلاتا ہے۔ یہ کم مدت کا اور خطرناک ہوتا ہے۔

بوڑھے قرانیطس میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو تقریباً نجات نہیں پاتے۔ (جالینوس)

نطول اور سر کی ترطیب کے بعد اختلاط کے مریضوں کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ کنپٹیوں پر منوم دواؤں کا طلاء اور تھوڑی افیون کا سعوط کیا جائے۔

قطرب کے مریض راتوں کو کتوں کی طرح چکر لگاتے ہیں۔ بے خوابی سے چہرہ زرد ہو جاتا ہے، جسم خشک ہو جاتا ہے، ہر وقت پیاس لگتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ان پر غبار کے اثرات ہیں، فصد کھول کر اتنا خون نکالیں کہ غشی طاری ہو جائے۔ اس کے بعد سریع الہضم مرطوب غذائیں دیں، شیریں پانی بے اندر بٹھائیں، ماء الشعیر پلائیں، مرطب اور منوم اشیاء کا سر پر نطول کریں، یہی ان کے لئے مناسب علاج ہے۔ مسہل دینا ہو تو ایارج وغیرہ کا مسہل دیں۔

مرض طویل ہو جائے، کوئی علاج کارگر نہ ہو تو مریض کے شانوں کو باندھ کر بری طرح پیٹیں کہ درد ہونے لگے، چہرے پر اور سر پر تھپڑ ماریں، چندیا پر داغ دیں۔ اس سے افاقہ ہوگا۔ یہ عمل ایک بار کافی نہ ہو تو دوبارہ کریں۔ (یہودی)

حرارت اور یبوست سے لاحق ہوتا ہے۔ سر کو مرطوب کریں، کچھ لوگ ارد گرد بیٹھ کر کبھی دھمکائیں، کبھی نصیحت کریں۔ اور بتائیں کہ اس کی غلطیاں کیا کیا ہیں۔ پیشانی کی رگ کی فصد کھول دینا بے حد مفید ہے۔ کیونکہ اس سے اکثر تکلیف کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ مرطب غذاؤں کے ذریعہ تمام جسم کے بعد سر کو رطوبت پہونچائیں۔ (طبری)

یبوست کے باعث جو اختلاطِ عقل واقع ہو اس کا پتہ نیند کی کمی اور نتھنوں کی خشکی سے

کریں۔ برعکس حالت کو برعکس علامات سے معلوم کریں۔ کیونکہ نتھنے مرطوب ہوں گے تو بیماری رطوبت کا نتیجہ ہو گی۔ حدت، چیخ اور ہذیان کے ساتھ اختلاط صفراوی ہو تو اس کا علاج فصد سے کریں۔ پھر سر مونڈ کر مرطب اشیاء کا نطول کریں اور سعوط دیں۔ سر پر سرد تیل رکھیں، سروں اور پایوں کے شوربہ کا نطول کریں۔ دودھ کی دھار ماریں۔ اختلاط بخار کے ساتھ نہ ہو تو سر کو زیادہ ٹھنڈا نہ کریں۔ کیونکہ اندیشہ ہے کہ موجودہ خلط جڑ پکڑ لے اور دماغ کے اندر کوئی مستقل بیماری پیدا ہو جائے۔ اس کے بجائے ایسی دواؤں سے علاج کریں جو لطیف ہوں اور جن کے اندر شدید برودت نہ ہو۔ بیماری بخار کے ساتھ ہو تو ترطیب اور تبرید سے اندیشہ نہ کریں۔ ساتھ میں بے خوابی بھی ہو تو تبرید و ترطیب لازم ہے۔ مبرد و مرطب سعوط وغیرہ استعمال کریں۔

خون سے جو اختلاط ذہن ہوتا ہے اس میں مستی اور بکثرت ہنسی آتی ہے۔ رگیں خون سے بھر جاتی ہیں، اس کا علاج یہ ہے کہ خون جاری کر دیا جائے۔ ضمادوں اور تسکین بخش غذا کے ذریعہ سر کو ٹھنڈا کریں۔ سر پر سرکہ، خطمی، حی العالم اور پوست انار، مسور وغیرہ رکھی جائے۔ کبھی کبھی دماغ کے اندر ورم حار عظیم پیدا ہو جاتا ہے جسے سقا قلوس کہتے ہیں، مریض چوتھے دن مر جاتا ہے۔ چوتھے دن نہ مرا تو بچ جاتا ہے۔ علامات قرانیطس جیسی ہوتی ہیں۔ علاج فصد، پچھنے، اسہال اور سر پر عنب الثعلب، بنفشہ، حی العالم وغیرہ کا ضماد۔ (اھرن)

میرے خیال میں مجوسی بچے کے اندر جو بیماری دیکھی ہے اور جس سے وہ صحت یاب ہو گیا وہ یہی ہے۔ برگ انگور، لفاح، عنب الثعلب، کوٹ پیس کر سرکہ، شراب اور عرق گلاب میں شامل کر کے سر پر ضماد رکھنا اور کافور اور بنفشہ کا مسلسل سعوط کرنا مناسب ہے۔ (مؤلف)

برسام ایک ورم حار ہے جو دماغ یا دماغ کی جھلی میں پیدا ہوتا ہے۔ دموی اور صفراوی دو قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی کبھی صفراء جل کر سودا ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں نہایت خبیث اور ردی قسم کا سرسام لاحق ہوتا ہے۔ برسام دموی ہے تو اس کے ساتھ مریض پر ہنسی طاری ہو گی۔ اور اگر خالص صفراوی ہے تو ساتھ میں گھبراہٹ اور اکتاہٹ ہو گی۔ بیماری کا سبب صفرا محترقہ ہے تو سخت تیز اور خبیث ہو گی۔ مریض پر تقریباً ہنسی طاری نہ ہو گی۔ تنفس عظیم متفاوت، نبض صغیر صلب اور وہ ساری علامات ملیں گی جن کا تذکرہ اسکندر اور جالینوس نے کیا ہے۔

مریض کے اندر شدید اضطراب اور نعویات نہ ہوں تو ہاتھ کی، اور اندیشہ ہو کہ ہاتھ کی حفاظت نہ کر سکو گے تو پیشانی کی فصد کھولیں، نرم حقنے دیں، سر پر نطول کریں۔ اور مریض

جس جگہ رہتا ہو اس جگہ کو ٹھنڈا رکھیں۔ یہاں نقش و نگار اور تصویریں نہ ہوں۔ کیونکہ یہ چیزیں غفلت طاری کریں گی۔ مریض کے پاس دوستوں کو لائیں جو کبھی اس سے نرم گفتگو کریں کبھی اس پر ہول طاری کریں۔ بیماری پختہ ہونے سے پہلے اسے شراب کے قریب نہ جانے دیں۔ ماء الشعیر، دھوئی ہوئی اور بھیگی ہوئی روئی، ابالا ہوا خس، کامنی، لب خیار خربوز اور خوبانی دیں۔ ٹھنڈے پانی سے پرہیز کرائیں۔ بالخصوص جبکہ بیماری ورم حجاب کی وجہ سے ہو، حبس بول ہو تو گرم پانی کا نول کریں۔ ہاتھ سے مثانہ دبائیں۔ مریض کی حرکتیں اور لغویات زیادہ ہوں تو انہیں روک دیں کیونکہ اس سے قوت تحلیل ہو جائے گی۔ خدر اور سدہ پیدا کرنے والی تمام چیزوں سے پرہیز کریں۔ ساتویں دن کے بعد ایسے نطول اور شموم استعمال کریں جن میں تحلیل کی طاقت ہو، پختگی اچھی طرح ظاہر ہو جائے تو نمام، سداب، فوتج، استعمال کریں، شروع میں گدی پر پچھنے لگائیں۔ یبوست زیادہ ہو تو شیریں پانی کے حمام کرائیں۔ روغن اور پانی بکثرت استعمال کریں۔ طاقت کم ہو تو ایسا مالیدہ دیں جس میں رقیق شراب ملی ہو۔ تاکہ قوت محفوظ رہے۔ برسام کی وجہ سے کمزور ہو جانے والے مریضوں کو دوسری باتوں کے مقابلے میں ماکول و مشروب کے فساد سے بچنا چاہئے۔ ہر چیز سے زیادہ دھوپ کی حرارت سے اجتناب کرنا چاہئے۔ مبادا بیماری عود نہ کر آئے۔ قرانیطس حجابی ہو تو اس کی علامات میں پسلیوں کے سروں کا پھیلاؤ، اور سینہ کا تنگ ہونا داخل ہے۔ تنفس زیادہ سخت ہوگا۔ ایسے مریضوں کی فصد کھولیں۔ حقنے دیں۔ ساتویں دن کے بعد تخم کتاں وغیرہ سے تیار کر کے ملین ضماد پسلیوں کے سروں پر رکھیں۔ قرانیطس کے مریضوں میں ناک کی رگ کی فصد کھولیں۔ کیونکہ یہ محمود ہوتی ہے۔ سبعی جنون کا علاج مالیخولیا جیسا ہے۔ البتہ ایسے مریضوں کے سروں پر سرکہ شراب اور روغن گل خصوصیت سے رکھیں۔ سر کی فصد کھولیں، فیقرا کا مسہل دیں۔ بادیان جنگلی اور بیخ انگور سفید ۵ گرام ہمراہ آب روزانہ پینا بے حد مفید ہے۔ (بولس)

ایک طبیب نے مجھے بتایا کہ اس کی بیوی کو نہایت مزمن اختلاط تھا۔ کچھ دواؤں سے علاج ہوا، کارگر نہ ہوا مگر چند دن فاشرا پینے سے صحت یاب ہو گئی۔ فاشرا دن میں کئی بار پلایا گیا۔ (مؤلف)

دوائیں پینے سے مریض گریز کریں تو ساتھ میں روٹی، انجیر یا کھجور شامل کر دیں۔

قطرب کے مریض رات بھر صبح ہونے تک سرگرداں رہتے ہیں، خاص کر قبرستانوں میں گھومتے پھرتے ہیں، رنگ زرد اور بصارت کمزور ہو جاتی ہے۔ آنکھیں دھنسی ہوئی۔ اشک ریز نہیں ہوتیں۔ سر اور زبان میں خشکی ہوتی ہے۔ آنکھوں میں غبار کا اثر اور پنڈلیوں میں زخم

ہوتے ہیں جو تقریباً مندمل نہیں ہوتے، اس کا شمار سوداء کی بیماریوں میں ہے۔ لہٰذا پہلے فصد کھولیں اور خون اتنا خارج کریں کہ غشی طاری ہو جائے، بعد ازاں غذاؤں اور حمام کے ذریعہ رطوبت پہونچائیں۔ چنے کا پانی چند دن پلا کر پھر ایارج روفس کئی بار پلائیں۔ سر پر نیند آور نطول کریں۔ نتھنے پر افیون ملیں۔ بیماری انحطاط پر ہو، تھوڑی قوت آچکی ہو اور صحت واپس آجائے تو تریاق نیز سوداء میں دی جانے والی ساری دوائیں دیں۔ (بولس)

بے خوابی کی ان بیماریوں میں افیون پلائی جاتی ہے کیونکہ یہ خواب آور ہے۔ لہٰذا حرکتوں میں سکون آجائے گا۔ اور تحلیل بھی کم واقع ہو گی۔ اس کے ساتھ ترطیب اور سر کی تقویت مناسب ہے۔ (مؤلف)

جسم میں خالص صفراء کی مقدار زیادہ ہوتی ہے تو برسام لاحق ہو جاتا ہے۔ علامات میں مزید علامت یہ ہو گی کہ گرمی مریض کے لئے اذیت ناک ہو گی۔

سب سے عمدہ علاج فصد ہے۔ میں نے ایک شخص کو رسیوں میں باندھ کر فصد کھولی اور ایک ہی بار میں بہت سارا خون نکال دیا۔ چنانچہ وہ تیزی سے صحت یاب ہو گیا۔ فصد کے بعد سر پر سرکہ شراب اور روغن گل رکھیں۔ اس سے سر میں قوت اور انجرات میں رکاوٹ ہو گی۔ نطول، نجور اور طلاؤں کے ذریعہ نیند لانے کی ہر تدبیر اختیار کریں۔ کیونکہ ایسے مریضوں کے لئے اور ہذیان کے تمام مریضوں کے لئے نیند بے حد شفا بخش ہے۔ درد اور بے خوابی مسلسل باقی ہو تو شربت خشخاش پلائیں۔ کیونکہ بخار اور بے خوابی کے لئے یہ عمدہ چیز ہے۔ سر کے اندر حرارت آگ کی طرح ہو تو کئی بار شربت خشخاش پلائیں۔ حرارت تیز نہ ہو تو شربت خشخاش نہ دیں۔ نہ ہی سخت ٹھنڈا پانی پلائیں۔ کیونکہ ان چیزوں سے انجام میں بخار اور زیادہ تیز ہو جائے گا۔ البتہ نیم گرم پانی بہتر ہو گا۔ شکم سخت ہو تو پسلیوں اور شکم پر پانی اور روغن کا نطول کریں اس سے مرہ کی حدت میں سکون ہو گا۔ شکم میں ورم اور سختی ہو تو اسے نرم کریں۔ گرانی سے بچیں۔ حرارت اور بخار تیز نہ ہو تو حمام مفید ہے۔ یہ خواب آور ہے اور تکلیف میں سکون پیدا کرے گا۔ حمام گرم نہ ہو، اسی طرح شراب بھی گرم نہ ہو۔ الا یہ کہ حرارت تیز اور شکم میں ورم ہو۔ ورنہ یہ عمدہ ہے، منوم اور مسکن ہے، قوت کی حفاظت کرنا لازم ہے۔ کیونکہ مریض کمزور ہو گئے تو علاج قطعاً ممکن نہ ہو گا۔ (اسکندر)

ایسے ہذیان اور پاگل پن کا علاج جس میں چہرہ سخت ہو جائے۔

سر اور پایوں کا طبیخ بطور نطول استعمال کریں۔ سر پر دودھ کی دھار ماریں اور اس پر بالائی

رکھیں۔، بنفشہ اور عورتوں کے دودھ کا سعوط کریں۔ ہر ٹھنڈی، تر، اور چکنی چیز جو دماغ کا تو انگر اور مرطوب کرے کھانے میں دیں۔ ناک کی فصد کھول کر بہ کثرت خون خارج کریں۔ ورم دماغ کا اس سے زیادہ مؤثر علاج کوئی اور نہیں ہے۔ اسی طرح افیون کا پینا اور سونگھنا قطرب کا سب سے زیادہ مؤثر علاج ہے۔ بلکہ اس سے زیادہ مؤثر علاج اور کوئی نہیں ہے۔ (شمعون)

بے خوابی ورم حار دماغ سے یا دماغ کے اندر مراری خلط پیدا ہو جانے سے لاحق ہوتی ہے۔ (جالینوس)

یہ بات محل نظر ہے۔ (مؤلف)

ورم دماغ سے جو بے خوابی لاحق ہوتی ہے وہ مستقل ہوتی ہے اور مراری خلط سے جو بے خوابی ہوتی ہے اس میں وقفے ہوا کرتے ہیں۔ (جالینوس)

بے خوابی سے مراد اختلاط عقل ہے۔ (مؤلف)

سرسام شروع سے تیز نہیں ہوتا۔ (جالینوس)

جنون کے اندر بیخ بادیان اور تخم بادیان خصوصیت سے مفید ہے۔ اسے پانی کے ساتھ شربا استعمال کریں۔ اسی طرح بیخ فاشرا پانچ گرام روزانہ پینے سے نفع ہوتا ہے۔ (اریباسیوس)

برسام کے جن مریضوں کی طاقت کمزور ہو انہیں افیون نہ دیں۔ کیونکہ کبھی یہ مہلک ہوتی ہے اور جن مریضوں کے اندر طاقت بہتر ہو ان کے لئے افیون سے زیادہ مفید اور کوئی شئے نہیں ہے۔ (اسکندر)

اکثر حالات میں ایک درد قرانیطس کے مشابہ ہوتا ہے، اسے مانیا (جنون سبعی) کہتے ہیں، اس کا مفہوم ہے ہیجان انگیز جنون، یہ جلے ہوئے صفراء یا جلے ہوئے سوداء سے جس کی سخونت بعد میں اور گرم ہو جاتی ہے پیدا ہوتا ہے۔

اس کے اور قرانیطس کے مابین فرق یہ ہے کہ بالعموم اس درد کے ساتھ بخار نہیں ہوتا۔ البتہ مریض کو بے خوابی، خرابی عقل اور چونکنا گھبرانا سب لاحق ہوتا ہے۔ نبض صلب ہوتی ہے۔ سر کو مونڈ کر مرطب اشیاء کے ذریعہ نطول کریں۔ دواؤں میں یبروج، پوست، خشخاش شامل کریں۔ اور نطول دن میں پانچ بار کریں۔ اس کے بعد دماغ کو روغن بادام، روغن کدو اور روغن بنفشہ سے مرطوب کریں، ان کا سعوط بھی دیں اور ان کے اندر سر کو غرق بھی کر دیں۔ سر پر دودھ کی دھار ماریں۔ نیند لانے کی تدبیر کریں تاکہ حدت میں سکون ہو۔ بیداری میں مریض کے ارد گرد ایسے لوگوں کو جمع کر دیں جن سے وہ شرماتا ہو تاکہ بکواس نہ کر سکے۔ فواکہات کے ذریعہ نچلے اعضاء کی مالش کریں اور حقنے دیں۔ شکم مرطوب

اور تھوڑا افاقہ ہو جائے تو فصد کھولیں۔ جسم میں صفرادیت ہو تو آب ہلیلہ کا مسہل دیں۔ شراب کا عمدہ مکسچر بنا کر دیں کیونکہ یہ نیند لاتا اور سبات طاری کرتا ہے۔ کھانے میں پہلے سبزیاں، پھر چڑیاں، اور آخر میں بکری کے بچوں کا گوشت دیں۔

حمی حادہ کے آخر میں قرانیطس خالص نہیں غیر خالص ہوتا ہے، حجاب یا پسلیوں کو استر کرنے والی جھلی میں جب ورم ہوتا ہے تو بھی قرانیطس غیر خالص لاحق ہوتا ہے۔ قرانیطس خالص اس وقت ہوتا ہے جب دماغ کی موٹی جھلی یا خود دماغ کے اندر اس قدر شدید حرارت ہو کہ مزاج خراب ہو جائے۔ کیونکہ نفس دماغ کے اندر ورم نہیں ہوتا۔ حرارت جرم دماغ یا عروق دماغ کے اندر ہوتی ہے تو اعراض، جھلیوں میں ورم کے بالمقابل زیادہ سخت اور مشکل ہو جاتے ہیں، اسی طرح سر کو چھونے پر جھلیوں کے مقابلہ میں درد کم ہوتا ہے کیونکہ اس حالت کے اندر کھوپڑی کو چھونے پر درد ہوتا ہے، پہلے فصد کھولیں۔ ممکن نہ ہو تو پیشانی یا ناک کی رگیں کھول دیں سر پر سرکہ شراب اور روغن گل رکھیں، بیماری سخت ہو تو سر پر نطول کریں۔ اور دودھ کی دھار ماریں۔ گھر کے اندر نقش و نگار اور تصویریں نہ ہوں۔ مریض کے پاس ان لوگوں کو لائیں جن سے وہ ڈرتا ہو۔ شکم کو نرم رکھیں۔ یہ کسی وقت بھی خشک نہ ہونے پائے۔ کدو اور خشخاش کے ساتھ ماء الشعیر پلائیں۔ سبزیاں کھلائیں، یہ نہ ہو سکے تو آب انار اور سبزیوں کے شوربوں میں روٹی کا خیساندہ دیں۔ بیماری حجاب کے اشتراک سے ہو تو برف نہ دیں۔ ایسے مریضوں کو پیشاب بالعموم مشکل سے آتا ہے۔ کمزوری اور نقاہت ہو تو تکان اور دھوپ سے بچائیں۔ دیگر نقاہت زدہ مریضوں کے مقابلہ میں ان کے اندر غذا کا فساد زیادہ ہوتا ہے۔ (ابن سرابیون)

بچوں کو ورم دماغ لاحق ہو تو ان کے سروں پر نخالہ کدو، قثاء، عنب الثعلب اور روغن گل جیسی سرد چیزیں رکھیں۔ (اریباسیس)

سبات ثقیل (بوجھل نیند) یعنی اغماء (غشی) حمیات حادہ جیسی کسی تیز بیماری سے یا سر پر مثلاً کنپٹیوں کے عضلات پر کسی چوٹ کے آجانے سے یا بطون دماغ پر دباؤ پڑنے سے عارض ہوتا ہے۔

قرانیطس اشتراک حجاب کی وجہ سے ہو تو اس کی موجودگی میں مراق اوپر کھینچ اٹھتا ہے۔ تنفس ردی ہوتا ہے۔ شروع میں سرسامی اعراض نمایاں نہیں ہوتے۔ قرانیطس اگر نفس دماغ کی وجہ سے ہو تو اس طرح کی بیماری میں بے خوابی، مضطرب نیند، نسیان، گرم آنسو، آنکھوں میں کیچڑ اور گدی میں درد ہوتا ہے اور ہر وقت آنکھوں میں سرخی، اختلاط

عقل، زبان سیاہ اور خشک ہوتی ہے۔ (جالینوس)

لاأعضاء الآلمہ (مؤلفہ جالینوس) کے چوتھے مقالہ میں یہ پڑھا ہے کہ حمی محرقہ میں مریض کپڑوں کے ٹکڑے اور دیواروں سے گھاس چنتا رہتا ہے۔ اختلاط ذہن مستحکم نہیں ہوتا۔ لہٰذا بہ عجلت سر پر نطول کریں۔ اور دماغ کو قوت پہونچائیں۔ اس سے مکمل اختلاط نہ ہو سکے گا۔ (مؤلف)

قرانیطس ایک ورم حار ہے جو دماغ اور دماغ کی جھلیوں میں ہوتا ہے۔

شفاخانہ کے تجربات :

طاقتور اختلاط ہو اور اس کے ساتھ بے خوابی کا غلبہ نہ ہو، چہرہ او سر سرخ اور ممتلی ہوں تو صافن کی فصد کھولیں۔ (بقراط)

بے خوابی کے باعث جس مریض کے قویٰ کمزور ہو چکے ہوں ان کے لئے افیون پینا شفا ہے۔ کیونکہ یہ خواب آور ہوتی ہے۔ اس لئے زائل قوتیں واپس آجائیں گی۔ (جالینوس)

یہاں یہ اشارہ ہے کہ بے خوابی اور حرکات میں شدت کے وقت جبکہ قوتوں کے کمزور ہو جانے کا اندیشہ ہو افیون استعمال کریں گے۔ (مؤلف)

خس کوٹ پیس کر چندیا پر ضماد کیا جائے تو اس سے حرارت اور ہذیان میں سکون پیدا ہوگا اور نیند آئے گی۔ (ابن ماسویہ)

طبیعت میں خشکی ہو تو ماء الشعیر میں تخم خشخاش، تخم خس اور بنفشہ شامل کر کے پلائیں۔ (مؤلف)

سرسام کے مریضوں میں متواتر تنفس عمدہ علامت ہے، کیونکہ تنفس متواتر ہی وہ شئے ہے جس کو اس سے خصوصیت حاصل ہے۔ (جالینوس)

شکم اور نتھنوں کو ٹٹول کر تنفس کی جستجو کریں کیونکہ اسی پر بیماری کی زیادتی اور کمی کا انحصار ہے۔ (مؤلف)

حمیات محرقہ کے مریضوں کی عقلیں خون کی وجہ سے جلد خراب ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ سر کے اندر بہ کثرت بخارات اٹھتے ہیں جو نہایت تیز ہوتے ہیں۔ (جالینوس)

قرانیطس کے مشابہ ایک بیماری ہوتی ہے اس میں شدید بے چینی، حملہ آور ہونے کی کیفیت اور ضیق تنفس ہوتا ہے۔ مریض خود کو الٹتا پلٹتا ہے، اسے قطعاً قرار نہیں ہوتا۔ ادھر ادھر کودتا پھاندتا ہے۔ جو چیز پاتا ہے اس سے لٹک جاتا ہے۔ دیواروں پر چڑھنا چاہتا ہے، یہ کیفیت مسلسل رہتی ہے۔ اسی طرح کے دیگر تشویشناک امور پیش آتے ہیں۔ مریض کو بے

حد پیاس لگتی ہے مگر پیتا نہیں ہے۔ کیونکہ جب بھی پیتا ہے تنفس کی شدید ضرورت کے تحت گلا گھٹنے لگتا ہے۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ یہ حجاب کا ورم حار ہے جس کے ساتھ حرارت ہوتی ہے نہ ہی جسم کے اندر کوئی بخار ہوتا ہے۔ پانی پیتا ہے تو گھونٹ گھونٹ لیتا ہے مگر جلد ہی اگل دیتا ہے جو جھاگ کی صورت میں خارج ہو جاتا ہے۔ کسی شخص کو اس سے نجات پاتے نہیں دیکھا زیادہ تر مریض اسی دن مر جاتے ہیں۔ اگر طاقتور ہوتے ہیں تو چوتھے دن ہلاکت ہو جاتی ہے۔ کبھی زبان اور چہرہ بیماری سے قبل سیاہ ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ مریض کا گلا گھٹ رہا ہوتا ہے۔ مجھے اس کا کوئی کامیاب علاج نظر نہیں آیا۔

خشک تشنج کا علاج ذہن میں آتا ہے۔ اس بیماری کا نیز اس کے علاج کا تجربہ کرنا چاہئے۔ میں قیاس سے ایک بات کہہ رہا ہوں۔ اکثر مریضوں کی نبض ذنب الفار متراجع ہوتی ہے۔ موت کے وقت متقضی ہو جاتی ہے۔ آنکھیں جامد اور نہایت سختی کے ساتھ کھلی ہوتی ہیں۔

خشکی (جفاف) کی وجہ سے پلکوں کے بالائی عضلات کو بند کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ جسم خشک ہو جاتے ہیں، کیونکہ عضلات کے اندر بے حد خشکی ہوتی ہے۔ زیادہ تر گفتگو بے معنی ہوتی ہے۔ نگاہ، تنفس اور مختلف حرکات کے اندر مریضوں کی حالت سوختہ دل انسانوں کی جیسی ہوتی ہے۔ حرکتوں میں نرمی اور نبض میں گراوٹ آجاتی ہے تو دو یا تین گھنٹوں کے بعد مریض ہلاک ہو جاتے ہیں۔

ایسی ہی حالت کے ایک شخص کو دیکھا کہ دوڑنے پھرنے لگا اور فوراً ہی اس کی وفات ہو گئی۔ دوڑنے اور مرنے کے درمیان دس منٹ سے زیادہ کا عرصہ نہ تھا۔ اس وقت اس کی نبض بھی معلوم نہیں کی جاسکتی تھی۔ میرے نزدیک دوڑنا کسی قوت کے تحت نہیں بلکہ شدت تکلیف کے باعث تھا۔ غور کرنا چاہئے کہ یہ تکلیف کیا ہے۔ جسم خشک ہو جاتے ہیں، لہٰذا اس بیماری سے ہوشیار رہنا چاہئے۔ میرے خیال میں تمام حرارتیں دماغ کی جانب چڑھ جاتی ہیں۔

یاد پڑتا ہے کہ داؤد رومی، بوڑھا اور مجوسی بچہ سب کے سب صفراء کے مریض، نیند سے محروم تھے البتہ بے خوابی کے ساتھ تکان اور تکدر حواس بھی ہو تو یہ سوداوی قسم کا مرض ہوگا۔ (مؤلف)

دردِ سر کا مریض سوتا نہ ہو تو افیون کا پینا فوری شفا کا باعث ہے۔ (جالینوس)

اختلاط کی بیماری میں دوائیں استعمال نہ کی جاسکیں تو مناسب یہ ہے کہ مریض کو سخت تھپڑ ماریں، کوڑے لگائیں۔ اس تدبیر سے افاقہ ہوگا۔ اور عقل واپس آجائے گی۔ اس سے

بھی فائدہ نہ ہو تو سر کو صلیبی طور پر داغ دیں۔ ہذیان کے لئے سب سے فوری نفع سر اور پایوں کے طبیخ سے پہونچتا ہے جس کا سر پر نطول کریں گے۔

جو شخص پاگل پن کے قریب ہوتا ہے اس کے پیروں میں ورم آجاتا ہے، اور وہ خون سے بھر جاتے ہیں (بقراط)

اس بات کی جستجو ہم نے کی اور برحق پایا۔ (جالینوس)

بچوں کی چندیا پر خربزہ کا ضماد ورم حار دماغ میں مفید ہے۔ عنب الثعلب کوٹ پیس کر روغن کے ساتھ چندیا پر ضماد رکھنا مذکورہ بیماری میں نافع ہے۔ یہی اثر کدو، طحلب (کائی) اور خیارزہ کا بھی ہے۔ (قیصر)

برسام کے ساتھ اختلاط عقل جوڑی بخار کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ نصف شب اور نصف النہار میں بخار تیز ہو جاتا ہے۔ بخار ہلکا ہونے پر جس مریض کی علامات میں سکون ملے اس کے لئے صحت یابی کی زیادہ امید ہوتی ہے۔ مگر اس کے برعکس حالت نہایت بری ہوتی ہے۔ سن شباب میں اور زیادہ کھانے پینے سے بیماری لاحق ہوتی ہے۔ مریض روشنی سے ناگواری محسوس کرتا ہے۔ آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ کپڑوں کے ٹکڑے چنتا پھرتا ہے۔ (روفس)

بچوں کے دماغوں میں ورم حار کی تشخیص کریں۔ سر کی اگلی ہڈی پست ہو جائے گی۔ ٹھنڈی سبزیوں سے علاج کریں گے۔ انہیں سر پر رکھیں۔ (اسحاق)

نسخہ برائے نزول یافوخ الصبیان :

بچوں کے دماغوں میں یہ ایک قسم کا ورم حار ہوتا ہے، اس کے ساتھ رنگ زرد، زبان و شکم خشک ہو جاتے ہیں۔ انڈے کی زردی اور روغن گل کا ضماد کریں۔ قے ہو جانے پر دوبارہ ضماد کریں۔ یا عرق عنب الثعلب میں روغن گل ملا کر ضماد کریں۔ (ابن عبدوس)

بے خوابی اور اختلاط عقل بڑھ جائے، مریض کپڑوں کے ٹکڑے چننے لگے۔ ساتھ ہی التہابی بخار بھی ہو تو یہ برسام کی کیفیت ہے۔ سر پر سرکہ اور روغن گل رکھیں۔ شدت اضطراب سے مطلوبہ علاج ممکن نہ ہو تو مخدر دوائیں پلائیں۔ سر مونڈ کر برگ علیق (۱) کا ضماد رکھیں۔ کندھے پر پچھنے لگائیں۔ مالش کریں اور دباؤ ڈالیں (فیلغریوس)

اختلاط حمیات مادہ کے آخر میں اور ورم دماغ، ورم فم معدہ، ورم صماخ، ورم حجاب،

۱۔ دیکھئے الجامع المفردات نمبر ۱۳۰

ورم غشاء الصور، ورم مثانہ اور ورم رحم میں ہوتا ہے۔ ان تمام بیماریوں میں فرق مقام درد اور حجاب کے اعراض سے کریں گے۔ ورم حجاب میں تنفس صغیر متدارک ہوگا۔ ورم دماغ میں عظیم متفاوت ہوگا۔ فم معدہ میں کرب اور متلی ہوگی۔ (مؤلف)

روغن بندق سر کے ہلکے پن کے لئے عجیب و غریب ہے۔ اسے کھائیں اور سعوط کرائیں۔ روغن بادام، روغن بندق اور روغن تل ہم وزن ملاکر سعوط کرنے سے نیند آتی ہے۔ برسام کے مریضوں کے لئے روغن مفید ہے، حلق کے اندر روغن بادام ڈالیں۔ (خوز)

وسوسہ کے مریضوں میں بے خوابی اس وقت طاری ہوتی ہے جب یبوست کا غلبہ ہوجاتا ہے یہ غلبہ اس حد تک ہوتا ہے کہ غریزی حرارت آتشی ہوجاتی ہے۔ چنانچہ اس طرح کی یبوست بہ حد افراط حرکتوں میں تبدیل ہوکر ظاہر ہونے لگتی ہے۔

قرانیطس دماغ کی جھلی کے اندر اور لیثرغس خود دماغ کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ (جالینوس)

برسام کے اندر سر کی جانب حمی محرقہ کے مقابلہ میں زیادہ توجہ دی جانی چاہئے۔ دماغ کو ٹھنڈا کرنے کی تدبیر کریں اور اس پر ایسی دوائیں رکھیں جو نیند آور ہوں۔

سوداء سے خبیث ترین برسام لاحق ہوتا ہے۔ نیز سرسام بھی جو بے چینی، سر کو جنبش دیتے رہنے بہ کثرت چیخ و پکار اور منحرف حرکتوں کے بعد لاحق ہوتا ہے۔ زبان سخت سیاہ ہوجاتی ہے۔ الغرض مریضوں کے اندر ایسا برسام نہایت سخت ہوتا ہے۔ انہیں زیادہ سے زیادہ ترطیب پہونچانی ضروری ہے۔ فصد کھولیں کہ خون خراب ہوجاتا ہے۔ مبرد حقنے کثرت سے استعمال کریں۔

طبیعت کی خشکی میں برسام کا سب سے مفید علاج یہ ہے کہ ماء الشعیر اور آب فواکہات پلانے کے بعد گرم پانی پھر سرد پانی سے دھوکر سفید آٹے کی روٹی کا لب، جس پر شکر یا گلاب چھڑک کر برف میں ٹھنڈا کرلیا گیا ہو دیں۔ برسام کے مریضوں میں تمام قسم کے ستو عمدہ اثر رکھتے ہیں۔ بالخصوص جو کا ستو، خاص کر ان مریضوں میں جو ٹھنڈا پانی پینے کے عادی ہوں، اور احشاء کے اندر ورم نہ ہو۔ شکم پر مبرد ضمادوں کا رکھنا، کافور وغیرہ سرد خوشبوؤں کا سونگھنا اور جائے سکونت کو سرد رکھنا بے حد مفید ہے۔

جو مریض عرصہ تک سونہ سکے تھے ان کے سروں پر طبیخ بنفشہ، خشخاش، کدو کے تراشوں اور گل سرخ کا چند دنوں تک بہ کثرت نطول کیا گیا تو صحت یاب ہوگئے۔ بہتر یہ ہے کہ برتن کا منہ بند کرکے جوشاندہ کو اچھی طرح اور دیر تک جوش دیا جائے تاکہ دوا کی تمام

طاقت باہر آجائے۔ نطول کی دھار بھی دیر تک رکھی جائے استعمال شدہ پانی کو دوبارہ استعمال کرنا جائز ہے۔ ان میں دو مریض بھی تھے جو اس عمل کے بعد چوبیس گھنٹوں سے زیادہ سوتے رہے اور بیدار ہوئے تو بالکل تندرست تھے۔ قرانیطس کا انجام ورم دماغ ہوتا ہے جس کا باعث سرسام ہوا کرتا ہے۔ حمی ہمراہ ورم دماغ، بچوں کے دماغ میں پیدا ہونے والا ورم دماغ، غیر مستقل اختلاط ذہن سب کے سب تعریف، اسباب، تقسیم، علاج، استعداد (کی علامات) انتباہ، اور پرہیز (کی ہدایات) کے محتاج ہیں۔ فنجنکشت، سرکہ اور زیتون میں شامل کرکے قرانیطس کے مریض کے سر پر رکھیں۔ پوست خربزہ کا ضماد بچوں کی چندیا پر رکھنا ان کے دماغوں میں پیدا شدہ ورم حار کے لئے مفید ہے۔

روغن زعفران برسام کے موافق ہے۔ نتھنوں پر اس کا طلاء کرنا، سونگھنا یا اس کی مالش کرنا مفید ہے۔ یہ ہذیان میں راحت دیتا ہے۔ عنب الثعلب نچوڑ کر اس میں روغن گل شامل کریں۔ اور روئی کا پھایہ ڈبو کر بچوں کی چندیا پر رکھیں اور ہر گھنٹہ پر بدلتے رہیں۔ یہ بچوں کے دماغوں میں پیدا شدہ ورم حار کے لئے مفید ہے۔ چندیا پر کدو کے ضماد کی بھی یہی تاثیر ہے۔ پوست خربزہ اور طحلب (کائی) کے ضماد کا بھی یہی اثر ہے۔ (قسطا)

برسام سے اختلاط عقل لاحق ہوتا ہے، ساتھ میں بخار اور بے خوابی بھی ہوتی ہے۔ بخار نصف شب اور نصف النہار میں بڑھ جاتا ہے۔ جس مریض میں بخار ہلکا ہونے پر علامات میں سکون ہو جائے اس کی صحت کی امید ہوتی ہے، برعکس ازیں امید نہیں ہوتی۔ جوانی میں اور زیادہ کھانے پینے سے یہ بیماری عارض ہوتی ہے۔ برسام کے مریض کو روشنی ناگوار ہوتی ہے۔ آنکھیں دھنسی ہوتی ہیں، ہاتھ پیر ٹھنڈے ہوتے ہیں، کپڑوں کے ٹکڑے چنتا رہتا ہے۔ (روفس)

بچوں کے دماغوں میں پیدا شدہ ورم کی تشخیص یوں ہو گی کہ سر کا اگلا حصہ پست ہو چکا ہو گا کدو کے چھلکے، خربزہ کے چھلکے یا آب بقلہ، عنب الثعلب اور روغن گل سر پر رکھیں۔

نزوع یا فوخ الصبی کا نسخہ:

یہ ورم حار ہوتا ہے۔ مریض کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ مرہ کی قے ہوتی ہے۔ انڈے کی زردی اور روغن گل سر پر رکھیں اور کئی بار تبدیل کریں۔ یا صامریوما نامی بوٹی رکھیں۔ پوست کدو، پوست خربزہ، عرق عنب الثعلب ہمراہ روغن گل مفید ہیں۔ (اسحاق)

باسلس کے تلامذہ ایک شخص کو ایک گھنٹہ تک کپڑوں کے ٹکڑے اور دیواروں سے

گھاس چنتے دیکھتے رہے۔ اس کے سر پر انہوں نے روغن گل اور سرکہ رکھا جس میں انہوں نے ابارما (کذا) توڑ کر شامل کر دیا تھا۔ (جالینوس)

بے خوابی اور اختلاط ذہن کی کیفیت بڑھ جائے، مریض کپڑوں کے ٹکڑے چننے لگے۔ ساتھ میں پوشیدہ بخار بھی ہو، تو یہ برسام کی بیماری ہے۔ سرکہ کے اندر زیتون شامل کر کے سر پر رکھیں۔ اضطراب کی وجہ سے یہ علاج نہ ہو سکے تو مخدر ادویہ سے علاج کریں۔ سر مونڈ کر برگ علیق کا ضماد رکھیں، کندھے پر پچھنے لگائیں، مالش کریں، اور (جسم کو روغن میں) ڈبو دیں۔ برسام گاہ لیثرغس میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ (فیلغریوس)

قرانیطس ایک ورم حار ہے جو دماغ کے اندر مرۂ صفراء سے پیدا ہوتا ہے۔ ساتھ میں بخار ہوتا ہے۔ (جالینوس)

قرانیطس کا خاتمہ پسینہ خارج ہونے سے یا نکسیر کے ٹوٹنے سے ہو جاتا ہے۔ ورم حار کے مریض کو گرانی اور درد سر دماغ کے کسی گوشے میں عارض ہو جائے تو یہ تشنج کی علامت ہے۔ (جالینوس)

صفراء سر کی جانب چڑھ کر جب دماغ یا ام صلبہ کو متورم کر دیتا ہے تو برسام ہو جاتا ہے۔ پیشتر طویل بے خوابی اور پریشان کن نیند آئے گی۔ کبھی کبھی ساتھ میں نسیان بھی ہوتا ہے۔ مریضوں پر غیظ و غضب کی کیفیت طاری ہو گی، آنکھیں سرخ ہوں گی۔ تنفس مسلسل ہو گا، نبض سخت ہو گی۔ مریض ہمیشہ دیکھتے ہوں گے، آنکھیں کبھی بند نہ کریں گے، اشک ریزی ہو گی، آنکھوں میں کس و خاشاک سا اور کیچڑ ہو گا، مریض کپڑوں کے ٹکڑے اور دیواروں سے گھاس چنتے ہوں گے، زبانیں کھردری، بخار خشک ہو گا۔ یبوست دماغ کے باعث اعصاب خشک ہوں گے۔ جس کی وجہ سے کبھی حس غائب ہو گی اور کبھی رعشہ ہو گا۔ یہ علامات برسام خالص کی ہیں جو دماغ کی بیماری سے لاحق ہوتا ہے، کچھ لوگوں کو اشتباہ ہو گیا ہے چنانچہ ان کے خیال میں ورم حجاب سے بھی برسام ہو جاتا ہے، مگر ورم حجاب سے صرف ہذیان کی بیماری ہوتی ہے۔

ہذیان اور برسام کے مابین فرق یہ ہے کہ ہذیان میں حرارت پسلیوں کے سروں کے نیچے زیادہ ہو گی۔ ساتھ میں ضیق تنفس بھی ہو گا۔ مگر برسام میں حرارت سر کے اندر ہو گی۔ بخار مسلسل رہے گا۔ آنکھیں سرخ اور سر کی کھال بے حد گرم ہو گی۔ مریض کو بکثرت نکسیر پھوٹے گی۔

برسام اور جنون کا باہمی فرق بخار کے ذریعہ معلوم ہوگا۔ جنون میں بخار نہیں ہوتا، برسام میں بخار مسلسل رہے گا۔ یہ علامات برسام خالص صفرادی کی ہیں۔ اس کے ساتھ بلغم بھی شریک ہو تو اعراض ملے جلے ہوں گے۔ چنانچہ سکون بھی ہوگا اور بعد میں سبات طاری ہوگا۔ اور اس کے ساتھ خاموشی بھی طاری ہوگی۔ شروع میں برسام کی علامات تیز اور طاقتور ہوتی ہیں کیونکہ دماغ صفراء کی سوزش برداشت نہیں کرتا۔ اسی لئے مریض بالکل مجنونوں کی طرح ہو جاتے ہیں۔ امتداد زمانہ سے علامات میں کمی آتی ہے، اضطراب اور ہذیان کم ہوتا ہے اور طاقت گھٹتی ہے۔ حتی کہ مریض آنکھوں کو مشکل سے اوپر اٹھا پاتے ہیں۔ نبض اس وقت صغیر اور سخت ہو جاتی ہے۔

طاقت موجود ہو تو ایسے مریضوں کا سب سے عمدہ علاج فصد ہے۔ فصد میں کوئی رکاوٹ ہو تو پیشانی کی رگ کھولیں۔ مریض کے مضطرب ہونے کا اندیشہ ہو تو خون ایک ہی دفعہ میں خارج کر دیں۔ سر کو سرکہ اور روغن گل سے مسلسل تر رکھیں کیونکہ ی عمل مقوی دماغ بھی ہے، ابخرات کا استیصال بھی کرتا ہے، سر کی حرارت بھی کم کرتا ہے اور ابخرات کو دماغ کی جانب چڑھنے سے روکتا بھی ہے۔ سرکہ میں کچھ مخدر اشیاء شامل کرلیں اور نیند لانے کی تدبیر کریں یہ سب سے بہتر علاج ہے۔ شربت خشخاش پلائیں۔ یہ منوم ہونے کے علاوہ مبرد و مرطب بھی ہے اور بخار میں تسکین بھی پیدا کرتا ہے۔

کثرت بے خوابی کے باعث مذکورہ شربت کی ضرورت نہ ہو تو استعمال نہ کریں۔ بالخصوص برسام میں جبکہ بلغم کے ہمراہ نہ ہو اور نہ ہی اعراض بے حد گرم ہوں۔ مریض کی طاقت کم ہو تو کوئی مخدر چیز قطعاً نہ دیں۔ کیونکہ اس سے سخت نقصان پہونچے گا۔ مریض کبھی اس سے ہلاک ہو جاتا ہے۔ آب و ہوا معتدل رکھیں گرم ہوا سر کے اندر امتلاء اور سرد ہوا بہ کثرت حرارت جمع کر دے گی۔ پیروں کو دبا کر باندھ دیں تاکہ بخار اتر جائے۔ اطراف پر گرم پانی کا نطول کریں، ان تدبیروں کا سب سے افضل وقت بخار کی باری آنے سے پہلے اور بخار اترنے کے بعد ہے، جسم کے نچلے حصوں پر پچھنے لگائیں تاکہ بخار نیچے کی طرف کھینچ اٹھے، ماء الشعیر، لب خیار، چھوٹی مچھلیاں اور انار دیں۔ گرم پانی کئی بار پلائیں۔ اس سے پیاس میں تسکین ہوگی۔ پانی گھونٹ گھونٹ دیں۔ سرد پانی سے دور رکھیں خاص کر جبکہ ورم حجاب کے اندر ہو اور مریض بعد میں حمیات حادہ کا شکار رہ چکا ہو۔ اگر مذکورہ عمل سے مریضوں کو شروع ہی میں آرام ہو گیا ہو، کثرت یبوست اور کثرت حرارت کے پیش نظر انہیں پانی اور

روغن بھی پلادیا گیا ہو۔ اور اس کے نتیجہ میں پسلیوں کے سرے ڈھیلے پڑ چکے ہوں۔ شکم بھی چل چکا ہو، قے میں ہیجان آگیا ہو، صفراء کا استفراغ ہو چکا ہو تو سمجھیں چند ہی دنوں میں یہ صحت یاب ہو جائیں گے۔ یبوست اور بے خوابی غالب ہو تو اس حالت میں خصوصیت کے ساتھ نیم گرم پانی کا حمام کرائیں۔ برسام کا مریض پھر بھی صحت یاب نہ ہو اور بے خوابی اور اضطراب بڑھتا جائے تو نیم گرم پانی کا حمام کرائیں۔ یہ مرطب اور مسکن ہے۔ مریض اس سے بیدار ہو جائے گا۔ دیکھیں کہ نضج ہو گیا ہے اور بخار ہلکا ہو چکا ہو تو شراب پلائیں بالخصوص جبکہ مریض اس کا عادی رہا ہو۔ اس سے وہ بیدار ہو گا اور سکون ہو گا۔ (اسکندر)

سر کا ایسا مریض جو سوتا نہ ہو افیون پینے سے فوراً شفایاب ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

قرانیطس یعنی ورم دماغ اور ورم حجاب ہائے دماغ کے مریضوں میں سر اور گردن کی گرانی مسلسل باقی رہے۔ ساتھ ہی تشنج اور زنجاری قے بھی لاحق ہو تو اکثر فوراً مر جاتے ہیں۔ کچھ اپنی طاقت کے بل پر ایک یا دو دن اور زندہ رہتے ہیں۔ (بقراط)

حمیات محرقہ جس خلط سے پیدا ہوتے ہیں وہ خلط جب بھی عروقی تجویف والے خون میں شامل ہو گی (اسی کو ابلنے والا آتشی صفراء کہتے ہیں) اور اس کا رخ اتفاق سے سر کی جانب ہو جائے تو اس سے ہر سام ناکام برسام لاحق ہو گا۔ برسام کا اطلاق دو چیزوں پر ہوتا ہے۔ ۱۔ شوصہ۔ ۲۔ ورم دماغ۔ ورم دماغ کو سرسام کہتے ہیں۔ (مؤلف)

یہ خلط سر کے اندر جب تک مستقل نہ ہو گی بلکہ وقفہ وقفہ سے سر کی رگوں میں دوڑتی رہے گی، تب تک اختلاط بھی وقفہ وقفہ سے ہو گا۔ بخاروں کے آخر میں جو کیفیت ہوتی ہے اسی کیفیت کی اسے مثال سمجھیں، مگر یہ خلط مستحکم ہو کر سر کے اندر راسخ ہو جاتی ہے تو اس سے سرسام ہو جاتا ہے۔ قرانیطس نیز قسم کے سرسام کو کہتے ہیں۔

لیثرغس کی جانب قرانیطس کے منتقل ہونے کی علامات کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں۔ دق کی جانب اس کے منتقل ہونے کی علامات میں ظاہر جسم کا خشک ہونا، نبض کا صغیر اور صلب ہونا، اعراض کے اندر سکون اور مریض کا راحت محسوس کرنا داخل ہے۔ ورم دماغی کی علامات حسب ذیل ہیں۔

آنکھوں کے سامنے چنگاری محسوس ہونا، آنکھ کی سیاہی کا غائب ہونا، سفیدی اوپر کی جانب کبھی نیچے کی جانب، پسلیوں کے سروں میں پھیلاؤ، سینہ کے اندر نفخ، مریض گدی کے بل سوئے گا۔ اعضاء کے اندر وقفہ وقفہ سے اختلاج ہو گا۔ (جالینوس)

سرسام کے مریضوں میں تنفس اعتدال پر ہو تو یہ عمدہ حالت کی علامت ہے۔ کیونکہ مریض اختلاط کے باعث طویل سانس لیتے ہیں۔ معتدل تنفس اس بات کی علامت ہے کہ آلہ تنفس عمدہ حالت کے اندر آچکا ہے۔ (بقراط)

قرانیطس، سرسام حار اور لیثرغس سرسام بارد کا نام ہے۔ جن مریضوں کو شروع ہی سے بخار کے ہمراہ سرسام لاحق ہو ان میں سے کسی کو میں نے بچتے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہ سب مر جاتے ہیں۔ تھوڑی تعداد ایسی ہے جو ساتویں دن سے پہلے قرانیطس اور لیثرغس سے شفا پاتے ہیں۔ (جالینوس)

قرانیطس کے مریض کچھ باتوں کے مسلسل شکار ہوں تو یہ نہایت ردی علامت ہے۔ ورم حار دماغ کے بعد آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ (بقراط)

قرانیطس کی انتہاہی علامات حسب ذیل ہیں:

بے خوابی یا مضطرب نیند جس کے اندر مریض چونک اٹھتا ہے۔ باطل خیالات حتی کہ مریض کبھی کبھی چیختا اور کودتا پھاندتا ہے۔ کثرت نسیان حتی کہ پیشاب کرنے کے لئے مریض طشت مانگتا ہے پھر گریز کرتا ہے۔ جوابی گفتگو تشویشناک، جرأت واقدام، تنفس عظیم متفاوت، نبض صغیر صلب، جیسے کوئی عصب ہو۔ اختلاط عقل کے قریب، آنکھیں خشک اور آخر میں اشک ریز، گرم گرم آنسوؤں، کیچڑ اور خون سے بھری ہوئی نکسیر، مریض کپڑوں کے ٹکڑے چنے گا، بخار سخت ہوگا خاص کر آخر میں۔ نرمی اور سکون سے اترے گا۔ زبان کھردری ہوگی۔

بزرگان قدیم کے خیال میں قرانیطس کا سبب حجاب صدر کا ورم ہے۔ کیونکہ حجاب صدر اور دماغ کے مابین شدید شرکت ہوتی ہے۔

اختلاط ذہن کبھی کبھی مذکورہ حجاب کے ورم سے بھی ہوتا ہے۔ حجاب صدر اور دماغ کی جھلیوں کے ورم سے پیدا ہونے والے اختلاط کے مابین فرق آنکھوں کے اندر ظاہر ہونے والے اعراض، نتھنوں سے خون ٹپکنے اور تنفس کی نوعیت سے کریں گے۔ ورم دماغ میں تنفس عظیم متفاوت ہوتا ہے اور اسی حالت پر باقی رہتا ہے۔

مگر ورم حجاب میں تنفس کبھی صغیر متواتر ہوتا ہے کبھی عظیم ہوتا ہے۔ اور کبھی ٹھنڈی سانس کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ نیز اختلاط ذہن کی حالت پیدا ہونے سے پہلے درد حجابی کی شدت سے تنفس صغیر متواتر بھی ہو جاتا ہے دماغی بیماری کے مریضوں کا تنفس اختلاط سے پہلے بھی

عظیم متفاوت ہو تا ہے۔ الغرض دماغی بیماری والے قرانیطس کے پہچاننے کی جو علامات ہم نے دی ہیں ان میں سے تھوڑی بہت یا تو ورم حجاب کی ابتداء میں عارض ہو جاتی ہیں یا بالکل ہی عارض نہیں ہوتیں۔ یہ سب کی سب زیادہ تر ورم دماغ کی ابتدا میں عارض ہوتی ہیں۔ حجابی بیماری میں پسلیوں کے سرے اوپر کو کھنچ اٹھتے ہیں۔ سر اور چہرہ میں بڑھی ہوئی شدید حرارت نہیں ہوتی۔ مگر دماغی بیماری کے اندر پسلیوں کے سرے نہ ہی کھنچتے ہیں نہ ہی سر اور چہرہ میں بڑھی ہوئی شدید حرارت موجود ہوتی ہے۔

غیر مستقل اختلاط حمیات محرقہ، اورام ریہ، ذات الجنب اور فم معدہ کے سبب سے بھی ہوتا ہے۔ اس اختلاط کے اندر اعراض مذکورہ بیماریوں کے لازمی اعراض ہوا کرتے ہیں۔ مگر خود دماغ کی بیماری میں جو اختلاط ہوتا ہے وہ مستقل ہوتا ہے، بخار رفع ہونے سے نہ ہو رفع ہوتا ہے نہ ہی اچانک پیش آتا ہے بلکہ رفتہ رفتہ ظاہر ہوتا ہے۔ پیشگی علامات وہ ہوتی ہیں جنہیں ہم بیان کر چکے ہیں۔ اختلاط کی ان تمام قسموں کے درمیان فرق کرنا چاہئے۔ میرا کہنا یہ ہے کہ جو اختلاط بخاروں کے ساتھ ہوتا ہے وہ بخاروں کے چڑھنے پر ابھرتا ہے اور اترنے پر ساکن ہوتا ہے اور جو فم معدہ سے لاحق ہے اس کے پہلے متلی، فم معدہ کی سوزش اور کرب ہوتا ہے اور جو ذات الجنب اور ذات الریہ کے سبب ہوتا ہے وہ معروف ہے اور ان دونوں بیماریوں کے بعد ظہور میں آتا ہے۔

باقی جو اختلاط ورم حجاب کے باعث ہوتا ہے وہ اس وقت ہوتا ہے جب ذات الجنب اور ذات الریہ کی علامات موجود نہیں ہوتیں۔ ان کے بجائے ورم حجاب کی علامات ملتی ہیں۔ (جالینوس)

مریضوں کی آنکھیں خونیں ہو جاتی ہیں اور ابھر آتی ہیں، مریض آنکھوں کی گہرائی میں شدید درد محسوس کرتے ہیں، انہیں رگڑتے ہیں خاص کر جبکہ ورم نفس دماغ کے اندر ہوتا ہے۔ مگر جب غشاء دماغ کے اندر ہوتا ہے تو یہ کیفیت کم ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی صورت میں تمام اعراض ہلکے ہوتے ہیں۔ سب سے عمدہ علاج یہ ہے کہ پہلے فصد کھولیں۔ ہاتھوں کی فصد کھولنا ممکن نہ ہو تو پیشانی کی کھولیں۔ اس کے بعد سر پر سرکہ اور روغن گل رکھیں اور مرطب تدابیر اختیار کریں۔ ایسے مریضوں کا پیشاب دشواری سے خارج ہوتا ہے۔ لہٰذا براہ راست مثانہ پر طبیخ بابونہ کا نطول کریں۔

قطرب کی بیماری میں مریض قبرستانوں میں چکر لگاتا ہے۔ یہ بیماری سر کے اندر ہوتی ہے۔ چہرہ متغیر ہوتا ہے، نگاہ کمزور اور آنکھیں خشک اور دھنسی ہوئی ہوتی ہیں۔ اشک ریز

نہیں ہوتیں۔ زبان اور پورا جسم خشک ہوتا ہے۔ سخت پیاس لگتی ہے۔ زبان پر زخم آجاتے ہیں، بہ کثرت خراب اعراض کے باعث بیماری سے صحت نہیں ہوتی۔ مریض زیادہ تر چہرہ کے بل اوندھا ہوتا ہے۔ چہرہ اور پنڈلیوں پر غبار اور کتے کے کاٹنے کے اثرات دیکھے جاتے ہیں۔ یہ درد مرۂ سودا کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مریض شب میں حیران اور سرگشتہ رہتا ہے۔ بھیڑیا نظر آتا ہے۔ زبان بے حد خشک ہوتی ہے۔ لعاب قطعاً جاری نہیں ہوتا۔ یہ سوداوی وسوسہ کی ایک قسم ہے۔ سب سے قابل تعریف علاج یہ ہے کہ بیماری کے شروع میں مریض کی فصد کھول دی جائے، ابتداء اس وقت کی جائے جب دورہ زیادہ بڑھ جائے اور اتنا استفراغ کیا جائے کہ غشی طاری ہو جائے، بشرطیکہ اس کی ضرورت ہو۔ اس کے بعد تین دن ماء الجبن دیا جائے۔ اس عمل کے بعد ایارج ہمراہ تخم حنظل کے ذریعہ دو یا تین بار جسم کا تنقیہ کیا جائے۔ بعد ازاں تریاق افاعی اور وہ ساری دوائیں استعمال کی جائیں جن کے ذریعہ مالیخولیا کے مریضوں کا علاج ہوتا ہے۔ بیماری تیز ہو جانے کی صورت میں سر پر خواب آور نطول کئے جائیں۔ نتھنوں پر افیون وغیرہ کا طلا کیا جائے۔ بولس نے بھی بعینہٖ یہی لکھا ہے۔ (سرابیون)

گیارہواں باب

صداع و شقیقہ اور ان کے محرکات، کلائی سر اور سر کی گنجی، ضربہ سے دماغ کا ہل جانا، سر میں پانی کا بھر جانا اور اس کا محرک، سر کا مقدار سے بڑا ہونا اور پھولنا، درازوں کا کھل جانا اور سر پر آبلوں کا پڑنا۔

''اصناف حمیات میں صداع و شقیقہ کی وہ قسم بھی شامل ہے جس کا دورہ وقفوں سے ہوا کرتا ہے۔'' (جالینوس)

حیلۃ البرء کے دسویں مضمون میں وارد ہے کہ انسان کو درد سر ہوتا ہے تو فم معدہ میں مرارہ کی تولید ہوتی ہے جس سے درد اٹھتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ روزانہ خلوء معدہ اور سوکر اٹھنے کے بعد نہار منہ یہ درد ہوا کرتا ہے صبح کو روٹی اور آب انار خشک یاتر سے تیار کردہ مالیدہ لے لینا کافی ہے۔ اس سے معدہ کے اندر قوت ہوتی ہے اور مرارہ کا استیصال ہو جاتا ہے۔ انار کی وجہ سے یہ مالیدہ معدہ کے اندر دیر تک رہتا ہے۔ اس لئے تھوڑا تھوڑا دیں۔ اس

طرح انار کی وجہ سے نہ درد سر ہوگا نہ معدہ کی جانب مرارہ اترے گا۔ ہم نے مریضوں کو صبح و شام بہی دانہ اور کچھ قابض اشیاء کھانے کا حکم دے کر تجربہ کیا ہے۔ چنانچہ درد میں سکون ہو گیا۔ اور پھر لاحق نہیں ہوا، کیونکہ فم معدہ میں طاقت آگئی تھی۔ لہٰذا مرارہ کو اس نے قبول نہیں کیا۔ تاہم غذاؤں کے ساتھ قابض اشیاء شکم کے اندر دیر تک رہیں اور بتدریج نفوذ کریں تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ (مؤلف)

مراری خلط سے سر میں درد ہو تو اس خلط کی قے ہوتے ہی سکون ہو جائے گا۔

جس دردِ سر کو بیضہ کہتے ہیں اس میں باریاں اور سکون کے وقفے ہوتے ہیں۔ اس میں کسی چیز کو ثبات نہیں ہوتا۔ باریاں بے حد سخت ہوتی ہیں حتیٰ کہ مریض سخت چونکا دینے والی آواز کو برداشت نہیں کرتا۔ نہ ہی کسی طول طویل گفتگو کو سننے اور پھیلی ہوئی روشنی کو دیکھنے کی تاب رکھتا ہے۔ کسی تاریک مکان کے اندر لیٹے رہنا اس کا محبوب ترین مشغلہ ہوتا ہے۔ درد کا دائرہ پھیلتا ہے حتیٰ کہ اکثر مریضوں کی آنکھوں کی جڑوں تک پہونچ جاتا ہے۔

یہ درد کبھی دماغ کی جھلیوں میں ہوتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ درد آنکھوں کی جڑوں تک پہونچتا ہے، درد کبھی باہر سے کھوپڑی پر استر کرنے والی جھلی میں ہوتا ہے، یہ آنکھوں کی جڑوں تک نہیں پہونچتا۔ بخاری ریاح سے پیدا ہونے والا درد سر پھیلتا ہے۔ مراری فضلات سے لاحق ہونے والے صداع میں چبھن ہوتی ہے۔ یہ کثرت اخلاط کے باعث رونما ہونے والے صداع میں گرانی ہوتی ہے۔ گرانی کے ساتھ سرخی اور حرارت ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اخلاط گرم ہیں۔ برعکس ازیں موجب مرض اخلاط بارد ہوں گے۔ کچھ لوگوں کو درد سر شراب نوشی اور خوشبو سے ہو جاتا ہے، کچھ لوگوں کا درد سر حساسیت کا نتیجہ ہوتا ہے۔

کبھی درد سر فقط سوء مزاج سے لاحق ہوتا ہے، یہ مادی ہوتا ہے۔ کبھی یہ امتلاء سے عارض ہوتا ہے۔ ایسا بخارات کی نالیوں میں سدے پڑ جانے سے ہوتا ہے۔ شدید درد سر، حرارت اور برودت سے لاحق ہوتا ہے۔ یبوست سے پیدا ہونے والا درد سر کمزور ہوتا ہے۔ باقی جہاں تک رطوبت کا تعلق ہے اس کی کیفیت سے درد سر قطعاً عارض نہیں ہوتا۔ الا یہ کہ مرطوب خلط جب زیادہ ہو جاتی ہے تو اس کے پھیلنے سے صداع لاحق ہو جاتا ہے۔ اس وقت درد، سر کے کچھ اجزاء میں ہوتا ہے تاہم خفیف ہوتا ہے۔ کبھی یہ صورت جھلیوں میں، کبھی عروق کے اندر، کبھی کھوپڑی کے باہر کبھی اندر ہوتی ہے۔ حقیقت کیا ہے اسے معلوم کرنا مشکل ہے، تاہم ابتدائی سبب سے اسے دریافت کیا جا سکتا ہے۔

دھوپ کی حرارت اور ہوا کی ٹھنڈک سے پیدا شدہ درد سر کا علاج جلد کیا گیا تو بہ آسانی رفع ہو جاتا ہے۔ علاج نہ کیا گیا اور مزمن ہو گیا تو مشکل ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

اسہال شکم کرنا چاہئے۔ کھانے پینے، نیند، سکون، خوشی و مسرت، شراب اور گفتگو سے رک جانا مناسب ہے۔ (بولس)

دھوپ کی سوزش سے پیدا ہونے والے صداع میں چندیا اور پیشانی کے تمام اطراف کو برف میں سرد کئے ہوئے روغن سے تر کر دیں۔ سر کا پچھلا حصہ ٹھنڈا نہ کریں اس سے اعصاب سے نکلنے کی جگہ کو نقصان لاحق ہوگا اور درد سر کو نفع نہ ہوگا کیونکہ برودت چندیا سے دماغ اور درز اکلیلی تک چندیا کے نرم ہونے کی وجہ سے پہونچتی ہے۔

عصارۂ یبروج، خشخاش، عنب الثعلب جیسی چیزوں سے اجتناب کریں کیونکہ ان سے خراب حالات پیدا ہو جاتے ہیں، مجبوراً استعمال کرنا ہی پڑے تو تھوڑا استعمال کریں اور نہایت احتیاط کے ساتھ۔

ہوا کی برودت سے لاحق ہونے والے صداع کا علاج روغن سداب مسخن (گرم) سے کریں۔ زیادہ حرارت کی ضرورت ہو تو اس کے اندر فربیون شامل کر لیں۔ یہی اثر روغن مرزنجوش اور روغن غار کا بھی ہے۔ روغن بلسان کا اثر میرے تجربہ میں کم ہوا ہے۔

صداع گرم ہو یا سرد دیر تک رک جائے تو گرم صداع کی صورت میں مریض کا سر مونڈ کر اس پر مبرد قیروطیوں اور مرہموں کا طلاء کریں۔ سرد صداع کی صورت میں قیروطی کے اندر قیروطی کے وزن کا دسواں حصہ فربیون شامل کر لیں۔

شراب سے پیدا ہونے والے دردسر میں مریض کے سر پر روغن گل جو زیادہ سرد نہ ہو رکھیں، دن بھر نیند اور سکون طاری کریں اور شام مین حمام کے اندر داخل کریں۔ اس کے بعد روٹی، بیضۂ نیم برشت، خس، بند گو بھی مسور غذائیں دیں۔ خواہش ہو تو ناشپاتی اور بہی دانہ دیں۔ کھجور سے پرہیز لازم ہے۔ کیونکہ یہ اپنی خاصیت سے دردسر پیدا کر دیتی ہے۔ مریض رات میں سوئے۔ صبح کو جلد غذا لے اور حمام میں داخل ہو۔ سر پر گرم پانی بہ کثرت انڈیلے۔ حمام کے بعد سو جائے۔ پھر دوبارہ حمام میں داخل ہو اور مذکورہ غذائیں استعمال کرے۔ دردسر جب تک ہلکا نہ ہو خالص پانی نہ پئے۔ ہلکا ہو جانے پر پانی پینا مضر خیال کریں تو پانی میں شراب ملا کر پینے کی اجازت دیں۔ کھانے میں مرغ کے خصیے، پر، رضراضی مچھلیاں اور چوزوں کے شوربے دیں جن میں مصالحہ جات کم ڈالے گئے ہوں۔ درد کم ہو جائے تو چند

مقامات کی سیر کرائیں۔ بترید کی ضرورت ہو تو قبل از طعام ہوادار جگہوں پر رکھیں۔ مریضوں میں جن میں گرمی کی ضرورت ہو وہ گرم ہوا کے مقامات پر جائیں مرض کچھ باقی رہ جائے تو روغن بابونہ نیم گرم، اس کے بعد روغن سوسن نیم گرم سے علاج کریں۔ حمام میں گرم پانی انڈیلنا مفید ہے۔ کیونکہ اس سے بخارات تحلیل ہوتے ہیں، اور نیند آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دن میں تین بار حمام میں مریض کو داخل کریں گے تو غلط نہ ہوگا۔ بیماری کی شدت کم ہو جائے تو حسب مذکور مسخن روغنیات استعمال کریں۔

سقطہ، ضربہ یا ورم سے پیدا شدہ صداع کا سبب ورم ہوتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ فصد اور حقنہ سے کام لیا جائے، فصد ممکن نہ ہو تو حقنہ ہی سہی، تاکہ مرارہ نیچے کی جانب مائل ہو جائے۔ سر کی کھال محفوظ ہو تو اس پر سرکہ اور روغن گل رکھیں۔ ورم اور صداع زیادہ ہو تو سرکہ سے پرہیز کریں۔ صرف روغن گل نیم گرم استعمال کریں۔ انحطاط مرض کے وقت مرخی روغنیات استعمال کریں اور ورم صلب ہو تو روغنیات کے اندر فوتج اور افسنتین وغیرہ بھی شامل کرلیں۔ (جالینوس)

دھوپ، حمام، کثرت غذا اور شراب سے بالکلیہ مریض کو بچائیں۔ زیادہ بولنا، کھٹی، چرپری اور نمکین غذاؤں سے دور رکھیں، روغن گل نیم گرم اور سرکہ نیم گرم میں روئی جذب کر کے سر پر چپکا دیں۔ ناخونہ پکا کر اس کا ضماد کریں۔

یہ تسکین درد کے لئے موزوں ہے۔ (مؤلف)

یا پھر برگ آس شراب کے ساتھ پکا کر ضماد کریں۔ (بولس)

شراب کے ساتھ پکا کر استعمال کی جائے تو یہی اثر برگ علیق کا بھی ہے۔ (مؤلف)

افیون کے استعمال کا مشورہ نہیں دوں گا کیونکہ اس سے نگاہ میں تاریکی اور دماغ کو نقصان پہونچتا ہے۔ نیز کنپٹیوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ قولنج کی طرح غشی طاری ہو جائے اور ایسا کم ہی ہوتا ہے، ایسی حالت میں خبیص طلا اور نطول درد کو سکون دیتا ہے۔ تاہم صداع جو شدید تر ہوتا ہے وہ بہرحال آنکھوں، کانوں اور دانتوں کے درد سے کم ہوتا ہے۔

قولنج کا درد نہایت سخت ہوتا ہے حتی کہ شدت درد سے بعض مریضوں نے خودکشی کرلی ہے۔ کچھ مریضوں کو دیکھا ہے کہ ان پر غشی طاری ہوئی اور فوت ہو گئے۔ مگر صداع کے اندر اس طرح کی صورت کم ہی پیش آتی ہے۔ (جالینوس)

صداع میں سب سے عمدہ چیز یہ ہے کہ اسہال لایا جائے، غذا کم اور شراب ترک

کردی جائے۔ کچھ لوگوں کے معدہ میں مرارہ جمع ہونے لگتا ہے، اگر روزانہ غذا لینے میں عجلت نہ کی جائے تو صداع لاحق ہو جاتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ آسان ہو تو گرم پانی کے ذریعہ قے کرائیں، قے کرانا مشکل ہو تا معدہ کو عمدہ غذا دی جائے مگر مقدار کم ہو۔ پورے دن عشاء تک حمام کرائیں، شام کا کھانا ہلکا دیں۔ بعد ازاں غذا میں قسیس دیں۔ اس کے بعد جب یہ معلوم ہو جائے کہ کھانا ہضم ہو چکا ہے تو کوشش کریں کہ مریض کو اصلاً دفاع نہ کرنا پڑے بلکہ روٹی ہمراہ دار چینی یا زیتون یا اسی طرح کی قابض اشیاء استعمال کریں۔ اس سے درد موقوف ہو جائے گا۔ میں نے اس تدبیر کا تجزیہ کیا ہے۔ چنانچہ مفید پایا ہے (بولونیس)

ایسے مریضوں کو طبیخ ہلیلہ و ثمر ہندی کا مسہل دیں۔ اس کے بعد روزانہ درد سر عارض ہونے سے پہلے آب انار کے ساتھ روٹی کھلائیں۔ روٹی کی مقدار تھوڑی ہو، تاکہ درد لاحق نہ ہو سکے۔ اس کے بعد چاہیں تو حمام کرائیں، پھر غذا دیں، دوسرے دن درد میں مبتلا ہونے سے پہلے اسہال لائیں۔ دیگر ایام میں صفراء کا مسہل اور مقوی فم معدہ غذائیں دیا کریں۔

جو صداع تمدد (پھیلاؤ) کے ساتھ لاحق ہوتا ہے اس میں کھانے پینے سے رک جانا مفید ہوتا ہے باقی جن مریضوں کے فم معدہ میں سوزش پیدا کرنے والے اخلاط موجود ہوں ان کے لئے کھانا پینا ترک کرنا مضر ہے۔ معدہ کے اندر مراری اخلاط کی مداخلت ہو تو ایارج کے ذریعہ تنقیہ کریں، اس میں زعفران کم شامل کریں۔ کیونکہ اس سے درد پیدا ہوتا ہے۔

مریضان درد سر سے یہ سوال کرنا میرا معمول ہے کہ درد کیسا ہے؟ کچھ یہ کہتے ہیں کہ ایسا لگتا ہے کہ جیسے سر میں کوئی چیز ہے جو بری طرح کھا رہی ہے۔ کچھ یہ بتاتے ہیں کہ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے سر پر بھاری بوجھ آپڑا ہے۔ کچھ یہ خبر دیتے ہیں کہ سخت حرارت یا برودت محسوس ہو رہی ہے۔ چبھن اور اکالیت کا احساس ہو تو یہ سمجھیں کہ اس کا سبب حدتِ اخلاط اور حدتِ ریاح ہے۔ سوزش کے بغیر تمدد کا احساس ہو تو اس کا سبب امتلا ہوگا۔ گرانی کے ساتھ نہ ہو تو سر میں پھیلاؤ کا احساس ریاح سے پیدا ہو رہا ہوگا۔ فلغمونی (۱) اور اورام کے بعد ثقل اور حرارت ملے گی۔ لہٰذا قیاس آرائی اور تخمین سے اچھی طرح کام لیں سبب کی تشخیص ہو جائے تو ناکامی کی صورت میں بھی اس کی تدبیر نہ بدلیں۔ کیونکہ کبھی بیماری سخت ہوتی ہے۔ دوا کا اثر ایک زمانے کے بعد ہوتا ہے۔ اثر ظاہر ہونے کے لئے مؤثر اور طاقتور علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا شروع میں مادہ کی ضد اور اسے روکنے والی دوائیں استعمال

۱۔ فلغمونی: جلد کی ظاہر سطح پر ظاہر ہونے والا دموی ورم

کریں۔ آخر میں محللات سے کام لیں اور درمیان میں مضمات سے، واضح رہے کہ طاقتور حقنے اپنی حدت کی وجہ سے اس درد کے لئے بے حد مؤثر ہیں۔ سر کی جانب جو چیز مائل ہوتی ہے وہ نیچے کی جانب مائل ہو جاتی ہے۔ سرد بیماریوں میں نمک کی تکمید اور طویل المدت بیماریوں کے اندر جند بید ستر اور قوقایا جیسی طاقتور ادویات کا استعمال مفید ہے۔

جالینوس کہتا ہے کہ جاورس کی تکمید نمک کی تکمید سے بہتر ہے۔ تخم کتان اور زوفا کا آمیزہ عمدہ ہے۔ اس کے بعد مرعز(۱) روغن شبت نیم گرم اور روغن بابونہ مین ڈبو کر سر پر چسپاں کر دیں۔ اس علاج سے درد میں بے حد تسکین ہو گی۔

سر اور مزمن بیماریوں کے لئے عمدہ نسخہ :

کبریت (گندھک) جند بید ستر، حب الغار ہم وزن گھی اور روغن گل میں گھس کر روئی کے پھایہ پر لگا کر اور پیشانی پر رکھ دیں۔

سخونت اور لطافت پیدا کرنے کے لئے سر کو قطران سے لت پت کر دینا کافی ہے۔ درد دیر تک قائم رہے تو پیشانی یا ناک کی رگ کھول دیں۔ اور گدی پر پچھنا لگائیں، عطاس پیدا کریں، پھر بھی بیماری قائم رہے تو خردل سے علاج کریں۔ (مؤلف)

گرم بیماریوں کے اندر اسے ہرگز استعمال نہ کریں۔ اکثر حضرات کو یہ بیماریاں زیادہ تر برودت سے لاحق ہوا کرتی ہیں۔ دوا کے بار بار استعمال سے کامیابی ہوتی ہے۔ اطباء اس کی جانب اسی طرح لپکتے ہیں جس طرح بڑے سمندروں کی گہرائی میں ڈوبنے والے ہاتھ پیر مارتے ہیں۔ بابونہ کا تجربہ میں نے کیا ہے۔ یہ صداع بارد میں مفید ہے۔ اس کا روغن خبیص اور تکمید معمول رہا ہے۔ ناک سے بہ کثرت رطوبات خارج کرنے والے سعوط مثلاً عصارۂ قثاء الحمار، بخور مریم، شونیز، نوشادر وغیرہ مفید ہیں۔

شقیقہ پر غور کر کے دیکھیں، ضرورت فصد کی ہے یا اسہال کی۔ اسہال کی ہے تو کس خلط کا اسہال کیا جائے۔ پورے جسم کا تنقیہ ہو جائے تو ماؤف حصہ کو رومال سے اتنا رگڑیں کہ سرخ اور گرم ہو جائے۔ اور اس کے اندر حرارت پھیل جائے، باری آنے سے پہلے ایسا کریں اور طلا استعمال کریں۔ مریض حرارت محسوس کرے تو ایسی دوائیں استعمال کریں جن میں تھوڑی بہت برودت پیدا کرنے کی تاثیر ہو۔ ورنہ بیحد مسخن ادویہ دیں اور ان میں حسب ذیل

۱۔ مرعز: مویہائے ریزۂ بن پشم (صحاح) بھیڑ کے بالوں کے نیچے کے چھوٹے چھوٹے روئیں

مقوی سر قابض اشیاء شامل کرلیں۔

پرانے درد سر اور شقیقہ کا نسخہ :

فلفل سفید ۱۰ اگرام، خلط (محلول)(۱) زعفران ۱۰ اگرام، فربیون ۵ . ۳ گرام، بیٹ کبوتر جنگلی ۵ . ۳ گرام گرما زوے گرام طلاء کرنا مفید ہے۔

دوسرا نسخہ :

ثافسیا(۲) ۱۸ اگرام، فربیون ۱۸ اگرام، حلتیت ۱۵ اگرام، مر ۵ . ۴ گرام، جاؤ شیر ۵ . ۴ گرام، سرکہ میں گوندھ کر طلاء کریں، بشرطیکہ سرکہ ضروری ہو۔

میں نے فربیون سے ایک ایسی دوا بنالی ہے جس کے استعمال کے بعد کسی اور دوا کی ضرورت نہیں ہوئی۔

نسخہ حسب ذیل ہے :

فربیون ۱۰ اکسی لطیف روغن میں قیروطی بنالیں اور شقیقہ والی شق پر طلا کریں۔ اگر شقیقہ کے ساتھ حرارت بھی ہو تو یہ دوا ہرگز استعمال نہ کریں۔ بارد شقیقہ کے اندر یہ فوری اثر کرتی ہے۔ قدرے زیت کے اندر فربیون حل کر کے ماؤف حصہ کی جانب کان میں ٹپکانا بھی مفید ہے۔ فربیون زیت کا دسواں حصہ ہونا چاہئے۔ (جالینوس)

یہ بیماری زیادہ تر برودت اور اخلاط غلیظہ کا نتیجہ ہوتی ہے۔ جو صرف طاقت ور مسخن ادویات کے ذریعہ ہی جاسکتی ہے۔ یہ بھی اور بیضہ کا مرض بھی۔ (مؤلف)

صداع مزمن کا علاج باب عرق النساء کے مطابق ضماد شیطرج سے کریں۔ یہ ضماد، ضماد خردل کا قائم مقام ہے۔ (جالینوس)

ساری ادویات ناکام ہوجائیں تو ضماد خردل سے علاج کیا جائے گا۔ سر پر جس قدر توجہ دینی مقصود ہو اس کے مطابق حفظ الصحت (۳) کے جامع کلمات کا مطالعہ کریں۔ (مؤلف)

صداع اور شدید شقیقہ کے اندر دونوں کنپٹیوں کی تڑپتی ہوئی رگوں کو مضبوطی کے ساتھ باندھ دینا مؤثر علاج ہے۔

درد سر جب کچے اخلاط کی وجہ سے ہو تو اس میں باندھنا اور معتدل تخونت بہم پہونچانا

۱۔ خلط الزعفران : محلول زعفران۔ ۲۔ ثافسیا : صمغ سداب جنگلی

۳۔ جالینوس کی تالیف ہے۔ (مترجم)

درد کو سکون اور اخلاط کے اندر نضج پیدا کرتا ہے۔

بیماری خون اور بخارات کی وجہ سے ہو اور قوت بہتر ہو تو فصد کھول کر اتنا خون بہائیں کہ غشی طاری ہو جائے۔ اس کے بعد ہاتھ پیروں کا دلک کریں انہیں باندھیں اور انپر گرم ادویات رکھیں۔

طویل بیداری سے صداع لاحق ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے فساد ہضم ہوتا ہے اور سر کی جانب گرم بخارات چڑھتے ہیں، طویل نیند بھی صداع کی موجب ہے۔ کیونکہ کثرت ہضم سے سر کے اندر رطوبت بھر جاتی ہے۔

صداع ایک ایسی شدید حرارت سے پیدا ہوتا ہے جو کسی غلیظ مادہ پر اثر کر کے غلیظ ریاح پیدا کر دیتی ہے اور یہ ریاح سر کی جانب چڑھنے لگتی ہے۔ صداع بغیر مادہ فقط حرارت سے بھی لاحق ہوتا ہے۔ یہ کبھی صفراء سے ہوتا ہے جو خاص کر سر کے اندر یا معدہ میں پیدا ہوتا ہے۔ کبھی بکثرت رطوبتوں سے لاحق ہوتا ہے جو سر کے اندر مشترک ہوتی ہیں۔ کبھی سر کے اندر سدہ پڑ جانے یا اس کے اندر ریاح کی پیدائش سے درد سر ہو جاتا ہے۔

سر کے پچھلے حصہ میں درد ہو تو پیشانی کی رگ کاٹ دینے سے نفع ہوتا ہے۔ اسی طرح سر کے اگلے حصہ میں درد ہو تو مؤخر دماغ سے خون خارج کر دینا مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ عمل مادہ کو برعکس جذب کر لیتا ہے۔

ورم دموی کی وجہ سے سر کے اگلے حصہ مین درد ہو یا اس کے سبب سر کے اندر جمع شدہ ناپختہ رطوبات ہوں اور کانوں یا نتھنوں سے خون، پیپ یا پانی بہہ جائے تو درد میں سکون اور بیماری کا ازالہ ہو جائے گا۔ درد سر کا سبب ریاح غلیظہ، کثرتِ خون، سر کے اندر سوزش پیدا کرنے والا مرہ صفراء یا مزاج بارد ہو تو صحت یابی کے اسباب دیگر ہوں گے۔

کچھ لوگوں کو صداع پانی سے بالخصوص سرد پانی پینے سے ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس پانی سے معدہ کی قوت منجمد ہو جاتی ہے۔ اور یہاں جگر سے پیپ آنے لگتی ہے۔ تھوڑی قابض سفید شراب سے یہ درد رفع ہو جائے گا اور اس درد کا بھی ازالہ ہو جائے گا جو معدہ کی ردی خلط سے پیدا ہوتا ہے، جو گرم نہیں ہوتی۔ کیونکہ شراب اس خلط کے اندر تعدیل پیدا کرے گی پھر اسہال کے ذریعہ اسے خارج کر دے گی۔

افیون پرانے ردی درد سر جو سخت بے خوابی کے ہمراہ ہوتا ہے سے نجات دے دیتی ہے۔

صداع کے شروع میں سب سے پہلے ہاتھ کی، پھر سر میں مخالف جہت کی فصد

کھولیں، سر کے اگلے حصہ میں گرانی اور درد سر کے لئے قاس پر پچھنا لگائیں۔ گدی میں ثقل اور درد کے لئے پیشانی کی رگ کھول دیں۔ درد اور گرانی تمام سر میں ہو تو سب سے پہلے ہاتھ کی فصد کھولیں۔ مزمن ہو تو خود سر سے خون کا استفراغ کر دیں، قدرت ہو تو مقام ماؤف سے خون نکالیں۔ سر پر پچھنا تب ہی لگائیں جب پورے جسم کا تنقیہ ہو چکا ہو۔

درد سر کا سبب نہ شراب ہو نہ بخار، نہ سر کی دائمی بیماری مثلاً بیضہ وغیرہ، سب حالات ٹھیک ہوں، پھر بھی درد سر ہو تو مریض کو چاہئے کہ معتدل مزاج کی شراب میں روٹی بھگو کر کھائے۔ کیونکہ اس نوعیت کا درد سر بالعموم معدہ کے اندر جمع شدہ گرم فضلات سے ہوتا ہے جس کے بخارات سر تک پہونچتے ہیں۔ معدہ کے اندر جب بھی مذکورہ مسخن اور عمدہ غذائیت کی حامل شئے پہونچے گی فضلات کے اندر تعدیل ہو جائے گی۔

دردِ سر کبھی ورم رحم اور دم نفاس سے ہوتا ہے، اس کا اثر چندیا پر محسوس ہوتا ہے۔

ریاح غلیظہ سے پیدا شدہ درد سر عطاس سے رفع ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

جن حضرات کے نبض کی حس شدید ہوتی ہے وہ درد سر کے شکار ہوتے ہیں، جیسا کہ فم معدہ کی حس شدید ہوتی ہے تو فم معدہ کے اندر درد اٹھا کرتے ہیں۔

جن لوگوں کو بیضہ نامی درد سر لاحق ہوتا ہے، میرا معمول ہے ک ان کا علاج مسلسل لب صبر اور مصطگی سے کرتا ہوں، کر اس کو کب کا سعوط دیتا ہوں۔ فلونیا سے بھی علاج کرتا ہوں۔ اس کے سعوط سے مریضوں کو تسکین ہوتی ہے۔ درد سر حرارت کے ساتھ ہوتا ہے تو مریض کو لب خیار شنبر اور روغن بادام چند روز مسلسل پلاتا ہوں۔ برودت کے سبب ہوتا ہے تو روغن ارنڈ دیتا ہوں اور اسی کا طلا کرتا ہوں۔ تھوڑی عمدہ غذا دیتا ہوں اور ہضم اور نیند کی تدبیر کرتا ہوں۔ آنکھوں میں سرخی، سر میں چبھن اور درد کے ساتھ صداع مسلسل ہوتا ہے تو کنپٹیوں کی دونوں رگیں کاٹ دیتا ہوں۔

سر بڑا، لمبا اور اس کی ہڈیوں کے ملنے کی جگہیں کج ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ سر کے اندر رطوبت کی وجہ سے غلیظ ریاح پیدا ہو جاتی ہیں۔ (یہودی)

مرزنجوش سونگھنے اور ناک میں ڈالنے کا جو عادی ہوتا ہے اسے درد سر لاحق نہیں ہوتا۔ (مراد غلیظ ریاحی درد سر ہے) (مؤلف)

روشنائی شقیقہ والے حصہ پر طلاء کرنا عجیب الأثر ہے۔ درد آنکھوں کی گہرائی تک پہنچ جائے تو اس کا مطلب ہے کہ بیماری کھوپڑی کے اندر پہنچ چکی ہے۔ ایسی صورت میں اسہال کی

ضرورت ہوگی۔

بخاروں کے اندر درد سر شدید ہوجائے تو ہاتھ پیر اور خصیوں کو سختی سے باندھ دیں۔ کھولنے کے بعد انہیں گرم پانی میں رکھیں، اس حرارت سر سے نیچے آجائے گی۔ گرانی ہو تو وہ بھی زائل ہوجائے گی۔ صداع میں بے حد نفع ہاتھ پیروں پر گرم پانی ڈالنے اور ہلکی غذائیں لینے سے ہوتا ہے۔ (طبری)(۱)

صداع کا سبب معلوم کرنے کے لئے دیکھیں کہ دماغ کا مزاج کیسا ہے اور پہلے تدبیر کیا کی گئی ہے۔ اس سے دلیل فراہم کریں۔ کھوپڑی کے نیچے درد ہو تو یہ آنکھوں کی جڑ تک پہونچے گا۔ کیونکہ بعض طبقات چشم کا تعلق اسی فضا سے ہوتا ہے۔

جس صداع کو بیضہ کہتے ہیں وہ پورے سر میں ہوتا ہے۔ درد آنکھ کی جڑ تک پہونچتا ہے اور آنکھوں میں اندھیرا چھا جاتا ہے۔ درد سخت ہوتا ہے۔ علاج اسہال ہے، جو حب صبر کے ذریعہ ہر تیسری رات پر دیں۔ پہلی بار رات کے شروع میں، دوسری بار وسط میں دیں۔ تو قایا کا مسہل بھی دیں گے اس کے بعد خیار شنبر ۱۸ گرام ہمراہ روغن ارنڈ ۱۰ ملی لٹر پلائیں۔ افلونیا(۲) کا سعوط اور درد تیز ہو تو اقراص کوکب کا سعوط ہمراہ شیر جاریہ دیں۔ نیند لانے کے لئے بھی اسے دیں۔ مشک، کافور، صبر اور شکر وغیرہ مقوی رأس کا سعوط اسہال کے بعد دیں۔ کھانے کے لئے وہ چیزیں دیں جن سے تبخیر قطعاً نہ ہو، مثلاً مسور روغن بادام شیریں، کدو اور بتھوے کے شوربے جیسی سرد چیزیں جن سے تبخیر نہیں ہوتی۔ انار، بہی دانہ اور سیب دیں۔ ہلکے گوشت کھلائیں، گرم حقنے دیں۔ سر دوں پر مقوی نطول کریں۔ کنپٹی سے کنپٹی تک قابض، بارد اور رنج پیدا کرنے والی ادویات مثلاً دم الاخوین، افیون، زعفران، مر، اور صمغ عربی کا طلاء کریں۔

صداع کبھی شدت حس سے لاحق ہوتا ہے، اس میں حس کو سن کردینے سے اور نیند

۱۔ ابوبکر رازی کا استاد ابوالحسن علی بن سہل بن ربن طبری۔ معتصم باللہ کے ہاتھ پر اسلام لایا۔ متوکل نے اسے ہم نشینوں کی صف میں داخل کیا۔ ادب میں اس کا بڑا مقام تھا۔ عیون الانباء / ۳۰۹

۱۔ افلونیا۔ منسوب بہ افلن۔ یہ ایک معجون ہے جو رومی طبیب افلن کی جانب منسوب ہے۔ اسی نے سب سے پہلے یہ معجون تیار کیا تھا۔ خاصیت تسکین درد ہے۔ (بحرالجواہر)

اور دواؤں سے سکون ہو جاتا ہے۔ صداع کے لئے سب سے زیادہ تسکین بخش یہ ہے کہ برف میں ٹھنڈا کر کے دودھ اور روغن بنفشہ کا سعوط کریں۔ ٹھنڈا پانی پلائیں، سر پر بارد اشیاء رکھیں۔ مریض زیادہ سرد مقام پر رہے۔

صداع بارد کے ساتھ بخار نہ ہو تو مریض کو پرانی شراب طبیخ بزور ملا کر پلائیں، یہ مفید ہے۔ پرانی شراب تنہا بھی نفع بخش ہے۔

صداع، جسم کے دموی استفراغ سے بھی لاحق ہوتا ہے۔ جیسا کہ عورتوں میں ولادت کے بعد زیادہ خون نکل جانے سے دردسر ہونے لگتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ سعوط اور سر پر بارد اور مرطب اشیاء کا ضخیص نیز مرطب غذائیں مثلاً بھیڑ بکریوں کے بچوں کا بھنا ہوا گوشت اور انڈے کی زردی وغیرہ دی جائیں۔

معدہ کی وجہ سے پیدا ہونے والا دردسر، معدہ کے ہلکا ہونے سے ہلکا ہو جاتا ہے۔ اور فساد غذا اور معدہ کے بوجھل ہونے سے تیز ہو جاتا ہے۔ علاج کی ابتدا قے سے کریں پھر مسہل دیں، سریع الہضم غذائیں دیں۔ بیماری کے برعکس اثر کرنے والا ایسا ضماد استعمال کریں جو مقوی دماغ بھی ہو۔ یہ ضماد خالص اور خوشبودار چیزوں سے تیار کیا گیا ہو۔ معدہ کے اندر بلغم ہو تو یہ چیزیں گرم ورنہ سرد ہوں۔ تبخیر پیدا کرنے والی غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔ تمام غذائیں ملین شکم ہوں۔ معدہ کے اندر بلغم ہو تو یہ غذائیں گرم اور صفراوی خلط ہو تو سرد ہونی چاہئیں۔ مثلاً کدو، سرمق اور ماش۔ جن مریضوں کے معدوں میں صفراء ہو ایارج کے ذریعہ اور جن کے اندر بلغم ہو کمونی وغیرہ کے ذریعہ تحفظ کریں۔ تنقیہ معدہ کے بعد مقوی معدہ غذائیں دیں۔ تاکہ یہاں اترنے والے مادوں کو معدہ قبول نہ کر سکے۔ اس کی علامت باب المعدہ سے معلوم کی جا سکتی ہے۔ (اہرن)

پرانا دردِ سر

پرانے مستقل دردسر کا علاج:

یہ بیماری رطوبت، برودت اور اخلاط غلیظہ سے لاحق ہوتی ہے، پہلے سر مونڈیں، اس کے بعد فربیون ۹ گرام، خردل ۹ گرام، بورق سرخ ۹ گرام، سداب جنگلی ۹ گرام، تخم حرمل ۵. ۴ گرام کوٹ پیس کر آب مرزنجوش میں شامل کرلیں اور نیم گرم سر پر طلاء کریں۔

سر میں پچھنا لگانے کا حکم دیں اور تیز حقنے استعمال کریں کنپٹیوں کی دونوں رگیں کاٹ کر خون نکال دیں، گدی کے نیچے گڑھے (نقرہ) پر پچھنا لگائیں اور چرپری گرم اشیاء کا سعوط دیں۔ یہ کام سوچ سمجھ کر کریں۔ نوجوانوں اور محرور المزاج کو استعمال نہ کرائیں۔ ان کے لئے عطوس ایسی دواؤں سے تیار کریں جو ریاح خارج کر دیں۔ مثلاً جند بید ستر، جاؤشیر، سکبینج، عاقر قرحا آب مرزنجوش، چڑیوں کے تمام مرارے، باب اللقوہ و الفالج کے سعوط اور مقوی غرغرے۔ (بولس)

سر ریاح اور رطوبت کی وجہ سے بڑا ہو جاتا ہے۔ ریاح اور رطوبت باہم مخلوط ہو کر ماؤف مقامات پر چپک جاتی ہیں۔ علاج وہی ہے جو تشنج کا ہے۔ (اہرن)

منتخبات :

بچوں میں کلائی سر لئے سعوط کا عمدہ، مؤثر اور مجرب نسخہ :

مرارہ کرکی (۱)، مرارہ نسر (۲)، مرارہ عقاب (۳)، مرارہ شبوط (۴)، جند بید ستر، عیدان اخزامی، یا بسباسہ ایک حصہ، زعفران ایک حصہ، سکر طبرزد ۲ حصہ ریشمی کپڑے سے چھان کر آب اسپغول تر میں مسور کے برابر گولیاں بنالیں اور سایہ میں خشک کرلیں۔ منہ میں تیز، دن روزانہ ایک گولی ہمراہ آب سرد سعوط کریں۔ اور سر کو جس دن سے چاند کم ہوتا ہے اس دن سے اور جس دن طلوع ہوتا ہے اس دن تک ناپ کر اندازہ کرتے رہیں۔ نسخہ کے مطابق یہی سعوط کئی بار استعمال کریں۔ سر اپنی طبعی حالت پر واپس آجائے گا۔

دیگر :

مرارۂ ذئب (۵) مرارہ کرکی، مشک، عود ہندی، سکر طبرزد ہم وزن، مسور کے برابر ہمراہ شیر جاریہ سعوط کریں۔

ضماد کا نسخہ :

رائی پیس کر پانی میں ملائیں اور کپڑے کے ایک ٹکڑے پر اس کا طلاء کر کے سر پر بطور ضماد رکھیں یا جہاں کہیں ورم یا سر میں ابھار ہو وہاں چسپاں کریں۔ بے حد مفید ہے۔ (کندی)

۱۔ کرکی : کلنگ (۲) نسر : کرگس (۳) عقاب : طاقتور باز (۴) شبوط : ایک قسم کی مچھلی جس کا سر چھوٹا اور نچلا حصہ چوڑا ہوتا ہے۔ ۵۔ ذئب : بھیڑیا

رکھیں یا جہاں کہیں ورم یا سر میں ابھار ہو وہاں چسپاں کریں۔ بے حد مفید ہے۔ (کندی)

حرارت اور برودت سے ہونے والا درد سر شدید ہوتا ہے۔ یبوست سے ہونے والا درد ہلکا ہوتا ہے۔ رطوبت سے صداع لاحق نہیں ہوتا۔ الا یہ کہ اس کے ساتھ کوئی مادہ موجود ہو۔

جن لوگوں کو کسی مادہ کے بغیر حرارت سے درد سر ہوتا ہے۔ چھونے پر ان کے سر گرم خشک اور آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔ مریض سرد اشیاء پسند کرتے ہیں اور اسی سے انہیں نفع ہوتا ہے۔ سرکہ، شراب، روغن گل اور بادروج سے علاج کریں۔ بادروج، سرکہ، شراب اور روغن گل میں پیس کر سر پر رکھیں پچھلی تدبیریں کیا کی گئیں ہیں انہیں اور تمام علامات کو پہچان کر علاج کریں۔ سرد صداع میں روغن سداب گرم حمام اور تکمید مفید ہے۔ جسم میں امتلاء ہو نہ کوئی ایسا مادہ جو سر کی جانب آرہا ہو تو یہ بارد کیفیت ہوگی۔ ایسی صورت مین تازہ فربیون، بیٹ کبوتر، اور فلفل ہم وزن کھٹے سرکہ میں شامل کر کے سر پر لطوخ کریں۔ درد سر مادی ہو اور مادہ صفراء کی پیپ ہو تو مسہل دیں۔ بعد ازاں حمام اور ملطف اشیاء استعمال کریں۔ ضرورت ہو تو مخدر اشیاء کا طلاء کریں۔ شدتِ درد ہو تو انہی اشیاء کا سعوط کریں۔ گرم درد سر میں پانی ملی ہوئی رقیق شراب پینا مفید ہے۔ سر کے سوء مزاج حار میں اس سے تسکین ہوتی ہے۔

کسی عضو کی شرکت سے درد واقع ہو تو اس عضو کے علاج پر توجہ دیں۔ معدہ کے ردی اخلاط سے جو درد سر ہوتا ہے اس میں قے کرنا مفید ہے۔ شراب نوشی سے پیدا ہونے والے صداع کا بیان باب الخمر میں ملے گا۔

ضربہ سے پیش آنے والے صداع کے اندر اگر ضربہ سخت ہو تو فوراً فصد کھولیں۔ پھر اس جگہ قدرے مرخی دوائیں رکھیں تاکہ درد میں سکون ہو۔ مثلاً روغن شیرج، روغن گل نیم گرم وغیرہ۔ بس اتنا استعمال کریں کہ تھوڑا ڈھیلا پن پیدا ہو جائے۔ شراب نوشی سے قطعاً روک دیں۔ الغرض ایسی تدبیر کریں جیسی ورم حار میں کی جاتی ہے۔ اور مسہل دیں۔

برودت سے پیدا ہونے والے درد سر کے مریضوں کا چہرہ لاغر نہیں بلکہ فربہ ہوتا ہے، سر کی سطح گرم نہیں ہوتی، چہرہ بھی گرم نہیں ہوتا۔

امتلاء سے پیدا شدہ درد سر میں سب سے پہلے فصد کھولیں، پھر اس کے بعد ناک کی رگ کھول دیں۔

بلغمی اخلاط کی کثرت ہو تو مسہل، پھر سر ہلکا کرنے والا عطوس دیں جس سے رطوبات کا اخراج بھی ہو جائے۔ مثلاً قثاء الحمار، تخم حنظل، شونیز وغیرہ نیز طاقتور حقنے دیں۔ یہ صداع کے لئے مفید ہے۔

درد سر مزمن ہو تو محمر ادویہ استعمال کریں، درد تیز ہو تو مخدر دوائیں دیں۔ درد مستقل ہو اور دیکھیں کہ ساتھ میں سخت تڑپ اور حرارت کا احساس بھی ہے اور قیاس میں یہ آئے صورتِ حال خون کی وجہ سے ہے تو پس گوش شریان کو قطع کریں یعنی اس کی فصد کھولیں۔ (بولس)

درد سر زیادہ تر حرارت سے ہوتا ہے۔ یبوست سے ہونے والا حرارت کی طرح زیادہ سخت نہیں ہوتا۔ مرطوب المزاج کو درد سر لاحق نہیں ہوتا۔ الا یہ کہ اس کے ساتھ طاقتور حرارت یا برودت کا غلبہ ہو۔

گرم درد سر میں سر کی سطح اور چہرہ گرم اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں، مریض سرد پانی کا مشتاق ہوتا ہے، چہرے پر اسے چھڑکنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

اس طرح کے درد سر کے علاج میں سرکہ شراب اور روغن گل بے حد مفید ہیں۔ حرارت زیادہ تیز ہو تو مذکورہ دواؤں میں سرد سبزیوں کا عصارہ مثلاً حی العالم اور آب کدو وغیرہ شامل کریں۔ یا ان کے ذریعہ مذکورہ بالا دواؤں کے بعد علاج کریں۔ بے خوابی ہو تو ادویۂ مخدرہ استعمال کریں۔ سر میں گرانی ہو تو گدی پر پچھنے لگائیں تاکہ بیماری سر کے نیچے جذب ہو سکے۔ سرکہ کے ساتھ کاسنی کھانا اور سرکہ اور پانی پینا بے حد مفید ہے۔ کیونکہ جن کے اندر مستقل دائمی حرارت ہوتی ہے ان میں یہ چیزیں مفید ہوتی ہیں۔

صداع کبھی جگر کی حرارت سے پیدا ہوتا ہے۔ حرارت کی وجہ سے روزانہ سر کی جانب گرم بخارات چڑھتے ہیں، علاج یہ ہے کہ مریض کو روزانہ درد اٹھنے سے پہلے تھوڑے پانی اور سرکہ کے اندر بھگو کر روٹی کھلائی جائے۔ اس سے بخار دماغ کی جانب چڑھ نہ سکے گا۔ یا مریض بہی دانہ یا سیب یا کچھ میوہ جات لے۔ قدرت نہ ہو تو ٹھنڈا پانی پیئے۔ یہی علاج اس مریض کا بھی ہے جسے حرارت معدہ یا حرارتِ طحال سے درد لاحق ہو۔ غلیظ بلغم سے لاحق ہونے والا صداع ان لوگوں میں ہوتا ہے جن کے جسم بلغمی اور صاصی رنگ (سیسہ کے رنگ) کے ہوتے ہیں۔ اس کا علاج روغن بلسان، روغن سداب اور محمر ادویات سے کریں یعنی جاذب بلغم غرغرے استعمال کریں۔ نیز حمام اور شراب استعمال کریں۔ اور مولی کے ذریعہ

قے کرائیں۔ یہ مفید ہے بلغم تھوڑا ہو تو اس تفصیلی علاج کی ضرورت نہیں ہے۔

عمدہ طلاء :

فلفل سفید ۱۰ گرام، روغن زعفران کا تلچھٹ ۱۰ گرام، فربیون تازہ ۵.۴ گرام، بیٹ کبوتر ۹ گرام، خالص سرکہ بقدر ضرورت میں سب کو اچھی طرح پیس کر شامل کر لیں، اس کے بعد ماؤف حصہ کو اس طلاء کے ذریعہ اتنی مالش کریں کہ وہ مقام سرخ اور گرم ہو جائے۔

صفراء سے پیدا شدہ درد سر کا علاج یہ ہے کہ سقمونیا پی جائے، بار در طب غذائیں لی جائیں اور شیریں پانی سے حمام کیا جائے۔ بلغمی درد سر کا علاج ایارج شحم حنظل اور رقت و لطافت پیدا کرنے والی موافق اشیاء کے ذریعہ کریں۔

صداع کے ساتھ اگر رعشہ بھی ہو تو یہ سمجھیں کہ دماغ میں ورم ہے۔

کبھی لہسن کے استعمال سے شقیقہ اور دائمی بارد صداع کا استیصال ہو جاتا ہے۔

یبوست سے پیدا ہونے والے درد سر مین کوشش کریں کہ مریض سوئے اور مزاج مرطوب ہو۔

شقیقہ، درد سر اور سر کی جملہ سرد اور مزمن بیماریوں مثلاً صرع و دوار کے لئے حسب ذیل نسخہ عجیب و غریب اور بے نظیر ہے :

صبر ۴۰ گرام، فربیون ۲۰ گرام، حنظل ۴۰ گرام، سقمونیا ۴۰ گرام، نطرون ۲۰ گرام، مقل ۴۰ گرام، پوست خربق سیاہ ۴۰ گرام، عصارۂ کرنب میں گوندھ لیں۔ مقدار خوراک ۱۰ گرام استعمال کریں۔

صفرا سے پیدا ہونے والے شقیقہ میں صبح سویرے روٹی، سرکہ اور پانی، نیز حمام اور مخرج صفرا دوائیں لینا بے حد مفید ہے۔ (اسکندر)

سر کے اندر کیڑا پیدا ہونے سے بھی درد لاحق ہو جاتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ مریض سر کے اندر اکالیت (کسی چیز کے کھانے کا احساس) ہوگی، بدبو ہوگی، سر ہلانے پر درد سخت ہوگا۔ علاج یہ ہے کہ قاتل کرم دواؤں کا عطوس و سعوط استعمال کریں۔ (چرک ہندی)

ایسی بیماری کا ہونا بعید از امکان ہے۔ (مؤلف)

کلائی سر اور درزوں کے کھلنے کے لئے عجیب و غریب نسخہ :

عروق صفر (زرد چوب) اچھی طرح کوٹ پیس کر روغن بادام تلخ میں معجون بنالیں اور کئی بار طلاء کریں۔ زرد چوب کا بخور دیں۔ بعد ازاں روغن کے ہمراہ اس دوا کا معجون بنائیں اور سر اور پیشانی پر طلاء کریں۔ دو یا تین بار کے استعمال سے شفا ہو گی۔

صداع حار کا نسخہ :

عنب الثعلب پتیوں، پتلے ڈنٹھلوں اور پھل سمیت نچوڑ کر ناک کے اندر تین قطرے ٹپکائیں، اس کے بعد روغن بنفشہ کے چند قطرات فوراً ٹپکائیں۔ مریض انشاء اللہ شفایاب ہو گا۔ (مجھول)

شقیقہ کے لئے میرا اپنا تجربہ :

افیون، پوست بیخ بیروج، گل نیلوفر، کافور، پیس کر معجون بنالیں اور سرکہ میں خشک کر کے شیاف تیار کریں اور ایک شیافہ عرق گلاب میں حل کر کے ناک میں ٹپکائیں۔ (ابو بکر)

نیلوفر نچوڑ کر اس کا عصارہ خشک کر لیں اور محفوظ رکھیں، اس کے بعد پانی میں حل کر کے ناک کے اندر ٹپکائیں۔ (مؤلف)

سعوط کے بعد نرم چکنا مالیدہ چاٹ لینا درد سر میں مفید ہے۔ (مجھول)

درد سر کا مریض گرانی اور امتلائی کیفیت محسوس کرے تو ماؤف حصہ کی جانب سے ناک کی فصد کریں، اور کافی خون نکال دیں۔ پھر کنپٹیوں کی رگ کھول دیں، مسہل دیں اور سر پر سرکہ اور روغن گل رکھیں۔ اس سے زیادہ موزوں علاج اور کوئی نہیں ہے۔

شقیقہ کے لئے زعفران اور مازو کا ضماد بنا کر یا بطور طلاء استعمال کریں۔

برگ فنجنگشت کو نچوڑ کر اس کا سعوط لینا پرانے درد سر میں مفید ہے۔ (شمعون)

تندرستوں کو عارض ہونے والا صداع بالعموم فم معدہ میں سوزش پیدا کرنے والے اخلاط سے ہوتا ہے۔ مخلوط شراب کے اندر گرم روٹی بھگو کر لینے سے تسکین ہو جاتی ہے۔ دھوپ کی تمازت سے سر کے اندر احتراقی کیفیت ہو تو سر پر گرم پانی گرانا مفید ہے۔ درد یا گرانی محسوس ہو تو پانی اتنا گرائیں کہ دونوں پیر تک ڈوب جائیں۔ (جالینوس)

۸۰ گرام روغن نیم گرم میں ۲۰ گرام فربیون ملالیں اور بوقت ضرورت کان میں

ٹپکائیں تو شقیقہ میں مفید ہے۔

دماغ کے ہل جانے میں اسطوخودوس ہمراہ آب تازہ یا ہمراہ شربت شہد استعمال کرنا بیماری سے نجات کا باعث ہے۔ (اریباسیوس)

کسی شخص کو درد سر ہو اور ساتھ میں کرب، متلی اور دل میں ٹیس بھی ہو تو اسے قے کرنے کا حکم دیں۔ وہ مراری یا بلغمی یا دونوں طرح کی قے کرے گا۔ معدہ کے اندر کسی عارضہ کا احساس نہ ہو تو غور کریں کہ درد امتلاء کے باعث ہے یا سدہ یا کسی جگہ ورم کی وجہ سے ہے۔ مریض سے پوچھیں کہ پورے سر کے اندر درد ایک ہی نوعیت کا ہے یا کسی جگہ پر زیادہ سخت ہے۔ نیز یہ دریافت کریں کہ درد گرانی اور تمدد کے ساتھ تو نہیں ہے۔ اگر تمدد اور گرانی کے ہمراہ ہے تو یہ امتلاء کی علامت ہے۔ سوزش کے ساتھ ہے تو گرم بخارات اور گرم اخلاط کی علامت ہے، رگوں کے اندر تڑپ ہے تو ورم حار کی دلیل ہے۔ تمدد کے ساتھ گرانی ہو، تڑپ نہ ہو تو یہ کثرت ریاح کی علامت ہے جو نفخ پیدا کر رہی ہیں۔ ساتھ میں تڑپ موجود ہو تو یہ جھلیوں جیسے جرم کے اندر ورم حار کی علامت ہے۔ اس کے ساتھ گرانی بھی ہو تو دماغی جھلیوں کے جوف میں کوئی فضلہ اٹک گیا ہے۔ سر کی بیماری بخارات کے باعث ہو تو یہ دیکھیں کہ اس کا سبب بخار کی زیادتی تو نہیں ہے۔ کیونکہ بخار اپنی حرارت سے اخلاط کو پگھلا کر انہیں سر کی جانب چڑھنے پر مجبور کر دیتا ہے، یا اس کا سبب محض ضعف رأس ہے۔ یا پورے جسم کے اندر غالب امتلائی کیفیت۔ پورے جسم کی امتلائی کیفیت سے درد سر ہے تو اس کا علاج پورے جسم کے استفراغ کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

ضعف سر کی وجہ سے لاحق ہونے والے درد سر کا علاج یہ ہے کہ مواد کو برعکس جانب مائل کیا جائے۔ یعنی سر سے دیگر گوشوں کی جانب اس کا امالہ کیا جائے۔ امالہ کا عمل تیز حقنوں، مسہلات اور فصد کے ذریعہ نیز نچلے اعضا کو باندھنے، ان کی مالش کرنے اور سر پر دافع درد ادویہ رکھنے سے ہوگا۔ اس کے بعد محللات اور استفراغات سے کام لیں۔ شروع میں روغن گل و سرکہ جیسے مبردات اور آخر میں مریض پر شبت اور نمام میں روغن پکا کر نیم گرم نطول کریں۔ ازالہ ہو گیا تو فبہا ورنہ عطوس اور غرارے استعمال کریں۔ درد میں زیادتی ہو تو مریض کو حمام میں داخل کریں اور نظرون، بورق، سرکہ اور خردل سے سر کی مالش کریں۔ یہ ضعف سر کا علاج ہے۔

حمی کے باعث عارض ہونے والے درد سر میں عرق گلاب، روغن گل، سرکہ اور خشخاش

استعمال کریں۔ بحرانی کیفیت میں جب تک بحران مکمل نہ ہو جائے علاج نہ کریں۔ (اغلوقن)

ضربہ سے دماغ کے ہل جانے کا عمدہ اور مؤثر نسخہ :

آس، مرزنجوش، نمام، برگ انگور تمام کو اچھی طرح کوٹ کر عصب کے سرے پر ضماد کریں (مجہول)۔

سو کر اٹھنے کے بعد عارض ہونے والے دردِ سر میں کھا پی لینے سے فوری افاقہ ہوگا۔

شراب نوشی سے پیدا شدہ درد سر کا علاج یہ ہے کہ نیند لائی جائے۔ سر پر تبرید پیدا کرنے والی چیزیں رکھی جائیں۔ درد کے دن غذا ترک کر دی جائے۔ عشاء کے وقت حمام کریں اور سو کر اٹھنے کے بعد رقیق غذا لیں۔ حمام میں کثرت سے پانی انڈیلیں۔ تاکہ بخارات تحلیل ہوں، سکون پیدا ہو، مریض کھا پی سکے۔ بیماری کچھ رہ جائے تو روغن بابونہ نیم گرم یا روغن سوسن استعمال کریں۔ ایسے موقعہ پر بے حد مفید ہے۔ مذکورہ روغنیات نہ ہوں تو روغن شبت استعمال کریں۔

سقطہ سے عارض ہونے والے دردِ سر میں تدبیر لطیف سے کام لیں، فصد کھولیں، تکمید کریں۔ بعد ازاں روغن نیم گرم سے تر کریں۔ حمام، دھوپ اور تکان اور گرم، ترش، چرپری اور نمکین غذاؤں سے پرہیز کریں درد سر حرارت کے ہمراہ ہو تو روغن پر دم الاخوین چھڑک کر استعمال کریں۔ (فیلغریوس)

شقیقہ کا عجیب و غریب نسخہ :

حمام میں گرم کا بھپارہ ل۔ بعد ازاں روغن فستق کا سعوط استعمال کریں۔ درد میں فوری سکون ہوگا۔ یہ درد گردن کی طرف اتر آئے گا۔ شدید یبوست ہو تو روغن کدو شیریں کا سعوط لیں۔ (مجہول)

صداع کا آخری علاج :

کنپٹی کا شریان کاٹ کر ام الدماغ کو داغیں۔

ضربہ سے لاحق ہونے والے درد سر میں قیفال سے دو یا تین دنوں میں تھوڑا تھوڑا کر کے چار بار خون نکالیں۔ تاکہ مادہ کھینچ اٹھے۔ بعد ازاں سر پر برگ خلاف، عنب الثعلب،

زعفران، اور صندل کا ضماد رکھیں۔ ماء الشعیر اور آب انار شیریں استعمال کریں۔

صداع حار کا مفید طلاء :

صندل سفید، صندل سرخ، گل سرخ ہر ایک ۱۰ گرام، زعفران ۲ گرام، شیاف مامیثا ۷ گرام، برگ نیلوفر ۱۰ گرام، کوٹنے کے بعد سب کو آب خلاف یا روغن خلاف میں شامل کریں اور کنپٹی سے کنپٹی تک طلاء کریں، اسے آب خس، یا آب عنب الثعلب یا آب حی العالم میں بھی شامل کر سکتے ہیں۔

صداع بارد کا طلاء :

مر، صبر، فربیون، جند بید ستر، افیتمون، قسط، عاقر قرحا، فلفل، پرانی شراب کے اندر شامل کر کے طلاء کریں۔ (ابن ماسویہ)

کلائی سر کے لئے عجیب وغریب سعوط کا نسخہ :

برگ صعتر ۷ عدد، رائی ۷ دانہ، اچھی طرح پیس کر روغن بنفشہ میں ملا کر سعوط کریں۔

کلائی سر کے لئے ایک اور مجرب نسخہ :

مرارہ کرکی، مرارہ نسر، مرارہ شبوط، جند بید ستر، بسباسہ، زعفران ہم وزن سکر طبرزد دو حصہ آب اسپغول تر میں گوندھ کر مسور کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور تین ماہ تک مسلسل سعوط کریں۔ ہر شب ایک گولی کا سعوط ہمراہ آب سرد تیار کریں۔ سعوط سے پہلے سر کو ناپ لیں پھر دوسرے مہینہ ناپ لیں۔ کم ہوتا نظر آئے گا۔ حتی کہ اپنی طبعی حالت پر واپس آجائے گا۔

ایک اور مجرب نسخہ :

عود ہندی ۳.۵ گرام، مر ۳.۵ گرام، صبر ۳.۵ گرام، کف دریا ۳.۵ گرام، فستق ۳.۵ گرام، صنوبر ۳.۵ گرام، مشک ۳.۵ گرام، عنبر ۳.۵ گرام، زعفران ۲ گرام۔ تمام دواؤں کو روغن سوسن میں پگھلائیں اور مسور کے برابر گولیاں بنالیں۔ پھر ایک گولی کا مہینہ کے شروع میں ایک کا وسط میں اور ایک کا آخر میں سعوط کریں۔ عجیب الاثر ہے (قرابادین)

سر کے اندر کثرت بخارات سے پیدا ہونے والے درد سر کی علامت یہ ہے کہ کانوں میں بھنبھناہٹ اور سنسناہٹ کی آواز ہوگی۔ گردن کی رگیں ابھری ہوئی ہوں گی۔ چھینک لانے، خوردونوش خاص کر کھجور کھانے اور نیند کو ترک کردینے اور سرکہ شراب اور روغن گل سے سر کو تقویت پہونچانے سے شفا ہوگی۔

تخمہ سے پیدا ہونے والے درد سر کی علامت یہ ہے کہ بھوک جاتی رہے گی، نیز کسلمندی ہوگی۔ نیم گرم پانی پلائیں، قے کرائیں اور جوارش شہریاراں کا مسہل دیں۔

شراب نوشی سے پیدا ہونے والا درد سر سخت ہوتا ہے۔ وسط سر سے مائل ہوکر سر کے اگلے حصہ میں پہونچتا ہے۔ آنکھوں میں درد ہوتا ہے۔ سر پر روغن گل لگائیں۔ سونے اور عشاء کے وقت حمام کرنے کا حکم دیں۔ سرد پانی پلائیں۔ غذا کے بعد دوبارہ حمام کرائیں۔ مرض مزمن ہوجائے تو روغن بابونہ گرم یا روغن سوسن یا روغن شبت کا سعوط کریں۔ اور سر پر رکھیں۔ اس سے بقیہ غلیظ بخار تحلیل ہوجائے گا۔ (فیلغریوس)

دست آنے کی صورت میں درد سر بڑھ جائے تو سمجھیں کہ اس کا سبب یبوست ہے۔ لہٰذا تغذیہ اور ترطیب لازم ہے۔ (اسکندر)

حمام میں داخل ہونا اور سر پر تیل رکھنا شراب نوشی سے پیدا ہونے والے درد سر کے لئے باعثِ سکون ہے۔ (جالینوس)

شرکت کی وجہ سے ہونے والا درد سر کبھی ابھرتا ہے کبھی ساکن ہوتا ہے۔ یا کسی چیز کے ہیجان سے ابھرتا اور اس کے ساکن ہونے سے ساکن ہوجاتا ہے۔ جس درد کو سر سے خصوصیت ہوتی ہے وہ کسی دوسرے عضو کی بیماری میں ہیجان کے بغیر بھی قائم رہتا ہے۔ معدہ کی وجہ سے پیدا ہونے والا درد سر چندیا پر محسوس ہوتا ہے۔ گردوں کی وجہ سے درد سر گدی کے مقام پر ہوتا ہے۔ درد دونوں گردوں کے اندر بھی ہوتا ہے۔ ہاتھ، پیر اور دیگر اعضاء کی وجہ سے لاحق ہونے والے درد میں مریض پہلے بدبو محسوس کرتا ہے۔ پھر درد اٹھتا ہے۔ سوء مزاج مفرد ہو یا مادی مرکب، تمام اعضاء کو اس کی اقسام سے تکلیف لاحق ہوتی ہے۔ لہٰذا علامات دریافت کریں۔ تنہا سر کی وجہ سے پیدا ہونے والا درد سوء مزاج مادی اور غیر مادی دونوں کا نتیجہ ہوتا ہے۔

صفراوی درد سر کی علامات:

شدت کی جلن، نتھنے خشک، گرانی کے بغیر بے خوابی، رنگ زرد، منہ خشک، پیاس،

قے صفراوی اسباب واوقات میں ہیجان، صفراء کے لئے پیشتر موافق تدبیر کا ہونا۔

صداع دموی کی علامات :

گرانی کے ساتھ حرارت، چہرہ اور آنکھوں میں سرخی، رگوں کا پر ہونا اور دیگر اسباب ثابتہ۔

بلغمی درد سر کی علامات :

گرانی، سبات، سرخی اور نتھنوں میں خشکی غائب، بلغم کے لئے پیشگی موافق تدبیر کا ہونا۔ (بلغم سے شدید درد تقریباً نہیں ہوتا۔ مؤلف)

سوداوی دردِ سر کی علامات :

بے خوابی و حرارت، گرانی اور شدید جلن نہ ہوگی۔ پیشتر موافق تدبیر ملے گی۔

تبخیری دردِ سر کی علامات :

سنسناہٹ اور بھنبھناہٹ، دردِ سر کا ایک جانب سے دوسری جانب منتقل ہونا۔

ورم سے پیدا ہونے والا دردِ سر سخت ہوتا ہے حتی کہ اس کا اثر آنکھوں کی جڑوں تک پہونچتا ہے، عقل خراب اور آنکھیں ابھر آتی ہیں، بلغمی دردِ سر کا علاج یہ ہے کہ کئی بار قے کرانے کے بعد خیساندۂ صبر پلائیں۔ سکون نہ ہو تو ایارج ارکاغینس ہمراہ جوشاندۂ افتیمون ایک مشروب اور نمک نفطی ۵. ۳ گرام پلائیں اور ایک بار وقتاً فوقتاً استعمال کریں۔ غذا عمدہ دیں۔ پنڈلی سے اٹھنے والے دردِ سر میں صافن کی فصد کھولیں یا دونوں پنڈلیوں پر پچھنے لگائیں۔ بعد ازاں اصطمخیقون کے ذریعہ جسم کا تنقیہ کریں، اور ران سے پیر تک باندھ دیں۔ نمک اور روغن خیری سے پیروں کی مالش کریں۔

معدہ کی وجہ سے پیدا ہونے والے صفراوی درد میں صفراء کا تنقیہ کریں۔ بعد ازاں صفراء کو بجھانے والے جوشاندے پلائیں۔ طبیخ ہلیلہ و سقمونیا دیں، کھانے میں مرغی کے چوزے دیں، اس سے حرارت بجھے گی۔ پینے میں لب انجیر اور لب حصرم دیں۔ سر پر روغن نیلوفر وغیرہ رکھیں۔

نیلو فرو غیرہ رکھیں۔

سوداوی درد سر کا علاج ایارج جالینوس، ایارج روفس، حب قرنفل اور طبیخ افتیمون سے کریں۔

ضربہ سے پیدا شدہ دردِ سر میں پہلے فصد کھولیں پھر آس رطب اور خلاف نچوڑیں اور روغن سوسن، قدرے مطبوخ ریحانی، قدرے مر، قدرے ناخونہ، قصب الذریرہ، شب یمانی اور گل ارمنی کا ضماد بنا کر استعمال کریں۔ ملین طبع دوائیں دیں، تدبیر لطیف سے کام لیں۔ زخم آگیا ہو تو پہلے بازو کو باندھیں۔ جماع کے سبب درد سر عارض ہو تو اسہال کے ذریعہ جسم کا تنقیہ کریں۔ امتلائی کیفیت ہو تو فصد کھولیں۔ اس کے بعد مسہل دیں۔ بعد ازاں شیریں پانی جس کے اندر گل سرخ اور آس جوش دیا گیا ہو سر پر انڈیلیں۔ اور سرکہ، شراب اور روغن گل رکھیں تاکہ اس حد تک قوت پیدا ہو جائے کہ بخارات کو سر قبول نہ کر سکے۔ امتلائی صورت میں جماع نہ کرنے دیں۔ تاکہ بہ کثرت بخارات نہ اٹھ سکیں۔ تکان کے زیادہ کاموں سے اجتناب کرائیں۔

درد شقیقہ کھوپڑی کے اندر ہوتا ہے، کیونکہ دماغ دو حصوں میں منقسم ہے۔ میلان مادہ کے مطابق شقیقہ بھی ہوگا۔ شقیقہ کسی بھی نوعیت کا ہو اس کا علاج وہی ہے جو صداع کا ہے۔ (ابن ماسویہ)

درد مزمن ہو جائے تو سر مونڈ کر اس پر فربیون، نمک اور بورق کا طلاء کریں۔ (تیاذوق)

ضماد خردل مستعمل ہے، کھانا اور کثرت سے سونا فی الجملہ درد سر میں مفید ہے۔ (مؤلف)

درد سر ضربہ کی وجہ سے ہو اور زخم نہ ہو تو تکمید، اور روغن نیم گرم سے علاج کریں۔ حمام، شراب نوشی، غصہ اور گرم غذاؤں سے پرہیز کریں۔

صداع بارد کا سعوط:

مشک بقدر قلیل، میعۂ سائلہ، اور عنبر کی گولیاں بنالیں اور ایک گولی کا سعوط کریں۔

اونگھ کے بعد پیدا ہونے والے درد سر میں دونوں کنپٹیوں اور پیشانی پر سرکہ کے اندر راکھ گوندھ کر ضماد کرنا مفید ہے۔

ماکولات میں جو چیزیں درد سر پیدا کرتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

توت، ثمرہ عوسج، حب صنوبر کبار، شہدانہ، کماۃ (سانپ کی چھتری) کھجور، حلبہ، تخم

۱۔ میبختج عصارۂ انگور جو اتنا جوش دیا گیا ہو کہ ایک چوتھائی بچ رہے۔ ایک قول کے مطابق ماء العصیر جوش دینے کے بعد ایک تہائی بچ رہے اور اس پر شکر یا شہد ڈال دی گئی ہو تو اسے میبختج کہتے ہیں۔

صداع معروف بہ بیضہ :

یہ درد اس جلد کے اندر جو خارج سے کھوپڑی کو ڈھانکتی ہے یا دماغ کی دونوں جھلیوں میں سے کسی ایک کے اندر عارض ہوتا ہے۔ کھوپڑی کے نیچے والی جھلی میں ہوتا ہے تو درد آنکھوں کی گہرائی تک پہونچتا ہے اور مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اس کی آنکھوں کی گہرائی اندر کی جانب کھنچ رہی ہے۔ آنکھوں کی گہرائی تک درد نہ پہونچے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ درد کھوپڑی کے اوپر والی جلد میں ہے۔ یہ درد شرکت کے طور پر بھی ہوتا ہے۔ اور انفرادی طور پر بھی۔ شرکت کے طور پر ہونے والا درد کبھی اٹھتا ہے اور کبھی ساکن ہوتا ہے۔ منفرد طور پر ہونے والا درد مستقل ہوتا ہے۔ درد کے ساتھ گرانی کے بغیر تمدد ہو تو اس کا سبب غلیظ ریاح ہوتی ہے، گرانی کے ساتھ تمدد ہو تو سبب اخلاط ہوتے ہیں۔ بایں ہمہ حرارت اور رگوں کے اندر تڑپ بھی ہو اور درد، تمدد، ثقل، حرارت اور تڑپ سب اکٹھا ہو جائیں تو اس کا سبب ورم حار ہوتا ہے۔ اگر صرف قلیل التمدد، گرانی ہو تو قلیل الریاح اخلاط سبب ہوں گے۔ تمدد زیادہ ہو تو ریاح زیادہ ہوگی۔ شدید حرارت ہو مگر گرانی اور تڑپ ہو، نہ تمدد تو اس کا سبب سوء مزاج حار ہوگا۔ یہی صورت بارد میں بھی ہوگی۔ درد کسی خلط یا ورم حار کی وجہ سے ہو تو اس کا علاج اسہال یا فصد ہے۔ بشرطیکہ پورے جسم میں امتلائی کیفیت رونما ہو، اور اگر یہ کیفیت صرف سر کے اندر موجود ہو جس کا پتہ اس طرح چلے گا کہ ثقل، تمدد اور عروقی امتلاء کا اظہار صرف سر کے اندر ہوگا۔ تو ایسی صورت میں عطوس اور غرور کے ذریعہ حقنہ کریں۔ اور اگر درد کا سبب ریاح غلیظہ ہوں تو سر پر محللات کے جوشاندہ کا نطول کریں۔ فقط حرارت ہو تو سر پر سرد چیزیں انڈیلیں۔ اسی طرح برودت ہو تو گرم اشیاء سر پر رکھیں۔ مثلاً روغن سداب وغیرہ، غلیظ خلط سبب ہو تو بعد از اسہال سر کی مالش کریں اور سر مونڈنے کے بعد نطرون اور خردل جیسی طاقتور محلل ادویہ رکھیں، مسلسل عطوس دیں۔

حقنہ کے بعد شقیقہ میں مفید یہ ہے کہ کنپٹی کے عضلات کو اس حد تک رگڑیں کہ سرخ ہو جائیں۔ اس کے بعد انہیں باندھ دیں اور برودت ہو تو فربیون کی قیروطی اور حرارت ہو تو افیون کے ذریعہ طلاء کریں۔

شرکت سے پیدا ہونے والا درد سر :

متعلقہ عضو کی اصلاح پر توجہ دیں۔ بیماری مزمن ہو جائے تو دونوں کنپٹیوں کی شریانوں کو

متعلقہ عضو کی اصلاح پر توجہ دیں۔ بیماری مزمن ہو جائے تو دونوں کنپٹیوں کی شریانوں کو کاٹ دیں۔ کنپٹیوں کو نیز ام الدماغ اور موخر دماغ کو بھی داغ دیں۔ (ابن سرابیون)

دردِ سر اور بے خوابی کے لئے مثلث الزاویہ ٹکیاں:

زعفرام۔ مر۔ افیون، تخم بھنگ، پوست بیخ لفاح ہم وزن آب خس میں گوندھ کر نرد (۱) کے مانند بنالیں۔ اور بوقت ضرورت رگڑ کر طلاء کریں۔ (سابور)

مزمن دردِ سر اور شقیقہ کا نسخہ قرابادین سے:

فلفل سفید ۷ گرام، زعفران ۷ گرام، فربیون، ۳½ گرام، بیٹ کبوتر صحرائی ۱۰ گرام، سرکہ میں گوندھ کر پیشانی پر طلاء کریں۔ (حنین)

مزمن دردسر ہو تو مذکورہ بالا نسخہ کی اور دواء خردل کی ضرورت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

شقیقہ اس لئے ہوتا ہے کہ بخار دماغ کے دونوں بطوں میں سے کسی ایک بطن کے اندر ہوتا ہے کیونکہ دماغ کی ایک لکیر ہوتی ہے جو اسے دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔ امتلاء سر کے لئے تیزی سے مستعد وہی جسم ہوتے ہیں جن میں گرم بخاری ریاح پیدا ہوتی ہیں۔ ان ریاحات کی وجہ سے فم معدہ میں مراری اخلاط جمع ہوتے ہیں۔ (جالینوس)

خیساندہ صبر نطولات اور جملہ دردسر کی تدبیر کے لئے نسخے:

۴۰ گرام صبر، ۴۸۰ گرام عرق کاسنی میں بھگو کر شیشہ کے ایک برتن میں منہ بند کر کے دھوپ میں تین دن رکھیں۔ درد اگر نیچے کے حصہ میں ہو تو ۴۰ گرام یا زیادہ سے زیادہ ۱۲۰ گرام ہمراہ کتیرا ۳.۵ گرام نوش کریں۔ یہ گرم صداع کے لئے ہے۔ بارد دردسر کے لئے خوشبودار عطریاتی ادویہ جو ریاح میں استعمال ہوتی ہیں انہیں اور جڑوں اور تخموں کو پکائیں۔ زعفران نہ پکائیں۔ پکانے کے بعد چھان کر اس میں صبر بھگو دیں اور نوش کریں۔

گرم دردسر میں بنفشہ، گل سرخ، جو، خشخاش اور خس پکانے کے بعد نطول کریں، سرد صداع میں شیح، غار، مرزنجوش، بابونہ، نمام اور صعتر کا نطول کریں۔ (ابن سرابیون)

سر کے اندر گرم اور شعلہ جیسا درد ہو تو اسپغول میں جو کا ستو ملائیں اور عرق عصی الراعی میں گوندھ لیں۔ اور سر پر ضماد کریں۔ گرم ہو جائے تو تبدیل کریں۔ یا اسپغول عصارۂ کشنیز میں ملا کر استعمال کریں۔ یہ عمدہ ہے۔ (بولس)

خطمی اور سرکہ دیں نیز سرکہ اور پانی سرکہ کے ہمراہ اسپغول عمدہ دوا ہے۔ (مؤلف)

۱۔ کھجور کے پتوں سے بنا ہوا تھیلا جس کا نچلا حصہ چوڑا ہوتا ہے۔

جو درد نبض کے مشابہ تڑپ کے ساتھ ہو اس طرح کا درد شقیقہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ تو اس میں سداب اور پودینہ کو روئی اور روغن گل میں ملا کر ضماد کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے تسکین نہ ہو تو سر مونڈ کر طلاء استعمال کریں۔ اور زیر گدی (نقرہ) پر پچھنا لگائیں۔ ہاتھ پیروں کو باندھ کر دبائیں۔ اور کنپٹیوں پر جونک لگائیں۔ درد کبھی کبھی نزلہ اور زکام سے ہوتا ہے۔ اس کے لئے نزلہ کا علاج کریں۔ سکون ہو گا۔ (مؤلف)

درد سر پیدا کرنے والی چیزیں حسب ذیل ہیں :

توت، قاتل ابیہ (قطلب)، حب العرعر، حب صنوبر کبار، شہدانہ، جرجر، حلبہ، زعفران، لہسن، مر، کرفس، کراث، پیاز، شراب ریحانی، انگور جو رسوں کے تلچھٹ میں رکھا گیا ہو۔

شقیقہ میں سر کے اندر زیادہ بڑھی ہوئی حرارت نہ ہو تو گرم ادویہ سے علاج کریں۔ مریضوں کے لئے ۸۰ ۴ گرام روغن نیم گرم میں ۲۰ گرام فربیون ڈال کر مریض کے کان میں ٹپکائیں۔ (اریباسیوس)

جوامع الاعضاء الآلمہ کے چوتھے مقالہ کے آخر میں وارد ہے کہ ضعف سر سے درد سر کبھی کبھی دائمی ہوتا ہے۔ کثرت حس سے بھی ایسا ہوتا ہے۔ کوئی مزمن درد سر علاج سے رفع نہ ہوتا ہو نہ ہی اس کے ساتھ ظاہری علامات موجود ہوں تو یقین کر لیں کہ مذکورہ بالا دونوں قسموں میں سے کوئی قسم ضرور ہے۔ اس وقت دونوں کے درمیان فرق کریں۔ ذکاوت حس کے باعث جو درد سر ہو گا اس میں حواس صاف ستھرے اور نالیاں صاف اور خشک ہوں گی۔ لہٰذا علاج مقویات اور مخدرات سے کریں۔ (مؤلف)

شقیقہ میں ماؤف حصہ کی جانب سے روغن بادام تلخ مربی عرق مرزنجوش میں شامل کر کے سعوط کریں، اس حصہ کی مالش اور تکمید کریں۔ عمدہ علاج ہے۔ (ابو بکر)

امراض حادہ کے بعد باقی رہ جانے والے درد سر کا علاج یہ ہے کہ صبح و شام ہاتھ اور پیر پر کثرت سے گرم پانی انڈیلا جائے۔ اس کے بعد بنفشہ سے مالش کی جائے۔ غذا میں سرد لطیف اشیاء دی جائیں۔ (جورجس)

صداع اور شقیقہ کے مریضوں کو افیون سے بنائی ہوئی ٹکیاں استعمال کرائی جائیں۔ اگر دیکھیں کہ بیماری حرارت کی وجہ سے ہے تو استفراغ کے بعد غذا خواہ کم ہی کیوں نہ دینا پڑے، مگر دیں۔ بیماری برودت کی وجہ سے ہو تو استفراغ اور سر کی تسخین کے بعد غذا دینا ضروری ہے۔ یہ بے حد خواب آور ہے۔ مریض صحت یاب ہو جائے گا۔ (جالینوس)

جو درد سر مادہ کے ساتھ ہو اس کی تمام قسموں میں علاج یہ ہے کہ ماکول و مشروب ترک کر دیا جائے سوء مزاج اور معدی صفراء سے پیدا ہونے والے درد مستثنیٰ ہیں۔ (مؤلف)

صداع دموی ہو اور مزمن ہو جائے تو فصد کھولیں۔ گدی اور گردن کی دونوں پوشیدہ رگوں (اخد عین) پر شگاف لگا کر پچھنا لگانا ممنوع نہیں ہے۔ خاص کر جبکہ سر کی رگوں میں امتلائی کیفیت ہو۔ (ابن ماسویہ)

شقیقہ کے لئے طاقتور عجیب الاثر ٹکیاں :

تفسیا ایک حصہ، مر نصف حصہ، جاؤشیر چوتھائی حصہ، فربیون چوتھائی حصہ، نطرون پانچواں حصہ حلتیت پانچواں حصہ، فلفل چھٹا حصہ، سکبینج چھٹا حصہ ٹکیاں بنالیں اور بوقت ضرورت سرکہ میں گھس کر طلا کریں اور چھ گھنٹے چھوڑ دیں، نہایت عجیب الاثر ہے۔ (بولس)

فقاع اور جو کی شراب درد سر پیدا کرتی ہیں۔ مخمر ادویہ کی طرح شقیقہ اور پرانے درد سر کا علاج ان چیزوں سے بھی کیا جاتا ہے۔

عصارۂ قثاء الحمار ہمراہ شیر سعوط کرنے سے پرانا درد سر جو بیضہ کے نام سے معروف ہے، جاتا رہتا ہے۔

حناء سرکہ کے اندر پیس کر پیشانی پر لطوخ کرنے سے درد سر میں سکون ہو جاتا ہے۔ حناء کو سرکہ اور روغن میں ملا کر کنپٹی اور پیشانی پر لطوخ کرنے سے درد کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

صبر کو سرکہ اور روغن گل میں شامل کر کے کنپٹی اور پیشانی پر لطوخ کرنے سے درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

کشنیز سر کی جانب بخارات کو چڑھنے سے روکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ التہاب معدہ سے پیدا ہونے والے درد سر کو رفع کرتی ہے۔ کراث درد سر پیدا کرتا ہے، جرجیر درد سر پیدا کرتی ہے، کھجور سے درد سر لاحق ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

بارد درد سر کا مریض تھوڑی زنبق کے ساتھ مومیائی کا سعوط لے تو بے حد مفید ہے۔ (ماسرجویہ، خوز، ابن ماسویہ) تھوڑی زنبق کے ساتھ مومیائی کا سعوط بارد صداع میں مفید ہے۔ (جورجس)

عصارۂ قثاء الحمار کا سعوط پرانے درد سر میں جو بیضہ کے نام سے معروف ہے، بے حد مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

مزمن درد سر میں افیون پینا موت سے نجات کا باعث ہے۔ (جالینوس)

باری میں انحطاط آجائے تو سر پر موسم گرما میں روغن گل اور سرکہ سرد اور موسم سرما میں نیم گرم رکھیں خاص کر جبکہ بخار نہایت تیز ہو، کبھی کبھی اس میں خشخاش اور افیون بھی شامل کر دیتے ہیں۔ مگر جب حرارت نہ ہو، سدے اور غلظت موجود ہو تو روغن اور نمام میں اسے پکائیں۔ درد تیز ہو تو حرارت کی موجودگی میں سر پر گل سرخ، جو کے ستو، عصی الراعی، اسپغول، آب کشنیز، آب حلبہ کا ضماد کریں اور پیشانی اور چہرہ پر سرکہ اور نمک کا لطوخ کریں۔ ریاح غلیظہ اور سدے ہوں تو مر، نمام، اشق اور روغن زعفران کے تلچھٹ، اور مر کا ضماد کریں۔ جن دردوں میں نبض کے مشابہ تڑپ ہو ان میں سداب پودینہ، روٹی اور روغن گل کے ساتھ مفید ہے۔ ان علاجوں سے سکون نہ ہو تو سر مونڈ کر نرم سرد اشیاء کا ضماد کریں، زیر گدی نقرہ پر پچھنا لگائیں کنپٹیوں پر جونک لگائیں اور ہاتھ پیروں کو باندھ کر دبا ڈالیں۔ (بولس)

جس درد کے ساتھ سر کے اندر سخت التہاب ہو اس میں پیشاب سفید ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سر کی جانب مرارہ زیادہ چڑھنے لگتا ہے۔ (اغلوقن)

اس کا جائزہ لیں۔ (مؤلف)

ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں نہایت سرد پانی پینے سے درد سر لاحق ہو جاتا ہے کیونکہ ان کے معدہ کی طاقت بالکلیہ گر جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے یہاں مرارہ کا انصباب ہونے لگتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ شراب پلائی جائے۔ (حنین)

شراب مصلح ہے۔ (مؤلف)

شراب نوشی سے پیدا شدہ درد سر کا علاج:

مریض پر لمبی نیند طاری کر دیں حتی کہ شراب ہضم ہو جائے۔ اس کا اندازہ یوں ہوگا کہ پیشاب کا رنگ بدل جائے گا۔ اس کے بعد حمام میں داخل کریں۔ اور سر پر گرم پانی کثرت سے انڈیلیں، پھر مرغ کے چوزے آب حصرم میں پکا کر دیں۔ یا موسم گرما میں عدسی اور موسم سرما میں کرنبی غذائیں دیں۔ نیند بھی لائیں۔ سیب اور بہی دانہ کھلائیں۔ سرد خوشبوئیں سنگھائیں۔ درد میں سکون نہ ہو اور دوسرے دن بھی باقی رہے تو طبیخ بابونہ کا نطول کریں۔ اور دوبارہ حمام میں لے جائیں۔ مسخن و محلل روغنیات استعمال کریں۔ سر پر گرم پانی انڈیلیں۔ (اہرن)

یہ مصلح ہے۔ (مؤلف)

سر پر سخت چوٹ آجائے تو فصد کھولیں، پھر حقنوں کا مسہل دیں۔ تیز بخار نہ ہو تو جوشاندہ شحم حنظل جیسی اشیاء کا مسہل دیں۔ بخار ہو تو ملین چیزیں دیں۔ بخار نہ ہو تو حب قوقایا پلائیں۔ واضح رہے کہ اس بیماری کے اندر طاقتور اسہال ضروری ہے۔

اس لئے حسب ذیل نسخہ کا حقنہ دینا چاہئے:

شحم نسخہ : حنظل ۲ گرام، نمک ۳½ گرام، بورق ۳½ گرام، ماء العسل ۱۲۰ گرام میں حل کر کے حقنہ دیں۔ ورم حار اور بخار ہو تو مذکورہ دوا میں روغن گل اور تھوڑا سرکہ شامل کریں۔ ورنہ ۲ گرام روغن گل میں اسے توڑ کر عمدہ قابض نبیذ بنالیں، اور سر پر نیم گرم رکھیں۔ ورم ہونے لگے تو گل سرخ، گلنار، عدس، آملہ، سماق اور پوست انار کو جوش دے کر سرد ہونے کے بعد اس کا نطول کریں یا اس کے ثفل کا ضماد کریں۔ آس، مر، کندر، طرفاء اور بہی دانہ ہمراہ سرکہ کا ضماد بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

سر میں زخم کا مخصوص مرہم : روغن گل اور پگھلائی ہوئی موم پر صبر، قاقیا، مر، دم الاخوین سرکہ میں پیس کر چھڑکیں۔ اور سب کو یکجا کرلیں، مفید ہے۔ (اہرن)

مزمن درد سر کا عجیب الاثر نفوخ :

عصارۂ قثاء الحمار، بخور مریم اور نطرون ناک میں پھونکیں۔ سوسن ۷ گرام، عصارۂ قثاء الحمار ۷ گرام ملح اندرانی ۵. ۳ گرام، ہمراہ روغن سوسن یا ایسے روغن کے ساتھ جس میں شحم حنظل جوش دے لیا گیا ہو ناک پر لطوخ کرنا، صداع مزمن اور صرع اور رمد مزمن میں عجیب الأثر ہے۔

شقیقہ میں چہرہ گرم ہو تو پیشانی اور ناک کی رگ کی فصد کھول کر شراب اور روغن گل رکھیں ورنہ بے حد تیز حقنے دیں۔ سر کی مالش کریں، شحم حنظل کندس، نجور مریم، حب قوقایا، وغیرہ جیسے گرم عطوس اور محمر مرہم استعمال کریں۔ مسلسل گرم غرغرے کرائیں۔

حسب ذیل نسخہ کا ضماد کریں :

حب انعار مقشر، برگ سداب ہم وزن، خردل نصف حصہ پانی میں پیس کر نطول کریں اور حمام کے بعد ضماد کریں، عجیب الأثر ہے۔ اگر چھالے پڑجائیں اور چھالے گدی تک پہنچ جائیں تو مرہم سفیدہ سے علاج کریں، صحت ہوگی۔ اس سے بھی زیادہ مؤثر یہ ہے کہ

درارتج، تفسیا، صمغ، اور روغن میں قیروطی بنا کر اتنا ضماد کریں کہ چھالے پڑ جائیں۔
علامات کا تعلق سر کے اندرون سے ہوتا ہے۔ کبھی کھوپڑی کے باہر سے بھی ہوتا ہے۔ تعلق کھوپڑی کے اندرون سے ہو تو آنکھیں ابھر آئیں گی اور سرخ ہو جائیں گی۔ ان میں ہیجان اور سخت درد ہو گا۔ آخر میں تشنج ہو جائے گا۔ علاج بولس کی کتاب سے معلوم کرو۔ اور تعلق اگر خارج سے ہو تو علامات ظاہر اور کھلی ہوئی ہوں گی۔ (بولس)

دردسر حسب ذیل اسباب سے لاحق ہوتا ہے:

۱۔دھوپ میں جلنا۔ ۲۔ برودت۔ ۳۔ سر کے اندر کثرت نجارات۔ ۴۔ماکولات و مشروبات سے معدہ کا متاثر ہونا۔ ۵۔ مکدر، غلیظ، نجاری اور جنوبی ہوا۔ ۶۔ شراب نوشی۔ ۷۔ سقطہ۔ ۸۔ ذکاوتِ معدہ اور معدہ پر مرارہ کا انصباب۔ ۹۔ تخمہ

داخلی یا خارجی اسباب کی بنا پر سر میں بکثرت بخارات پیدا ہو جائیں تو اس کے اندر درد کے ساتھ شریانوں کی سخت تڑپ بھی ہو گی۔ اس کے علاوہ سدر، آنکھوں کے اندر غیر مرئی محسوسات اور کانوں کے اندر سنسناہٹ ہو گی۔ ایسے مریضوں کو مسہل دیں۔ ٹھنڈے لطیف شمالی مقامات پر بٹھائیں، اس سے نفع ہو گا۔ یہ ان کا سب سے بڑا علاج ہے۔ دن میں سونے نہ دیں۔ خاص کر کھانے کے بعد، کثرت خورد و نوش سے پرہیز کرائیں۔ بخارات چڑھ رہے ہوں تو سرکہ اور روغن گل کی مالش کریں۔ تخمہ کی وجہ سے ہونے والے درد میں گرم پانی کے ذریعہ قے کرائیں۔ اس کے بعد دیر تک سونے کا اہتمام کریں۔ سو کر اٹھنے کے بعد دردسر لاحق ہو تو فوراً کھا پی لینا چاہئے۔ سخت درد سے کبھی کبھی آواز بند ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت اچانک پیش آجائے تو سر پر بکثرت گرم پانی کا نطول کریں۔ کان کے اندر ٹپکائیں اور روئی سے بند کر دیں۔ (فیلغریوس)

ایک لڑکی کو سخت درد کے باعث یہ صورت حال اچانک پیش آگئی تھی مگر جوں ہی نطول کیا گیا افاقہ ہو گیا۔ عارضہ یہ تھا کہ بولنا بالکل بند ہو چکا تھا۔ (مؤلف)

سر میں زخم کی وجہ سے پیدا شدہ دردسر کا علاج یہ ہے کہ سر کو شراب سے دھوئیں پھر اس پر دم الاخوین چھڑک کر باندھ دیں۔ عجیب الاثر ہے۔ (فیلغریوس)

دردسر کے مریض کو سر منڈوا لینا مناسب ہے۔ (جالینوس)

پیروں کی مالش سے سر کی گرانی کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (کندی)

ایک شخص کو دردسر کی شکایت تھی۔ دن رات اس کے پیروں کی مسلسل مالش کی گئی

چنانچہ صحت ہو گئی۔ سرسام، زکام اور صرع کا بھی یہی علاج ہے۔ (مؤلف)

سر کی درازوں کے کھل جانے پر بچوں کو ہونے والے درد سر کا نسخہ:

عروق صفر کو اچھی طرح کوٹ پیس کر روغن بادام تلخ میں گوندھ لیں۔ سر کو نمک کے پانی سے دھونے کے بعد طلاء کریں۔

پرانے درد سر کے لئے مفید نسخہ:

برگ خوخ پانی کے بغیر کوٹ کر نچوڑ لیں اور دونوں نتھنوں کے اندر تین قطرے ٹپکائیں۔ ایک گھنٹہ کے بعد خالص بنفشہ ٹپکائیں، یہ عمل نہار منہ ہونا چاہئے۔ اس کے بعد ہلکی چکنائی والا شوربہ گھونٹ گھونٹ پلائیں۔ سر میں ایسا ہی کریں کیونکہ اس طرح استعمال کرنا مریض کے لئے بہتر ہے۔ شقیقہ میں مفید یہ ہے کہ اگرام سندروس کی دھونی دی جائے۔ سخت درد اور شقیقہ میں مفید یہ ہے کہ سرکہ میں راکھ ملا کر ضماد کیا جائے۔ عجیب الاثر اور مجرب ہے۔ نیز کبابہ کوٹ پیس کر عرق گلاب میں گوندھیں اور سر پر رکھیں۔ (مؤلف)

کبابہ کے بارے میں یہ تحقیق ظنی ہے۔ (مؤلف)

شقیقہ میں مفید یہ ہے کہ چقندر کی جڑ کا چھلکا اتار کر نچوڑ کر تین قطروں کا سعوط کریں۔

جس مریض کی آنکھ ٹیڑھی ہو گئی ہو اور پھیل جانے اور لقوہ کی صورت اختیار کرنے کے قریب ہو تو اس کی ناک کے اندر حسب ذیل دوا پھونکیں۔

سکبینج اور بورق پیشاب میں گوندھ کر ایک طشتری پر طلاء کریں اور خشک ہونے کے لئے دھوپ میں رکھ دیں۔ پھر اسے رگڑ کر اس پر چوتھائی حصہ کندس چھڑکیں اور پھونکیں۔ بعد ازاں قدرے بنفشہ کا سعوط کریں۔ (مؤلف)

انیسون کی بھاپ ناک میں لینے سے درد سر میں سکون ہوتا ہے۔

فنجنکشت کا ضماد درد سر میں مفید ہے۔ خرفہ کا پانی روغن گل میں شامل کر کے چندیا پر رکھنا معمول ہے۔ (جالینوس)

برنجاسف کی تکمید کی جائے تو سر کے بارد درد میں مفید ہونا اس کی خاصیت ہے۔ جوشاندہ اور نجارات سے تکمید کی جائے۔ اس کے بعد گرم ابالا ہوا برنجاسف بھی سر پر رکھا جائے یہ اور زیادہ موثر ہے۔ بنفشہ سونگھنے سے اس دردِ سر کا ازالہ ہو جاتا ہے جو حرارت اور تیز

خون سے لاحق ہوتا ہے۔ (بدیغورس)

اس بات میں نیلوفر زیادہ قوی ہے۔ روغن گل ابتدائے دردسر میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

بیضہ کے اندر بیٹ کبوتر صحرائی ہمراہ تخم رائی کا استعمال میرا معمول ہے۔ پیشانی پر حماما کے ضماد سے درد میں سکون ہوتا ہے۔ سرکہ کے ساتھ برگ حناء کا پیشانی پر ضماد کرنے سے درد ساکن ہو جاتا ہے۔ عصارۂ حی العالم روغن گل کے ساتھ سر پر طلاء کرنا دردسر میں مفید ہے۔ گرم خون اور صفراء سے پیدا ہونے والے دردسر میں لفاح کا سونگھنا مفید ہے۔ (جالینوس)

بلغم لزج سے ہونے والے دردسر میں یاسمین کا سونگھنا مفید ہے۔ برگ انگور یا انگور کے ریشوں کا ضماد دردسر میں سکون پیدا کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

روغن بادام تلخ دردسر میں مفید ہے۔ (دیاسقوریدس)

بیخ بادام کو پکا کر اور اچھی طرح کوٹ کر اس میں سرکہ اور روغن گل شامل کریں اور پیشانی پر ضماد کریں، دردِ سر میں مفید ہے۔ (جالینوس)

آب دریا کی بھاپ صداع میں مفید ہے۔ نیم گرم پانی بھی مفید ہے۔ (دیاسقوریدس)

جو کے ستو کے ہمراہ پودینہ پیشانی پر رکھنے سے دردسر میں سکون ہو جاتا ہے۔ تمام جنگلی کے پتوں کا کنپٹی اور پیشانی پر ضماد رکھنے سے دردسر کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ ایرسا ہمراہ سرکہ در روغن گل کا ضماد صداع مزمن میں مفید ہے۔ (روفس)

ایرسا صداع مزمن میں شافی ہے۔ (دیاسقوریدوس)

میرے خیال میں محللہ مچھلی زندہ سر پر رکھی جائے تو چونکہ مخدر ہے اس لئے دردسر کو شفا ہو گی۔ مردہ حالت میں اس کا میں نے تجربہ کیا تو کچھ مفید ثابت نہیں ہوئی۔ مگر زندہ حالت میں اثر ہوتا ہے

سقمونیا سرکہ اور روغن گل میں شامل کر کے سر پر رکھنے سے دردسر مزمن کا ازالہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

سداب جنگلی کا سرکہ اور روغن گل کے ساتھ استعمال صداع میں مفید ہے۔ (بولس)

عنب الثعلب اچھی طرح کوٹ کر ضماد کیا جائے تو دردسر سے صحت ہو جاتی ہے۔

ایضاً: سرکہ اور روغن گل میں صبر ملا کر پیشانی اور کنپٹی پر طلاء کرنے سے دردسر میں سکون ہوتا ہے۔

ایضاً: عصارۂ قثاء الحمار ہمراہ شیر کا سعوط دردسر مزمن کو زائل کر دیتا ہے۔ عصارہ

قثاء الحمار ہمراہ شیر سعوط کرنے سے بیضہ رفع ہو جاتا ہے۔ یہ درد پورے سر کو بالکلیہ محیط ہوتا ہے۔ برگ قثاء الحمار کا اثر عصارہ سے کمزور ہے۔ پیشانی پر شونیز کا ضماد دردِ سر کے موافق ہے۔

ایضاً: روغن غار درد سر میں مفید ہے۔ افیون روغن گل میں شامل کر کے سر پر رکھنا درد سر کے لئے موزوں ہے۔ سرکہ روغن گل میں اچھی طرح پھینٹ کر اس میں دھلا ہوا اون تر کر کے رکھنا صداع حار میں مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)

صداع بارد میں مفید دوائیں:

مرزنجوش، نمام، ناخونہ، بیخ سوسن آسمانجونی، شبت جوش دے کر سر پر انڈیلیں، جاؤشیر، صبر اور جند بید ستر کی نسوار لیں۔

صداع حار میں مفید دوائیں:

آب خرفہ، آب کدو معصور، آب عصی الراعی، روغن گل، سرکہ، آب لسان الحمل، سر پر الگ الگ یا اکٹھا رکھنا نیز طحلب (کائی)، روغن نیلوفر، روغن بنفشہ، روغن خلاف اور روغن طلع بھی مفید ہے۔

درد سر پیدا کرنے والی چیزیں: کھجور، دودھ، شہدلنہ، پرانی زرد حوضی شراب (ابن ماسویہ)

جلن سے پیدا شدہ صداع کا علاج سر دروغنیات اور بارد صداع کا علاج گرم روغنیات مثلاً روغن ناردین وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔ جس درد کا سبب فم معدہ کی گرم خلط ہو اور کوئی دشواری نہ ہو تو علاج قے کے ذریعہ اور دشواری ہو تو ایسا مسہل دے کر کریں جس میں افسنتین بھگودی گئی ہو۔ خلط حار اگر معدہ کے طبقات میں سرایت کر چکی ہو تو علاج ایارج کے ذریعہ کریں۔

درد سر اگر بخار کے ساتھ ہو تو حتی الامکان سر کو ٹھنڈا کریں۔ الا یہ کہ بحران موجود ہو۔ خمار سے پیدا ہونے والے درد سر کا علاج ہم نے باب الخمار میں لکھا ہے۔ ضربہ سے درد سر لاحق ہو تو فصد کریں۔ بعد ازاں نرم حقنے دیں۔ روئی کے ایک ٹکڑے میں روغن گل نیم گرم ڈبو کر سر کی تکمید کریں۔ بچوں کو دردِ سر ہو تو اس کا علاج باب السرسام میں دیکھیں،

جہاں ہم نے اس کا تذکرہ کر دیا ہے۔ (اسحاق)

صداع کے ساتھ نزلہ ہو تو روغنیات سے سر لو نہ تری پہنچائیں نہ ٹھنڈا کریں، بلکہ ہاتھ پیروں کو باندھ کر اور ان کی مالش کر کے علاج کریں۔ ہاتھ پیروں کو گرم پانی میں رکھ کر مالش کریں اور مسلسل کریں اور کھانسی زکام نہ ہو تو سر کو تری پہنچائیں اور ٹھنڈا کریں۔ ساتھ میں بے خوابی ہو تو مخدرات سے مدد لیں۔ روغن کدو، کافور اور نیلوفر اور شیر زناں کا سعوط کریں، معدہ کے سبب درد ہو تو قے کرائیں، برودت کی وجہ سے ہو تو سر کو حب الغار، مرزنجوش، نمام، شیح، قیصوم، وغیرہ جوش دے کر سر پر انڈیلیں۔ اور ان کا تیل رکھیں۔ سر میں گرانی ہو تو ملطف روغنیات کا سعوط کریں۔ غذا کے اندر گرم مصالحہ جات ڈالیں اور ہاتھ پیروں کو گرم لطیف اشیاء کے جوشاندہ میں رکھیں۔

صداع بارد کے لئے عمدہ روغن کا نسخہ :

شبت، بابونہ دس گنے پانی کے اندر اتنا ابالیں کہ ایک تہائی پانی رہ جائے، اسے صاف کر کے اس میں روغن خیری زرد پانی کا دسواں حصہ ڈال کر نرم آنچ پر پکائیں۔ حتی کہ صرف روغن رہ جائے، اس روغن کو سر پر رکھیں۔ اسی طرح یہ علاج بھی ہے کہ سر کو روغن سوسن میں غرق کر دیں اور گرم سعوط استعمال کریں۔

صداع حار کی دوائیں :

حی العالم، شل (سفر جل ہندی) عصارۂ عصی الراعی، لسان الحمل، سرکہ، شراب، روغن گل، آب خشخاش، برگ خلاف، عرق گلاب، آب خرفہ، آب پوست کدو، آب ڈنٹھل کدو، آب حماض اترج، آب نیلوفر، خس، کافور، اقاقیا، افیون، نرگس، تخم بھنگ۔

گرم دوائیں :

شبت، نمام، مرزنجوش، غار، شیح، ناخونہ، برگ نسرین، ترمس، کندس، راتینج، سکبینج، جاؤشیر، حلتیت، جند بید ستر، عدس، مر، تخم حماما، کاذی، صعتر اور کرسنہ۔

سعوط کے لئے سرد روغنیات: روغن کدو، روغن بنفشہ، روغن حناء، روغن خلاف،

روغن گل، روغن نیلوفر۔

گرم روغنیات :

روغن خیری زرد، روغن سوسن، روغن بابونہ، روغن ناردین، روغن غار، روغن سداب، روغن مرزنجوش، روغن جند بید ستر۔

سر کے پرانے سخت درد میں سعوط کا مفید نسخہ :

مرارہ ثور سرخ، اگرام، مومیائی ۷ گرام، مشک ۱۳ر گرام، کافور ۲ گرام، سعوط کریں۔

طاقتور گرم صداع کے لئے افیون ہمراہ آب عنب الثعلب سعوط کریں۔ (مجہول)

مرزنجوش، نمام، ناخونہ، صبر، مر، گل بابونہ، قسط، حماما، زعفران، ساذج، اشنہ، بیخ سوسن، حب الغار، کنپٹیوں پر طلاء کریں۔ بلغمی اور سوداوی دردِ سر کے لئے مفید ہے۔

صداع حار کے لئے طلاء :

صندلین، گل سرخ، زعفران، شیاف مامیثا، افیون، تخم خس، بیخ لفاح، برگ نیلوفر، عرق، گلاب، عرق خلاف، طلاء کریں۔

صداع بلغمی کے لئے :

مر، صبر، فربیون، صمغ عربی، زعفران، جند بید ستر، افیون، قسط، کندر، انزروت، عرق سداب میں گوندھ کر طلاء کریں۔ (عبدوس)

شدید مزمن صداع اور سدر کے لئے :

فصد اور اسہال کے بعد کندھے پر پچھنے لگائیں اور کثرت سے خون کا اخراج کریں۔ پھر پچھنے کی جگھوں پر پسے ہوئے نمک سے مالش کریں۔ بعدازاں یہاں روغن میں ڈبو کر اون رکھیں۔ دوسرے دن گرم جاذب دوا رکھیں، حمام مسلسل نہ کرائیں۔ اس سے سر کے اعصاب کمزور ہو جائیں گے۔ جماع کرنا اور باقلی کا استعمال ایسے مریضوں کے لئے مضر ہے۔ (ارکاغانیس)

حد سے زیادہ گرم صداع کے لئے۔ کنپٹی سے کنپٹی تک سر کہ شراب میں افیون حل کر کے طلاء کریں، فوری سکون ہوگا۔ (مجہول)

صداع کے ساتھ کرب اور التہاب ہو تو مریض کو قے کرائیں۔ قے کے اندر بلغم یا صفراء یا دونوں ہی چیزیں خارج ہوں گی۔ تیز حقنوں کے ذریعہ نیز نچلے اعضاء کی مالش کر کے سر کا درد جذب کریں۔ نچلے اعضاء کی تمریخ بھی کریں۔ اور ان کی فصد بھی کھولیں، اس کے بعد چھینک لانے والی دوالیں و حمام کریں اور سر کو رومال سے رگڑیں۔ (ابن للجاج)

میرا ایک مشاہدہ ہے۔ ایک شخص کو سر میں مسلسل درد تھا۔ صبح کو کھانا شروع کرتا تو یہ درد نہیں اٹھتا تھا۔ بعض اطباء نے اسے نہار منہ بہی دانہ وغیرہ مقوی معدہ اشیاء کھانے کا حکم دیا۔ چنانچہ درد میں سکون ہو گیا۔ اطباء کے مطابق مریض کے فم معدہ کے اندر ایک موذی خلط موجود تھی۔ اس کی مشارکت سے سر میں تکلیف تھی۔ چنانچہ جب قوت آگئی تو تکلیف جاتی رہی۔ (مؤلف)

صداع حار میں فصد کرنا اور پنڈلی پر پچھنا لگانا بشرطیکہ کوئی مانع موجود نہ ہو اور جوشاندہ کے ذریعہ اسہال لانا مفید ہے۔ صداع مسلسل اور پرانا ہو تو زیر گدی (نقرہ) پچھنا لگائیں۔ چند دن خیساندۂ صبر پلائیں۔ سعوط دیں، خیصہ استعمال کریں۔ مبردات کا نطول کریں، صداع بارد کی مخالف تدابیر اختیار کریں۔ خیساندۂ ایارج ہمراہ روغن ارنڈ مفید ہے۔ صداع مزمن ہو تو کنپٹیوں تک جانے والی دونوں تڑپتی ہوئی رگوں کو کاٹ دینا اور داغ دینا مفید ہے۔ قطع و برید کے بعد سکون نہ ہو تو گردن کو بھی، دونوں جانب اور وسط میں داغیں نیز ام الرأس کو بھی۔ ہر قسم کی شراب سے پرہیز لازم ہے۔ سر کے ورم سے جو صداع لاحق ہو اور حرارت اور برودت کے ہمراہ ہو تو مذکورہ بالا ہدایات کے مطابق عمل کریں۔

صداع حار کے لئے طلاء:

صندلین ۳ حصہ، گل سرخ ۳ حصہ، زعفران ۷ گرام، شیاف مامیثا ۵ گرام، تخم خس ۵ گرام بیخ لفاح ۷ گرام، گل نیلوفر ۱۰ گرام، افیون ۸ ؍ ۱ گرام، عرق خلاف وغیرہ میں گوندھ کر پیشانی اور کنپٹیوں پر ضماد کریں۔

خیساندۂ ایارج کا نسخہ صداع میں مفید ہے:

ہلیلہ زرد منقی ۷ گرام، ہلیلہ کابلی ۷ گرام، ہلیلہ سیاہ ۷ گرام، ہلیلہ ۷ گرام، آملہ ۷ گرام، مصطگی ۱۰ گرام، تخم کشوث ۷ گرام، شاہترہ ۳۵ گرام، افسنتین ۷ گرام، ایک لٹر ۸۳۰ ملی لٹر پانی میں اس حد تک جوش دیں کہ پانی ۴۸۰ ملی لٹر رہ جائے۔ اس میں ایارج

فیقرا ۱۴ گرام بھگودیں۔ روزانہ ۱۲۰ ملی لٹر یا ۶۰ ملی لٹر مسلسل ایک ہفتہ یا پانچ دن استعمال کریں۔

حب صبر کا نسخہ جو سر اور معدہ کے لئے مفید ہے:

صبر ۶ حصہ، مصطگی ۴ حصہ، تربد ۳ حصہ، گل سرخ ۳ عدد۔ عرق کاسنی میں چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ مقدار خوراک ۱۴ گولیاں بوقت خواب۔

سر اور معدہ کے تنقیہ کے لئے حب ایارج کا نسخہ:

ایارج فیقرا ۲ گرام، ہلیلہ زرد ۵. ۳ گرام، تربد ۱۰ گرام، ملح (نمک) ½ گرام بڑی گولی بنالیں۔ یہ ایک خوراک ہے۔ (ابن ماسویہ)

سر کے اندر بیماری کسی فضلہ کے باعث ہو تو اسہال سے بے حد نفع ہوتا ہے۔ نیز فصد قیفال کی جائے۔ سر کے اگلے حصہ میں بیماری ہو تو زیر گدی (نقرہ) اور پچھلے حصہ میں ہو تو پیشانی کی رگوں پر پچھنا لگائیں۔

سر کے اندر مسلسل درد اس عصب کی حرارت حس سے ہو جو سر سے نکل کر معدہ تک جاتا ہے تو یہ معدی قسم کا درد سر ہوگا۔ کیونکہ معدی کی جانب مواد آرہے ہوں گے۔ معدہ کے اندر نہایت کثیر الحس عصب موجود ہوتا ہے۔ لہٰذا اس عصب کے متاثر ہونے سے سر میں درد پیدا ہوگا۔

اس نوعیت کے درد کو روکنے کے لئے مناسب یہ ہے کہ معدہ کی جانب مراری خلط کے انصباب کو روکا جائے۔ یا بوقت انصباب اس خلط کا استفراغ جلد سے جلد کیا جائے۔ تاکہ اذیت نہ ہوسکے۔ نیز اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ معدہ کی جانب اصلاً اس کا انصباب نہ ہوسکے۔ کھانا تھوڑا کھایا جائے جو معدہ کے موافق ہو۔ کیونکہ ایسا نہ کیا گیا تو مرارہ کی تولید کرنے والے اجسام کے اندر معدہ کی جانب مرارہ کا انصباب ہو کر رہے گا۔ اس سے گرم ابخرات اٹھیں گے اور سر کے اندر درد لاحق ہوگا۔ بعض لوگوں میں اس انصباب کی کیفیت وہی ہوتی ہے جو نزول الماء کی ہوتی ہے۔ بعض حضرات کو عرضی تشنج لاحق ہو جاتا ہے۔ تدبیر یہ ہے کہ ایسی برودت پیدا کی جائے جس میں بہ کثرت رطوبت ہو۔ قے اور اسہال کے ذریعہ معدہ کے اندر انصباب شدہ چیزوں کا استفراغ کیا جائے۔ معدہ کی جانب انصباب ہونے سے پیشتر بہ عجلت کھاپی کر معدہ کو تقویت پہونچائی جائے۔ گاہے گاہے ایارج فیقراء کے ذریعہ

معدہ کا تنقیہ کر دیا جائے تا کہ طبقات معدہ کے اندر مذکورہ خلط موجود ہو تو زائل ہو جائے۔ خارج سے روغن بہی، روغن مصطگی اور سردیوں میں روغن ناردین کے ذریعہ معدہ کو تقویت پہونچائی جائے۔ (جالینوس)

پیشانی کی رگ کی فصد کرنا، سر پر پچھنے لگانا، ہاتھ پیروں کی مالش اور انہیں گرم پانی کے اندر رکھنا، تھوڑی چہل قدمی، اور نفخ پیدا کرنے والی بطی الہضم غذاؤں کو ترک کر دینا درد سر کے لئے بیحد مفید ہے۔ (فیلغریوس)

صداع کی ایک قسم وہ ہے جو مستقل اور مسلسل ہوتی ہے۔ اسے بیضہ کہتے ہیں۔ سبب یا تو سر کی کمزوری ہوتی ہے یا کثرتِ ریاح۔ یہ دونوں اسباب کسی ردی خلط سے یا کثرت ریاح سے پیدا ہوتے ہیں صداع کی ایک قسم وہ ہے جو مسلسل نہیں ہوتی۔ یہ بھی کسی ردی خلط سے یا ریاح سے پیدا ہوتی ہے۔ خلط گرم اور سرد دونوں قسم کی ہوتی ہے۔ صداع پورے سر میں اور مسلسل ہو تو اسے بیضہ کہیں گے۔ غیر مسلسل ہو خواہ پورے سر میں ہو تو اسے صداع کہیں گے۔ سر کے بعض حصہ میں ہو تو شقیقہ کہلائے گا۔ صداع کی تمام قسمیں دماغ کی جھلی میں پیدا شدہ خلط کی وجہ سے یا اس خلط کے سبب واقع ہوتی ہیں۔ جو سر کی کھال کے نیچے موجود جھلی کے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ جھلی کھوپڑی کو اوپر سے استر کرتی ہے۔ بیماری ردی خلط یا ریاح کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ یہ خلط بھی گرم یا سرد ہوتی ہے۔ (جالینوس)

امراض حادہ میں عارض ہونے والے صداع کا علاج۔ سر پر طبیخ جو، بنفشہ اور خشخاش کا نطول کریں۔ سکون نہ ہو تو سر پر دودھ کی دھار ماریں۔ روغن کدو، روغن بنفشہ، اور روغن نیلوفر کا سعوط کریں۔ یہ تدبیر اس وقت کریں جب بیماری تیز بخارات کی بدولت ہو۔ لیکن اگر سر کے اندر پتلے مرطوب بخارات بکثرت موجود ہوں تو یہ علاج نہ کریں کیونکہ اس سے درد میں اضافہ ہوگا۔ اس نوع کے مرض کا اندازہ یوں ہوگا کہ درد سے گرانی محسوس ہوگی۔ پہلے قسم کے درد میں ہلکاپن اور سر میں اڑنے کی کیفیت سی محسوس ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں سعوط اور خیصہ کی جو تدبیر بتائی گئی ہے اسے اختیار کریں اور خطمی، بنفشہ اور آردجو کے طبیخ کا نطول کریں۔ درد سر کے ساتھ بکثرت غلیظ بخارات موجود ہوں جس کا پتہ گرانی اور تمدد سے ہوگا تو خوشبوؤں کے بخارات کا بھپارہ دیں۔ روغن سے پرہیز کرائیں۔ ہاتھوں اور پیروں کو بار بار گرم پانی کے اندر رکھیں۔ ہاتھ پیروں پر گرم پانی انڈیلنے سے مریض کو محسوس ہوگا کہ درد پشت کے مہروں پر اتر رہا ہے۔ چہرے کا رنگ پہلے سرخ ہوگا۔ مگر اب مریض پر سکون

طاری ہو گا۔ وہ راحت اور ہلکا پن محسوس کرے گا۔ سکون نہ ہو تو اطراف کو دردناک حد تک باندھ دیں۔ سخت درد میں ضرورت ہو تو خصیوں کو بھی باندھ دیں۔ واضح رہے کہ آب حصرم، سرکہ، شراب اور روغن گل، یہ سب (اگر درد صرف بخار کی وجہ سے ہو تو) سر سے بخارات کو دفع کر دیتے ہیں۔ (ابن ماسویہ)

پیشانی کی رگ کھول دینا گرانی سر میں مفید ہے۔ نیز ان دردوں میں بھی مفید ہے جو اترنے والے مادوں کے باعث نہ ہوں۔ (جالینوس)

بعد میں مادہ کا انصباب ہونے لگے تو گدی پر پچھنا لگائیں۔ بشرطیکہ درد سر میں اگلے حصہ میں واقع ہو۔ زیادہ تر اس نوع کی بیماری میں پچھنے بلا شگاف کافی ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی شگاف کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ پچھنے پورے جسم کے استفراغ کے بعد لگائے جائیں۔ اسی طرح پیشانی کی رگوں کی فصد کھولنا سر کے پچھلے حصہ کی گرانی میں مفید ہے۔ فصد بیماری کے شروع اور آخر میں کھولی جائے۔ یہ بھی پورے جسم کے استفراغ کے بعد عمل میں لائی جائے۔ تاکہ سر کے اندر کوئی اوربات پیدا نہ ہو سکے۔ (جالینوس)

درد سر ہلکا ہوتا ہو، ابھرتا ہو اور تخمہ اور شراب نوشی کے بعد زیادہ بڑھ جاتا ہو۔ نیز صبح کو اور سرد دنوں میں زیادہ سخت ہو جاتا ہو۔ ڈکاریں خراب اور قے بلغمی اور مراری ہو تو یہ سمجھیں کہ بیماری معدہ کے اندر ہے۔ درد سر اگر مسلسل ہو، دماغ کی نالیوں سے بہ کثرت سیلان رطوبت ہو، آنکھوں میں ظلمت یا ان سے اشک ریزی ہو، نیند بکثرت آرہی ہو، اور کسلمندی ہو تو سمجھیں کہ درد کا تعلق خاص دماغ سے ہے۔ دونوں کا علاج یہ ہے کہ لطافت پیدا کی جائے، حب صبر کا مسہل دیا جائے۔ مرارہ کرکی، شلشیا، اور مومیائی کا سعوط کیا جائے۔ کنپٹیوں پر مرزنجوش، برگ غار، اور شبت وغیرہ کا ضماد رکھا جائے۔ یہ علاج تین دن تک جاری رہے۔ گرانی اور برودت کی موجودگی میں درد سر کا یہ علاج ہے۔

سنسناہٹ اور سر میں گرانی کے ساتھ جو درد سر واقع ہو، اگر جلن اور حرارت بھی ہو ہلیلہ اور سقمونیا کا مسہل دیں، بارد و قابض اشیاء کا ضماد رکھیں۔ سر درد غنیات استعمال کریں۔

تیز اور مزمن بخاروں کے بعد بھی کبھی درد سر ہو جاتا ہے۔ یہ یبوست دماغ کی شدت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس کا علاج وہی ہے جو بے خوابی کا ہے۔ کیونکہ ایسے درد کے ساتھ بے خوابی ہوتی ہے۔ بیضہ کا مریض نرم خیصوں اور مومیائی اور بنفشہ کے سعوط سے آرام پاتا ہے۔ دواء المسک، شلشیا، فلونیا اور قرص مسمی بہ کوکب کے مسلسل استعمال اور کنپٹیوں پر اس کا

طلا کرنے سے بے حد فائدہ ہوتا ہے۔ مریض گرم اور نمکین غذاؤں سے پرہیز کرے۔ صرف لطیف اور سریع الہضم غذاؤں پر اکتفا کرے۔ اگر کامیابی نہ ہو تو کی کریں۔ بیضہ کا مریض روشنی پسند نہیں کرے گا۔ تنہائی پسند ہو گا۔ اسے ایسا معلوم ہو گا۔ جیسے شوروغل کی آوازیں سن رہا ہو، اور اس کے سر پر ہتھوڑے برس رہے ہوں۔ خیار شنبر اور روغن بادام سے زیادہ تر افاقہ ہوتا ہے۔ سر کو خیصہ سے لت پت کر دیا جائے۔ (جورجس)

تمام حالات میں تندرست ہو پھر بھی دردسر لاحق ہو تو مریض کو چاہئے کہ شراب خالص میں روٹی بھگو کر کھائے کیونکہ اس طرح کا دردسر اکثر حالات میں ان گرم فضلات کی وجہ سے ہوتا ہے جو معدہ کے اندر اکٹھا ہو جاتے ہیں، معدہ کے اندر جب عمدہ قسم کی مسخن غذا داخل ہو گی تو ان فضلات کے اندر تعدیل پیدا کر دے گی۔ اور ہضم اور فضلات دفع کرنے میں معاون ہو گی۔

شراب کو خالص نہ ہونا چاہئے کیونکہ ممزوج شراب ضرورت کی حد تک معتدل ہوتی ہے

دردسر جو رحم کی شرکت سے ہوتا ہے وہ چندیا پر محسوس ہوتا ہے۔ زیادہ تر یہ ولادت، اسقاط اور دم نفاس سے عدم صفائی کے باعث پیدا ہونے والے ورم حار رحم کا نتیجہ ہوتا ہے۔

بیٹ کبوتر صحرائی ہمراہ تخم رائی درد شقیقہ مزمن میں استعمال کریں۔

راسن کا استعمال شقیقہ میں ہوتا ہے۔ تاکہ اس کے ذریعہ عضو کا مزاج تبدیل ہو۔ روغن گٹھلی کشمش گرم خشک شقیقہ میں مفید ہے۔ (جالینوس)

شقیقہ کے لئے نسخہ :

دودھارے پودوں کا دودھ تندرست حصہ پر طلاء کیا جائے۔ ماؤف حصہ پر نہیں۔

اوجاع مزمنہ اور شقیقہ کے لئے سعوط :

جند بید ستر، جاؤشیر، زعفران، مرارہ دب (ریچھ) ہم وزن مسور کے برابر گولیاں بنالیں، دودھ یا روغن بنفشہ کے ہمراہ ایک گولی کا سعوط کریں۔

شدید پریشان کن گرم ضربان (۱) کے لئے مفید نسخہ :

شکر طبرزد، زعفران بہت کم مقدار میں کافور سب کو اچھی طرح کوٹ پیس کر ہمراہ

۱۔ ضربان : رگوں کا پھڑکنا۔

عرق تمثاء، یا عرق خیار، یا عرق عنب الثعلب سعوط کریں، یا افیون اور سکر طبرزد عرق کاسنی اور انڈے کی سفیدی میں گوندھ کر سعوط کریں۔

شقیقہ کے لئے سعوط کا نسخہ :

فربیون کو روغن ناردین میں پگھلالیں۔ درد کی ابتدا ہو تو تندرست جانب اور مزمن ہو تو بیمار جانب والے کان میں ٹپکائیں۔

صداع حار کا ایک اور نسخہ :

کافور، عرق تمثاء، عرق خیار یا عرق عنب الثعلب میں پگھلائی جائے یا افیون اور سکر طبرزد عرق کاسنی میں گوندھ لی جائے۔ سعوط کریں۔ (ابن ماسویہ)

شقیقہ کے لئے مریض گرم پانی کے حمام میں داخل ہو، اور حمام ہی میں گرم پانی کا بپھارہ لے، اس کے بعد روغن فستق کا سعوط کرے۔ تمام درد گردن کی جانب اتر آئے گا۔ بعد ازاں خشکی محسوس ہو تو روغن کدو کا سعوط لے۔

کبھی درد سر سے لقوہ عارض ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت کنپٹیوں کے امتلاء کے ساتھ ہو تو فصد کھول دینا بیحد مفید ہو گا۔ (جورجس)

سر کے پچھلے حصہ میں درد ہو تو پیشانی میں آنے والی رگ کی فصد کھول دینا مفید ہے۔

خالص شراب کا پینا سدوں سے اور برودت کی وجہ سے پیدا ہونے والے درد سر میں مفید ہے۔ کیونکہ اس سے معتدل نیند آتی ہے، اس کے بعد درد کا بالکلیہ ازالہ ہو جاتا ہے۔ شراب قبل از طعام نہیں بلکہ بعد از طعام پینی چاہئے۔ کیونکہ اس سے یکبارگی بکثرت بخارات اٹھتے ہیں، جس سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ شراب میں روٹی بھگو کر یا کھانے میں شراب ملا کر استعمال کی جائے۔ اس طرح بخارات تھوڑے اٹھیں گے۔ درد میں سکون ہو گا۔ اور سبب کا ازالہ ہو گا۔ تنہا شراب پینے سے یکبارگی بکثرت بخارات اٹھیں گے جس سے سخت تمدد کی کیفیت پیدا ہو گی۔ اور درد اٹھنے لگے گا۔ (بحوالہ اہذ یمیا از بقراط)

مذکورہ بالا تدبیر بھی سکون پیدا کر دے گی۔ (مؤلف)

اخلاط غلیظہ سے پیدا شدہ درد سر، تمدد اور تشدد سب عطاس سے بھی رفع ہو جاتے ہیں۔ (بقراط)

گرم درد سر میں سر پر برف سے ٹھنڈا کر کے سرد روغنیات رکھیں اور ٹھنڈے پانی کا نطول کریں غذا کی مقدار متوسط رہے کم نہ لیں۔ ایک دن کا وقفہ دیں۔ بعد ازاں سر پر بکثرت پانی انڈیلیں اور مر اچھی طرح کوٹ پیس کر سرکہ میں ملا کر دونوں کنپٹیوں پر ضماد کریں۔ بالخصوص اس وقت جبکہ درد انہی کنپٹیوں کے اندر ہو۔ یہ مفید ہے۔ قلت غذا کا جہاں تک تعلق ہے یہ بھی مفید ہے مگر صداع حار میں تکلیف بڑھا دیتی ہے۔ بارد صداع کے اندر مریض حمام کرے اور روغن غار، روغن سوسن اور روغن سداب اور روغن بابونہ استعمال کرے۔ گھر کو مرزنجوش اور نمام سے پر رکھے، یہ مفید ہے۔ یا پھر نانخواہ یا مشک سے کام لے بشرطیکہ مذکورہ بالا دونوں چیزیں موجود نہ ہوں۔ گمان یہ ہو کہ معدہ کے اندر بلغم ہے تو قے کرائیں۔ اس سے فوری سکون ہو جائے گا۔ بلغم کا پتہ یوں چلے گا کہ درد سر کے ساتھ اونگھنے کی کیفیت ہو گی صداع کسی بھی نوعیت کا ہو اس میں شراب نوشی سے پرہیز لازم ہے۔ (روفس)

گدھوں کے پیشاب سے مشابہ پیشاب اس بات کا انتباہ دیتا ہے کہ درد سر ہو گیا ہے یا ہو جائے گا۔ کوئی ضروری نہیں کہ درد سر ہو تو پیشاب مذکورہ نوعیت کا ہو جائے۔ کیونکہ درد سر حسب ذیل اشیاء میں سے کسی شئے کے ساتھ موجود ہوا کرتا ہے۔

۱۔ حد سے زیادہ حرارت۔ ۲۔ خاص کر سر کے اندر صفراء کی موجودگی۔ ۳۔ معدہ کے اندر صفراء کا وجود۔ ۴۔ سر کے اندر چپکی ہوئی بہ کثرت رطوبات۔ ۵۔ سر کے اندر سدوں کی موجودگی۔ ۶۔ سر کے اندر ریاح غلیظہ کی پیدائش۔

مذکورہ بالا اسباب میں سے کوئی ایک سبب بھی ایسا نہیں ہے جس کی وجہ سے پیشاب مذکورہ بالا نوعیت کا ہو جائے۔

مصالحہ جات تمام کے تمام درد سر لاحق کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ نہایت تخونت پیدا کرتے ہیں۔ اور ہر وہ چیز جو زیادہ تخونت پیدا کرتی ہے، درد سر کا موجب ہوتی ہے۔ مصالحہ جات سب کے سب گرم ہوتے ہیں، بالخصوص سلیخہ، قسط، دار چینی اور حماما۔

ایارج سے اجتناب کرنا مناسب ہے الا یہ کہ بیماری کا باعث برودت ہو۔ (مؤلف)

سر کے پچھلے حصہ میں درد واقع ہو تو فصد کھول دینا مفید ہے۔ اسی طرح پیشانی میں درد ہو تو فصد کے ساتھ یہ اہتمام کریں کہ گدی کی جانب سے انجذاب ہو سکے۔ سر میں صداع یا شدید درد ہو اور نتھنوں یا کانوں سے پیپ یا پانی خارج ہو جائے تو سمجھیں کہ بیماری کا ازالہ ہو جائے گا۔

ورم دموی یا سر کے اندر مجتمع ناپختہ رطوبات کی کثرت سے درد ہو جائے اور اس حالت کے اندر ورم سے پیپ خارج ہونے لگے تو درد میں سکون ہو جائے گا۔ ریاح غلیظ یا کثرتِ خون، یا سر کے اندر سوزش پیدا کرنے والے صفرا یا فی الجملہ ردی مزاج کے حامل صفراء کی وجہ سے درد ہو تو بیماری کے اسباب اور ہوں گے۔

درد سر حسب ذیل اسباب سے لاحق ہوتا ہے :

ا۔ سوء مزاج غیر مادی۔ ۲۔ خلط واحد۔ ۳۔ کثرت اخلاط۔ ۴۔ رطوبات اور بخارات کے راستوں میں سدہ پیدا ہو جانا۔

شدید درد سر حرارت اور برودت سے پیدا ہوتا ہے۔ یبوست سے پیدا ہونے والا درد ہلکا ہوتا ہے۔ رطوبت سے درد لاحق نہیں ہوتا۔ درد سر کا سبب سر کے اندر کثرت اخلاط ہو تو تمدد کی وجہ سے درد ہو گا۔ یہ اخلاط بارد ہوں گے یا حار جب بھی ہوں گے درد کے اندر شدت ہو گی صداع امتلاء اخلاط کے باعث ہو تو اس کے ساتھ گرانی ہو گی۔ صداع کی ایک اور قسم ہے اس کے اندر شدید ضعف طاری ہو جاتا ہے۔ یہی اس کی امتیازی علامت ہے۔ علاج کے لئے طاقتور ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ درد سر خارجی سبب مثلاً خارجی حرارت اور خارجی برودت سے بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ معتدل جب تک رہے گا سہل العلاج ہے۔ ابتدا میں نرمی سے مسہل دیں۔ پھر نطولات استعمال کریں۔ غذا کم کر دیں۔ سکون اور نیند لازم کریں۔ شراب قطعی ترک کرا دیں۔ مریض کو حرارت، حمام، چیخ پکار، فکر و تردد اور جماع سے اجتناب کرائیں اور اسے سرد ہوا میں رکھیں یہ صداع حار کی تدبیر ہے۔

بارد صداع میں سر پر نطول کریں۔ یا روغن سوسن، روغن غار، روغن سداب یا روغن مرزنجوش میں نیم گرم اون تر کر کے رکھیں۔ مرعزی نمدہ اور خوشگوار روغن کے ذریعہ تکمید کریں۔ اور کمبل اوڑھا دیں۔ غذا روک دیں۔ مسہل دیں، نیند، خوشی اور مسرت کا اہتمام کریں۔ چیخ و پکار، فکر و تردد، شراب نوشی، جسم کو سرد رکھنے اور سردی میں رہنے سے بچائیں۔

صداع حار تازہ ہو تو اس کے لئے عمدہ روغن گل سے بڑھ کر مفید اور کوئی چیز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ کثرت سے برودت پیدا کرتا ہے۔ سر پر قمحدوہ پر دائرہ کی طرح پپوٹوں تک ایک اونی کپڑا لپیٹ کر روغن سے تر کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سر کا پچھلا حصہ تیزی سے جلن قبول کرتا ہے۔ اسی طرح مبدا نخاع ہونے کی وجہ سے وہ ٹھنڈی اشیاء کو بھی برداشت نہیں

کرتا۔

جہاں تک چندیا کا تعلق ہے چونکہ درز اکلیلی کے نرم ہونے کی جگہ ہے۔ نیز یہ بے حد نرم اور ڈھیلی بھی ہوتی ہے اس لئے حرارت اور برودت دونوں یہاں تیزی سے سرایت کر جاتی ہیں لہٰذا یہ جگہ ضرورت کے تحت گرم اور سرد دواؤں کے لئے سب سے زیادہ موزوں ہے۔ جلن اور حرارت سے پیدا شدہ دردسر کی سب سے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ برف میں ٹھنڈا کر کے عمدہ تازہ روغن گل استعمال کیا جائے۔ جن جسموں میں شدت اور برودت کا اندیشہ ہو، مثلاً خواجہ سراؤں وغیرہ کے جسم توان کے لئے روغن بابونہ استعمال کریں۔ یہ تمام استعمال و تدبیر بیماری و ہیئت جسمانی کے مطابق ہونی چاہئے۔ واضح رہے کہ بخارات، سوء مزاج حار اور سر کی جانب چڑھنے والے بہ کثرت اخلاط کو استیصال کرنے کے لئے برف میں ٹھنڈا کیا ہوا روغن گل نہایت مفید ہے۔ اس کی موجودگی میں، میں ہمیشہ دوسری چیزوں سے بے نیاز رہا۔ ملک گرم ہو اور روغن گل کو برف میں ٹھنڈا نہ کیا جائے تو رات بھر اسے ہوا کے اندر رکھ کر سرد کر دیں اور اس کے ساتھ عصارۂ حی العالم یا عصارۂ الثعلب یا اسپغول یا حصرم شامل کر لیں۔ عصارۂ یبروج اور خشخاش صرف بوقت ضرورت شامل کیا جاسکتا ہے اور وہ بھی تھوڑی مقدار میں۔ یہی معاملہ عصارۂ کدو وغیرہ کے ساتھ بھی ہوگا۔

جس طرح دھوپ کی تمازت سے جلنا سہل العلاج ہے۔ اسی طرح سر میں برودت پہونچ جائے اور مزمن نہ ہو تو یہ بھی سہل العلاج ہے۔ بس سر پر روغن سداب سخن انڈیل لینا کافی ہے۔ یہ عمل چندیا پر کیا جائے اس سے مکمل صحت ہو جائے گی۔ زیادہ طاقتور بنانا چاہیں تو اس کے اندر فربیون، روغن سوسن، روغن اقحوان اور روغن ناردین شامل کر لیں۔ روغن بلساں زیادہ مفید نہیں ہے۔ روغن مرزنجوش اور روغن غار میرے تجربہ میں مؤثر ثابت ہوئے ہیں۔ جو دردسر زیادہ مدت تک باقی رہے اس میں گرم ہو یا سرد سر کو مونڈ کر اس پر گرم ہونے کی صورت میں مذکورہ بالا مبرد ضماد اور سرد ہونے کی صورت میں گرم قیروطیوں کا ضماد رکھیں۔ فربیون کی قیروطی کے اندر ۴۰ ۸ گرام قیروطی میں ۴۰ گرام فربیون شامل کر کے استعمال کریں۔

شراب نوشی سے پیدا شدہ دردسر میں جب میں نے دیکھا کہ جو شراب زیادہ گرم ہوتی ہے، اس سے دردسر زیادہ ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ درد صرف اس لئے ہوتا ہے کہ سر کے اندر تیز بخارات یا تیز اخلاط بھر جاتے ہیں۔ اسی لئے اس میں عمومی فصد کی ضرورت ہوتی

ہے۔ چونکہ ان بخارات اور اخلاط کے اندر حدت ہوتی ہے اس لئے ایسی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے جو تبرید پیدا کر سکیں۔ مثلاً روغن گل وغیرہ،۔ بشرطیکہ انہیں زیادہ ٹھنڈا نہ کیا گیا ہو۔ اسی کے ساتھ دن بھر سکون سے رہنے اور نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔ پورے دن نیند میں اور سکون کے ساتھ رکھنے کے بعد عشاء کے وقت مریض کو حمام میں داخل کریں۔ اور ایسی غذائیں دیں جو تخمت پیدا کئے بغیر عمدہ خون کی تولید کر سکیں۔ مثلاً ماء الشعیر، پانی میں بھگوئی ہوئی روٹی، بیضہ نیم برشت، خس، اور کرنب، یہ اپنی خاصیت سے بخارات کو بجھادیتی ہیں۔ نیز عدس (مسور) بھی۔ مریض صرف پانی پیئے۔ پانی سے معدہ کے اندر استرخاء پیدا ہو تو کھانے کے بعد انار اور بہی دانہ پختہ استعمال کرے۔ کھجوروں سے پرہیز کرے، یہ دردسر پیدا کرتی ہیں۔ کھانے کے بعد عمدہ نیند آگئی ہو تو دوسرے دن صبح سویرے تیزی سے حمام کرے اور سر پر گرم پانی بار بار انڈیلے حمام کے بعد تھوڑی دیر سوئے اور آرام کرے۔ پھر دوبارہ حمام میں داخل ہو اور پچھلی غذا استعمال کرے دردسر میں سکون ہو جائے اور شراب کی ضرورت محسوس ہو تو رقیق پانی استعمال کرے۔ مریض کے لئے سب سے زیادہ موافق غذائیں مرغ کے خصیے، رضراضی مچھلیاں، مرغ اور مرغابی کے بازو ہیں۔ کبوتر کے بچے کھلائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ کھانے کے اندر بہ کثرت مصالحہ جات شامل نہ کریں۔ دردسر جب تک دور نہ ہو مریض کو حرکت کرنے نہ دیں۔ درد کم ہونے لگے تو ہواخوری کے لئے مریض کو حکم دیں۔ حرارت ار التہاب ہو تو سر دور نہ معتدل ہوا میں چلنا پھرنا مفید ہے۔ ہواخوری قبل از طعام ہونی چاہئے۔ کھانا کم مقدار میں کھایا جائے۔ اس کے بعد تین گھنٹوں تک چلنا پھرنا ممنوع ہے۔ بعد ازاں نرمی کے ساتھ تھوڑا چلنا پھرنا چاہئے۔ قبل از طعام ہواخوری کے مقابلہ میں یہ ہواخوری کم ہو۔ بیماری باقی رہ جائے تو اس میں روغن گل سے پرہیز کرائیں۔ اس کی جگہ روغن بابونہ نیم گرم اور روغن سوسن استعمال کرین۔ حمام میں سر پر گرم پانی انڈیلیں۔ تاکہ بقیہ بیماری تحلیل ہو اور نیند آسکے۔ مریض سرکہ لینا چاہے تو بہت تیز نہ ہو۔ کیونکہ تیز سرکہ کے اندر لطافت اور شدت ہوتی ہے۔ سونے کے بعد ایسی اشیاء استعمال کرے جو زیادہ مسخن اور موافق ہوں، مثلاً روغن ناردین اور خوشگوار روغنیات۔ (جالینوس)

ضربہ یا سقطہ سے پیدا شدہ دردسر میں سر پر روغن گل و سرکہ نیم گرم رکھیں۔ یا برگ آس، مر اور سداب کے ہمراہ کوٹ کر یا بہی دانہ کو شراب میں جوش دے کر ضماد کریں۔ گرم پانی اور مرعزی نمدہ کے ذریعہ مسلسل تکمید کریں۔ جسم کو آرام پہونچائیں۔ دھوپ، حمام، شراب،

چیخ وپکار، فکر و تردد اور کھٹی، چرپری اور نمکین غذاؤں سے مریض کو دور رکھیں۔ (بولونیس)

واضح رہے کہ اس دردِ سر کی حیثیت ورم حار سے زیادہ نہیں ہے۔ ساتھ میں زخم بھی ہو تو ایک اور چیز کا اضافہ ہو جائے گا۔ ضربہ کا اثر دماغ کی جھلیوں تک پہونچ چکا ہو تو یہ خطرناک ہوتا ہے۔ علاج کے لئے سب سے زیادہ بہتر فصد ہے۔ ممکن نہ ہو تو حقنہ دیا جائے۔ تاکہ اخلاط کا میلان نیچے کی جانب ہو سکے۔

روغن گل کے ساتھ سرکہ کا استعمال اصل میں دماغ اور دماغی جھلیوں کے اورام میں کیا جاتا ہے۔ کیونکہ سرکہ ایسی صورت میں ورم میں مفید ہوتا ہے۔ ورم میں مفید ہونے سے زیادہ اس کا کام یہ ہے کہ وہ سب سے زیادہ تیزی سے نفوذ کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے اندر نہ قوت مسخنہ ہوتی ہے نہ استرخاء پیدا کرنے کی صلاحیت۔ بس روغن گل کو کھوپڑی کے نیچے پہونچا دیتا ہے۔ لہٰذا ضرورت ہوتی ہے کہ بدرقہ لطیف ہو۔ بایں ہمہ ایک طرف وہ سرد بھی ہے۔ لہٰذا ایک جانب سرکہ اور دوسری جانب گرم چیز جیسے فربیون شامل کردیتے ہیں۔ صداع اگر کھوپڑی کے باہر ہو تو سرکہ مضر ہے۔ یہ درد مختصر ہوتا ہے۔ کھوپڑی کے اندر ہو تو سرکہ مفید ہے۔ کیونکہ روغن کے لئے بدرقہ کے طور پر کام کرتا ہے۔ نیز گذرگاہ کے اندر روغن کی تیزی کو کم بھی کردیتا ہے۔ یہ شروع مرض میں موزوں ہے۔ انحطاط پر مسخن اور مرخی چیزیں موزوں ہوں گی۔

مرتندرستوں کے اندر دردسر پیدا کردیتی ہے چہ جائیکہ دردسر کے مریض۔

صداع بالجملہ تخبیص، طلاء اور نطول سے ساکن ہو جاتا ہے۔

کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے معدوں کے اندر گرم فضلات مجتمع ہو جائیں تو انہیں فوراً دردِ سر ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا کھانا مؤخر نہیں کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ مؤخر کیا جانا باعث درد ہے۔ کھانے سے رکنا تنہا ایک سبب ایسا ہے جس سے دردسر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ایسے مریضوں کا علاج سر کا نہیں اخلاط کا استفراغ کرنا ہے۔ لہٰذا جن لوگوں کے لئے قے آسان ہو انہیں گرم پانی کے ذریعہ قے کرائیں۔ جن لوگوں کے لئے قے مشکل ہو تو ان اخلاط کا استفراغ کرنا زیادہ دشوار اور سخت ہوگا۔ جنہیں سخت دردسر ہو انہیں بہ عجلت ایسا عمدہ کھانا دیں۔ جو فم معدہ میں قوت بخشے۔ اور عمدہ خون پیدا کرے۔ اگر ممکن ہو تو یہ تدبیر حمام میں داخل ہونے کے بعد اختیار کریں۔ حمام دیر تک نہ کرنے دیں۔ عشاء کا کھانا ہلکا رکھیں اور ہضم پر توجہ دیں۔ روٹی کے ساتھ خشک کھجور یا زیتون جو بھی مناسب سمجھیں یا جے

مریض خود بہتر سمجھے استعمال کرائیں۔ یہ تدبیر ان کے لئے مفید ہے جنہیں درد سر معدہ کی جانب سے لاحق ہو۔

مریض درد سر کے ساتھ تمدد کی کیفیت محسوس کرے تو ایسا بالعموم کثرت شراب نوشی سے ہوتا ہے۔ کھانے سے رک جانا اس میں مفید ہے۔

مگر معدہ کے اندر سوزشی درد محسوس ہو جس کی وجہ مراری اخلاط ہوں تو کھانے پینے سے رک جانا مضر ہے۔ اخلاط اگر تجویف معدہ کے اندر گر رہے ہوں تو پت اور قے کے ذریعہ ان کا نکل جانا آسان ہے سب سے زیادہ دشواری اس وقت ہوتی ہے جب یہ اخلاط جرم معدہ کے اندر سرایت کر چکے ہوتے ہیں۔ ایسے مریضوں کے لئے سب سے مفید دوا ایارج ہے جس میں زعفران تھوڑی مقدار میں شامل کی گئی ہو کیونکہ ان مریضوں میں زعفران درد سر پیدا کر دیتی ہے۔

ایسے مریضوں کے لئے ایارج کی مقدار خوراک ۷ ۱/۲ گرام ہمراہ آب تازہ ۱۶۰ ملی لٹر ہے معدہ کی وجہ سے پیدا شدہ درد سر کے لئے یہ کافی ہے۔ صداع بارد میں دونوں نتھنوں پر ایسے گرم روغن کا طلاء کریں جس سے سر میں گرمی پیدا ہو۔ مریض کو سر کے اندر چبھن محسوس ہوتی ہو تو اس کی وجہ اخلاط یا بخارات کی حدت ہوتی ہے۔ اگر شدید چبھن ہو تو خلطی امتلاء اس کا سبب ہوگا۔ اگر ریاحی تمدد ہو تو گرانی موجود نہ ہو گی۔ تمدد اخلاط کی وجہ سے ہو تو گرانی موجود ہو گی۔ بیماری پہچان لیں، علاج میں فوراً کامیابی نہ ہو رہی ہو تو اسی علاج پر قائم رہیں۔ کیونکہ ایسی صورت میں تنگ راستوں پر ریاحی دباؤ ہو گا۔ کبھی خلط کے اندر سخت غلظت بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ لطافت پیدا کرنے اور راستوں کی توسیع میں ذرا دیر لگے گی۔

واضح رہے کہ حقنے درد سر کے اقسام میں عمدہ چیز ہیں، مگر انہیں طاقتور ہونا چاہئے۔ کیونکہ طاقتور حقنوں ہی کی یہ شان ہے کہ مقعر کبد میں جو کچھ ہوتا ہے اس کا استفراغ ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

بایں طور وہ معدہ کے لئے مفید ہوں گے۔ (مؤلف)

غرور اور مضوغ کے ذریعہ سر کا تنقیہ کریں۔ بیماری مزمن ہو جائے تو اس پر نہایت طاقتور اشیاء مثلاً جند بید ستر وغیرہ کے ذریعہ نطول کریں اور خیصہ استعمال کریں۔ ناک اور پیشانی کی رگیں کھولیں۔ درد مسلسل ہو تو شروع میں زیر گدی (نقرہ) پچھنا لگائیں۔ صداع مزمن میں عطوس بھی دیں۔ پھر بھی ازالہ میں دیر ہو تو محمر ادویہ استعمال کریں۔ اور اس کے بعد داغ دیں۔ (مؤلف)

سرد بیماریاں جب مزمن ہو جاتی ہیں تو اپنا معمول یہ ہے کہ محمر ادویہ کے ذریعہ جن میں خردل اور ثافسیا(۱) شامل ہوتی ہیں علاج کیا کرتا ہوں۔ گرم بیماریوں میں ایسا نہیں کرتا۔ (جالینوس) حالانکہ صداع اس حد تک مزمن نہیں ہوتا۔

صداع بارد میں مفید یہ ہے کہ مریض دھوپ کے اندر اسی حد تک رہے کہ سکون ہو جائے۔ بشرطیکہ امتلائی کیفیت نہ ہو اور نہ تخمہ ہو۔

صداع بارد مزمن کا مفید سعوط:

ثافسیا ۱۲ گرام، بیخ سوسن ۷½ گرام، شہد ۱۲ گرام جھاگ اتار لیا گیا ہو۔ سب کو عصارۂ بیخ سلق میں گوندھ کر مٹر کے بقدر سلائی سے ناک میں ڈالیں تاکہ چھینک آجائے۔ (مؤلف)

فربیون ۴۵ گرام، حضض ہندی (رسوت) عصارۂ سلق کے اندر گوندھ کر ناک کے اندر پانی کے ہمراہ قطور کریں۔ یہ جالینوس کا مجرب نسخہ ہے۔

قوی سعوط استعمال کریں تو ہر جگہ تدریج سے کام لیں۔ سب سے پہلے انہیں دودھ کے اندر، پھر شیریں زیت پھر آب چقندر، پھر آب آذان الغار، پھر آب شبت میں شامل کر کے سعوط کریں۔ تدریج سے غفلت نہ برتیں۔ مریض بہ آسانی برداشت کرے گا۔

مزمن بیماریوں کے اندر مستعمل سعوط کا نسخہ:

شونیز سرکہ کے اندر ایک شب اچھی طرح بھگو دیں۔ دوسرے دن اسے کوٹ پیس کر روغن کے ہمراہ سعوط کریں۔ باب اللقوہ کے اندر بیان شدہ یہ تدبیر ذہن میں محفوظ رکھیں۔

سر کے اندر ایک تکلیف دہ درد دوپہر کے وقت اٹھتا ہے۔ اور بالعموم دوروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ کسی مریض کا اگر یہ حال ہو چکا ہو کہ ہاتھ سے سر کو چھونا ممکن نہ ہو تو یہ سمجھیں کہ سر کا احاطہ کرنے والی جھلی ماؤف ہو چکی ہے سر کی کھال بھی آفت سے محفوظ نہ ہو گی۔ لہٰذا اچھی طرح پہچان کر لیں اور غور کر کے دیکھیں کہ اسہال کی ضرورت ہے یا فصد کی، جس کی بھی ضرورت ہو اسے شروع کریں۔ پھر دورہ آنے سے پہلے جسم اور سر کا تنقیہ کر لینے کے بعد یہ عمل کریں کہ جانب ماؤف کی کنپٹی کو اتنا رگڑیں کہ سرخ اور گرم ہو جائے۔ پھر دورہ کے بعد کنپٹی پر شقیقہ کی دوائیں رکھیں۔ مریض حرارت محسوس کرے تو ایسی دوائیں

۱۔ ثافسیا: صمغ سداب جنگلی

استعمال کریں جس سے تھوڑی بہت برودت پیدا ہو، حرارت محسوس نہ کرے تو غایت درجہ سکونت پیدا کرنے والی دوائیں استعمال کریں۔ ہر دونوں قسم کے اندر کچھ ایسی چیزیں بھی شامل کریں جو اپنی قابض کیفیتوں سے سر کو تقویت دے سکیں۔

شقیقہ کے لئے مفید قرص :

ثافسیا ۲۲ گرام، فربیون ۳۰ گرام، حلتیت ۲۲ گرام، مرے ½ گرام، جاؤشیر ۷ ½ گرام قرص بنالیں اور سرکہ میں حل کر کے طلاء کریں۔ جہاں تک میرا تعلق ہے فربیون کا طلاء استعمال کرتا ہوں، اس کی موجودگی میں کسی اور دوا کی ضرورت نہیں ہوتی۔

لطیف زیت جس میں قبضیت نہ ہو ۴۸۰ گرام، موم ۱۲۰ گرام، فربیون تازہ ۴۰ گرام، کنپٹی کے عضلہ سمیت (ماؤف) شق پر طلاء کریں۔ اگر یہ گمان ہو کہ شقیقہ تیز بخارات کی وجہ سے ہے تو اس دوا کو ہرگز استعمال نہ کریں۔ بارد شقیقہ ایک ہی بار کے استعمال سے رفع ہو جائے گا۔ روغن کے ساتھ تھوڑی فربیون شامل کر کے کان میں قطور کرنا مفید ہے۔ تناسب اس طرح رکھیں کہ ۴۸۰ گرام روغن میں ۲۰ گرام فربیون شامل ہو۔ مریض ذکی الحس نہ ہو تو فربیون زیادہ مقدار میں بھی شامل کرنا غلط نہ ہوگا۔ (جالینوس)

درد سر معدہ کی وجہ سے ہو تو درد چندیا پر، سر کے وسط میں اور معدہ کے مقابل میں محسوس کرے گا۔ پھر یہ بھی ہے کہ درد سر ایسی صورت میں ایک عرض کے مانند ہوگا۔ (اصل مرض نہ ہوگا) خاص کر سر کی بیماری سے جو درد لاحق ہو وہ برقرار رہے گا۔ اور شرکت سے جو درد واقع ہو وہ عضو شریک کی بیماری رفع ہو جانے سے رفع ہو جائے گا۔ تمام حالات کے اندر برقرار نہ رہے گا۔

صفراء سے پیدا شدہ درد سر کی علامت یہ ہے کہ سر کے اندر شدید حرارت اور نتھنوں کے اندر خشکی ہوگی۔ سر کے اندر گرانی کے بغیر بے خوابی ہوگی، چہرہ زرد ہوگا، زبان خشک ہوگی، پیاس کا مسلسل احساس ہوگا، نبض متواتر ہوگی۔ بایں ہمہ مقدم الذکر تمام چیزوں کو اور سن اور مزاج کو معلوم کریں۔

دموی صداع کے اندر حرارت کے ساتھ گرانی کا احساس ہوگا، چہرہ اور آنکھوں کی رگوں میں سرخی ہوگی۔ پیشانی کی رگیں پر ہوں گی، نبض عظیم ہوگی، وقت اور عمر سے اندازہ کریں۔

صداع بلغمی میں سبات اور گرانی ہوگی، رگیں پر نہ ہوں گی، منہ اور نتھنوں میں

رطوبت محسوس ہو گی اسی کے ساتھ دیگر علامات کو بھی شامل کر لیں۔

سوداوی درد سر میں یبوست لازم ہو گی، ظاہری حرارت نہ ہو گی۔ دیگر علامات کو بھی اس کے ساتھ معلوم کریں۔

ریاحی درد سر میں مریض درد کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہوا اور گرم اشیاء سے لذت محسوس کرے گا۔ سر کے ورم سے پیدا ہونے والا صداع نہایت سخت ہو گا، اس کا اثر آنکھوں تک پہونچے گا، عقل خراب ہو جائے گی، آنکھیں ابھر آئیں گی۔ اس طرح کی صورت حال کبھی ضربہ یا سقطہ کے بعد پیش آتی ہے۔ بعض لوگوں کو جماع کے بعد بھی درد سر ہو جاتا ہے۔ یہ ضعف دماغ اور جسمانی امتلاء کے باعث ہوتا ہے۔ درد سر نیز بحران کی وجہ سے بھی عارض ہوتا ہے۔ بحرانی درد سر کا علاج نہیں ہوتا۔

بلغمی کا علاج یہ ہے کہ پہلے قے کرائیں، پھر ایارج، خیساندۂ صبر اور روغن ارنڈ کے ذریعہ علاج کریں۔ مزمن ہو جائے تو ایارج ارکاغانیس ۳۰ گرام ہمراہ عرق افتیمون پلائیں اور گرم معجون دیں۔

امتلاء جسمانی کی بدولت پیدا ہو جانے والے درد سر میں فصد کھولیں، لطیف تدبیر اختیار کریں۔ پیر اور پنڈلی سے درد اٹھ رہا ہو تو ان پر پٹی باندھ کر گرم پانی میں رکھیں۔ قدم کے زیریں نمک اور روغن خیری سے مالش کریں۔

صداع صفراوی میں ہلیلہ اور سقمونیا کا مسہل دیں اور غذا میں ٹھنڈی اشیاء دیں۔ سوداوی میں سوداء کا مسہل دیں۔ صداع کا علاج یہ ہے کہ شریانوں کی فصد کھولیں اور بہ انداز ضرورت حقنے استعمال کریں (ابن ماسویہ)

بخار سے پیدا شدہ درد سر کی علامت یہ ہے کہ سنسناہٹ اور بھنبھناہٹ ہو گی۔ گردن کی رگیں پر ہوں گی، پہلے عطوس دیں۔ زیادہ چھینک آجانے پر درد ہلکا ہو جائے گا۔ اس کے بعد ضروری چیزیں سر پر رکھیں، سونے نہ دیں، کثرت خورد و نوش سے منع کریں، بالخصوص مرطوب غذا دیں اور خاص کر شراب سے پرہیز کرائیں۔

تخمہ سے پیدا شدہ صداع کی علامت یہ ہے کہ بھوک غائب ہو گی، کسلمندی اور استرخاء ہو گا۔ ضعف معدہ کی شکایت ہو گی۔ نیم گرم پانی بہ کثرت پلائیں۔ آنکھیں بند کر کے قے کرائیں۔ پھر سر پر رکھی جانے والی موافق چیزوں کے ذریعہ علاج کریں۔ درد شدید ہو تو سر پر گرم پانی زیادہ سے زیادہ انڈیلیں، کان کے اندر روغن گرم میں اون بھگو کر رکھیں۔

شہریاراں کے ذریعہ مسہل دیں، شراب نوشی سے پیدا شدہ درد میں سر کو روغن گل میں غرق کر دیں۔ مریض کو سونے کا حکم دیں، دن بھر وہ سکون سے رہے، شام کو پھر حمام میں داخل کریں۔ انڈے، خس، اور کرنب کھلائیں، سرد پانی پلائیں، غذا کے بعد دوبارہ حمام میں داخل کریں۔ پھر بھی درد مسلسل رہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ غلیظ بخارات باقی رہ گئے ہیں۔ لہٰذا روغن بابونہ یا روغن سوسن یا روغن شبت کے ذریعہ سعوط کریں۔ مادتی تحلیل ہو جائے گا۔

ضربہ سے لاحق ہونے والے درد سر میں اون روغن مسخن کے اندر ڈبو کر سر کی تکمید کریں۔ نرمی سے اسہال لائیں۔ دھوپ، حمام شراب نوشی، تکان، کھٹی اور چرپری غذاؤں سے مریض کو دور رکھیں، گرم پانی کا سر پر نطول کریں۔ زخم آگیا ہو تو اس پر راتینج یا صبر یا کندر شہد اور نبیذ کے ساتھ گوندھ کر چھڑکیں۔ (فیلغریوس)

کوئی شخص درد سر کی شکایت کرے اور اسے کرب، متلی اور دل میں چبھن بھی ہو تو قے کرنے کا حکم دیں، قے کے اندر مرہ ہوگا یا بلغم، یا دونوں ایک ساتھ، معدہ کے اندر واضح طور پر چبھن کا احساس نہ ہو تو دیکھنا چاہئے کہ یہ صورت حال سر کے امتلاء سے پیدا ہوئی ہے یا سدہ یا سر کے بعض مقامات میں ورم کے باعث۔ اس کا علم دریافت کرنے پر ہوگا۔ مریض سے پوچھا جائے کہ درد پورے سر کے اندر برابر ہو رہا ہے یا بعض جگہوں پر زیادہ سخت ہے۔ گرانی، لذع (سوزش)، تمدد یا تڑپ بھی ہے۔ گرانی کے ساتھ جو درد ہوگا وہ امتلاء کی علامت ہے۔ یہی حال اس درد کا بھی ہے جو گرانی کے ساتھ تمدد کی وجہ سے ہو۔ سوزش کے ساتھ جو درد ہوگا اس کا سبب تیز بخارات یا تیز اخلاط ہوں گے۔ تڑپ کے ساتھ جو درد ہوگا وہ ورم حار کی علامت ہے۔ تمدد کی وجہ سے جو درد ہو مگر گرانی ہو نہ تڑپ تو یہ کچی ناپختہ، غلیظ اور نفاخ بہ کثرت ریاح کی علامت ہے۔ ساتھ میں تڑپ بھی ہو تو یہ جھلیوں کے جرم میں ورم حار کا پتہ دیتی ہے۔ اور ساتھ میں گرانی ہو تو جھلیوں کے جوف میں محبوس فضلات کی دلیل ہے۔ تمام علامات کی تلخیص کر لیں اور پھر تشخیص ہو جائے تو علاج میں ازالۂ سبب کا قصد کریں۔ بیماری بخارات یا سر کے اندر محبوس خلط کی وجہ سے ہو تو دیکھیں شاید اس کا سبب یہ ہو کہ بخار کی حرارت سے اخلاط پگھل گئے ہیں، یا سر کے اندر ضعف اور پورے جسم کے اندر غالب امتلائی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ لہٰذا امتلاء کا علاج پورے جسم کے استفراغ سے کریں۔ تنہا سر کے امتلاء کا علاج حقنوں سے اور اطراف کو باندھ کر کریں۔ ضعف سر کا علاج پہلے امالۂ خلط سے پھر قابض روغنیات کے ذریعہ تقویت دماغ سے کریں۔ فضلات بارد اور غلیظ ہوں تو

سر پر لطیف روغنیات رکھیں، بعض لوگون میں عطوس اور غرور استعمال کریں۔ سر کو خشک رومالوں سے رگڑیں، اس پر نمک یا خردل اور بورق چھڑکیں۔ یہ ضعف سر کے باعث پیدا شدہ درد سر کا علاج ہے۔

بخار کے بعد عارض ہونے والے درد سر میں سر پر روغن گل اور سرکہ رکھیں۔ بحران سے پہلے ہونے والا درد بہتری کی علامت ہے۔ (اغلوقن)

بیضہ لاحق ہو جائے تو کہا جاتا ہے کہ یہ بیماری عسیر العلاج ہے، مریض کسی چیز کے کھنکھنانے کی آواز برداشت کر سکتا ہے نہ کوئی زوردار گفتگو سن سکتا ہے، نہ کسی تیز روشنی کا اور نہ کسی حرکت کا متحمل ہوتا ہے، درد کی شدت کے باعث سکون سے کسی تاریک مقام میں لیٹے رہنا پسند کرتا ہے۔ آنکھوں کی جڑوں تک درد پہونچتا ہے اور باریوں سے ہوتا ہے۔

جن لوگوں کے سروں کے اندر تیزی سے امتلاء ہو جاتا ہے اور جو اس امتلاء کو قبول کرنے کے لئے مستعد ہوتے ہیں وہ خراب تدبیروں کی وجہ سے درد سر میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اس طرح کا درد کبھی دماغی جھلیوں کے اندر ہوتا ہے کبھی اس جھلی کے اندر ہوتا ہے جو کھوپڑی کا احاطہ کرتی ہے۔ درد آنکھوں کی جڑوں تک پہونچ رہا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری کھوپڑی کے اندر ہے۔

درد سر کے مستعد جسم وہ ہوتے ہیں جن کے اندر بہ کثرت گرم بخاری ریاح پیدا ہوتی ہیں اور فم معدہ کے اندر مراری فضلات جمع ہو جاتے ہیں۔ ریحی درد میں تمدد نہیں ہوتا، مراری خلط کی وجہ سے پیدا ہونے والے درد میں سوزش (لذع) ہوتی ہے۔ کثرت اخلاط سے پیدا شدہ درد تمدد کے ہمراہ ہوتا ہے۔ گرانی کے ساتھ رنگ سرخ اور حرارت حس ہو تو اخلاط گرم ہوں گے۔ ایسا نہ ہو تو اخلاط سرد ہوں گے۔ درد سر کبھی ذکاوت حس سے اسی طرح پیدا ہوتا ہے جس طرح شدید الحس فم معدہ کے اندر کسی معمولی چیز سے لذع کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

آب حی العالم، آب خلاف، آب عنب الثعلب، آب خرفہ، نچوڑ کر عرق گلاب میں شامل کریں اور ایک کتانی کپڑے کو اس میں بھگو کر چندیا، کنپٹی اور پیشانی پر رکھیں۔ گرم درد سر کو سکون ہو جائے گا۔

صداع حار کے لئے طلاء کا نسخہ:

صندل، گل سرخ، نیلوفر، بنفشہ، عنب الثعلب، تخم خس، بیخ لفاح، افیون، بھنگ،

شوکران، عصارۂ خلاف، عصارۂ حی العالم، کافور۔ طلاء بنالیں۔

صداع حار کے لئے سعوط کا نسخہ :

روغن نیلوفر دکافوریا روغن خلاف و آب شوکران کا سعوط کریں۔

ضربہ اور سقطہ کے لئے ضماد کا نسخہ :

آب خلاف، آب اثل، گل ارمنی، ناخونہ اور روغن گل سب کو باہم ملاکر سر پر ضماد کریں۔

صداع بارد کے لئے نطول :

مرزنجوش، شیح، بابونہ، ناخونہ جوش دے کر سر پر نطول کریں۔

صداع بارد کے لئے طلاء :

فربیون ۳½ گرام، جندبیدستر ۳½ گرام، قسط ۳½ گرام، مر ۳½ گرام، صبر ۳½ گرام، افیون ۵ گرام، زعفران ۵ گرام، شراب میں گوندھ کر سر پر طلاء کریں۔

صداع بارد اور ریاح کے لئے سعوط :

مومیائی، جندبیدستر، مسک، فربیون، زنبق میں سب کو یکجا کر کے ناک میں قطور کریں۔ (ساھر)

شقیقہ میں روشنائی کا طلاء کرنا حیرت انگیز اثر رکھتا ہے۔ حد سے زیادہ بڑھے ہوئے بیضہ کے لئے فلونیا بقدر مرچ یا اقراص کوکب کا سعوط کریں۔

دائمی پرانے درد سر کے لئے۔ سر کو مونڈ کر فربیون، خردل اور تفسیا کا طلاء کریں، چندیا پر شگاف دے کر پچھنا لگائیں۔ اور تیز حقنے دیں۔ یہ بیضہ کا علاج ہے۔ کبھی کنپٹی اور پیشانی کی رگ کاٹ کر داغ دیتے ہیں۔ سوداوی بلغمی اور ضعف سر سے پیداشدہ درد سر مزمن میں زیرگدی گڈھے (نقرہ) پر پچھنا لگاتے ہیں۔ (طبری)

صداع کی ایک قسم نیند سے بیدار ہونے کے بعد لاحق ہوتی ہے۔ کھانا کھالینے سے فوری سکون ہو جاتا ہے۔ (فیلغریوس)

ایک شخص کو ہر صبح درد سر ہو جاتا تھا۔ میرے ایک رفیق نے مشورہ دیا کہ صبح کو روٹی اور کوئی قابض چیز کھالے۔ چنانچہ درد میں سکون ہو گیا۔ اس نے کہا کہ کھجور درد سر پیدا کرتی ہے لہٰذا اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ (مؤلف)

شراب نوشی سے لاحق ہونے والے درد سر کا علاج یہ ہے کہ سویا جائے اور غذا لطیف لی جائے۔ دیر تک سونے کے بعد شام کو حمام کیا جائے۔ دوسرے دن بھی حمام کیا جائے تاکہ بخارات کے فضلات تحلیل ہوں۔ کچھ فضلات رہ جائیں تو روغن بابونہ استعمال کریں۔ اور سر پر کثرت سے گرم پانی انڈیلیں۔ بیماری اور زیادہ سخت ہو تو روغن سوسن اور روغن شبت بھی استعمال کریں تاکہ بقیہ بخارات تحلیل ہو جائیں۔ اگر خمار دو یا تین دن تک باقی رہے تو ان کا مزید استعمال کریں۔ ممکنہ حد تک حمام ترک نہ کریں، مرغ کے چوزے، عدس، کرنب (مسور اور بند گوبھی) اور وہ تمام چیزیں لیں جن سے تبخیر نہ ہو اور جو بخارات کا استیصال کریں۔ پینے میں صرف پانی پئیں۔

ضربہ سے پیدا شدہ درد سر کا علاج یہ ہے کہ گرم زیت میں نمدہ بھگو کر سر کی تکمید کریں، سکون سے رہیں غذا کم لیں، اسہال کے ذریعہ شکم کا استفراغ کریں۔ حمام، تکان، دھوپ، شراب، کھٹی، چرپری اور نمکین غذاؤں سے پرہیز کریں، ساتھ میں اگر کچھ زخم ہو تو اس پر دم الاخوین یا صبر چھڑکیں۔ (فیلغریوس)

درد سر خصوصیت سے سر کی وجہ سے یا بعض اعضاء کی شرکت سے ہوتا ہے۔ جس درد کا تعلق بالخصوص سر سے ہو وہ چاروں مزاجوں، ریاح، ضربہ اور ورم کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور جو شرکت سے ہوتا ہے وہ معدہ گردوں اور بعض اعضاء کی شرکت سے ہوتا ہے۔

شرکت کی وجہ سے پیدا شدہ درد کی علامت یہ ہے کہ متعلقہ عضو میں ہیجان ہو تو درد سر کے اندر ہیجان اور سکون ہو تو درد کے اندر سکون ہو گا۔ معدہ کی مشارکت سے جو درد ہوتا ہے وہ چندیا پر اور گردوں سے جو درد اٹھتا ہے وہ گدی میں محسوس ہوتا ہے۔

صداع صفراوی کی علامت یہ ہے کہ نتھنے خشک ہوں گے، پیاس ہو گی، بے خوابی، سر میں ہلکاپن، نبض میں سرعت، زبان اور مزاج میں خشکی ہو گی وغیرہ، ان کے ذریعہ اپنی علامات کو حتمی بنائیں۔

دموی صداع کی علامات میں رگوں کا پر ہونا، آنکھوں کا ابھر آنا، نبض کا عظیم ہونا، اور سر کی گرانی داخل ہے۔ سوء مزاج سے ماخوذ دیگر علامات کے ذریعہ قطعی فیصلہ کریں۔

بلغمی صداع کی علامات حسب ذیل ہیں :

گرانی سر، سبات، بلا سوزش نتھنوں کی رطوبت، تر غذا، سستی پیدا کرنے والی تدبیر، موسم سرما، اور مریض کا بوڑھا ہونا وغیرہ۔

سوداوی درد سر کی علامات درج ذیل ہیں۔

خشکی، التہاب کے بغیر بے خوابی، رنگ خاکستری، طبیعت میں سستی، اور درد سوداوی پیدا کرنے والی تدبیر کا پیشتر ہونا۔

ریاحی درد کے اندر مریض، حرارت، ہلکاپن، تمدد، گرانی کا نہ ہونا اور مختلف گوشوں میں درد منتقل ہوتے ہوئے محسوس کرتا ہے۔

ورم کی وجہ سے پیدا ہونے والے درد سر میں درد شدت کا ہوتا ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے ہتھوڑے پڑ رہے ہوں، درد آنکھوں کی جڑ تک پہونچتا ہے۔ بالعموم ہذیان اور بخار ہو جاتا ہے۔ نبض منشاری ہوتی ہے۔ آنکھیں بے حد ابھر آتی ہیں، ان کی رگیں ابھری ہوئی اور سرخ ہو جاتی ہیں۔

جماع کے بعد پیدا شدہ درد سر میں فصد اور اسہال کے ذریعہ جسم کا استفراغ کر دینا اور سر کو قوت پہونچانا مناسب ہے۔ مریض جماع تب ہی کرے جب کچھ ایسی مقوی فم معدہ قابض اشیاء لے لے جس سے بخارات نہ اٹھ سکیں۔ (ابن ماسویہ)

نسخہ برائے صداع مزمن معروف بہ بیضہ نیز ہر درد سر مزمن کے لئے عجیب الاثر :

سر کو مونڈیں پھر ۲۴ گرام نمک ۸۰ ۴ گرام پانی میں حل کریں اور اس میں حناء گوندھ کر سر پر خضاب کریں اور رات بھر چھوڑ دیں۔ درد سر جاتا رہے گا۔

صداع اور شقیقہ استفراغ سے بھی پیدا ہو جاتا ہے، اسی طرح جیسے دم نفاس اور دم طمث زیادہ جاری ہو جانے پر درد سر لاحق ہو جاتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ سر پر آرد حواری (۱) اور روغن حل کے ذریعہ تخبیص کریں۔ روغن بنفشہ اور روغن بادام شیریں کا سعوط کریں۔ انڈے اور لباب گندم، شکر اور بادام کا مالیدہ کھلائیں۔ بکری اور مرغ کے بچوں کا گوشت دیں۔ صداع دشوار اور مزمن ہو جائے تو دونوں کنپٹیوں کی شریانیں کاٹ کر داغ دیں۔ سر کے اگلے حصہ میں درد ہو تو زیر گدی (نقرہ) پچھنا لگانا اور پس

۱۔ حواری : گیہوں کو چھیل کر اچھی طرح دھولیں کہ سفید ہو جائے، پھر سایہ میں خشک کر کے پیس لیں، یہی آرد حواری ہے۔ (صاحب البحر)

گوش دونوں رگوں کو قطع کردینا مفید ہے۔ پچھلے حصہ میں درد ہو تو پیشانی کی رگ کھول دینا مفید ہے۔

درد کے ہمراہ گرانی ہو تو یہ رطوبت کا نتیجہ ہوتی ہے۔ گرانی کے ساتھ حرارت ہو تو خون کا نتیجہ ہے، حرارت کے ساتھ بے خوابی ہو تو یہ صفراء وجہ صداع ہے۔ اور اگر امتداد (پھیلاؤ) ہو تو ریاح باعث درد ہو گا۔ (مجہول)

طرفاء کوفتہ، سکر سلیمانی، مر، گٹھلی خوخ (۱)، لب خوخ، سندروس، سب ہم وزن، طرفاء تین حصہ، جوش دے لیں اور مریض کے سر اور آنکھوں پر پٹی باندھ کر بھپارہ دیں۔ منہ کو کھلا رکھیں اور سر پر ایک چادر ڈال دیں تاکہ بھاپ منہ، ناک اور کان کے اندر داخل ہو سکے۔

کلائی سر میں مفید سعوط کا نسخہ :

برگ صعتر ۷ عدد، رائی سفید کا دانہ ۷ عدد کوٹ پیس کر روغن بنفشہ میں شامل کرے، یا شلشیار وغن بنفشہ اور عورت کے دودھ میں ملا کر سعوط کریں۔

دیگر :

مرارۂ کرکی، مرارۂ نسر، مرارۂ شبوط، جند بید ستر، بسباسہ، زعفران، سکر طبرزد، آب مرزنجوش میں گوندھ کر مسور کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ہر ماہ تین دن اس کا سعوط کریں۔ سر کو ناپ لیں تاکہ کمی کا علم ہو سکے۔ سر اپنی طبعی حالت پر واپس آجائے گا۔

ورم کا نسخہ جو زیر جلد اور کھوپڑی کے اوپر ہو، چھونے میں نرم ہو اور بہ آسانی دفع ہونے لگے، جیسے کوئی آبی شئے حرکت میں آگئی ہو۔

پوست انار، جوز السرو، سرکہ میں اچھی طرح کوٹ پیس کر سر پر باندھیں، اس سے رطوبت فنا ہو جائے گی۔ اور مقام ماؤف میں سختی پیدا ہو گی۔ یہ عمل ہمارے یہاں کے تجربہ کار حضرات کرتے ہیں۔

سر کی درزوں میں وسعت آجائے تو اس کے لئے ناک اور تالو سے جس حد تک ہو سکے، سر کا ستقیہ کریں، کشادہ درزوں کے مقام پر قابض ادویہ رکھ کر باندھیں۔ حالت زیادہ بڑھی ہوئی ہو تو ان درزوں کے اوپر داغنے کے سوا اور کوئی علاج نہیں ہے۔ نیز ہڈیوں کو اتنا رگڑا جائے کہ بخارات نکل جائیں اور درزیں نہ کھل سکیں۔ پیشانی، صدغین اور گردن کی دونوں رگوں کی فصد کھولیں۔ انشاء اللہ نفع ہو گا۔ (چرک ہندی)

حصہ اول جو امراض سر پر مشتمل ہے، مکمل ہوا۔ اس کے بعد امراض چشم پر دوسرا حصہ آرہا ہے۔
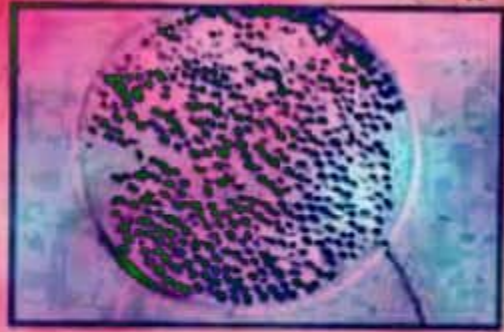
۱۔ خوخ : شفتالو

عرصۂ دراز تک پشت کے بل لیٹنے سے نخاع
کمزور ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)
سدر زیادہ تر خون اور صفراء سے پیدا ہوتا ہے۔
(یہودی)
وسوسہ حرارت اور یبوست سے پیدا ہوتا ہے۔
(طبری)
سعد عقل میں اضافہ کرتی ہے۔ (ابن ماسویہ)
انسان دیگر حیوانات کے مقابلے میں زیادہ فہم رکھتا
ہے کیونکہ اُسکی روح لطیف تر ہوتی ہے۔ (ارسطو)
سکتہ مستحکم ہو تو مریض صحت یاب نہ ہوگا، اور کمزور ہو تو صحت کا ہونا زیادہ آسان نہ ہوگا۔ (بقراط)